علي (ع) صراط الله المستقیم

مصنف

شیخ ضیاء جواهری

فہرست

عرض مؤلف

عرض مترجم

مقدمہ

محل ولادت ، امتیازات اورخصوصیات

دوسری فصل

تیسری فصل

چوتھی فصل

پانچویں فصل

چھٹی فصل

ساتویں فصل

آٹھویں فصل

نویں فصل

دسویں فصل

گیارھویں فصل

بارھویں فصل

تیرھویں فصل

چودھویں فصل

پندرھویں فصل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سولھویں فصل

علي (ع) صراط الله المستقيم

مؤلف: شيخ ضياء جواهری

عرض مؤلف

کسی انسان کیلئے یہ ممکن نہیں ھے۔ (خواہ اسکا احاطہ علمی کتنا زیادہ ھی کیوں نہ ھو اور اسکی فکر کتنی ھی بلند کیوں نہ ھو) کہ وہ حضرت امیر المؤمنین صلوات الله و سلامہ علیہ کی زندگی کے تمام ابعاد پر واضح اور روشن گفتگو کر سکے یا کوئی رائے قائم کرسکے کیونکہ یہاں تو گھرائی ھی گھرائی ھے ، ان کا تعلق مثل و معنویات سے ھے ۔ یہ کیسے ممکن ھے !؟ کسی کی عقل یہاں تک پھنچ ھی نھیں پائی کہ وہ ان کی اصالت کو درک کر سکے جہاں فقط گھرائی اور عمق ھے ۔ اس سمندر میں موجیں غرق ھو جایا کرتی ھیں اور وہاں تک عقل کی پرواز نھیں ھو تی۔ جب ھم نے تسلیم کر لیا کہ ھم انھیں درک کرنے سے قاصر ھیں ۔ لہٰذا ھمارے موضوع کے لئے دو باتیں ھی کافی ھیں۔ ھم انھی پر اکتفاء کرتے ھیں۔ان میں سے ایک حضرت رسول خدا (ص)کے عَلَم والی حدیث ھے جیسے تمام کتب

احادیث نے بیان کیا ھے جس میں حضرت نے فرمایا:
< لَا عْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَداً لِرَجُلٍ یُحِبُّ اللہَ وَ رَسُولَہ ویُحِبُّہُ اللہُ وَ رَسُولُہُ کَرَّارٌ غَیْرُ فَرَّارٍ لَا یَرْجَعُ حَتّٰی یَفْتَحَ اللہُ عَلٰی یَدِیہِ۔>
کل میں علم ایک مرد کو دوں گاجو اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ھے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت کرتے ھیں وہ کرّار ھے فرار نہیں ھے۔اور وہ اس وقت تک وآپس نہ لوٹے گا جب تک اللہ اسکے ہاتھوں فتح نہ دیدے۔ [1]

گویا خیبر کے دن ھر صحابی کی خواھش تھی کہ وھی لفظ رجل (مرد) کا مصداق قرار پائے ۔ ابھی صبح صادق ھوئی ھی تھی کہ حضرت رسول خدا (ص)نے پکار کر فرمایا ۔ علی علیہ السلام کو میرے پاس لاؤ ۔ آپ سے کھاگیا یا رسول اللہ (ص)وہ آشوب چشم میں مبتلا ھیں۔ لیکن کسی کو بھیج کر بلوایا گیا جب وہ تشریف لائے تو آشوب چشم کی وجہ سے انھیں دیکھائی نھیں دے رھاتھا۔ اسوقت حضرت رسول خدا(ص)نے آپ کی آنکھوں پراپنا لعاب دھن لگایا اور رب العزّت سے شفأ یابی کی دعا کی ۔ اس سے بڑھکر اور کیا علامت ھوسکتی ھے جو نھی دعائیہ یہ کلمات آسمان کی طرف روانہ ھوئے تو آپ کی تکریم اور عظمت کی خاطر اسے صحّت و عافیت نصیب ھوئی ۔ یہ اس پر اللہ کی نعمتوں کے نزول کا مقدمہ ھے کہ متقابلاً ایک دوسرے کی نصرت کی جارھی ھے ۔ یعنی اس مرد کی خاطر اب حروف پر نقطے لگائے جا رھے ھیں جیسے اللہ سے محبت ھے اور وہ اللہ کا مرید ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دوسرے سورہ مائدہ میں خداوند متعال کی یہ تین آیات ھیں۔

< یَا اَیُّھَا الّذِینَ آمَنُوا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیِنِہِ فَسَوْفَ یَأتِی اللہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ و یُحِبُّونَہ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤمِنینَ اَعِزَّةٍ عَلَی الکَافِرِینَ یُجَاہِدونَ فِی سَبِیل اللہِ وَلاَ یَخَافُونَ لَوْمَةَ لاَئِمٍ ۔ ذَلِکَ فَضْلُ اللہِ یُؤتِیْہِ مَن یَّشَاءُ وَاللہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَ رَسُولُہُ وَ الَّذِینَ

اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیمُونَ الصَّلوٰةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکاةَ وَہُمْ رَاکِعُونَ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللہَ وَ رَسُولَہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ اللہِ ہُمُ الْغَالِبُونَ۔>[2]

اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پلٹ جائے گا تو عنقریب خدا ایک قوم کو لے آئے گا جو اسکی محبوب ھوگی اوروہ اس سے محبت کرنے والی ھوگی۔ مؤمنین کے سامنے خاکسار اور کفار کے سامنے صاحب عزت ھوگی اور راہ خدا میں جہاد کرنے والی اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے والی ھوگی۔ یہ خدا کا فضل ھے وہ جسے چاھتا ھے عطا کرتا ھے اور وہ صاحب وسعت اور علیم ھے ۔ پس تمہارا ولی صرف اللہ ھے اور اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ھیناور حالت رکوع میں زکوة دیتے ھیں ۔ اور جو بھی اللہ ، رسول اور صاحبان ایمان کو اپنا ولی بنائے گا۔ تو اللہ ھی کی جماعت غالب آنے والی ھے۔

جیسا کہ صاحب مجمع البیان نے بھی ذکر کیا ھے کہ مندرجہ بالا آیات کریمہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (ع) کی شان میں اسوقت نازل ھوئیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب آپ نے ناکثین ، قاسطین اور مارقین سے جنگ کی ۔ سب محدثین ، نے اس حدیث کوجناب عمار ، حدیفة ، ابن عباس سے بیان کیا ھے۔نیز یہ حدیث حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد باقر علیھما السلام سے بھی مروی ھے ۔ اوریہاں اس بات کی تائید اس سے بھی ھوتی ھے کہ حضرت رسول خدا(ص) نے آیت میں مذکور صفات کے ساتھ اسوقت حضرت علی علیہ السلام کو متصف فرمایا تھا جب آپ نے لوگوں کی کئی مرتبہ بزدلی دیکھنے کے بعد فتح خیبر کا علم حضرت علی علیہ السلام کے حوالے فرمایا تھا ۔ [3]

حقیقتاً مذکورہ آیات میں بیان ھونے والی صفات فقط حضرت امیر المؤمنین پرصادق ھوتی ھیں۔ وہ علی علیہ السلام جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مساکین اور اھل دین کی محبت سے نوازا تھا۔

جب معاویہ نے ضرار بن ضمرہ کو حضرت علی علیہ السلام کے اوصاف بیان کرنے کو کھاتھا تو ضرار اوصاف بیان کرتے ھوئے کھتے ھیں وہ ھمارے درمیان اس طرح زندگی کرتے تھے گویا وہ ھم میں سے ایک ھوں ۔ جب ھم ان کے پاس جاتے وہ عطا کرتے ، جب سوال کرتے وہ جواب دیتے ۔ وہ ھم جیسے پست لوگوں کو شفت سے اپنے پاس بیٹھاتے ھیں۔ ھم ان کی ھیبت کی وجہ سے بات تک نھیں کرسکتے ۔ اور انکی عظمت کی وجہ سے آنکھیں اوپر نہ اٹھا سکتے۔ وہ اھل دین کی تعظیم فرماتے اور مساکین سے محبت کرتے تھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جہاں تک آپ کے کافروں اور مشرکوں پرسخت ہونے ، اللہ کی راہ میں جہاد کر نے اور ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کا تعلق ھے تو یہ فقط حضرت علی علیہ السلام کی خصوصیت ھے کہ آپ ھی میں یہ سب (نہ جدا ھونے والی) نشانیاں پائی جاتی تھیں ۔ آپ سختی میں بھی معروف تھے اور نرمی میں بھی ۔ خدا کی خاطر سخت بھی تھے اور نرم بھی ۔یہاں تک کہ آپ کے قریبی اور دور والے سب لوگوں نے اللہ اور رسول کی خاطر آپ کی ان صفات کو ملاحظہ کیا اور انھیں پتہ چل گیاکہ یقینا اس میں کوئی بڑا راز پوشیدہ ھے۔

یہاں تک کہ بعض اوقات حضرت رسول خدا (ص)اسلام اور مسلمانوں کی خاطر قریش کو جھڑک دیا کرتے جیسا کہ سھیل بن عمر ایک گروہ کے ساتھ حضرت رسول خدا کے پاس آکر کھنے لگا۔ اے محمد (ص)ھمارے غلام آپ کے ساتھ آملے ھیں ، انھیں وآپس پلٹا دیں۔

حضرت نے فرمایا تھا اے قریشی گروہ !۔ اب ایسا نہ ھوگا اللہ عنقریب تم میںایسے شخص کو بھیجے گا جو قرآن کی تأویل پر تمہارے ساتھ اس طرح جنگ کرے گا جیسے میں قرآن کی تنزیل پر تم سے جنگ کیا کرتا تھا۔ آپ کے کسی صحابی نے کھایارسول اللہ وہ کون ھے ؟ کیا ابوبکر ھیں؟ فرمایا نھیں ۔ مگر وہ جو حجرے میں جوتا گانٹھ رھاھے ۔ اس وقت حضرت علی علیہ السلام ، حضرت رسول خدا (ص)کا جوتا گانٹھ رھے تھے۔ [4]یہ اللہ کا فضل ھے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاھتا ھے ، عطا کرتا ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جہاں تک دوسری آیت < اِنَّماَ وَلِیُّکُمُ اللہُ وَ رسُولُہ وَ الَّذِین آمَنُوا الّذِینَ یُقیمُونَ الصَّلٰوۃ ویُؤتُون الزَّکَاۃَ وَہُمْ راکعونَ>

(پس تمہارا ولی اللہ ھے اور اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ھیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ھیں ۔) کا تعلق ھے اس پر دونوں فرقوں کا اجماع ھے کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے نماز میں صدقہ کے طور پر انگوٹھی دی تھی تو اس وقت آپ(ع) کی شان میں یہ آیت نازل ھوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حروف حصر میں سے قوی ترین حرف (اِنَّمَا) کے ساتھ ولایت کی حصر فرمائی ھے ، یعنی ولایت فقط خدا ، رسول اور امیرالمؤمنین کے لئے ھے۔اللہ تبارک و تعالی نے تیسری آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا:

[5]

جو اللہ ، رسول اور صاحبان ایمان کو اپنا ولی بنائے تو بے شک اللہ کا گروہ ھی غالب آنے والا ھے۔

توالی کے معنی ولی بنانا ھے تو اب اس آیت کا یہ معنی ھوگا جو اللہ تعالی ، اسکے رسول اور امیر المؤمنین کو اپنی زندگی اور مرنے کے بعداپنا ولی قرار دیتا ھے ۔ اور ان کے ذریعے دین حاصل کرتا ھے اور ان سے محبت اور مودت کرتا ھے اور ان کی اطاعت کرتا ھے تو وھی غالب ، فلاح یافتہ اور کامیاب ھے ۔ یعنی جزاء کے طور پر یہ صفات ،غلبہ ، کامیابی اور فلاح) اسے نصیب ھوتی ھیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے کیئے گئے وعدہ کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نتیجہ ھے ۔اور ایسا کرنے والے کو دنیا و آخرت کی سعادت نصیب ھوتی ھے۔

قارئین کرام ! ایک بات باقی بچ گئی ھے جو نھی اس کاوقت آیا تو ھم اسے واضح کرتے رھے ھیں اور اسکی صراحت يُّحِبُّهُمْ و يُحِبُّونَہ کے ذریعے ھوجاتی ھے ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ان کے ساتھ محبت کا لازمہ یہ ھے کہ یہ لوگ ھرظلم سے بری ھیں اور ھر رجس و پلیدی سے پاک و طاھر ھیں ۔ کیونکہ ظلم اور پلیدی ان امور سے ھیں جو محبوب خدا واقع نھیں ھو سکتے ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فروں ، ظالموں، مفسدوں ،حد سے بڑھے ھوؤں ، تکبر کرنے والوں اور اسراف کرنے والوں سے کبھی محبت نھیں کرتا۔ بالکل اسکے بر عکس اللہ تعالی احسان کرنے والوں ، صابروں ، متقیوں ، توبہ کرنے والوں، پاک رھنے والوں ، توکل کرنے والوں ، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں سے محبت کرتا ھے ۔ اھل قبلہ میں سے کسی کو شک و تردید نھیں ھے حتی کہ اھل قبلہ کے علاوہ دوسرے لوگونکو بھی کسی قسم کا ریب و شک نھیں ھے کہ حضرت علی علیہ السلام ھی ان محبوب صفات کی حقیقی مثال ھیں بلکہ آپ مجسم صفات ھیں۔ اور یہ صفات آپ کی شخصیت اور جسم کا حصّہ ھیں ۔

کسی شاعر نے کیا خوب کھاھے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جُمِعَت فِی صِفَاتِکَ الأضداد
ولذا عزّت لک الانداد

فَاتِک نَاسِک حَلِیم شُجَاع
حَاکِم زَاہِد فَقِیر جَواد

شَیم مَا جَمعن فِی بَشَر قط
وَلَا حَازَ مِثلهُنَّ العباد

خُلُقٌ یُخْجِلُ النَسیم مِن اللطف
وَبأ س یَذُوب مِنہ الجَماد

آپ میں وہ صفات جمع ھیں جو ایک دوسرے کی ضد ھیں۔ آپکی شان و شوکت کی کوئی نظیر و مثال نھیں ھے۔ آپ بیباک بھی ھیں عابد بھی ۔ حلیم بھی ھیں اور شجاع بھی ، حاکم بھی ھیں اور زاھد بھی اور فقرو سخاوت بھی آپ کا خاصہ ھے یہ بلند صفات آپ کے علاوہ کسی انسان میں جمع نھیں ھو سکتیں اور آپ جیسی صفات کسی انسان کو نصیب نہ ھوئیں ۔ آپ اتنے خلیق ھیں کہ نسیم صبح بھی آپ پر ھونے والے لطف سے شرمندگی محسوس کرتی ھے اور آپ میں اتنی شدت ھے کہ جس سے جمادات پانی ھو جاتے ھیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور جہاں تک (اللہ تعالی کیلئے) مبغوضہ صفات کا تعلق ھے تو نفسِ علی علیہ السلام میں ان کی کوئی گنجائش نہیں ھے ۔ آپ کو ان صفات سے شدید نفرت تھی ۔ کیونکہ آپ کی پوری زندگی فقط تقرب خدا میں گزری ھے اور آپ نے ساری زندگی خالق بزرگوار کی خاطر گزار دی ھے۔ لہٰذا اس کا مولا(خدا) جس سے محبت کرتا ھے یہ(علی (ع)) بھی اسی سے محبت کرتے ھیں اور اسکا مولیٰ جس سے غضبناک ہوتا ھے اس سے یہ بھی غضبناک ہوتے ھیں۔

اے یا علی (ع) آپ تو ربّ العالمین کے حبیب ھیں ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے لئے لطف ، جمال اور فضل کی صفات کا جامع اور عمده کلمہ (يُحِبُّهُمْ) استعمال کیا ھے ۔

کیا ھم محبوب خدا کو اپنا ولی نہ سمجھیں !؟

جب کہ ھمارے لئے کوئی شک و تردید نہیں ھے کہ اور ثابت ا ور واضح ھے کہ آپ ولی خدا اور حبیب خدا ھیں توکیا اب بھی ھمارے لئے جائز ھو سکتا ھے کہ ھم آپ کے علاوہ کسی او رکو اپنا ولی قرار دیں ۔ جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرما رھاھے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللهَ وَ رَسُولَہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ اللهِ ہُمُ الْغَالِبُونَ۔>

جو اللہ ، رسول اور صاحبان ایمان کو اپنا ولی بنائے تو بے شک اللہ کا گروہ ھی غالب آنے والاھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

والسلام

مؤلف: شیخ ضیاء جواهری

---

[1] البدایة و النهایة ابن کثیر دمشقی ج ۴ ، ص ۲۱۳ ، دلائل بیهقی جلد ۴ ص ۲۱۰ ، ۲۱۲ ، مستدرک حاکم ج ۳ ص۷ ۳ اور اس نے کهاهے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد هے اور ذهبی نے اسے بیان کیا اور اس کی موافقت کی هے ۔نیز مسلم نے اسحاق بن ابراهیم سے اور انهوں نے ابی عامر سے اسکو ۳۲ کتاب الجهاد باب غزوة ذی قرد، ص ۱۴۳۹ پر ذکر کیا هے۔

[2] سوره مائده آیت نمبر ۵۴، ۵۵ ، ۵۶۔

[3] علامہ طباطبائی کی تفسیر المیزان جلد ۶ ص ۳۹۸ ۔ ۳۹۹(مندرجہ بالا آیات کی تفسیر

[4] سید طباطبائی کی تفسیر المیزان جلد ۶ ص ۳۹۸ ، ص ۳۹۹ ۔ تفسیر سوره مائده۔،

[5] سوره مائده آیت ۵۶۔

عرض مترجم

باد النظر من سرت نوس اک اسان کام دکهائ دتا هے کس شخصت کے حالات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کو کجا کر دنا سرت نوس کو اس کے فرض منصب سے سبکدوش کرنے کے لئے کاف ھے لکن صاحبان نظر اور ارباب فھم جب اس سمندر ک گھرائوں من اترتے ھں تو حران اور عجز کے علاوہ کچھ دکھائ نھں دتا سرت نوس سے پھلے اس مفھوم سے اشنا ھونا ضرور ھے، کہ سرت ‘تصور باطن، کفات قلب ،اور حقائق واقع کا نام ھے جب کوئ کس شخصت ک سرت کوسپرد قرطاس کرنا چاھتا ھے تو اسے اس ک باطن تصور لفظوں من کھنچنا ھوت ھے ،اس ک قلب حالت پر مطلع ھو کر دوسروں تک پھنچانا ھوت ھے تاکہ حقائق واقع سب پر عاں ھو جائں بھرحال سرت نوس کے لئے انتھائ احتاط سے کام لنا پڑتا ھے جبکہ تصنف اس ک نسبت اک آسان کام ھے اس من انسان اپنے تفکرات کو ظاھر کرتا چلا جاتا ھے جبکہ تالف ک بنا ددوسروں کے اقوال پر ھوت ھے اس کے لئے بڑ دقت ،تلاش اور جستجو ک ضرورت ھے

کئ کئ کتب کے مطالعہ کے بعد تھوڑا سا مواد مسر ھوتا ھے مختلف دراؤں من غوطہ زن کے بعدتب کبھ گوھر مرادملا کرتا ھے جذبات و احساسات اور ذات پسند و نا پسند سے بالاتر ھوکر عراق کے مفکر حجة السلام ضاء جواھر نے جس خوبصورت سے حضرت عل علہ السلام ک ھمہ گر شخصت پر روشن ڈال ھے وہ پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھت ھے وں تو مولا ئے متقان امر المومنن علہ السلام پر بے انتھاسوانح حات لکھ جا چک ھں لکن اپک ولادت سے شھادت تک کے حالات کو حققت پسندانہ طرقے سے اک علم

امانت کے طور پر دوسروں تک پہنچانے ک ہ اک نئ کوشش اور گراں بھاکاوش ھے ہ قمت ذخرہ عرب زبان من تھا اردو دان طبقہ اس سے بھرہ مند نھں ھو سکتا تھالہذامؤسسہ امام عل (ع) نے اس کو اردو من منتقل کرکے اک بھت بڑے طبقے کے لئے اک اچھ اور مفد پش کش کا بندوبست کا ھے ھمار اس کتاب من پور کوشش رھ ھے کہ مفاھم کو صحح انداز من منعکس کرں تاکہ قارئن محترم زادہ سے زادہ استفادہ کر سکں،اس سلسلے من ھم قارئن کے مفد مشوروں کا خر مقدم کرں گے من اپن اس ناچز س کاوش کا ثواب اپن والدہ محترمہ کو عنات کرتا ھوں جو جولائ کو تحصل عل پور ضلع مظفر گڑھ من کار حادثے ک وجہ سے خالق حقق سے جا ملں ھں اور بارگاہ ازد سے طالب دعا ھوں کہ خدا انھں جوار حضرت فاطمۃ الزھرا ء سلام اللہ علھا عنات فرمائے

امن ثم امن

سد محمد نقوي النجف

ذ الحجہ

مقدمہ

حضرت رسول خدا (ص)نے فرمایا :

[1]

میں اور علی علیہ السلام ایک نور سے ھیں۔

اسی طرح حضرت رسول خدا (ص)نے مزید فرمایا:

< خُلِقتُ أنا وَ عَلِيٌّ مِنْ نُوْرٍ وَاحِدٍ> [2]

مجھے اور علی علیہ السلام کو ایک نور سے خلق کیا گیا۔

شبلنجی کھتے ھیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے تو حضرت رسول خدا(ص)نے فرمایا:

[3]

مرحبا ۔ میرے بھائی اور چچا زاد کیلئے کہ وہ اور میں ایک نور سے خلق کئے گئے۔

میں نے اپنے مولا و سردار ، مولود کعبہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ایام ولادت یعنی رجب ۲۱ ۱۴ ھجری میں اپنی سردار حضرت فاطمہ(ع) بنت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (جو کہ فاطمہ معصومہ (ع)کے نام سے مشھور ھیں) کی زیارت کے لئے قم آنے کا پروگرام بنایا۔

یہاں پھنچنے کے بعد اسی شھر میں مؤسسہ امام علی علیہ السلام جانے کا قصد کیا تا کہ وہاں حضرت آیت اللہ شیخ محمد حسن قدس سرہ کے عزیز اپنے فاضل بھائی حجة الاسلام و المسلمین شیخ ضیاء جواھری سے ملوں اور انھیں اپنی کتاب سبیل الوحدة کی آخری طباعت کا نسخہ دوں اور وہ اس کادنیا کی

مشهور مختلف زبانوں میں ترجمہ کروائیں ۔ چنانچہ انھوں نے میری خواہش کو قبول فرمایا۔

اس وقت موصوف نے خواھش ظاھر کی کہ میں ان کی عمدہ اور جامع کتاب پر مقدمہ لکھوں۔ اس سے قبل بھی وہ سید تنا و مولاتنا حضرت فاطمة الزھراء کی سیرت پرحوراء الانسیہ کے عنوان سے کتاب لکھ چکے ھیں۔ میں نے بھتر جانا کہ ےمن میں افریقی اور ایشائی تنظےم کے نمائندے استاد بزرگوار جناب یحییٰ علوی کے سامنے پےش کئے گئے چند سوالات کے جوابات کو مقدمی میں شامل کروں اور ان کی خدمت میں یہ سوالات میں نے کچھ عرصہ پھلے قاھرہ میں عرض کئے تھے۔ لہٰذا مناسب ھے کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے متعلق کئے گئے سوال وجواب کو مِن وعَن قارئین کرام کی خدمت میں پیش کروں۔

والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

برادر محترم استاد فاضل جناب سید مرتضی رضوی صاحب(تولاّہ الله وایّاي)

آپ پر اور آپ سے محبت کرنے والوں پر الله کا سلام۔ اور ان پر جنھیں اطمینان ھے کہ آپ شیعہ اور سنی کو اخوت ، محبت ، صفاء اور مؤدت کے ساتھ دعوت دیتے ھیں اور دلوں سے تفرقہ اور شقاوت و بدبختی کی جڑیں اکھاڑ پھینکتے ھیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اما بعد : میں آپ کے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ھوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں آپ کی خدمت میں آپ کے بھےجے گئے اھم سوالات کے جواب پیش کئے دیتا ھوں جب آپ استاد بزرگوار (ھم دونوں کے دوست،جو کہ سن کے لحاظ سے تو بوڑھے ھو چکے ھیں لیکن ان میں بہار ھی بہار ھے) ، رئیس الشیوخ استاد احمد ربیع مصری سے ملنے آئیں تو جوابات لے لےجئے گا۔ بھر حال میں نے صراحت کے ساتھ ان کا جواب تحریر کر دیا ھے۔

خداوندعالم ھر لغزش کو معاف فرمائے اور اسی پر بھروسہ ھے۔

والسلام

آپ کا برادر دینی

عبداللهیحیی علوی

******

سوال و جواب:

پھلاسوال: کیا حضرت رسول خدا (ص)نے اپنے بعدھونے والے خلیفہ کیلئے وضاحت بیان فرمائی تھی؟

جواب : جی ہاں حضرت رسول خدا (ص)نے صریح اور صحیح احادیث کے ساتھ نص فرمائی ، یہ بالکل واضح احادیث ھیں ۔ انھیں تعصب اور آل(ع) کے بغض سے دور ھو کر سمجھا جاسکتا ھے ۔ اور عقل سلیم بھی اس پر دلالت

کرتی ھے۔ ان احادیث میں سے چند ایک یہ ھیں:
< أنت مِنّی بمنزلة ہارون من موسیٰ اِلّا اَنّہ لا نبیَّ بعدی >
(اے علی) آپ اور مجھ میں وھی نسبت و منزلت ھے جو ہارون اور موسیٰ کے درمیان تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نھیں۔[4]

آپ میرے بعد ھر مؤمن کے ولی ھیں۔ [5]

علی قرآن کے ساتھ اور قرآن علی(ع) کے ساتھ ھے ۔(چنانچہ) یہ حوض کوثر پر میرے پاس آنے تک جدا نہ ھونگے ۔ [6]
< مَن کنتُ مَولاَہ فعلیٌّ مولاہ >۔
جس کا میں مولیٰ ھوں علی (بھی) اس کے مولا ھیں۔ [7]
صرف اور صرف یھی احادیث بھترین دلیل بن سکتی ھیں کہ آنحضرت(ص)نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا ، اگر کوئی ان احادیث کے الفاظ اور معنی پر غور کرے، کیونکہ حضرت رسول خدا (ص)جنگ تبوک پر جاتے وقت اپنی قوم میں حضرت علی علیہ السلام کو اس طرح خلیفہ بنا کر گئے جیسے جناب موسیٰ (ع)نے جناب ہارون کو اپنی قوم میں خلیفہ بنا یا تھا، حضرت رسول خدا (ص)نے موسیٰ کی ہارون کے ساتھ حضرت علی (ع) کی تشبیہ دینے سے پورا پورا استدلال کیا ھے کہ میرے انتقال کے بعد یھی میرا بلند پایہ ساتھی ھی تمھارا خلیفہ ھوگا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فقط واقعہ غدیر کو مدنظر رکھیں (جو کہ معروف اور متواتر ھے) تو یہ بات واضح ھوجائے گی کہ حضرت رسول خدا (ص)نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کو ثابت کیا تا کہ فقط حضرت علی علیہ السلام ھی ان کے خلیفہ قرار پائیں۔ جب اصحاب کی رائے سے ھرج و مرج لازم آرھاتھا تو رسول خدا (ص)کی خواھش تھی کہ مرض الموت میں ایک ایسانوشتہ لکھ جائیں تا کہ وہ انکی گمراھی اور تفرقہ سے محفوظ رکھے۔ اے کاش حضرت عمر ابن خطاب اس نوشتے کے درمیان حائل نہ ھوتے۔ حضرت رسول خدا (ص)کا یہ فرمان مَن کُنْتُ مَولاَہ فَعَلِیٌّ مَولاَہ (جس کا میں مولا ھوں علی (ع) بھی اس کے مولا ھیں)واضح طور پر بیان کر رھاھے کہ حضرت علی علیہ السلام شروع ھی سے ھر مؤمن ومؤمنہ کے ولی ھیں۔ جہاں تک حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے حقدارخلافت ھونے کی عقلی دلیل کا تعلق ھے تو وہ یہ ھے کہ حضرت رسول خدا (ص)کی وفات کے بعد خلافت اور مسلمانوں کے امور کی ولایت فقط اسی ھستی کے حصّے میں آسکتی ھے جو فضائل و شمائل میں بے نظےر اور زمانے کا بہادر ترین شخص ھو ،جو تمام ساتھیوں میں بلند ترےن ھو ، اورھم کفولوگوں کا مرّبی ھو۔نظریات اور رائے میں ممتاز ھو ، اشکالات سے دور ھو ، مشکلات کے حل کیلئے منفرد ھستی ھو ۔ اسکے مثل کسی کی نظر نہ ھو ، اس کا کوئی نظیر نہ ھو ۔ اس کا کوئی ھم پلّہ نہ ھو ، اپنے دین ، علم اور تقویٰ میں کا مل ھوتاکہ اس کے ذرےعے کلمہ لا الہ الااللہ کو سر بلندی نصیب ھو۔اور وہ سید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الانام (ص)کا مدد گارھو ۔ پوری مخلوق میں سب سے پھلے اسلام لانے والا ھو ، کسی معارض کے بغیر تمام لوگوں میں اسکی فضلیت ، شجاعت اور تقویٰ زیادہ ھو (یعنی کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ فلاں شخص میں کوئی صفت ان سے زیادہ ھے)چنانچہ یہ سب کی سب صفات حضرت امام علی علیہ السلام میں جمع ھیں آپ مسلمان پیدا ھوئے ۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے اسلام کو تقوےت بخشی۔ آپ مکتب رسول(ص)کے پروردہ تھے ۔ اور سید الوجود(ص) اور متقیوں کے سردار (ص)کی گود میں پرورش پاکر جوان ھوئے۔

خدا کی راہ میں آپ کا جہاد ھر جہاد سے بلند، آپ کا تقوی ھر تقویٰ سے بڑھکر،آپ کی بہادری ھر بہادری سے بلند اور آپ کا زھد و ایمان ھر زھد و ایمان سے بڑھکر تھا۔ آپ اس نبی(ص)کی طرف مائل تھے ، آپ کو رب و خالق نے کامیاب قرار دیا تھا۔آپ اپنے اقوال و فرامین میں ممتاز تھے۔ فضیلت اپنے مصدر سے پہچانی جاتی ھے ۔ آپ سے عرفان پھوٹتا تھا۔ ایمان کو تعیین نصیب ھوئی ۔ ھر کوئی جانتا ھے کہ وہ سید المرسلین کے پروردہ تھے اور وھی آپ کی تربیت کرنے والے اور مربّی تھے ۔ حضرت رسولخدا (ص)آپ کواپنے حجرے میں رکھنے کی خواھش کرتے رھتے ،اپنے سینے پر لٹاتے ۔ اپنے بستر پر سلاتے ۔ آپ کے جسم کو چھوتے رھتے ۔ آپ کی معرفت کو محسوس کرتے ۔ اور آپ میں نور وحی کو ملاحظہ فرماتے تھے۔ جب تاریخ کی خوشبو عقل سلیم کو معطر کرتے ھوئے گزرتی ھے تو چند

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بڑے اصحاب کا تذکرہ بھی ھوتا ھے اوروہ(تاریخ) ان کے اعمال و افعال کا فوراً قصّہ بیان کرتی ھے۔ جب ھم اصحاب اور حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے اعمال و افعال کا تقابلی جائزہ لیتے ھیں ۔اور ان کی سعی ، جہاد، مقاصد اور رسول خدا (ص)کے نزدیک مقام و منزلت کو ملاحظہ کرتے ھیں ۔ تو عقل کسی شک و تردید کے بغیر فیصلہ سناتی ھے کہ وھی خلافت کے لائق اور حقدار تھے۔

کیا عقل یہ نہیں کھتی ھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ خلافت کے زیادہ حقدار تھے؟ !! اور رسول خدا (ص)نے انھیں ولایت عطا فرمائی ۔ وہ تو مسلمان ھی پیدا ھوئے ۔ کبھی بتوں کو سجدہ نہ کیا۔ اللہ کی گواھی میں خالص تھے، رسول خدا(ص) کی دعوت اسلام سے پھلے ھی مسلمان تھے۔

کیا عقل کا یہ فیصلہ نہیں ھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ خلافت کے زیادہ حقدار تھے !؟ کیونکہ وہ مولود کعبہ ھونے کی ساتھ حضرت رسول خدا (ص)کے ساتھ سب سے پھلے پڑھی جانے والی نماز میں بھی شریک تھے۔

کیا عقل ھی کا یہ فرمان نہیں کہ حضرت علی علیہ السلام خلافت کے زیادہ حقدار تھے؟! جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے اھل بیت (ع)کو آیت تطھیر میں رجس اور پلیدی سے پاک و طاھر قرار دیا تھا ۔ اور یہ اللہ کا ارادہ ھے وہ جسے چاھتا ھے عطا کرتا ھے۔

کیا عقل نہیں کھتی کہ حضرت علی علیہ السلام اسلئے بھی خلافت کے زیادہ حقدار تھے وہ رسول اللہ(ص) کے ساتھ ھونے والی تمام جنگوں میں شریک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھے سوائے غزوہ تبوک کے ۔ اسمیں آپ حضرت علی (ع) کواپنا خلیفہ بنا کر مدینہ میں چھوڑ گئے تھے ۔ وہ بہت تیز حملہ کرنے والے جوان تھے۔ شیر سے زیادہ بہادر تھے۔ ان کے علاوہ کوئی ان خصوصیات کا حامل نہ تھا ،ھر جنگ میں فقط انھی پر دارو مدار ھوتا تھا۔ فقط یھی لوگوں کی شادابی اور خوشحالی کا موجب بنتے تھے۔ ان کی ثابت قدمی اور صبر کو دیکھ کر آسمانی فرشتے تعجب میں پڑجاتے تھے۔ حضرت جبرئیل نے زمین و آسمان کے درمیان صدا بلند کی ۔

(حضرت)علی علیہ السلام سے بڑھکرکوئی جوان نھیں اور ذوالفقار سے بڑھکر کوئی تلوار نھیں۔

کیا عقل حضرت علی علیہ السلام کو خلافت کا زیادہ حقدار نھیں سمجھتی کیونکہ حضرت رسول خدا(ص)نے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق جنگ خندق میں عمر ابن عبدود العامری سے جنگ کے وقت ارشاد فرمایا تھا:

< بَرَزَ الْاِیْمَانُ کُلّہ اِلیٰ الشِّرکِ کُلِّہ۔>

کل ایمان ،کل شرک کے مقابلے مینجارھاھے۔

کیا عقل حضرت علی علیہ السلام کے زیادہ حقدار خلافت ھونے کو نھیں کھتی!؟ کیونکہ اللہ نے تمام مسلمانوں پر ان کی اور اھل بیت(ع)کی مودّت کو واجب قرار دیا ھے ۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کارِ رسالت اور رسول خدا (ص)کی زحمتوں کا اجر قرار دیا ھے۔

کیا عقل حضرت علی علیہ السلام کے خلافت پر زیادہ حقدار ہونے کا حکم نہیں لگاتی جبکہ حضرت رسول خدا (ص)نے ان کے متعلق فرمایا :

< أنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌ بَابُهَا ->

میں علم کا شہر ہوں اور علی (علیہ السلام)اسکا دروازہ ھیں۔

کیا عقل حضرت علی علیہ السلام کے خلیفہ رسول (ص)ہونے کو زیادہ حقدار نہیں سمجھتی ؟! کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں رسول خدا (ص)کے بھائی ان کے پشت پناہ ، وزیر، خزانہ علم ،وارث حکمت ، سابق الامت ، صاحب نجویٰ ، پوشیدہ اور علانیہ مال خرچ کرنے والے ، وارث کتاب اور(احکام رسول (ص))کو مکمل طریقہ سے سننے والے تھے۔

کیا عقل حضرت علی علیہ السلام کے خلیفہ نبی(ص) ہونے کے زیادہ حقدار ہونے کو نہیں کھتی !؟ کیونکہ وہ امیر المؤمنین ، یعسوب الدین،شوھر جناب بتول =،فاجروں کے قاتل،صاحب الرایہ (علمبردار) اور سیّد العرب تھے۔

کیا عقل حضرت علی علیہ السلام کے زیادہ حقدا رخلافت ہونے کو نہیں کھتی جنکے متعلق حضرت عمر ابن خطاب کھتے ھیں:

< لَو لَا عَلِيٌّ لَهَلَکَ عُمَرَ->

اگر علی(علیہ السلام)نہ ہوتے تو عمر ھلاک ہو جاتا۔

کیا عقل کا یہ تقاضا نہیں کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کو خلافتِ رسول (ص)کا زیادہ حقدار سمجھے کیونکہ جناب شیخین(حضرت ابو بکر اور حضرت عمر)نے غدیر خم میں ان کی ولایت کا اقرار کیا ۔ اور دونوں کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زبان پر یہ ورد تھا:
< بَخٍ بَخٍ لَکَ یَا بنَ ابِی طَالِبٍ اَصبَحْت وأَمْسَیت مُولَایَ وَمَوْلَی کُلِّ مُؤمِنٍ وَ مُوْمِنَةٍ۔>

اے ابن ابی طالب مبارک ھو مبارک ھو ۔ صبح و شام آپ ھمارے اور ھر مؤمن و مومنہ کے مولا ھیں۔

کیا عقل حضرت علی علیہ السلام کے خلیفہ نبی(ص) ھونے کا اعتراف نھیں کرتی جبکہ آپ وہ ھستی ھیں جن کے متعلق حضرت رسول خدا (ص)نے ایک طویل حدیث میں ارشاد فرمایا:

خدایا حق کو اسکے ساتھ اُدھر پھیر دے جدھریہ پھرے۔

جی ہاں حضرت علی کرم اللہ وجھہ ھی رسول خدا (ص)کے بعد خلافت کے حقدار ھیں ۔ اور بے شک آپ ھی تمام صفات و خوبیوں کے جامع ھیں۔

وَلَمْ تک تَصْلَحُ الاَّ لَہُ وَلَمْ ےَک ےَصْلَح اِلَّا لَھَا

مقام خلافت فقط انھیں زیب دیتا ھے اور ےھی مقام خلافت کی صلاحیت رکھتے ھیں۔

امامِ برحق کے ھوتے ھوئے حضرت رسول خدا (ص)کے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ بن بیٹھے۔ یہ حضرت علی علیہ السلام پر حضرت ابو بکر کے افضل ھونے کے دلیل نھیں ھے۔ بلکہ ھر زمان و مکان کی یھی سیاست ھے ۔ یہ یوم سقیفہ سے حاصل شدہ فضیلت ھے جبکہ خدا و رسول(ص) کا حکم ترک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کردیا گیا اور قریش کی خواھشات کو لیا گیایہ سب اس دن کے اختلاف کا نتیجہ ھے جب سید الوجود (ص)نے اپنے اصحاب سے قلم و دوات مانگا تھا تا کہ ان کے لیئے نوشتہ لکھ دیتاکہ آپ کی رحلت کے بعد امت گمراہ نہ ہو۔

دوسراسوال :

کیا خلافت نص سے ثابت ھوتی ھے یا اجماع سے؟

جواب: اس میں کسی قسم کا شک و تردید نہیں ھے بلکہ ایک اصولی قاعدہ ھے کہ جب نص موجود ھو تو ھر دلیل باطل ھو جایا کرتی ھے۔ ھم یہاں استاد بزرگوا ر عبد اللہ یحیی علوی صاحب ۔ کے فقط انھی جوابات پر اکتفاء کرتے ھیں۔ اور چونکہ باقی دوسرے بہت سے سوال وجواب ھمارے موضوع سے باھر تھے لہٰذا ھم ان کا تذکرہ نہیں کرتے۔ وَاللہُ نَسْأَلُ اَنْ یُوفَقَ العَامِلِینَ المُخْلِصِینَ لِمَرْضَاتِہِ انَّہ وَ لِیُّ التَّوفیق۔

سید مرتضیٰ رضوی

۲۰ رجب المرجب ۱۴۲۱ ھجری

---

[1] مناقب سیدنا علی ص ۲۷ مطبوعہ حیدر آباد ، ھند وستان۔

[2] وھی مصدر ص ۳۴۔

[3] ینابیع المودة ص ۱۱،قندوزی حنفی، طبع استانبول۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[4] فضائل صحابہ امام احمد بن حنبل ص ۱۳،صحیح مسلم ج۷ص۱۲۰۔
[5] المعجم الکبیر، طبرانی ج ۱۲ ، ص ۷۸ ، سنن الکبریٰ، نسائی ج ۵ ص ۱۳۲ ، کنز العمال، متقی ھندی ج۱۱ ص ۵۹۹۔
[6] تاریخ ابن عساکر ، ج ۳ ص ۱۲۴ ۔
[7] فضائل الصحابة ، احمد ابن حنبل ص ۱۴ ، مسند احمد ، احمد ابن حنبل ج ۱ ص ۸۴ ، سنن ابن ماجہ ، محمد بن یزید قزوینی ج ۱ ص ۵۴،سنن ترمذی ج ۵ ص ۲۹۷۔

محل ولادت ، امتیازات اورخصوصیات

محل ولادت اور کرامات جلی

امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام مکہ مکرمہ میں بروز جمعہ ، تیرہ رجب سن تیس عام الفےل کوخانۂ کعبہ میں پےدا ھوئے۔ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی شخص بھی بیت اللہ میں پیدا نہیں ھوا۔ یہ اللہ تعالی کی طرف سے آپ کی عظمت وجلالت اور منزلت کا خصوصی مقام ھے-[1]
صاحبب بحار نے یزید بن قعنب کی روایت بیان کی ھے ، جس مینوہ کھتے ھیں کہ میں، عباس بن عبد المطلب اور عبدالعزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھا ھوا تھا ۔وہاں حضرت امیر المومنین کی والدہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ماجدہ جناب فاطمہ بنت اسد تشریف لائیں۔(آپ کے دن پورے ھوچکے تھے) جب آپ کو درد زہ شروع ھوا توآپ نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا:

”رب انی مؤمنة بک و بما جاء من عندک من رسل و کتب وانی مصدقة بکلام جدی ابراھےم الخلےل فبحق الذی بنی ھذا البیت وبحق المولود الذی فی بطنی لماےسَّرت علیَّ ولادتی۔

بارالھا! میں تجھ پر ایمان رکھتی ھوںاور تو نے جو رسول (علےھم السلام) بھیجے اور جو کتابیں نازل کی ھیں‘ان پر ایمان رکھتی ھوں ، میں اس گھر کی بنیاد رکھنے والے اپنے جد امجد حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کلام کی تصدیق کرتی ھوں اور اپنے شکم میں موجودبچہ کا واسطہ دے کر کھتی ھوں مجھ پر اس کی ولادت کو آسان فرما۔

یزید کھتا ھے کہ ھم نے دیکھا کہ دیوار کعبہ شق ھوئی اور جناب فاطمہ بیت اللہ میں داخل ھو گئیںاور ھماری نظروں سے اوجھل ھو گئیں، دیوار کا شگاف آپس میں مل گیا۔ ھم نے کوشش کی کہ دروازے پر لگا تالا کھولیں لیکن وہ نہ کھل سکا تو ھم نے سوچا کہ یقینا خدا کا یھی حکم ھے ۔

تین ر روز بعد فاطمہ(ع) باھر تشریف لائیں تو آپ نے حضرت امیر المومنین کو اٹھایا ھوا ھے، آپ فرماتی ھیں: جب میں بیت اللہ سے باھر نکلنے لگی تو ہاتف غیبی کی جانب سے یہ آواز بلند ھوئی اے فاطمہ(ع) اس کا نام علی (ع) رکھنا ۔ [2]

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت اسد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرماتی هیں:

خداوندعالم نے مجھے پهلی تمام خواتین پر فضیلت عطا فرمائی کیونکہ آسیہ بنت مزاحم، الله تعالی کی عبادت چهپ کر وہاں کیا کرتیں تهینجہاں الله تعالی اضطراری حالت کے علاوہ عبادت کو پسند نهیں کرتا اور مریم بنت عمران کهجور کی شاخوں کو اپنے ہاتهوں سے نیچے کرتینتا کہ اس سے خشک کهجوریں تناول کر سکیں جبکہ میں بیت الله میں جنت کے پهل تناول کرتی رهی اور جب میں نے بیت الله سے باهر نکلنے کا ارادہ کیا تو ہاتف غیبی کی آواز آئی -

اے فاطمہ اسکا نام علی(ع) رکهنا کیونکہ یہ علی(ع) هے اور الله علی الاعلیٰ هے مزید فرمایا اسکا نام میرے نام سے نکلا هے میں نے اسے اپنا ادب عطا کیا هے اور اپنے پوشیدہ علوم سے آگاہ کیا هے یهی میرے گهر میں موجود بتوں کو توڑے گا ،اس کی محبت اور اطاعت کرنے والا خوش بخت هے اوراس سے بغض رکهنے اور نافرمانی کرنیوالے کے لئے لعنت اور بدبختی هے[3]

سید حمیری ،حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ کرتے هوئے کهتے هیں-

ولدتہ فی حرمِ إلا لہ و أمنہ

والبیت حیث فنائہ والمسجدُ

بیضاء طاهرة الثیاب کریمة
طابت وطاب ولیدھا والمولدُ

فی لیلة غابت نحوس نجومھا
وبدت مع القمر المنیر الاسعدُ

ما لُفَّ فی خرق القوابل مثلہ
الا ابن آمنة النبی محمد [4]

صرف اس خاتون نے حرم الٰھی اور جائے امن میناسے پیدا کیا اور بیت اللہ اور مسجد اس کے آنگن کی حیثیت رکھتا ھے۔وہ چمکدار لباس، پاکیزگی سے مزّین اور شرافت والی ھے۔ یہ ایک ایسی رات تھی جب نحس ستارے چھپ گئے اور قمر منیر کے ساتھ یہ نیک اور سعید ستارہ نمودار ھوا، وہ پاک ھے اس کا مولود بھی پاک ھے اور اس کی جائے ولادت بھی پاک ھے اس جیسے (نجیب) کو قنداق نھیں کیا جا سکتا مگر آمنہ کے لال نبی احمد(ص)کے ہاتھ سے۔
حضر ت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ بنت اسد علیھاالسلام سے فرمایا:

اس کو میرے بستر کے قریب رھنے دیا کرو ۔اکثرحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کی تربیت کے فرائض انجام دیتے ، نھلانے کے وقت ان کو نھلاتے، بھوک کے وقت دودھ پلاتے، نیند کے وقت جھولا جھلاتے اور بیداری کے وقت ان کو لوریاں سناتے تھے ۔اپنے سینے اور کندھوں پر سوار کرکے فرمایا کرتے تھے۔ یہ میرا بھائی ،ولی ،مددگار، وصی، خزانہ اور قلعہ ھے۔[5]

مستدرک میں حاکم کھتے ھیں کہ اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات موجود ھیں کہ جناب فاطمہ بنت اسد نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کوخانہ کعبہ مینجنا۔[6]

کتاب نور الابصار میں اس طرح ذکر ھوا ھے : حضرت علی علیہ السلام مکہ میں خانہ کعبہ کے اندر پیدا ھوئے ۔ایک قول کے مطابق آپ کی ولادت ۱۳ رجب ،۳۰ عام الفیل، بروز جمعہ ھوئی یعنی ھجرت سے ۲۳ سال پھلے اور بعض مؤرخےن کے مطابق ۲۵ سال پھلے یعنی بعثت سے ۱۲ سال پھلے اوربعض کھتے ھیں کہ بعثت سے ۱۰ سال پھلے پیدا ھوئے اور آپ سے پھلے کوئی بھی بیت اللہ میں پیدا نھیں ھوا ۔[7]

امتیازات اور خصائص

اسم گرامی :

اخطب خوارزم کھتے ھیں کہ آپ کا مشھور نام (حضرت)علی (ع) ھے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ کے ناموں میں اسد اور حیدر کا بھی ذکر ھوا ھے کیونکہ حضرت علی علیہ السلام خود فرماتے ھیں ۔

”سمتنی امی حیدرہ “

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ھے۔

اور اشعار میں بھی اس کا ذکر ھے:

اسد ا لا لہ و سیفہ و قنا تہ کا لظفر یوم صیالہ و الناب

جا ء النداء من السماء و سیفہ بدم الکماة یلجُ فی التسکاب

لاسیف الا ذوالفقار و لافتیً الا علیٌّ ھازم الا حزاب

یہ اللہ کاشیر ھے اوراس کی تلوار اور نیزہ جنگ کے دن کامیابی ھے ،آسمان سے صدا آئی کہ اس کی اس تلوار مسلح بہادروں کے خون کے ساتھ سمندر میں تیرتی ھے ،جو تلوار خون کی ندیاں بھادیتی ھے اور کشتوں کے پشتے لگا دیتی ھے۔ وہ ندا یہ تھی کہ ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نھیں ھے اورحضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی بہادر نھیں ھے جو جنگ میں جتھونکو شکست دینے والے ھیں۔[8]

کنیت:

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی جو کنیتیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ھیں وہ یہ ھیں۔

ابوالحسن،ابوالحسین،ابوالسبطین،ابوالریحانتین وابوتراب[9]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ھیں ۔حسن (ع)اور حسین (ع) نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں کبھی مجھے یا اباہ(اے ابا جان) کہہ کے نہیں پکارا بلکہ وہ ھمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یااباہ کھتے تھے جبکہ حسن (ع) مجھے یا ابالحسین، اور حسین(ع)مجھے یاا باالحسن کہہ کر پکا رتے تھے۔[10]

لقب :

حضرت کے القاب مندرجہ ذیل ھیں:

"امیر المؤمنین، یعسوب الدین والمسلمین، مبیرالشرک والمشرکین ،قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین مولی المؤمنین شبیہ ھارون المرتضی نفس الرسول، أخوہ رسول زوج البتول، سیف اللہ المسلول، أبوالسبطین أمیر البررہ، قاتل الفجرہ، قسیم الجنة والنار ، صاحب اللواء، سید العرب والعجم، وخاصف النعل کاشف الکرب ، الصدّیق الأکبر، ابوالریحا نتین ، ذوالقرنین ، الھادی ، الفاروق، الواعی، الشاھد، وباب المدینة وبیضة البلد، الولي ، والوصي ، وقاضی دین الرسول، و منجز وعدہ۔[11]

نسب شریف:

حضرت علی علیہ السلام کے والدحضرت ابو طالب ھیں(جنکانام عبد مناف بن قصیٰ ھے) آپ عبدالمطلب (جن کا نام شےبہ ھے) بن ہاشم(عمرو)بن عبد

مناف بن قصیٰ کے فرزند ھیں۔ حضرت علی علیہ السلام کا نام سب سے پہلے آپ (ع) کی والدہ نے اپنے والد اسد بن ہاشم کے نام پر حیدر رکھا تھا، اسد اور حیدر کے ایک ھی معنی ھیں پھر آپ کے والد نے آپ(ع) کانام علی رکھا۔ حضرت ابوطالب(ع) کی والدہ کا نسب یہ ھے۔ فاطمہ بنت عمروبن عائد بن عمران بن محزوم۔ آپ حضرت رسول اکرم (ص)کے والد حضرت عبداللہ کی بھی مادر گرامی ھیں۔

حضرت علی علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ ھیں آپ ھی پھلی ہاشمیہ ھیں جن سے ایک ہاشمی پیداھوا۔ حضرت علی علیہ السلام اپنے بھائیوں مینسب سے چھوٹے تھے۔ جعفرآپ سے ۱۰سال بڑے تھے ، عقیل ،جعفرسے ۱۰ سال بڑے تھے اور طالب ، عقیل سے ۱۰ سال بڑے تھے، فاطمہ بنت اسد کی والدہ فاطمہ بنت ھرم بن رواحہ بن حجربن عبد بن معیص بن عامر بن لویٰ تھیں۔[12]

خوارزمی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے نسب کے متعلق یہ اشعار کھے ھیں:

نسب المطھرّبین أنساب الوری کالشمس بین کواکب الأنساب

والشمس ان طلعت فما من کوکب الا تغیّب فی نقاب حجاب

اس پاک و پا کیزہ ھستی کانسب' تمام نسبوں میں ایسے ھے جیسے خورشید ستارونکے درمیان طلوع ھوتا ھے تو تمام ستارے غائب ھو جاتے ھیں۔ مگر یہ کہ سورج تارےکی کے پردے میں چلا جائے.[13]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حلیہ:

حضرت علی علیہ السلام کاقد میانہ تھا،آپ کی آنکھیں سیاہ اور بڑی تھیں آپ (ع) کا چھرہ چودھویں کے چاند کی مانند خوبصورت تھا ،پےٹ مناسب حد تک بڑا، سےنے پر بال اور دوسرے اعضاء مضبوط اور مناسب تھے،آپ کی گردن چاندی کی صراحی کی مانند تھی اور آپ کے بال خفےف تھے۔آپ کی ناک لمبی اور خوبصورت تھی آپ کے جوڑ شےر کی طرح مضبوط تھے اور جس پر بہت سے لوگ مل کر نہ قابو کر سکتے ہوں اسے آپ تنہااپنے قبضہ میں کر لیتے اور وہ سانس تک نہ لے سکتا۔[14]

----

[1] ارشاد شیخ مفید بش،ج ۱ ص ۵۔

[2] بحار ج ۳۵ ص ۸۔

[3] کشف الغمہ ج ۱ ص ۶۰۔

[4] منتھی الامال ج۱ ص۲۸۳۔

[5] کشف الغمہ ج ۱ ص ۶۰۔

[6] مستدرک الصحیحین ج ۳ ص ۴۸۳۔

[7] نور الابصار ص ۱۹۔

[8] مناقب خوارزمی ص۳۷،۳۸

[9] الحاج علی محمد علی دخیل کی کتاب آئمتنا ج۱ ص ۳۱۔خوارزمی نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مناقب میں آپ کی کنیت میں ابو محمد کا اضافہ کیا ھے۔

[10] مناقب خوارزمی ص۴۰۔

[11] مناقب خوازمی ص ۴۰ ۔

[12] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۱۴۔۱۱

[13] مناقب خوارزمی ص ۴۸ ۔

[14] نصر بن مزاحم کی کتاب، واقعہ صفین ،ص۲۳۳۔

دوسری فصل

سب سے پھلے مومن

قرآن مجید میں علی (ع) کے فضائل

آپ اور آپ کے اھل بیت ھی طاھر و مطھر ھیں

سب سے پھلے مومن

ترمذی نے اپنی صحیح میں زید بن ارقم سے روایت کی ھے کہ حضرت علی علیہ السلام نے سب سے پھلے اسلام قبول کیا۔ [1]

حضرت رسول اکرم (ص)نے فرمایا:

أولکم واردا عليَّ الحوض، أولکم اسلاماً، علی بن ابی طالب۔

تم میں سے سب سے پھلے میرے پاس حوض کوثر پر وہ پھنچے گا جو تم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں سب سے پھلے اسلام لایا ھو اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب ھیں۔[2]
سعد بن ابی وقاص ایک گروہ کے پاس کھڑے تھے ان میں سے ایک شخص حضرت علی ابن ابی طالب پر سب و شتم کر رھاتھا اس وقت سعد نے کھااے شخص تو علی ابن ابی طالب کو برا بھلا کیوں کہہ رھاھے؟۔
کیا وہ سب سے پھلے مسلمان نہ تھے؟
کیا انھوں نے سب سے پھلے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز کیا وہ سب سے زیادہ زاھدنہ تھے؟
کیا وہ سب سے زیادہ عالم نہ تھے؟
کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کا عقد ان سے نھیں پڑھا ؟
کیا وھی جنگوناور اسلامی معرکوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمبردار نہ تھے؟
اس کے بعد سعدروبقبلہ ھو کر دونوں ہاتھ کو بلند کر کے کھنے لگے :
اے اللہ جس نے تیرے اولیاء میں سے اس ولی پر سب و شتم کیا ھے وہ تیری قدرت کا نظارہ دیکھے بغیر اس جگہ سے نہ جانے پائے (اس روایت کے راوی)متین بن حازم کھتے ھیں۔
خدا کی قسم ھم اس سے جدا ھوئے ھی تھے کہ اس کے سر پر کھجور کے دانے کے برابر پتھر آکرلگا اور اس کا بھےجاٹکڑے ٹکڑے ھوگیا۔[3]
ابن حجر،لےلی غفاریہ کی سند سے روایت کرتے ھیں وہ کھتی ھیں کہ میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت نبی اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ھمراہ کسی غزوہ میں شرےک تھی، اس غزوہ میں میری ذمہ داری زخمیوں کو مرھم پٹی کرنے کے ساتھ ساتھ بیماروں کی تیمار داری کرنا تھی ،جب حضرت علی علیہ السلام بصرہ کی طرف روانہ ھوئے تو میں بھی ان کے ساتھ چل دی میں نے وہاں حضرت عائشہ کو دیکھاتو اس کے پاس گئی اور اس سے پوچھا: کیا تم نے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کوئی فضیلت سنی ھے؟۔

نھیں پڑھی ؟

حضرت عائشہ کھنے لگی:

ہاں ایک دن حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور وہ (حضرت علی علیہ السلام) بھی ھمارے ساتھ تھے،حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص قسم کی چادر اوڑھ رکھی تھی اورعلی (ع) ھمارے سامنے آ کر بیٹھ گئے۔

میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھاکہ آپ کو اس سے بڑا مکان نھیں مل سکتا جہاں ھم سب آسانی سے رہ سکیں تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

” یا عائشہ دعی لی اخی فانہ اول الناس اسلاماً ، وآخر الناس لی عھداً وأول الناس بي لقيا یوم القیامہ“

اے عائشہ! میرے بھائی کو میرے پاس بلا کر لے آؤ۔وہ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ، آخر تک میرے عھد پر قائم رھنے والے اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کرنے والے ھیں۔[4]

حضرت عمر ابن خطاب سے مروی ھے کہ تم میں سے کوئی بھی علی علیہ السلام کا مقام و عظمت حاصل نھیں کر سکتا کیونکہ میں نے حضرت رسول اکرم(ص)کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے کہ ان میں تین خصوصیات ایسی ھیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی میرے پاس ھو تی تووہ مجھے کائنات کی ھرچیز سے زیادہ محبوب تھی ۔

حضرت عمر کھتے ھیں:مینحضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا ھمارے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت ابو عبیدہ بن الحراج اور صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی تھی حضرت رسول اکر م صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”أنت أول الناس اسلاماً، و أول الناس ایماناً، وأنت منی بمنزلةِ ھارونَ مِن موسیٰ۔“

آپ (ع)ھی سب سے پہلے اسلام لانے والے ، سب سے پہلے ایمان لانے والے ھیں ،آپ(ع) کی مجھ سے وھی نسبت ھے جو حضرت ہارون(ع) کو حضرت موسیٰ (ع) سے تھی۔[5]

ایک دوسری سند کے ساتھ ابن عباس سے اس طرح مروی ھے کہ عمر ابن خطاب نے کھاکہ کوئی بھی علی(ع) ابن ابی طالب(ع) کی برابری نھیں کر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سکتا کیونکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سناھے کہ حضرت علی علیہ السلام کے اندر تین خصلتیں ایسی ھینجنھیں کوئی بھی نھیں پا سکتا مندرجہ بالا حدیث کا سیاق بھی گزشتہ حدیث کی طرح ھے -

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ھیں:

انّ الملائکہ صلت عليَّ وعلیٰ عليٍ سبع سنےن قبل أن ےسلم بشر۔

تمام لوگوں کے اسلام قبول کرنے سے سات سال پھلے ملائکہ مجھ پر اور علی(علیہ السلام) پردرود و سلام بھیجتے تھے-[6]

محمد ابن اسحاق سے روایت ھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسب سے پھلے ایمان لانے والے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے اور جو کچھ آپ اللہ کی طرف سے لائے اس کی تصدیق کرنے والے بھی حضرت علی علیہ السلام ھی تھے، اس و قت آپکی عمر ۱۰ سال تھی اور آپ پر اللہ کا یہ خصوصی اکرام ھے کہ آپ کی پرورش حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش میں ھوئی -[7]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تین اشخاص نے سبقت حاصل کی ھے ،حضرت موسیٰ کی طرف یوشع بن نون ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف صاحب ےٰسےن نے اورحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طر ف حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے سبقت حاصل کی-[8]

عبد اللہ ابن مسعود کھتے ھیں:حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سب سے پھلی چیز کا جب مجھے علم ھواتو میں اپنی پھوپھی کے ھمراہ مکہ میں آیا وہاں ھمیں عباس بن عبدالمطلب کے پا س بھیجا گیا ھم نے ان کو زمزم کے پاس بیٹھے ھوئے دیکھا۔ ھم بھی ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ اس وقت ھم نے ایک شخص کو باب صفا سے داخل ھوتے دیکھا۔ جس کارنگ سرخ ، لمبے بال، خوبصورت اورلمبی ناک،سفید دانت ،آنکھیں اور ابرو ملی ھوئی ھیں، گھنی داڑھی ،مضبوط بازو،اور خوبصورت چھرہ ھے۔ ایک عورت ان کے پاس آکر کھڑی ھوئی جو پردے میں تھی یہ سب لوگ حجر اسود کی طرف بڑھے اور سب سے پھلے اس شخص نے سلام کیا اس کے بعد اس نوجوان نے اور آخر میں اس خاتون نے سلام کیا پھر اس ھستی نے بیت اللہ کا سات بار طواف کیا اور اس کی اتباع میں اس نوجوان(حضرت علی علیہ السلام) اور اس خاتون نے بھی طواف کیا۔ اس وقت ھم نے پوچھا اے ابالفضل اس دین کو ھم نھیں پھچانتے ،کیا یہ کوئی نیا مذھب ھے؟ ۔اس نے جواب دیا یہ میرے بھائی کے فرزندحضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھیں اور یہ نوجوان حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور یہ خاتون خدیجہ بنت خویلد ھیں ،اس کرہ ارض پر ان تینوں کے علاوہ کوئی بھی اللہ تعالی کی اس طرح عبادت نھیں کرتا۔[9]
شرح نھج البلاغہ میں ابن ابی الحدید کھتے ھیں: جان لیجئے ھمارے علماء

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

متکلمین ا س با ت پر متفق ھیں کہ لوگوں میں سب سے پھلے اسلام لانے والے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ھیں۔[10]

اس کے بعد ابن ابی الحدید کھتے ھیں۔ مذکورہ تمام چیزیں ا س بات کی دلیل ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام سب سے پھلے اسلام لائے اور اگر کوئی اس کا مخالف ھے تو اس کی مخالفت شاذ ونادر ھے۔

اور شاذو نادر کا اعتبار نھیں کیا جاتا ۔

عمر بن خطاب کھتے ھیں کہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا:

”انّک أوّل المؤمنین معي ایماناً وأعلمھم بآیات اللہِ وأوفاھم بعھد اللّٰہ وأرأفھم بالرعیہ وأقسمھم بالسویہ و أعظمَھم عند اللّٰہ مزیہ[11]

بیشک آپ مومنین میں سب سے پھلے مجھ پر ایمان لانے والے ،سب سے زیادہ اللہ کی آیات جاننے والے،سب سے زیادہ بھتر انداز میں اللہ کے عھد کو نبھانے والے،سب سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مھربان ھیں اور برابر سے تقسیم کرنے میں سب سے زیادہ بھتر ھیں آپ کا مرتبہ اللہ تبارک تعالی کے نزدیک عظیم ھے۔

ترمذی نے روایت کی ھے کہ راوی نے کھامیں نے حضرت علی علیہ السلام کو یہ کھتے ھوئے سنا ھے:

”أناعبد اللہ وأخو رسولہ وأنا الصدیّق الأکبر لا یقولھا بعدي الاَّ کاذب مفتر ، صلےت مع رسول اللہ قبل الناس بسبع سنین۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں صدیق اکبر ہوں اور میرے بعد یہ دعوی کرنے والا جھوٹا بھتان باندھنے والا ھے اورسب سے پھلے میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سات سال کی عمر میں نماز پڑھی۔[12]

شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ نے خدیجہ بن ثابت انصاری ،صاحب ذی الشھادتین رضی اللہ عنہ سے یہ اشعار نقل کیے ھیں ۔

ما کنت احسب هذا الأمر منصرفاً
عن هاشم ثم منها عن أبي حسن

أليس أول من صلّىٰ لقبلتهم
وأعرفُ النّاسِ بالآثار والسننِ

وآخرُ الناسِ عهداً بالنبي و مَن
جبريل عونٌ لہ فی الغسلِ والکفنِ

من فیہ ما فیهم لا یمترون بہ
ولیس فی القومِ ما فیہِ من الحسنِ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ما ذا الذي ردّكم عنہ فنعلمہ

ھا ان بیعتکم من أغبن الغبن

میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ امر خلافت کو بنی ھاشم میں حضرت ابو الحسن علیہ السلام سے دور رکھا جائے گا ۔میں کبھی بھی جناب ہاشم اور پھر ان کی اولاد سے منہ موڑنے والوں کو دوست نہیں رکھتا، میں حضرت ابوالحسن علیہ السلام کی اس فضیلت کو نظر انداز نہیں کر سکتا ۔ کہ وہ پہلی شخصیت ھیں جنھوں نے تمہار ے ساتھ قبلہ کی طرف نماز پڑھی اور وہ سنن نبی(ص) کے سب سے زیادہ عارف ھیں اور آخر دم تک عھد نبی(ص) پر قائم رھے حضرت نبی(ص) کو غسل و کفن دینے میں جبرئیل انھیں کے مددگار تھے اس میں کوئی شک نہیں ھے ۔قوم کی تمام خوبیاں ان میں بدرجہ کامل تھیناور پوری قوم میں ان جیسی خوبیاں نہیں ھیں۔ کیا چیز ھے جس نے تمھیں ان سے ہٹادیا ھے تاکہ ھم بھی اسے جان لےں خبردار تمہاری بےعت دھوکوں میں سب سے بڑا دھوکا ھے[13]

ابن حجر اپنی کتاب الاصابہ میں ابی لیلہ غفاری سے روایت بیان کرتے ہوئے کھتے ھیں کہ ابی لیلہ غفاری نے کھاکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا:

ستکون من بعدی فتنة فاذا کان ذلک فآلزموا علی بن أبي طالب فانہ أول من آمن بی وأولُ من ےُصافحنی یوم القیامہ وھو الصدیق الاکبر وھو فاروق ھذہ الامة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وھو ےعسوب المؤمنین والمالُ یعسوبُ المنافقین۔

عنقریب میرے بعد فتنے اٹھیں ھوں گے ا س وقت تم حضرت علی (ع)کے دامن کو تھام لینا کیونکہ وہ پھلے شخص ھیں جو مجھ پر ایمان لائے وہ پھلے شخص ھوں گے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے وہ اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم ھیں اور وہ مومنین کے رھنما ھیں جبکہ مال منافقین کا رھنما ھے۔[14]

قرآن مجےد میں علی (ع) کے فضائل

قرآن کریم میں ارشاد ھو تا ھے:

< اِنَّماَ وَلِیُّکُمُ اللهُ وَ رسُولُہ وَ الَّذِین آمَنُوا الّذِینَ یُقیمُونَ الصَّلوٰة ویُؤتُون الزَّکَاةَ وَہُمْ راکعونَ> [15]

بےشک الله اور اس کا رسول اور اس کے بعد وہ تمھاراولی ھے جو ایمان لایا اورنماز قائم کی اور رکوع کی حالت میں زکات ادا کی۔

زمخشری اپنی کتاب کشاف میں بیان کرتے ھیں کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں اس وقت نازل ھوئی جب آپ نے نما ز پڑھتے وقت حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگوٹھی عطا کی۔ زمخشری مزید کھتے ھیں کہ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ اس آیت میں تو جمع کا لفظ آیا ھے اور یہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے لئے کس طرح درست ھو سکتا ھے۔

اس کا جواب یہ ھے کہ جب کسی کام کا سبب فقط ایک ھی شخص ھو تو وہاں اس کے لئے جمع کا لفظ استعمال ھو سکتا ھے تا کہ لوگ اس فعل کی شبیہ بجا لانے میں رغبت حاصل کریں اور ان کی خواھش ھو کہ ھم بھی اس جیسا ثواب حاصل کرلیں۔[16]

نیزاللہ تعالی کا ارشاد ھے:

< أَفَمَنْ کَانَ عَلیٰ بینةٍ مِنْ رَبّہِ وَ یَتْلُوْہُ شَاھِد مِنْہُ۔> [17]

کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے کھلی دلیل پر قائم ھے اور اس کے پیچھے پیچھے ایک گواہ ھے جواسی سے ھے۔

سیوطی درمنثور میں کھتے ھیں کہ اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ھیں اور مزیدکھتے ھیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أفمن کان علیٰ بینةٍ من ربہِ و یتلوہ شاھدٌ منہ۔

وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر قائم ھے وہ میں ھوں اور اس کے پیچھے پیچھے ایک گواہ بھی ھے جو اسی سے ھے اوروہ حضرت علی علیہ السلام ھیں۔[18]

نیزاور اللہ کا یہ ارشاد ھے :

< أَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا لاَیَسْتَوُونَ< [19]

کیا ایمان لانے والا اس شخص کے برابر ھے جو بد کاری کرتا ھے ؟یہ دونوں برابر نہیں ھیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

واحدی نے مذکورہ آیات کے اسباب نزول کے بارے میں ابن عباس سے روایت کی ھے کہ ولےد بن عقبہ بن ابی محےط نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کہا۔

میں آپ سے عمر میں زیادہ ،زبان مینگویا تر اور زیادہ لکھنا جانتا ھوں۔ حضرت علی علیہ السلا م نے اس سے کھاکہ خاموش ھو جاؤ تم تو فاسق ھو اور اس وقت یہ آیت نازل ھوئی :

< أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لاَيَسْتَوُونَ ->

کیا ایمان لانے والا شخص اس کے برابر ھے جو کھلی بدکاری کرتا ھے؟ یہ دونوں برابر نہیں ھو سکتے ۔

ابن عباس کھتے ھیں اس سے معلوم ھوا کہ حضرت علی علیہ السلام مومن ھیں اور ولےد بن عقبہ فاسق ھے -[20]

نیز اللہ کا فرمان ھے :

(اے نبی کی ازواج) اگر تم اللہ کے حضور توبہ کر لو (تو بھتر ھے) کیونکہ تمہارے دل کج ھو گئے ھیں اگر تم دونوں نبی کے خلاف کمر بستہ ھو گئےں توبےشک اللہ ،جبرئےل اور صالح مومنین اس کے مدد گار ھیں اور ان کے بعد ملائکہ ان کی پشت پر ھیں -[21]

ابن حجر کھتے ھیں طبری نے مجاھد کے حوالہ سے نقل کیا ھے صالح المومنین حضرت علی علیہ السلام ‘ ابن عباس ، حضرت امام محمد بن علی ا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لباقر اور ان کے فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام هیں ۔ ایک دوسری روایت میں مروی هے کہ صالح المومنین سے مراد حضرت علی علیہ السلام هیں[22]

اسی طرح خداوندعالم کا یہ ارشاد :

< لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ > [23]

اس واقعہ کو تمہارے لیئے یادگار بنا دیں تاکہ یاد رکھنے والے کان اس کو یا د رکھیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کی اس آیت وتعیهاأُذن واعیہ کی تلاوت فرمائی اور پھر حضرت علی علیہ السلام کی طرف متوجہ هو کر فرمایا:

اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کے کانوں کو ان خصوصیات کا مالک بنا دے حضرت علی علیہ السلام فرماتے هیں کہ میں رسول اکرم سے جس چیز کو بھی سنتا تھااسے فراموش نهیں کرتا تھا۔[24]

حضرت علی کے متعلق اللہ تعالی کا ایک اور یہ فرمان هے:

< أَنْتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ>[25]

آپ تو محض ڈرانے والے هیں اور هر قوم میں ایک نہ ایک هدایت کرنے والا هوتا هے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے هیں: أنا المنذر وعلي الهادي وبک یا علی یهتدی المهتدون من بعدی۔ میں ڈرانے والا اور حضرت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علی علیہ السلام ہادی هیں ،اس کے بعداسی جگہ فرمایا:اے علی(علیہ السلام) میرے بعد هدایت چا هنے والے تیرے ذریعے هدایت پائیں گے[26] اسی طرح خداوند متعال کا ایک اور فرمان هے:

وہ لوگ جو دن اور رات میں اپنا مال پوشیدہ اور آشکار طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ مینخرچ کرتے هیں ،ان کے رب کے پاس ان کا اجر هے اور انهیں کسی قسم کا خوف و غم نهیں هے۔[27]

ابن عباس کهتے هیں کہ یہ آیت حضرت علی ابن ابی طالب کی شان میں نازل هوئی آپ کے پاس چار درهم تهے آپ نے ایک درهم رات میں، ایک درهم دن میں، ایک درهم چهپا کر اور ایک درهم علانیہ اللہ کی راہ میں خرچ کیاتو یہ آیت نازل هوئی۔[28]

نیزاللہ کا فرمان هے: < إِنَّ الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَیَجْعَلُ لَهُمْ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔> [29]

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انهوں نے نیک عمل کئے عنقریب خدائے رحمن ان کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں پیدا کرے گا ۔ حضرت علی علیہ السلام کے فضل و کمال کے سلسلہ میں نازل هونے والی آیات میں خداوندمتعال کاارشاد سیجعل لهم الرحمن ودا خصوصی طور پر آپ کی بابرکت شان کی عکاسی کرتا هے ۔اسی کے بارے میں ابوحنفیہ کهتے هیں کہ کوئی مومن نهیں هے جس کے دل میں حضرت علی علیہ السلام اور ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے اهلبیت کی محبت قائم نہ هو-[30]
نیز الله تعالی کا ارشاد هے:
[31]
جو لوگ ایمان لائے اور انهوں نے نیک کام کئے یهی لوگ مخلوقات میں سب سے بهتر هیں-
ابن عباس کهتے هیں کہ جب یہ آیت نازل هوئی تو حضرت رسول خدا صلی الله علیہ و آلہ و سلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:
یا علي تاتي أنت و شےعتک یوم القیامة راضےن مرضےن و یأتي عدوک غضبا باً مقمَّحےن-
(اے علی (ع))وہ خیر البریہ آپ اور آپ کے شیعہ هیں آپ اور آپ کے شیعہ قیامت کے دن خوشی و مسرت کی حالت میں آئیں گے اور آپ کے دشمن رنج و غضب کی حالت میں آئیں گے-
قال: ومن عدوی؟
حضرت علی نے کهایا رسول الله میرا دشمن کون هے ؟
قال:من تبرأ منک ولعنک
آپ نے فرمایا:
جو آپ سے دوری اختیار کرے اور آپ کو برا بهلا کهے وہ آپ کا دشمن هے-[32]
اسی طرح خداوندمتعال کا ایک اور فرمان هے :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

< يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ -> [33]

اے مومنین ! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ھو جاؤ ۔

سورہ توبہ کی اس آیہ شریفہ کے ذیل میں جناب سیوطی کھتے ھیں: ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت بیان کی ھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالی کا یہ فرمان :

< اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ > [34]

اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ھو جاؤ۔[35]

اس میں سچوں کے ساتھ ھونے کا مطلب یہ ھے کہ حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ھو جاؤ۔

نیزاللہ کا فرمان ھے:< أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاہَدَ فِی سَبِيلِ اللهِ لاَيَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ وَاللهُ لاَيَہْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ->[36]

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کو آبادکرنے کے کام کو اس شخص کی خدمت کے برابر سمجھ لیا ھے جو اللہ تعالی اور روز قیامت پر ایمان لا چکا ھے اور اللہ کی راہ میں جہاد بھی کر چکا ھے یہ دونوں خدا کے نزدیک برابر نہیں ھو سکتے اور خدا ظالموں کو سیدھے راستہ کی ھدایت نہیں کرتا۔

السدي کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام ،جناب عباس اور شبیر بن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عثمان آپس میں فخر کیا کرتے تھے ،حضرت عباس کھتے تھے میںآپ سب سے افضل ھوں کیونکہ میں بیت اللہ کے حاجیوں کو پانی پلاتا ھوں ،جناب شبیر کھتے تھے کہ میں نے مسجد خدا کی تعمیر کی ۔حضرت علی علیہ السلام کھتے ھیں: میں نے حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم) کے ساتھ ھجرت کی اور ان کے ساتھ مل کر اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی:

< الَّذِینَ آمَنُوا وَہَاجَرُوا وَجَاہَدُوا فِی سَبِیلِ اللهِ بِأَمْوَالِہِمْ وَأَنفُسِہِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ وَأُوْلَئِکَ ہُمْ الْفَائِزُونَ ۔ یُبَشِّرُہُمْ رَبُّہُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْہُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَہُمْ فِیہَا نَعِیمٌ مُقِیمٌ >۔ [37]

وہ لوگ جو ایمان لائے اور ھجرت کی اور اللہ تعالی کی راہ میں جان ومال کے ذریعہ جہاد کیا اللہ تعالی کے نزدیک انکا بھت بڑا مقام ھے ،یھی لوگ کامیاب ھیں اللہ تعالی نے انھیں اپنی رحمت کی بشارت دی ھے باغات اور جنت انھیں کے لیئے ھیں اور وہ ھمیشہ وہانرھیں گے۔

نیز اللہ تعالی یوں ارشاد فرماتا ھے:

< وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْؤلُون۔> [38]

انھیں روکو۔، ان سے سؤال کیاجائے گا۔

ابن حجر کھتے ھیں کہ دیلمی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ھے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجےد کی اس آیت سے مراد یہ ھے کہ انھینروکو،کیونکہ ان سے ولایت علی (ع)ابن ابی طالب

علیہ السلام سے متعلق سوال کیاجائے گا۔
اسی مطلب کو واحدی نے بھی بیان کیا ھے کہ اللہ تبارک وتعالی کے فرمان وقفوھم انھم مسئولون ۔کہ انھیں ٹھھراؤ یہ لوگ ذ مہ دار ھیں اس سے مراد یہ ھے کہ یہ لوگ حضرت علی علیہ السلام اور اھل بیت کی ولایت کے سلسلے میں جواب دہ ھیں کیونکہ اللہ تبارک تعالی نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا ھے کہ لوگوں کو بتاؤ کہ میں تم سے تبلیغ رسالت کا فقط یھی اجر مانگتا ھوں کہ میرے قرابت داروں سے محبت رکھو۔ کیا ان لوگوں نے(حضرت) علی علیہ السلام اور اولاد علی (ع) سے اسی طرح محبت کی جس طرح رسول اللہ(ص)نے حکم دیا تھا یا انھوں نے ان سے محبت کرنے کا اھتمام نھیں کیا اور اسے اھمیت نھیں دی لہٰذا اس سلسلہ میں ان لوگوں سے پوچھا جائے گا۔[39]
خداوندعالم کا ارشاد ھوتا ھے :
< یَاأَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا مَنْ یَرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِینِہِ فَسَوْفَ یَأْتِی اللهُ بِقَوْمٍ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّونَہُ أَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِینَ أَعِزَّةٍ عَلَی الْکَافِرِینَ یُجَاہِدُونَ فِی سَبِیلِ اللهِ وَلاَیَخَافُونَ لَوْمَةَ لاَئِمٍ ذَلِکَ فَضْلُ اللهِ یُؤْتِیہِ مَنْ یَشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ >۔ [40]
اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے عنقریب اللہ ایسے لوگوں کو ان کی جگہ پر لے آئے گا جنھیں اللہ دوست رکھتا ھے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ھونگے ،مومنین کے ساتھ نرم اور کافروں کے ساتھ سخت ھونگے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے ملامت سے نہیں ڈریں گے،یہ خدا کی مہربانی ھے ،جسے چاھے عطا فرمائے اور خدا صاحب وسعت اور جاننے والا ھے۔

فخر الدین رازی اور علماء کا ایک گروہ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے کھتے ھیں :

یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ھوئی ،اور اس پر دو چیزیں دلالت کرتی ھیں پھلی یہ کہ جب حضرت رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے غدیر کے دن فرمایا:

لأدفعن الرایہ غداً الیٰ رجلٍ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ۔

کل میں یہ پرچم اس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول کومحبوب رکھتا ھے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ھیں۔اس کے بعد پرچم حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کیا لہٰذا یہ وہ صفت ھے جو آیت میں بیان ھوئی ھے ۔

دوسری یہ کہ ا للہ نے اس آیت کے بعد مندرجہ ذیل آیت بھی حضرت علی علیہ السلام کے حق میںبیان فرمائی:

< إِنَّمَا وَلِیُّکُمْ اللهُ وَرَسُولُہُ وَالَّذِینَ آمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلاَةَ وَیُؤْتُونَ الزَّکَاةَ وَہُمْ رَاکِعُونَ>

تمہارا حاکم اور سردار فقط اللہ،اس کا رسول،اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور پابندی سے نماز پڑھتے ھیں اور حالت رکوع میں زکات دیتے ھیں ۔

ابن جریر کھتے ھیں:

اگریہ آیت یقینا حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے تو اس سے پہلی والی آیت کا حضرت علی کے حق میں نازل ہونا اولی ہے۔ [41]

نیزاللہ تعالی کا یہ فرمان :

< فَاسْأَلُوا أَہْلَ الذِّکْرِ إِنْ کُنْتُمْ لاَتَعْلَمُونَ> [42]

اگر تم نہیں جانتے تو اھل ذکر سے سوال کرو۔

جابر جعفی کہتے ہیں کہ جب یہ آیت "فأسئلوا أهل الذکر ان کنتم لا تعلمون"نازل ہوئی تو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے تھے ہم اہل ذکر ہیں۔[43]

اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے:

< أَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَہُ لِلْإِسْلاَمِ فَہُوَ عَلَی نُورٍ مِنْ رَبِّہِ فَوَیْلٌ لِلْقَاسِیَةِ قُلُوبُہُمْ مِنْ ذِکْرِ اللهِ أُوْلَئِکَ فِی ضَلاَلٍ مُبِینٍ >

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیئے کھول دیا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور(ہدایت)پر ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو کفر کی تاریکیوں میں پڑا رہے پس افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل یاد خدا کے سلسلے میں سخت ہو گئے ہیں وہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں [44]۔

یہ آیت بھی حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کو بیان کرتی ہے کیونکہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام ،حضرت حمزہ علیہ السلام ،ابو لھب اور اس کی اولاد کے متعلق نازل ہوئی حضرت علی علیہ السلام اور حضرت حمزہ وہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هیں جن کے سینوں کو اللہ تبارک تعالی نے اسلام کے لیئے کھول دیا ھے اور ابولھب اور اس کی اولاد وہ ھے جن کے دل سخت ھیں۔[45]

ایک اور آیت میں اللہ فرماتا ھے:

< مِنْ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاہَدُوا اللهَ عَلَيْہِ فَمِنْہُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَہُ وَمِنْہُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً> [46]

مومنین میں سے بعض ایسے بھی ھیں جنھوں نے خدا سے کیا ھوا عھد سچ کر دکھایا ان میں سے بعض ایسے ھیں جو اپنی ذمہ داری پوری کر چکے ھیں اور بعض (شہادت) کے منتظر ھیں اور انھوں نے(ذرا سی بھی)تبدیلی اختیار نھیں کی ۔

حضرت علی علیہ السلام کوفہ میں منبر پر خطبہ دے رھے تھے وہاں آپ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا : یہ آیت میرے چچا حمزہ اور میرے چچا زاد بھائی عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب اور میری شان میں نازل ھوئی ھے۔ عبیدہ اپنی ذمہ داری بدر کے دن شھید ھو کر پوری کرگئے اور حمزہ احد کے دن درجہ شہادت پر فائز ھو کر اپنی حیات مکمل کر گئے ۔اور میں اس کا منتظر و مشتاق ھوں۔ پھر اپنی ریش مبارک اور سر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ وہ عھد ھے جو مجھ سے میرے حبیب حضرت ابوالقاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے لیاھے ۔[47]

اس طرح خدا وند عالم کا ارشاد ھے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[48]

اور جو سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یھی لوگ(تو) پرھیز گار ھیں۔

ابو ھریرہ کھتا ھے کہ صدق کو لانے والے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی تصدیق کرنے والے حضرت علی علیہ السلام ھیں[49]

ایضاً اللہ ارشاد فرماتا ھے:

< مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَہُمَا بَرْزَخٌ لاَيَبْغِيَان فَبِأَیِّ ا لآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان> -[50]

اس نے آپس میں ملے ھوئے دو دریا بھادئیے ھیں اور دونوں کے درمیان ایک پردہ ھے جو ایک دوسرے پر زیادتی نھیں کرتا پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتونکو جھٹلاؤ گے ان دونوں سے موتی اور مونگے (لو لو اور مرجان) نکلتے ھیں۔

ابن مردویہ نے ابن عباس سے مرج البحرین یلتقیان کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ان سے مراد حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ (ع) ھیں اور برزخ لا یبغیان سے مراد حضرت نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ھیں اور یخرج منھما اللؤلؤ و المرجان سے مراد حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام ھیں۔[51]

ایضاًاللہ تعالی ارشاد فرماتا ھے:

< أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَہُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاہُمْ وَمَمَاتُہُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ >

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جو لوگ برے کاموں کے مرتکب ہوتے رہتے ھیں کیا انہوں نے یہ خیال کر رکھا ھے کہ ھم ان کو ان لوگوں کی مانند قرار دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رھے کیا ان کا جینا و مرنا مساوی ھے یہ لوگ (کیسے کےسے)برے حکم لگایا کرتے ھیں۔[52]

کلبی کہتے ھیں کہ یہ آیت حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ،حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ اور تین مشرکین عتبہ ،شیبہ اور ولید بن شیبہ کے بارے میں نازل ہوئی ھے ۔

یہ تینوں مومنین سے کہتے تھے کہ تم کچھ بھی نہیں ہو اگر ھم حق کہہ دیں تو ھمارا حال قیامت والے دن تم سے بہتر ہو گا۔ جیسا کہ دنیا میں ھماری حالت تم سے بہتر ھے۔لیکن اللہ تبارک و تعالی نے اپنے اس فرمان کے ساتھ ان کی نفی کی ھے کہ یہ واضح ھے کہ ایک فرمانبردار مومن کا مرتبہ و مقام ایک نا فرمان کافر کے برابر ھرگزنہیں ہو سکتا ۔[53]

ایضاً اللہ تعالی ارشاد فرماتا ھے :

اور وھی قادر مطلق ھے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور پھر اس کو بیٹا اور داماد بنا دیا (اور)پروردگار ھر چیز پر قادر ھے ۔[54]

محمد بن سرین اس آیت کی تفسیر میں کہتا ھے کہ یہ آیت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ھے جو آنحضرت(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کے چچا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زاد اور آنحضرت کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیھا کے شوھر ھیں گویا ”نسباً“اور” صھراً “کی تفسیرےھی ھستی ھے-[55]

ایضاً پروردگار عالم کا ارشاد ھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِی خُسْرٍ ۔ إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ [56]

زمانے کی قسم بےشک انسان خسارے میں ھے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور باھم ایک دوسرے کو حق کی وصیت اور صبر کی تلقین کرتے ھیں-

سیوطی کھتے ھیں کہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے یہ قول نقل کیا ھے کہ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِی خُسْرٍ،سے مراد ابوجھل بن ھشام ھے اور”إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ“ سے مرادحضرت علی علیہ السلام اور حضرت سلمان ھیں-[57]

ایضاًاللہ تعالی کا ارشاد ھوتا ھے : [58]

اعراف پر کچھ ایسے لوگ (بھی)ھوں گے جولوگوں کی پیشانیاں دیکھ کر انھیں پھچان لیں گے -

ثعلبی نے ابن عباس سے روایت بیان کی ھے کہ ابن عباس کھتے ھیں پل صراط کی ایک بلند جگہ کا نام اعراف ھے اور اس مقام پر حضرت عباس ،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت حمزه اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام موجود ھوں گے وہاں سے دو گروہ گزریں گے یہ لوگ اپنے محبوں کو سفید اور روشن چھرونااور اپنے دشمنوں کو سیاہ چھروں کے ذریعے پہچان لیں گے ۔[59]

قارئین کرام !تھی یہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان اور فضیلت میں نازل ھونے والی آیات کی یہ ایک جھلک ھے کیونکہ آپ کی شان میں نازل شدہ تمام آیات کو اس مقام پر بیان کرنا مشکل ھے۔بھرحال خطیب بغدادی ابن عباس سے روایت کرتے ھیں کہ آپ نے فرمایا حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت اور شان میں تین سو سے زیادہ آیات نازل ھوئی ھیں ۔[60]

ابن حجر اور شبلنجی ابن عامر اور ابن عباس سے روایت کرتے ھیں کہ کسی کے متعلق بھی اس قدر آیات نازل نہیں ھوئیں جتنی آیات حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق نازل ھوئی ھیں ۔ [61]

ھم حضرت علی علیہ السلام کی بلند و بالا اور اعلیٰ وارفع شان اور آپ کی فضیلت اور اللہ کے نزدیک آپ کی عظیم منزلت کے متعلق نازل ھونے والی آیات کریمہ کا آنے والے ابواب میں تذکرہ کریں گے ۔

آپ اور آپ کے اھل بیت ھی طاھر و مطھر ھیں

اللہ تعالی کا فرمان ھے :

[62]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اے اهلبیت رسول! خدا کا فقط یهی اراده هے کہ وه هر قسم کی گندگی اور رجس کو آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسا پاک و پاکیزه رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق هے۔
حضرت ام سلمیٰ ارشاد فرماتی هیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام حضرت حسن علیہ السلام، حضرت حسین علیہ السلام،اور حضرت فاطمہ علیهاالسلام کو اپنی چادر کے نیچے بلا کر فرمایا:
اللهم هؤلاء أهل بيتي وخاصتي أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا۔
پروردگارا ! یهی میرے اهلبیت اور خاص لوگ هیں ان سے هر قسم کی گندگی کو دور فرما اور انهیں پاک و پاکیزه رکھ جیسا پاک و پاکیزه رکھنے کا حق هے۔
اس مقام پر حضرت ام سلمی نے کهااے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں بھی آپ کے ساتھ هوں آپ(ص)نے فرمایا تم خیر پر هو [63]۔
اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان هے:
< فَمَنْ حَاجَّکَ فِیہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ کَ مِنْ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ کُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ کُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللهِ عَلَی الْکَاذِبِینَ>[64]
جو شخص آپ سے (حضرت عیسی کے بارے میں) خواه مخواه الجھ پڑے اس کے بعد کہ تمهیں علم هو چکا هو تو (صاف صاف) کهہ دیں آؤ هم اپنے بیٹوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کو بلائیںتم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ھم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ،ھم اپنی جانوں کو بلائیں تم اپنی جانوں کو بلاؤ۔اور پھر ھم آپس میں مباھلہ کریںاور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔

معاویہ بن ابی سفیان، سعد بن ابی وقاص سے کھتا ھے کہ تمھیں کس چیز نے ابو تراب پر لعن و طعن کرنے سے منع کیا ھے ؟

سعد نے جواب دیا:

تم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان تین حدیثوں کوبھلا دیاجو حضرت علی (ع) کے فضائل میں بیان فرمائی تھی کہ اگر ایک بھی ان میں سے مجھے مل جاتی تو تمام دنیا و آخرت کی نعمتوں پر بھاری تھی لہٰذا ان کے ھوتے ھوئے میں حضرت علی علیہ السلام پر کس طرح لعن طعن کر سکتا ھوں آپ نے فرمایا:

۱۔ ان پر ھرگز سب و شتم نہ کرنا۔

جب حضرت رسول خد ا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک میں تشریف لے جا رھے تھے ، آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں پر خلیفہ بنا کر جا رھے ھیں؟۔

اس وقت میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا:

أما ترضیٰ أن تکون مني بمنزلة هارون من موسی الّا أنہ لا نبي بعدي۔
کیا آپ اس پر راضی نہیں ھیں کہ میرے ساتھ آپ کی نسبت وھی ھو جو حضرت ہارون کی حضرت موسیٰ سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبوت نہیں ھے۔

۳۔ اور تےسرا مقام یہ ھے کہ میں نے جنگ خیبر والے دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے بھی سنا:
لأعطین الرایة رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ۔
میں کل علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ھے، (او ر) اللہ اور اس کا رسول اسے دوست رکھتے ھیں۔
اس کے بعد حضرت نے فرمایا:
(حضرت) علی کو میرے پاس بلا لاؤ۔
حضرت علی علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے ،آپ(ع) کی آنکھیں کچھ خراب تھینحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں علم دیا اور اللہ نے فتح عطا فرمائی۔
اسی طرح جب یہ آیت قل تعالواندع ابناء نا و ابناء کم نازل ھوئی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام ،حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھاکو اپنے پاس بلا کر فرمایا۔ پروردگارا! یھی میرے اھلبیت ھیں۔[65]
اس طرح آپ کے فضائل بیان کرتے ھوئے اللہ تعالی ارشاد فرماتا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

< يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًاإِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لاَنُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلاَشُكُورًا> [66]

اور وہ اپنی منتوں کو پورا کرتے ھیں اور اس دن سے خوف کھاتے ھیں جس کی سختی ھر طرف پھیل جا ئے گی اور وہ خدا کی محبت میں مسکین‘ یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ھیں، (اور یہ کھتے ھیں کہ)ھم تو فقط اللہ کی خوشنودی کے لیئے کھلاتے ھیں اور ھم کسی قسم کے بدلے اور شکریہ کے طالب نھیں ھیں۔

ابن عباس کھتے ھیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام مریض ھو گئے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے ابو الحسن آپ اپنے بچوں کے لیئے منت مانےں۔

حضرت علی علیہ السلام نے کھااگر خداوندمتعال انھیں صحت عطا فرمائے تو میں تین دن تک روزہ رکھوں گا اسی طرح جناب فاطمہ سلام اللہ علیھانے بھی ےھی منت مانی۔

آپ کی کنیز جناب فضہ ثوبیہ نے بھی منت مانی کہ اگر میرے سردار ٹھیک ھو جائیں تو میں تین روزے رکھوں گی حضرت علی علیہ السلام شمعون خیبری کے پاس گئے اور اس سے تین صاع جو قرض لئے اور جناب فاطمہ کے پاس آئے بی بی نے ایک صاع جو کو پیس کر اس سے روٹی تیار کی۔ حضرت علی علیہ السلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ساتھ نماز پڑھ کر گھر واپس آئے اور جب ان کے سامنے کھانا چنا گیا تو دروازے پر ایک مسکین نے آواز دی۔
السلام علیکم اھل بیت محمد۔
اے اھل بیت محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ پرسلام ہو۔ میں ایک مسکین مسلمان ہوں مجھے کھانا کھلائیں خدا آپ کو جنت کے پھل عطا کرے گا۔
حضرت علی علیہ السلام نے اس آواز کو سنا تو فرمایا سارا کھانا اسے دے دیں اورخودپانی کے چند گھونٹ کے ساتھ روزہ افطار کیا۔
دوسرے دن حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھانے ایک صاع جؤ کی روٹیاں تیار کیں حضرت علی علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس آئے جب کھانا لگایا گیا اس وقت ایک یتیم نے دروازہ پر آکر کہا۔
السلام علیکم اھل بیت محمد ۔
اے اھل بیت محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر سلام ہو۔ مہاجرین میں سے ایک یتیم آپ کے دروازے پر کھڑا ھے ، اسکاباپ شہید ہو چکا ھے اسے کھانا کھلائیں۔
آپ(ع) نے سارا کھانا اسے دے دیا اور دوسرے دن بھی پانی کے علاوہ کچھ نہ چکھا جب تیسرا دن ھوا جنا ب فاطمہ (ع)نے آخری صاع گندم کوپیسا اور اس سے کھانا تیار کیا حضرت علی علیہ السلام جب حضرت رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس آئے اورکھانا لگایا گیا اس وقت دروازے پر کھڑے ایک قیدی کی صد ا بلند ھوئی۔ السلام علیکم اھل بیت النبوۃ۔

اے اھل بیت محمد آپ پر سلام ھو۔دشمنوننے ھمیں اسیر بنایا ھمارے ساتھیونکو شھید کیا اور کھانا تک نہ دیا آپ مجھ اسیر کو کھانا کھلائیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے ساری غذا اس کے حوالے کردی آپ نے تین شب وروز تک پانی کے علاوہ کچھ نھیں کھایا۔حضرت رسول اکر م صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے سب کو بھوکا دیکھا اس وقت اللہ تعالی نے آپ کی شان میں قران مجےد میں: ھل أتی علیٰ الانسان حینٌ من الدھر سے لے کر جزاء ولا شکورا تک کی آیات نازل فرمائیں۔[67]

اور اللہ تعالی کا فرمان ھے۔

< قُلْ لاَأَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ أَجْرًا إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبَی> [68]

اے رسول (ص)ان سے کہہ دیں کہ میں تبلیغ رسالت کے سلسلے میناپنے قرابت داروں یعنی اھلبیت کی محبت کے علاوہ تم سے کوئی اجر نھیں مانگتا ۔

ایک اعرابی رسول خدا کی خدمت میں حاضر ھوا اور کھنے لگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مجھے اسلام قبول کروائیں تو حضرت نے فرمایا تم گواھی دوکہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نھیں اور اس کا کوئی شریک نھیں اور محمد(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) اس کے عبد اور رسول ھیں۔ جب کلمہ تو حید اور رسالت پڑھ چکا تو کھنے لگا مجھ پر اس کی کوئی اجرت ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرمایا   :

نهیں مگر یہ کہ میرے قرابت داروں سے محبت ۔

اس نے کہا، آپ کے قرابت داروں کی محبت پر میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اور جو شخص آپ اور آپ کے قرابت داروں سے محبت نہیں کرتا اللہ اس پر لعنت کرے ،اس وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا آمین۔[69]

حضرت امام حسن علیہ السلام اپنے والد بزرگوار حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت کے دن خطبہ کے درمیان فرماتے ہیں:

یایھا الناس من عرفني فقد عرفني، و من لم یعرفني فأنا الحسن بن علي وأنا ابن النبي صلیٰ اللہ علیہ وآلہ و سلم وأنا ابن الوصي وأنا ابن البشیر وأنا ابن النذےر وأنا ابن الداعي الیٰ اللہ باذنہِ وأنا ابن السراج المنےر۔

اے لوگو!جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں حسن (ع)ابن علی(علیہ السلام)ہوں میں حضرت نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کا فرزند ہوں میں ابن وصی ہوں، میں بشارت دینے والے اور ڈرانے والے کا بیٹا ہوں، میں اللہ کی طرف دعوت دینے والے کا جگر گوشہ ہوں اور میں سراج منیر کا چشم وچراغ ہوں ۔

نیزمزید   فرمایا:

وأنا من أھل البیت الذین کان جبرےل ےنزل الےنا وےصعدْ من عندنا وأنا من اھل البیت الذین أذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا وأنا من أھل البیت الذی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

افترض اللہ مودتھم علیٰ کل مسلم فقال تبارک وتعالی لنبیہ صلی اللہ علیہ (وآلہ وسلم) : قل لا أسألکم علیہ اجراً الا المودة في القربیٰ۔

میں ان اهلبیت کے ساتھ تعلق رکھتا هوں جن کے ہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے اور همارے ہاں سے آسمان کی طرف جاتے هیں،میں ان اهلبیت سے هوں جن سے اللہ تعالی نے رجس کو دور رکھا هے اور انهیں ایسا پاک و پاکیزہ رکھا جیسا پاک رکھنے کا حق هے، میں ان اهلبیت کی فرد هوں جن کی محبت کو اللہ تعالی نے تمام مسلمانوں پر واجب اور ضروری قرار دی۔ اور اللہ تبارک تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے ارشاد فرمایا: ان لوگوں سے کہہ دیں میں تم سے اپنے اهلبیت کی محبت کے علاوہ کوئی اجر رسالت نهیں مانگتا۔ بهرحال جو شخص نیکی کو پہچان لیتا هے اس کی نیکیوں میں اضافہ کردیاجا تا هے اور نیکیوں کی پہچان هم اهلبیت کی محبت هے [70]-

یہاں تک تو هم نے یہ بیان کیا هے کہ آیت مودة حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے قرابت داروں کی شان میں نازل هوئی البتہ وہ روایات جو بتاتی هیں فقط حضرت علی علیہ السلام ، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام هی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے قرابت دار هیں۔ ان روایات کی تعداد بهت زیادہ هے اور وہ سب روایات مندرجہ بالا مطلب کی حکایت کرتی هیں۔ جناب زمخشری صاحب اپنی کتاب کشاف میں آیت مودة کی تفسیر بیان کرتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوئے کہتے ہیں:

جب آیت مودة نازل ہوئی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آپ کے قرابت دار کون ہینجن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے۔

تب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

وہ علی (علیہ السلام) ،فاطمہ (سلام اللہ علیہا) اور ان کے دو بیٹے ہیں۔

تفسیر کبیر میں فخر رازی آیت مودة کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صاحب کشاف کی روایت نقل کرنے کے بعدکہتے ہیں:

فثبت أن هؤلاء الاربعة أقارب النبي صلیٰ اللہ علیہ و آلہ و سلم۔

پس ثابت ہو گیا کہ یہی چار ہستیاں ہی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرابت دار ہیں۔

اس کے بعدمزید کہتے ہیں:

جب یہ بات ثابت ہوگئی تو ہم پر واجب ہے کہ ہم مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر دوسروں کی نسبت ان کی زیادہ عزت اور تعظیم کریں۔

۱۔بے شک اہلبیت علیہم السلام وہ ہستیاں ہیں کہ جن کی طرف تمام امور کی بازگشت ہوتی ہے اور ہروہ شخص جس کی بازگشت ان (اہل بیت) کی طرف ہو وہی محبت کا حقدار ہے۔

اور اس میں بھی کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہ(ع) ‘حضرت علی(ع) حضرت امام حسن(ع) اور حضرت امام حسین(ع) کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ گھرا تعلق ھے اور یہ مطلب تواتر کے ساتھ روایات میں موجود ھے ۔

۲۔ یہ بات بلاشک و تردید ھے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھاسے بھت محبت کرتے تھے اورحضرت فاطمہ سلام اللہ علیھاکے متعلق فرمایا:

فاطمة بضعة مني ےؤذےني ماےؤذےھا

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ھے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے ایذیت پھنچائی۔

یہ بات بھی مواتر روایات سے ثابت ھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم،حضرت علی علیہ السلام، حضرت حسن علیہ السلام اورحضرت حسین علیہ السلام سے بھت زیادہ محبت کرتے تھے، جب یہ سب کچھ روز روشن کی طرح واضح ھے تو امت پر(اللہ تعالی کے درجہ ذیل فرامےن کی روشنی میں)اھلبیت کی اطاعت اور محبت ضروری ھے ۔

۱۔< وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَہْتَدُون۔> [71]

ان کی اتباع کرو تا کہ تم ھدایت پا جاؤ ۔

۲۔< فَلْيَحْذَرْ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ ---> [72]

پس ان لوگوں سے ڈرو(بچو)جو امر خدا کی مخالفت کرتے ھیں ۔

۳۔< قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِی يُحْبِبْكُمْ اللهُ ---> [73]

اے رسول ان سے کھہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ھو تو میری پیروی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرو اللہ تم سے محبت کرے گا ۔

۴۔ [74]

بے شک تمہارے لیئے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ھے ۔

۳۔ آل کے لئے دعا ایک بہت بڑا منصب ھے اسی وجہ سے اس کو تشھد کی صورت میں نماز کے اختتام پر واجب قرار دیا گیا ھے اور اس کی صورت اللھم صلی علی محمد و آلہ محمد ھے۔

یہ تعظیم آل کے علاوہ کسی اور کے حق میں بیان نھیں ھوئی ھے،ان سب مطالب کی اس بات پر دلالت ھے کہ حضرت محمد(ص) و آل محمد(ص) کی محبت ھم سب پر واجب ھے۔[75]

تفسیر المیزان میں جناب ابن عباس سے روایت موجود ھے کہ جب یہ آیت” قل لا أسألکم علیہ اجراً الاّ المودة في القربیٰ ۔“نازل ھوئی تو لوگوں نے پوچھا : یا رسول اللہ آپ کے قرابت دار کون ھیں جن کی محبت واجب قرار دی گئی ھے۔

آپ(ص) نے فرمایا ان سے مراد علی (ع)۔فاطمہ(ع)۔اور ان کی اولاد(علیھم السلام) ھیں۔صاحب تفسیر میزان کھتے ھیں کہ طبرسی نے مجمع البیان میں وولداھاکی جگہ و” ولدھا“ کا لفظ استعمال کیا ھے ۔[76]

---

[1] صحیح ترمذی ج ۲ ص۳۰۱،اسی طرح حاکم نے بھی مستدرک ج۳ ص ۱۳۶پر اس مطلب کو ذکر کیا ھے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یھی مطلب بیان کیا ھے۔

[2] المستدرک ج ۳ ص ۱۳۶۔

[3] حاکم کھتے ھیں کہ شیخین کی شرط پر یہ حدیث صحیح ھے۔مستدرک الصحیحین ج۳ ص۴۹۹

[4] ابن حجر ، الاصابہ فی تمیز الصحا بہ ج ۸، قسم اول، ص ۱۸۳

[5] کنز العمال ج ۶ ص۳۹۵ ۔

[6] کنز العمال۶ ص ۱۵۶ ۔

[7] کشف الغمہ ج ۱ ص ۷۹۔

[8] کشف الغمہ ج ۱ ص ۸۳۔

[9] مناقب خوارزمی ص ۵۶۔

[10] شرح نھج البلاغہ ج ۴ ص ۱۲۲۔

[11] کشف الغمہ ج۱ ص ۸۵۔

[12] تاریخ طبری ج ۲ ص ۵۶۔

[13] ارشاد ج۱ ص۳۲۔

[14] ابن حجرا لاصابہ ج ۷ حصہ اول ص۱۶۷۔

[15] سورہ مائدہ آیت ۵۵۔

[16] الکشاف ج۱ ص ۶۴۹۔

[17] سورہ ھود آیت ۱۷۔

[18] سیوطی نے در منثور میں اس آیت کے ذیل میں اس مطلب کو بےان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے ا ھے۔

[19] سورہ سجدہ :آیت۱۸۔

[20] واحدی اسباب نزول ص۲۶۳۔

[21] سورہ تحرےم:آیت۴۔

[22] ابن حجر العسقلانی فتح الباری ،ج ۱۳ ص ۲۷۔

[23] سورہ حاقة آیت ۱۲۔

[24] تفسیر ابن جریر الطبری ج ۲۹ ص ۳۵۔

[25] سورہ رعد آیت ۷۔

[26] کنز العمال ج ۶ ص۱۵۷۔

[27] سورہ بقرہ آیت ۲۷۴۔

[28] اس روایت کو اسد الغابہ میں ابن اثیر جزری نے ج ۴ ص ۲۵، ذکر کےا ھے۔ اور اسی مطلب کو زمحشری نے تفسیرکشاف میں نقل کیا ھے ان کے علاوہ دوسری کتب میں بھی ےھی تفسیر مذکور ھے ۔

[29] سورہ مریم آیت ۹۶۔

[30] ریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۰۷،الصواعق ابن حجر ص۱۰۲، نور الابصار شبلنجی ص ۱۰۱۔

[31] سورہ البینہ آیت ۷

[32] صواعق محرقہ ابن حجر ص ۹۶،نور الابصار شبلنجی ص ۷۰ اور ص ۱۰۱ ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[33] سورہ توبہ آیت ۱۱۹۔

[34] سورہ توبہ آیت ۱۱۹۔

[35] سورہ توبه آیت 19.

[36] سیوطی در منثور در ذیل آیت۔

[37] سورہ توبہ آیت ۲۰تا ۲۱۔، تفسیر ابن جریر طبری ج ۱۰ ص ۶۸۔

[38] سورہ صافات آیت۲۴۔

[39] الصواعق محرقہ ابن حجر ص ۷۹ ۔

[40] فخر رازی نے تفسیر کبیر میں سورہ مائدہ کی اس آیت کے ذیل میں یہ تفسیر بیان کی هے ۔

[41] سورہ مائدہ آیت ۵۴۔

[42] سورہ نحل آیت۴۳۔

[43] تفسیر ابن جریرطبری ج ۱۷ ص۵۔

[44] سورہ زمر: ۲۲۔

[45] ریاض النضرہ ‘محب طبری ج ۲ ص ۲۰۷۔

[46] سورہ احزاب :۲۳۔

[47] صواعق محرقہ ابن حجر ص ۸۰۔

[48] سورہ زمر :۳۳۔

[49] سیوطی در منثور ذیل تفسیر آیہ ۔

[50] سورہ رحمن: ۱۹تا ۲۲ ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[51] سیوطی در منثور .

[52] سوره جاثیہ : ۲۱۔

[53] تفسیر کبیر ،فخر الدین رازی ذیل تفسیر آیہ۔

[54] سوره فرقان: ۵۴۔

[55] نور الابصار شبلنجی ص۱۰۲۔

[56] سوره عصر۔

[57] درمنثور تفسیر سوره عصر۔

[58] سوره اعراف :۴۶ .

[59] صواعق محرقہ ابن حجرص ۱۰۱۔

[60] تا ریخ بغداد' خطیب بغدادی ج۶ ص ۲۲۱۔

[61] صواعق محرقہ ص ۷۶ ،نور الابصار ص ۷۳۔

[62] سوره احزاب آیت ۳۳ .

[63] صحیح ترمذی ج ۲ ص۳۱۹۔

[64] سوره آل عمران آیت ۶۱۔

[65] صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ با ب فضایل علی ابن ابی طالب (ع)۔

[66] سوره دهر آیت :۸ و:۹۔

[67] اسد الغابہ ابن جزری .ج۵ ص۵۳۰۔

[68] سوره شوری آیت ۲۳۔

[69] حلیة الاولیاء ج ۳ ص ۲۰۱۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[70] مستدرک صحیحین ج ۳ص ۱۷۲۔

[71] سورہ اعراف آیت ۱۵۸۔

[72] سورہ نور آیت ۶۳۔

[73] سورہ آل عمران آیت ۳۱۔

[74] سورہ احزاب آیت ۲۱۔

[75] فخر رازی تفسیر کبیر ذیل آیت مودة ۔

[76] المیزان فی تفسیر القرآن ج ۸ ص ۵۲۔

تیسری فصل

آنحضرت(ص)کے فرامین اور اھلبیت (ع)کی عظمت

صادق اور امین کی زبان سے وحی الٰھی کے نمونے

حضرت(ص)کے ارشادات اور اھلبیت (ع)کی عظمت

گزشتہ فصل میں ھمارے لئے واضح ھوگیا ھے کہ اھل بیت (ع) رسول کون ھیں کیونکہ آیت تطھیر ،حدیث کساء ،آیت مباھلہ اور آیت مودة نے واضح کردیا کہ اطھار (ع)وھی ھیں جو ھرگندگی سے پاک ھیں اور ان کی مودة و محبت کو خداوندعالم نے ھر مسلمان پر واجب قرار دیا ھے اور یھی پاک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھستیاں ھی تعظیم اور دعا کے ساتھ مخصوص ھیں اسی وجہ سے نماز میں اللہ تعالی نے ان کے ذکر اور ان پر درود بھیجنے کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذکر اوردرود و سلام کے ساتھ بیان کیا ھے۔

ھم یہاں پر مناسب سمجھتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم(ص)(جو کہ اپنی امت پربھت زیادہ شفیق و مھربان تھے)، کے ان اقوال کو بیان کریں جن میں آپ نے اپنی امت کو اپنے بعد انحراف سے ڈرایا ھے اور قرآن مجید کے ھم پلہ یعنی عترت کے بارے میں سفارش کی ھے ،لہٰذا ھم ان احادیث کو ذیل میں بیان کرتے ھیں:

حدیث ثقلین

زید ابن ارقم اور حبیب ابن ابی ثابت کھتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا :

”انّي تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلّوا بعدیأحدھما أعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتي أھل بیتي ولن یتفرقا حتیٰ یردا عليَّ الحوض فانظروا کےف تخلفوني فےھما۔“[1]

میں تم میں دو (گرنقدر)چیزیں چھوڑ کر جارھاھوں اگر تم نے اسکومضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ھرگز گمراہ نھیں ھو گے ان میں ھر ایک دوسری سے بڑھ کر (قیمتی) ھے (ایک)اللہ کی کتاب جو زمین و آسمان کے درمیان دراز رسی ھے اور (د و سر ی) میری عترت اور اھلبیت ھے یہ

دونونھرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ھونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں دیکھوتم میرے بعد کس طرح ان دونوں کے ساتھ کیسا سلوک کرو۔

حذیفہ بن اسد الغفاری کھتے ھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

أیھا الناس انی فرطکم و انکم واردو ن عليَّ الحوض فاني سا ئلکم حین تردون عليَّ عن الثقلین فأنظر وا کیف تَخلّفو ني فیھما الثقل الأ کبر کتاب اللہ سبب طرفہ بید اللہ و طرفہ بایدیکم فأستمسکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا و عترتي أھل بیتي فانہ قد نبّأني اللطیف الخبیر أنھما لن یفترقا حتیٰ یردا عليَّ الحوض۔ [2]

اے لوگو، میں تم سے پھلے جانے والاھوں اورتم میرے پاس حوض کوثر پرآؤ گے تو میں تم سے ثقلین کے متعلق سوال کروں گا۔ دیکھو !کس طرح ان دونوں کے ساتھ کیسا سلوک کرو ۔ثقل اکبر، اللہ کی ایسی کتاب ھے جس کا ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھ میں ھے۔ اس کومضبوطی سے تھامے رکھوتو گمراھی اور ضلالت سے بچ جاؤ گے اور دوسری میری عترت اور اھل بیت (علےھم السلام) ھے مجھے خداوند لطیف و خبیر نے بتایا ھے کہ یہ دونوں جدا نہیں ھوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔[3]

اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: میں تم سے پھلے جانے والاھونتم میرے پاس حوض کوثر پرآنے والے ھو۔جسکی

چوڑائی صنعاء سے بصرہ تک کی دوری کے برابر ھے جس میں سونے اور چاندی کے جام ھونگے پس دیکھو کس طرح دو بھاری اور گراں قدر چیزوں کے متعلق تم میری وصیت پر عمل کرتے ھو، پوچھا گیا یا رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ گراں قدر چیزیں کون سی ھیں ؟

فرمایا:ان مینثقل اکبر اللہ کی کتاب ھے اور وہ رسی ھے جس کا ایک کنارہ اللہ اور دوسرا کنارہ آپ کے پاس ھے اگر اس سے متمسک رھے تو ذلیل اور گمراہ نہ ھوں گے۔ اور ثقل اصغر میری عترت ھے یہ دونوں حوض کو ثر پر میرے پاس پھنچنے تک ایک دوسرے سے جدا نھیں ھوں گے اور ان دونوں کے متعلق سوال کیا جائے گا اور ان دونوں سے آگے نہ نکلنا ورنہ ھلاک ھو جاؤ گے اور انھیں سیکھانے کی کوشش بھی نہ کرنا کیونکہ یہ دونوں تم سے زیادہ جاننے والے ھیں -[4]

زید بن ارقم کھتے ھیں کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم حجتہ الوداع سے واپس آرھے تھے اور جب غدیر خم پر پھنچے تو کاروان کو وہانجمع ھونے کا حکم دیا اور فرمایا۔ میں نے آپ لوگوں کو دعوت دی اور تم نے قبول کیا بے شک میں تمھارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رھاھوں ھرایک چیز دوسری سے بڑھ کر ھے اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ پس دیکھو کس طرح تم ان دونونکے متعلق میری وصیت پر عمل کرتے ھو یہ دونوں ایک دوسرے سے ھرگز جدا نھیں ھونگی یہاں تک حوض کوثر پر میرے پاس پھنچ جائیں گی۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پھر فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ھے اور میں ھر مومن کا مولا ھونپھر حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

من کنتُ مولاهُ فهذاولیہ اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔

جس جس کا میں مولا ھوں اسکا علی مولا ھے اے اللہ اس سے محبت رکھ جو علی سے محبت رکھے اور اس سے عداوت رکھ جو علی سے عداوت رکھے-[5]

صاحب مستدرک کھتے ھیں کہ شیخین کی شرط سے یہ حدیث صحیح ھے اور اسی حدیث کونسائی نے خصائص مینص ۲۱ پر بیان کیا ھے وہ آخر میں کھتے ھیں ابوطفیل کھتا ھے کہ میں نے زید سے کھاکہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کویہ فرماتے ھوئے خود دیکھا اورسنا پس آپ(ص) نے فرمایا:

کجاووں میں کوئی شخص بھی ایسا نہ تھا جس نے (اس منظر کو) اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ھو اور کانوں سے نہ سنا ھو ۔

ابن حجرکھتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مرض الموت میں فرمایا: اے لوگو!میں عنقریب ھی اس دنیا سے رخصت ھونے والاھونمیں تم سے ایک بات کھتاھونکہ میں تم مینکتاب خدا اور اپنی عترت (اھلبیت) چھوڑرہاھوں پھر حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا ۔

هذا علیِ مع القرآن و القرآن مع علي لا یفترقان حتٰی یردا علیَّ الحوض فا

سألوهما ماخلّفت منهما۔

یہ علی (ع) قرآن کے ساتھ ھے اور قرآن علی(ع) کے ساتھ ھے یہ دونوں جدا نھیں ھونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پھنچ جائیں ان کو میں نے خلیفہ بنایاھے پس میں ان دونوں کے بارے مینسوال کروں گا۔[6]

قارئین کرام! ھو سکتا یہاں پر کوئی شخص یہ سوال کر ے کہ حدیث ثقلین مختلف الفاظ میں بیان کی گئی ھے ایسا کیوں ھے ؟

تو اس کا جواب یہ ھے کہ حدیث ثقلین کے الفاظ کا مختلف ھونا اشکال کا موجب نھیں ھے کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس حدیث شریف کو مختلف مواقع پر ذکر کیا جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ھیں

۔

مثلاًروز عرفہ حجة الوداع کے موقع پر اس حدیث کو بیان فرمایا اور پھر مدینہ میں اپنے مرض کے دوران بھی یھی حدیث شریف ذکر فرمائی۔ اسوقت آپ کا حجرہ مبارک اصحاب کرام سے بھرا ھوا تھا ایک مرتبہ اسے غدیر خم میں بیان فرمایا اور چوتھی مرتبہ طائف سے وآپسی کے بعد جب آپ خطبہ دے رھے تھے تو اس وقت ذکر فرمایا۔ بھرحال مختلف مواقع اورمتعدد مقامات پر کتاب عزیز اور عترت اطہار کی قدر ومنزلت اور شان وشوکت کو بیان کرنے کے لیئے حضرت نے اھتمام کے ساتھ اس کا تذکرہ فرمایا ھے۔[7]

حدیث سفینہ

حنش کنانی کهتا هے کہ میں نے جناب ابوذر سے خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑ کر یہ کهتے هوئے سنا کہ اے لوگو!جو مجهے جانتا هے پس میں وهی هوں جس کو تم جانتے هو اور جو مجهے نهیں جانتا وہ (جان لے کہ میں)ابوذر هوں میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سنا هے کہ آپ نے فرمایا:

مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق۔

تم میں میرے اهلبیت کی مثال کشتی نوح کی سی هے جو اس پر سوار هو گیا وہ نجات پا گیا اور اس سے رہ گیا وہ غرق هو گیا۔[8]

حاکم کهتاهے کہ یہ حدیث درست هے ۔کیونکہ یہ روایت صحیح مسلم میں موجود هے اوراس نے بهی اس روایت کو اپنی کتاب کی تیسری جلد میں ایک اورسند کے ساتھ بیان کیاهے عباد بن عبداللہ اسدی کهتے هیں کہ مینحضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ایک مقام پر تها اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے اس آیت کے متعلق سوال کیا ۔

افمن كان على بينة من ربہ ويتلوه شاهدمنہ۔

کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک کهلی دلیل پر قائم هے اور اس کے پیچهے پیچهے ایک گواہ هے جو اس کے نفس سے هے۔

اس وقت حضرت نے ارشاد فرمایا قریش میں سے کسی شخص کو یہ فضیلت حاصل نهیں هے کہ قرآن کا ایک حصہ اس کی شان میں نازل هوا هو صرف اهلبیت علیهم السلام کی شان میں ایسا هے۔

خدا کی قسم وہ لوگ جانتے ھیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر ھم اھلبیت سے پھلے کسی کاتذکرہ نھیں تھا اگر یہ وسیع میدان سونے اور چاندی سے میرے لئے بھر دیا جائے تو میں اس عظمت کو زیادہ محبوب رکھتا ھوں۔

خدا کی قسم اس امت میں ھماری مثال نوح کی قوم میں کشتی نوح بنی اسرائیل کے باب حطہ جیسی ھے۔[9]

ابی سعید خدری کھتے ھینکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یہ کھتے ھوئے سنا:

مثل أهل بيتي فيكم كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق۔

تم میں میرے اھلبیت کی مثال کشتی نوح جیسی ھے اس پر جو سوار ھوا وہ نجات پاگیا اور جو اس سے رہ گیاوہ غرق ھوا۔[10]

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

میرے اھلبیت کی مثال نوح کی کشتی کی جیسی ھے جو اس پر سوار ھوا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے تمسک کیا وہ کامیاب ھو گیا اورجو اس سے رہ جائیگااسے جھنم میں ڈالاجائے گا۔[11]

ابن حجر کھتے ھیں:

حضرت اھلبیت علیھم السلام کی کشتی نوح علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ھے کہ جس نے ان سے محبت اور ان کی تعظیم کی اوراس نعمت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کا شکریہ اداکیااور انھیں ھدایت کی نشانیاں سمجھا وہ مخالفتوں کی تاریکی سے نجات پا گیا اورجو ان سے پیچھے رہ گیا وہ کفر کے سمندر میں اپنی سرکشی کی وجہ سے غرق اور ھلاک ھوگیا۔[12]

حدیث باب حطہ۔

متقی ھندی کنز العمال میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حوالے سے نقل کرتے ھیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا :

علی بن أبیِ طالب باب حطة من دخل منہاکان مؤمنا و من خرج منھاکان کافرا [13]۔

علی ابن ابی طالب باب حطہ ھیں جو اس میں داخل ھو گیا وہ مومن ھے اور جو اس سے خارج ھوگیا وہ کافر ھے ۔

کنز العمال کے حوالے سے بیان شدہ حدیث باب حطہ کی تشریح کرتے ھوئے "مناوی" "فیض قدیر" میں کھتا ھے ۔

جس طرح خداوندمتعال نے بنی اسرائیل کے لیئے باب حطہ میں تواضع، انکساری اور خضوع و خشوع کے ساتھ داخل ھونے کو عام بخشش کا ذریعہ قرار دیا تھا۔اسی طرح اس امت (محمدی)کے لئے حضرت علی علیہ السلام کی محبت اور ھدایت کو عام بخشش ،جنت میں داخل ھونے اور جھنم کی آگ سے نجات پانے کا سبب قرار دیا ھے۔ اور اس باب سے خارج ھونے کا مطلب حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت کرنا ھے۔[14]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چنا نچہ علامہ فیروز آبادی کھتے ھیں کہ مناوی کی مذکورہ وضاحت سے یہ بات ثابت ھوتی ھے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے مقابلے مینخروج کرنے والے کافر ھیں -[15]

ابی سعید خدری کھتے ھیں کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا :

إنما مثل أهل بيتِي فيكم مثل باب حطہ فِي بنى إسرائيل من دخلہ غفرلہ۔

تم لوگوں میں اھلبیت علیھم السلام بنی اسرائیل کے باب حطہ کی مثل ھیں جو شخص اس میں داخل ھو گیا وہ بخشا جائے گا۔[16]

میری امت کی امان میرے اھلبیت ھیں

حاکم نے روایت بیان کی ھے کہ ابن عباس کھتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا :

النجوم أمان لأهل الارض من الغرق وأهل بيتي امان لامتيِ من إلاختلاف،فا ذا خالفتها قبیلة من العرب إختلفوا فصاروا حزب إبليس۔

غرق سے بچنے کے لئے، ستارے اھل زمین کے لئے امان ھیں اور اختلاف سے بچنے کے لیئے میرے اھلبیت میری امت کے لئے امان ھیں عرب کا جوقبیلہ ان کی مخالفت کرے گا وہ حزب شیطان قرار پائے گا - [17]

ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم شام کے وقت مسجد کی طرف روانہ ھوئے اور نماز عشاء ادا کرنے میں اتنی تا خیر فرمائی۔ یہاں تک کہ سرخی زائل ھو گئی اورکچھ وقت گزر گیا اور لوگ مسجدمیں آپ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے منتظر تھے اس وقت حضرت نے فرمایا :
آپ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔
انہوں نے جواب دیا ہم نماز کا انتظار کر رہے ہیں۔
اس وقت آنحضرت نے فرمایا :
یقینا تم لوگ ہمیشہ نمازی رہو گے کیونکہ تم نماز کا اس قدر انتظار کرتے ہو پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم سے پہلے والی امتوں نے نماز کو یوں نہیں پڑھا پھر اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا:
ستارے اہل آسمان کے لیئے باعث امن ہیں اور جب ستارے غائب ہو جائیں گے تو آسمان ایسا ہو جائے گا جیسا اس کے بارے میں وعدہ کیا گیا ہے اس کے بعد آپ(ص) نے فرمایا :
میرے اہلبیت میری امت کے لیئے امان ہیں جب میرے اہلبیت اس دنیا سے چلے جائیں گے تو میری امت کے لیئے وہ دن آجائے گا جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی قیامت)[18]
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
ستارے اہل آسمان کے لیئے امان ہیں جب ستارے غائب ہو جائیں گے تو اہل آسمان بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے اہلبیت علےہم السلام اہل زمین کے لیئے امان ہیں جب اہلبیت اس دنیا سے چلے جائیں گے تو اس وقت اہل ارض بھی مٹ جائیں گے۔[19]

ام سلمہ کہتی ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہمارے پاس موجود تھے، حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہاتشریف لائیں اور آپ کو چادر اڑھا دی ۔ ان کے ساتھ حضرت امام حسن اورحضرت امام حسین علیہم السلام بھی تھے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے جناب زہرا (ع)سے پوچھا۔

آپ(ع) کے شوہر نامدار کہاں ہیں ؟

جائۓ انہیں بلا لائیں۔

آپ(ع) گئیں اور انہیں بلا لائیں۔

حضرت نے کچھ تناول فرمایا اور کساء کو سب پر ڈال دیا اوراس کا ایک کنارہ بائیں ہاتھ میں پکڑا اور دائیں انگلی آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا:

”اللهم هؤلاء أهل بيتي وحامّتِي و خاصّتيِ اللهم أذهب عنهم الرجس وطهرّهم تطهيرا أنا حرب لمن حاربهم سلمُ لمن سالمهم عدو لمن عاداهم“۔

اے پروردگار!

یہ میرے اہلبیت ہیں اورمیرے رشتہ داراوخواص ہیں ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں ایسا پاک و پاکیزہ رکھ جیسا پاک پاکیزہ رکھنے کا حق ہے جو ان سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا جو ان سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا اور جو ان سے دشمنی رکھے گا میں بھی اس سے دشمنی رکھوں گا [20]-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت ابو بکر کھتے ھیں کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو ایک خیمہ میں ٹیک لگائے دیکھا اور خیمے کے اندر حضرت علی (ع) حضرت فاطمہ(ع) حضرت امام حسن(ع) اور حضرت امام حسین(علیھم السلام) تھے تو اس وقت آپ(ص) نے فرمایا:
اے مسلمانو! میں اس شخص کے ساتھ صلح کروں گا جو اھل خیمہ کے ساتھ صلح کرے گا اور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جو ان کے ساتھ جنگ کرے گا میں اس کا دوست ھوں جو ان کا دوست ھے، ان سے محبت وھی کرے گا جو حلال زادہ اور جس کا نسب صحیح ھو گا اور ان سے بغض و عداوت وھی رکھے گا جو حلال زادہ اورجو صحیح النسب نہ ھوگا -[21]
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
نحن أهل بيت لا يقاس بنا أحد[22]
ھم اھلبیت ھیں ھمارے ساتھ کسی کا موازنہ نھیں ھوسکتا۔
جناب سلمانض کھتے ھیں کہ آل محمدکی وھی منزل ھے جو بدن کی نسبت سر اور سر کی نسبت آنکھوں کی ھوتی ھے کیونکہ جسم سر کے بغیرکسی کام کا نھیں اور سر آنکھوں کے بغیر بے کار ھے -[23]
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا میری امت کو جب کوئی مشکل پیش آئے تو انھیں چاھیے کہ وہ میرے اھلبیت کی طرف رجوع کریں کیونکہ ان کی وجہ سے وہ گمراھوں کی تحریف ،باطل پرستوں کے مکر و فریب اور جاھلوں کی تاویل سے بچ جائیں گے -[24]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
الشفعاء خمسۃالقرآن والرحم والامانہ ونبےکم وأھل بیتہ۔
پانچ چیزیں شفاعت کرنے والی ھینقرآن صلہ رحمی'امانت داری ،تمہارا نبی(ص) اور آپ کے ا ھلبیت -[25]
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا:
حوض کوثر پر میرے اھلبیت میرے پاس آئےں گے اور میری امت کے وہ لوگ جو ان سے محبت رکھتے ھوں گے، انھیں محبت اھلےبیت کی وجہ سے حوض کوثر پر لایا جائے گا -[26]
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
شفاعتی لامتی من احب اھل بیتی وھم شےعتی۔
میری امت میں میری شفاعت فقط اس شخص کو نصیب ھو گی جو میرے اھلبیت کے ساتھ محبت رکھے گا اور پیروکار ھیں -[27]
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
من مات علٰی حب آل محمد مات شھےداً،ألا ومن مات علٰی حب آل محمد مات مغفوراً لہ،ألا ومن مات علیٰ حب آل محمد مات تائباً، الا مِن مات علیٰ حب آل محمد مات مؤمناً مستکمل الإیمان،ألا من مات علی حب آل محمد بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر۔الاومن مات علیٰ حب آل محمد یُزَفُّ الی الجنۃ کما

تزف العروس الی بیت زوجها،الاومن مات علی حب آل محمد فُتح لہ فیِ قبرہ بابان إلیٰ الجنہ ألا ومن مات علیٰ حب آل محمد جعل اللّٰہ قبرہ مزار لملائکة الرحمن۔

جو شخص محبت اھلبیت پر مر جائے وہ شھیدھوتاھے خبردار جو شخص محبت اھلبیت پراس دنیا سے گیا ھو وہ گناھوں سے پاک ھوکر گیا،خبردار جو شخص محبت اھلبیت میں کوچ کر گیا ھو وہ گناھوں سے تائب مرا،خبردار جو شخص محبت اھلبیت میندنیا چھوڑ گیا ھووہ کامل ایمان اور مومن مرا۔ خبردارجس نے محبت آل محمد(ص) میں جان دی پھلے اسے ملک الموت اور پھر منکر نکیر جنت کی بشارت دیں گے، خبردار جوشخص محبت اھلبیت پر اس دنیا سے اٹھ جائے اسے اس طرح سجا کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ھے جیسے دلھن کو اس کے شوھر کے گھر لایا جاتا ھے۔ خبردار جو شخص حب آل محمد (ص)پر مرا اس کے لیئے قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھول دئیے جائیں گے خبردار جو شخص حب آل محمد(ص) پر مرا اللہ تعالی اس کی قبر کو ملائکہ کی زیارت گاہ بنا دیتا ھے ۔

حضرت مزید ارشاد فرماتے ھیں:

الا و من مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامة مکتوباً بین عےنیہ آےس من رحمة اللہ ،الا و من مات علی بغض آل محمد مات کافراً،الا و من مات علی بغض آل محمد لم ےشم رائحة الجنة۔

یہ بھی جان لو جوشخص بغض آل محمد(ص) پر مرااس کو قیامت کے دن اس

طرح لایا جائے گا کہ اس کی آنکھیں پیچھے ھوں گی اوروہ رحمت خدا سے مایوس ھو گا خبردار جو آل محمد(ص) کے بغض و عداوت پر مرتا ھے وہ کافر کی موت مرتا ھے خبردار جوشخص آل محمد کے بغض پر مرجائے وہ جنت کی خوشبو تک نھیں سونگھ سکتا -[28]

حضرت رسول اکرم نے فرمایا: تم میں سے فقط اس شخص کو صراط پر لایا جائے گا جو میرے اھلبیت کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ھو گا -[29]

صادق و امین کی زبان سے وحی الٰھی کے نمونے

مقدمہ:

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل ایک ایسے سمندرکے مانند ھیں جس کی کوئی انتھااور ساحل نھیں ھے انسان جب اس سمندر میں تیرتا ھے تو سمندر سے موتی اور ھیرے حاصل کرتا ھے۔

ھم اس شخصیت کے فضائل کے متعلق کیا عرض کر سکتے ھیں جس کے فضائل کو اس کے دشمنوں نے حسد اور عداوت کی وجہ سے اور دوستوں نے خوف اور تقیہ کی وجہ سے چھپایا ۔

لیکن اس کے باوجود اس کے فضائل سے دنیا بھری ھے آپ کے فضائل اس مشک کی طرح ھیں کہ جسے جتنا چھپایا جائے وہ اتنا ھی خوشبو پھیلائی گی آپ کے فضائل پر جتنا پردہ ڈالا گیا وہ اتنا ھی ضوء فشاں ھوئے خلاصہ یہ کہ ھر فضیلت آپ کی ذات پر ختم ھوتی ھے ۔

آپ ہر فضیلت کے سردار اور سرچشمہ ہیں فضیلتوں کے میدان میں آپ(ع) اول اور سابق ہیں فضائل حاصل کرنے والے آپ(ع) ہی سے فضائل حاصل کرتے ہیں۔

احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے تمام اصحاب کے متعلق اس قدر فضائل بیان نہیں ہوئے جتنے تنہاحضرت علی ابن ابی طالب کے متعلق بیان ہوئے ہیں ۔[30]

دوسرے مقام پر احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ حسان کی اسناد کے مطابق اصحاب میں سے کسی کے متعلق اس قدر فضائل بیان نہیں ہوئے جتنے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔[31]

عمر ابن خطاب کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کسی شخص نے بھی حضرت علی کی مانند فضل وکمال حاصل نہیں کیا[32]

ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ ہمدان میں برد نامی ایک شخص رہتا تھا وہ معاویہ کے پاس آیا اور اس نے وہاں عمرو کو حضرت علی علیہ السلام کے متعلق زبان درازی کرتے سنا، تو اس نے عمرو سے کہاکہ ہمارے بزرگوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

من کنت مولاہ فعلیِ مولاہ۔

جس کا میں مولاہوں اس کا علی مولا ہے۔

اب تو بتا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا یہ فرمان سچ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے یا جھوٹ؟۔

عمر وکھنے لگا: یہ حق ھے۔ اور میں تمھیں مزید بتاتا ھوں کہ اصحاب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں جس قدر فضائل و مناقب حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں ھیں۔ اتنے کسی اور کے نھیں ھیں (یہ سن کر) وہ نوجوان چلا گیا[33]

ابن عباس کھتے ھیں: قرآن کریم میں جس قدر آیات حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ھوئی ھیناتنی کسی اور کے متعلق نازل نھیں ھوئیں۔[34]

بھر حال ھم یہاں چند فضائل کا تذکرہ کرنے کی سعادت حاصل کرتے ھیں ۔اگرچہ آپ کے فضائل سورج کی طرح روشن ھیں اور کسی سے مخفی نھیں ھیں:

ابن عسا کر،ام سلمہ سے روایات کرتے ھیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے:

عليِ مع الحق والحق مع عليِ ولن ےفتر قا حتیٰ ےردا عليِ الحوض۔

علی حق کے ساتھ ھے اور حق علی کے ساتھ ھے اور یہ دونوں حوض پر میرے پاس پھنچینگے اورایک دوسرے سے جدا نھیں ھونگے ۔[35]

شےخ مفےد اعلی اللہ مقامہ کھتے ھیں کہ حضرت رسول خدا(ص) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں اپنا جانشےن بنا کر جانے لگے توحضرت علی علیہ السلام نے عرض کی ۔یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم منافقےن گمان کرےں گے کہ آپ(ص) نے مجھے بچوں اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عورتوں کے پاس چھوڑ دیا ھے، اس وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

میرے بھائی آپ(ع) واپس جائےے کیونکہ میرے اور آپ کے بغیر مدینہ کی کوئی اھمےت نھیں ھے، آپ (ع)میری موجودگی اور عدم موجودگی میں میری امت کے خلیفہ ھیں کیا آ پ (ع) اس پر راضی نھیں ھیں کہ آپ (ع) کی مجھ سے وھی نسبت ھوجو ہارون(ع) کوموسیٰ(ع) سے تھی بس اتنا فرق ھے کہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث نھیں ھو گا۔[36]

حدیث حدار

جب یہ آیت نازل ھوئی" وانذر عشیر تک الاقربین" یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو انذار کرو (ڈراؤ) تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا :

اے بنی عبد المطلب اللہ تعالی نے مجھے پوری مخلوق کے لئے نبی بنا کر مبعوث کیا ھے میں تمھیں دوکلموں کی طرف دعوت دیتا ھوں جنھیں زبان پر لانا آسان ھے جب کہ وہ میزان میں بھت بھاری ھیں ان کی وجہ سے تم عرب وعجم کے مالک بن جاؤ گے اور امتےنتمہاری مطیع ھو جائیں گی اور ان کی وجہ سے تم جنت میں داخل کےے جاؤ گے اور تمھیں جھنم کی آگ سے چھٹکارا ملے گا اور وہ دو کلمے یہ ھیں ۔

ھادة الا الہ الا اللہ وأنی رسول اللہ،فمن یجیبني إلیٰ ھذا الامر و یؤازرني علیہ و

علیٰ القیام بہ یکن أخي ووصیي ووزیري ووارثي وخلیفتي من بعدي۔
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور جو شخص اس کام میں میری دعوت قبول کریگا اوراس کی تبلیغ میں مدد کرے گا وہ میرابھائی، وصی،وزےر ،وارث اور میرے بعد میرا خلیفہ ہو گا۔
ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا حضرت علی (علیہ السلام)فرماتے ھیں کہ میں ان لوگوں کے سامنے کھڑا ہواگرچہ میں اس وقت سن میں سب سے چھو ٹا تھا،اورمیں نے کہا:
اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) میں آپ کا ساتھ دونگا۔ لیکن حضور (اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے مجھے بٹھا دیا اور اپنی بات کو تےن مرتبہ دھرایا ہر مرتبہ میں کھڑا ہوا اور کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں آپ کا ساتھ دونگا تےسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا تو حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے فرمایا :
فانت أخي ووصیي ووزےر ي ووارثي وخلیفتي من بعدي۔ [37]
یا علی (ع) آپ میرے بھائی، میرے بعد میرے وصی ،وزےر اوروارث ھیں اور میرے خلیفہ ھیں۔
جنگ خندق میں جب حضرت علی علیہ السلام نے عمر ابن عبد ود کو فی النار کیا تو اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا۔جنگ خندق میں حضرت علی علیہ السلام کا عمر وبن عبدود سے جنگ کرنا [38] میری

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امت کے قیامت تک کے اعمال سے افضل و بھتر ھے۔ [39]

حدیث الرایہ

خیبر میں جب یھودیونکے ساتھ جنگ کرتے ہوئے بھاگنے والے بھاگے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا : لأُعطینَّ الرایہ غداً رجلاً یحبہ اللّٰہُ و رسولہ ویحبُ اللہ و رسولہ' کرار غیر فرار لایرجع حتّٰی یفتح اللہ علیٰ یدیہِ۔
کل میں علم اس شخص کودو نگا جس سے اللہ تبارک و تعالی اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) محبت کرتا ھے اور وہ اللہ تبارک و تعالی اور رسول کے ساتھ محبت کرتا ھے اور وہ کرار ھوگا، غیر فرارھو گا ،اوروہ اس وقت تک واپس نھیں آئے گا جب تک اللہ تبارک و تعالی اس کے ہاتھوں فتح نصیب نہ فرمائے ۔ [40]
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
اے انس اس دروازے سے سب سے پھلے داخل ھونے والا شخص مومنین کا امیر، مسلمانوں کا سردار ،قائد الغر المحجلین اور خاتم الاوصیا ھے۔ انس کھتے ھیں:
میں نے دعا مانگی اے اللہ اس شخص کو انصار سے قرار دینا لیکن اسی وقت حضرت علی علیہ السلام تشریف لے آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

اے انس یہ وھی شخصیت ھیں ۔میں نے کھاکہ آپ کی مراد حضرت علی (علیہ السلام) ھیں۔

حضرت نے فرمایا:

ہاں ۔

پھر میں خوشی خوشی کھڑا ھوا اور آپ کے چھرے پر موجود پسےنے کے قطرات کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا اوراپنے ہاتھوں کو اپنے چھرے پر پھیرا۔[41]

حدیث غدیر

حضرت علی علیہ السلام نے غدیر خم میں موجود لوگوں سے حدیث غدیر کے بارے میناقرار لینا چاھاتو فرمایا کون ھے جو حدیث غدیر کی گواھی (خدا اس کی کمک کرے) توتیرہ افراد نے کھڑے ھو کر گواھی دی ۔بے شک ھم نے بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے یہ حدیث سنی تھی جس میں آنحضرت نے فرما یا تھا:

الست اولیٰ بالمومنین من أنفسھم قا لوا بلیٰ یا رسول اللّٰہ۔

کیا میں مومنین کے نفسوں(جان) پر ان سے زیا دہ تصرف کا حق نھیں رکھتا ؟ سب نے کہا: کہ ےقےنا آپ زیادہ حق رکھتے ھیں۔

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کابازوبلند کر کے فرمایا:

”من کنتُ مولاہ فھذا مولاہُ اللھم وال من ولاہ وعاد من عاداہ وأحب من أحبہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وأبغض من أبغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔ "

جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی (ع)مولا ہیں،اے اللہ جو اس سے محبت رکھے توبھی اس سے محبت رکھ جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ اور جو اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد فرما جو اسے رسوا کرے توبھی اسے ذلیل کر۔[42]

حدیث مواخاۃ :

انس اور عمر کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے لوگوں کے درمیا ن مواخاۃ کے دن حضرت علی (علیہ السلام) سے فرمایا:

أنت أخي في الدنيا والآخرة ۔

آپ دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں[43]

حدیث طائر :

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ایک مشہور رحدیث ہے کہ آپ(ص) نے فرمایا: پروردگار! تیری مخلوق میں جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کوتناول کرے چنانچہ اس وقت حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام تشریف

لائے-[44]

حدیث سد الابواب :

زید بن ارقم کھتے ھیں۔ کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے اصحاب کے نام سے مسجد میں چند دروازے کھلتے تھے ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

باب علی علیہ السلام کے علاوہ تمام دروازے بند کر دےے جائیں راوی کھتا ھے کہ اس سلسلے میں لوگوننے چہ مےگوےئاں شروع کر دیں،انھیں سن کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کھڑے ھوکر خطبہ دینے لگے اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا:

امابعد فأني أمرت بسد هذه الابواب الا باب علي وقال فيہ قا ئلكم وانيوالله ما سددت شےئا ولا فتحتہ ولكنى امرت بشيء فاتبعتہ۔

میں نے باب علی (ع) کے علاوہ تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا ھے اورچہ مےگوئیاں کرنے والوں سے فرمایا :

خدا کی قسم میں نے اپنی مرضی سے کسی چیز (دروازے) کے بند کرنے یا کھولنے کاحکم نھیں دیا ھے بلکہ مجھے جس چیز کا حکم دیاگیا ھے میں نے اس کی پیروی کی ھے[45]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

لا ےحل لأحد أن ےُجنب في هذا المسجد إلا أنا وعلي۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میرے اور علی (ع)کے علاوہ کسی مجنب کے لئے جائز نہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہو[46]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

أنا و ھذا ےعني عليا حجة علىٰ أمتي يوم القيامہ۔

میں اور حضرت علی علیہ السلام قیامت تک اپنی امت کے لئے حجت ھیں [47]

علامہ شرف الدین اپنی کتاب مراجعات میں فرماتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی طرح حجت خدا ھیں کیونکہ آپ ھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے عھد میں ان کے ولی اور ان کی وفات کے بعد ان کے جانشےن ھیں۔[48]

حدیث ا لایات (سورہ براۃ کے متعلق)

حضرت رسول اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے سورہ برائت کی چند آیات حضرت ابوبکر کے سپرد کر کے انھیں مشرکین کی طرف تبلیغ کے لئے روانہ کیا اس وقت حضرت جبر ئےل امین نازل ھوئے اور کھاکہ اللہ تبارک تعالی نے آپ کو سلام کھلوا بھیجا ھے۔ اور ارشاد فرمایا ھے:

اس کام کو آپ خود انجام دیں یا وہ انجام دے جو آپ سے ھے ۔

اسی وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حضرت علی ابن

ابی طالب علیہ السلام کو بلوایا اور ان سے کھاتےز ترےن ناقہ پر سوار ھوکر ابوبکر تک پھنچو اور اس کے ہاتھ سے سورہ برائت کی آیات کو واپس لے لو اور ان کو لے کر جاؤ اور مشرکین کے عھد کو ان کی طرف پھنچا دو اور ابو بکر کو اختیا ر دے دو کہ وہ تمہارے ھمراہ رھے یا میرے پاس واپس آجائے۔

حضرت ابو بکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس یہ کھتے ھوئے واپس لو ٹ آئے یا رسول اللہ آپ نے مجھے ایک اھم کام سونپا ، جب اس کی طرف متوجہ ھوا تو آپ نے مجھ سے وہ کام واپس لے لیا کیا قرآن میں اس کے متعلق کچھ نازل ھوا ھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: جی نھیں! لیکن حضرت جبرائےل امین اللہ تعالی کی طرف سے میرے پاس یہ پیغام لائے ھیں کہ اس کام کو یا تو آپ خود انجام دیں یا وہ شخص اس کام کو انجام دے جو آپ سے ھو اور علی مجھ سے ھے اور میرے کام کی ذمہ داری حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی نھیں نبھا سکتا۔[49]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ جو شخص چاھتا ھے کہ وہ میرے ساتھ زندہ رھے اور میرے ساتھ اس کی روح پرواز کرے اور میرے ساتھ ھمیشہ کے لئے اس جنت میں رھے(جس کا مجھ سے میرے رب نے وعدہ فرمایا ھے) تو اس کے لئے ضروری ھے کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف رجوع کرے۔ کیونکہ وہ کبھی بھی تمھیں ھدایت سے دور نھیں ھونے دیں گے اور کبھی بھی تمھیں گمراھی کی طرف نھیں لے جائیں گے۔[50]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

متقی ھندی نے اسی حدیث کو ابن عباس کی زبانی بیان کیا ھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:جو میرے ساتھ جےنا اور مرنا چاھتا ھے۔ اور جنت عدن میں میرے ساتھ رھنا چاھتا ھے۔،وہ میرے بعد حضرت علی(علیہ السلام) سے محبت رکھے ۔اور اس کے محب سے محبت رکھنے والے میرے بعد میرے اھلبیت(علیھم السلام) کی اقتداء کرے کیو نکہ وہ میری عترت ھیں جنھیں میری مٹی سے پیدا کیا گیا اور انھیں میرا علم و فھم عطا کیا گیاھے۔ میری امت میں ان کی فضیلت کونہ ماننے والوں اور ان سے قطع رحم کرنے والوں کے لئے ھلاکت ھے اور اللہ تعالی انھیں میری شفاعت نصےب نھیں کرے گا۔[51]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حضرت علی کا بازو پکڑ کر فرمایا:

ھذا إمام البررہ ،قاتل الفجرہ ‘،منصور مَن نصرہ ، مخذول مَن خذَلہ ، ثم مدَّ بھا صوتہ۔[52]

یہ نیک لوگوں کے امام ھیں ،فاسق و فاجر لوگوں کے قاتل ھیں ان کی مدد کرنے والا کامیاب اور انھیں رسواکرنے والا خود رسوا ھے ،یہ بات آپ نے بھت بلند آواز میں ارشاد فرمائی۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

إن اللہ عھد إليَّ في علي أنہ رایة الھدیٰ وإمام أولیائي، و نور من أطاعني وھو الکلمہَ التي ألزمتھا المتقےن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدا وندعالم نے مجھ سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق عہد لیا ھے کہ(حضرت) علی ھدایت کا علم ،میرے اولیاء کاامام اور میرے اطاعت گزاروں کا نور ھے اور یہ متقےن کے لئے ایک لازمی کلمہ ھے[53]

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

أنا مدينة العلم وعلي بابها ، فمن أراد العلم فليأت الباب۔

میں علم کا شھر ھوں اور علی اس کا دروازہ ھے جس نے علم حاصل کرنے کا ارادہ کیااسے چاھیے کہ وہ اس دروازے پر آئے -[54]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا : کہ ھر وہ آیت جھاں اللہ تعالی نے ”یا أیھاالذین آمنو ا“ فرمایا ھے۔ وہاں حضرت علی کے علاوہ کوئی مراد نھیں ھے حضرت علی علیہ السلام ھی مومنوں کے سردار اور امیر ھیں-[55]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حضرت علی (ع) سے فرمایا:

تاویل کرنے والوں سے اس طرح جنگ کرے جس طرح تنزےل کے مخالفوں سے لڑے تھے پھر حضرت علی (ع) کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: میں اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کروگے اور میں اس سے جنگ کروں گا جس سے تم جنگ کرو گے۔تم ھی عروۃ الوثقی ھو اور میرے بعدھر مومن اور مومنہ کے ولی اور امام ھو۔

(اس کے بعد)مزید فرمایا :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اللہ تعالی نے مجھے آپ کے فضائل بیان کرنے کو کھاھے لہٰذا میں لوگوں کے سامنے کھڑے ھو کر ان تک وہ پھنچا رھاھوں جس کا خدا نے حکم دیا ھے پھر ان سے فرمایا:

ان خیانت کاروں سے بچو جو تمہارے لیئے اپنے سینے میں بغض و کینہ رکھتے ھیں اور میری موت کے بعد وہ اس کو ظاھر کریں گے، یہ وہ لوگ ھیں جن پر اللہ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ھیں اس کے بعد حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گریہ کرنے لگے تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کیوں گریہ فرما رھے ھیں : تب آپ نے فرمایا:

مجھے جبرئیل(علیہ السلام) نے خبر دی ھے کہ وہ لوگ ان کے ساتھ ظلم کریں گے اور ان کے حق کو غصب کریں گے وہ ان سے جنگ کرےں گے اور ان کے فرزندوں کو قتل کریں گے اور میرے بعد ان پر ظلم کریں گے [56]-

عبداللہ ابن مسعود کھتے ھیں کہ ھم یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اھل مدینہ میں سب سے افضل علی ابن ابی طالب ھیں اسی طرح یہ روایت بھی انھیں سے ھے وہ کھتے ھیں کہ حضرت علی نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کوستر سورتیں سنائیناور دوسرے لوگوں میں سب سے بھتر انسان علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے پوراقرآن سنایا-[57]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا- تین شخص صدیق

هیں:

١۔مومن آل یٰسےن حبیب النجار نے کہا۔

یا قوم إتّبعوا المرسلین ۔

اے قوم، مرسلین کا اتباع کرو ۔

٢۔مومن آل فرعون جناب حزقیل نے یہ کہا:

أتقتلون رجلا أن یقول ربي الله

کیا تم اس شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب فقط اللہ ہے۔

٣۔لیکن حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام جوان سب سے افضل ہیں[58]

حضرت سلمان اور حضرت ابوذر کہتے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

ألا إنّ هذا أول مَن آمن بي،و هذا أول من ےصافحني یوم القیامة، و هذا الصدےق الأکبر۔وهذا فاروق هذه الامة ےفرّق بین الحق و الباطل وهذا ےعسوب المؤمنین والمال ےعسوب الظالمین۔

جان لو یہ سب سے پہلا شخص ہے جو مجھ پر ایمان لایا یہ پہلا شخص ہے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرے گا یہ صدیق اکبر اور اس امت کا فاروق ہے اور یہی حق وباطل کے درمیان فرق کرے گایہ مومنین کا رہبر وسردارهے اور مال ظالموں کا رہبر ہے ۔[59]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

یا علي طوبیٰ لمن أحبّک و صدق فیک و وےل لمن أبغضک وکذّب فیک۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یا علی بشارت ھے اسی شخص کے لئے جو تم سے محبت کرے اور تیرے بارے میں (نازل ھونے والی وحی)کی تصدیق اور اس شخص کےلئے ھلاکت و تباھی ھے جو تم سے بغض و عداوت رکھے اور تم پر نازل ھونے والی وحی کو جھٹلائے-[60]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

من أراد أن ينظر الیٰ نوح في عزمہِ،والیٰ آدم في علمہ، والیٰ ابراهیم فیحلمہِ، والیٰ موسیٰ في فطنتہِ، والی عیسیٰ في زھدہ فلینظر الیٰ علي بن أبي طالب۔

جو شخص نوح کا عزم‘ آدم کاعلم‘ ابراھیم کا حلم ‘موسی کی ذہانت و فطانت اورعیسیٰ کا زھد دیکھنا چاھتا ھے اسے چاھیے کہ وہ علی ابن ابی طالب کو دیکھ لے-[61]

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا دعوت حق کی طرف تین اشخاص سابق ھیں حضرت موسی کے زمانہ میں حضرت یوشع بن نون نے سبقت کی حضرت عیسی کے زمانہ میں صاحب یسٰین نے سبقت کی اورحضرت محمد(ص)کے زمانہ میں علی (ع)ابن ابی طالب نے سبقت کی ھے-[62]

عبد اللہ ابن مسعود کہتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

النظر الی علی عبادة“

علی کی طرف دیکھنا عبادت ھے -[63]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ھیں ۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مجھے بتایا کہ میرے بعد امت تجھ پر ظلم کرے گی۔[64]

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ھیں ۔ ھم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ساتھ تھے انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ھم دونوں مدینہ سے باھر کی سمت نکل پڑے، راستے میں ایک باغ آیا۔

میں نے کہا:

یا رسول اللہ کتنا اچھا باغ ھے:

آپ (ص)نے فرمایا:

جنت میں اس سے بھی بھترباغ آپ(ص) کی ملکیت ھے ۔

پھر ھمارا گزر ایک اور باغ سے ھوا۔

میں نے کھا: یا رسول اللہ یہ بھی کتنا اچھا باغ ھے۔

حضرت نے فرمایا جنت میں آپ (ع)کا اس سے بھی خوبصورت باغ ھے۔

یہاں تک کہ ھم سات باغوں سے گزرے اور ھر باغ کے بارے میں میں نے یھی کھاکہ یہ کتنا اچھا اور خوبصورت باغ ھے حضرت نے ھر مرتبہ فرمایا جنت میں آپ کا اس سے بھی اچھا باغ ھے جب میرا راستہ ان سے جدا ھونے لگا تو مجھے قریب بلایا اور پھر گریہ کرنے لگے ۔

میں نے عرض کی یا رسول (ص)اللہ آپ گریہ کیوں فرما رھے ھیں حضرت نے فرمایا لوگوں کے دلوں میں آپ(ع) کے متعلق ایسا بغض موجود ھے جو میری وفات کے بعد آپ (ع)پر ظاھر ھو گا ۔میں نے عرض کی یا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول اللہ میرا دین تو سالم رھے گا فرمایا آپ (ع)یقینا میرے دین پر سالم رھیں گے۔[65]
حارث ھمدانی کھتے ھیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:
حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زبان مبارک سے اللہ تعالی کا یہ فیصلہ صادر ھوا ھے:
أنہ لا یحبنی الاّ مؤمن ولا یُبغضني الاّ منافق وقد خاب من افتریٰ ۔
فقط مجھ علی سے محبت کرنے والا مومن ھے اور مجھ سے بغض رکھنے والا منافق ھے اور جھوٹ و افتراء باندھنے والا نقصان اٹھائے گا۔[66]
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ھیں :حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زوجہ حضرت ام سلمہ سے حضرت علی ابن ابی طالب کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سنا ھے:
انّ علیا وشیعتہ هم الفائزون
یقینا(حضرت) علی (ع) اور اس کے شیعہ ھی کامیاب ھیں۔[67]
ابن عبا س کھتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا:
حب علی بن ابی طالب یأکل السیئات کما تأکل النار الحطب۔
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت گناھوں کو اس طرح کھا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جاتی هے جس طرح آگ لکڑی کو راکھ بنا دیتی هے -[68]

ابن عباس کهتے هیں کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے پوچھا کیا جھنم سے بچنے کا کوئی طریقہ هے؟ فرمایا جی ہاں میں نے کهاوہ کیا هے؟ تو حضرت نے فرمایا:

حب علي بن أبي طالب۔

وہ علی ابن ابی طالب (علیہ السلام)کی محبت هے -[69]

ام سلمہ کهتی هیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس تشریف لائے تو حضرت (ص)نے فرمایا جھوٹا هے وہ شخص جو یہ دعوی کرے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا هے جب کہ وہ علی (ع) سے بغض رکھتا هو-[70]

ابن عباس کهتے هیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے ان کلمات کے متعلق سوال کیا گیا جنهیں حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی سے سیکها اوران کے ذریعہ توبہ کی تو ان کی توبہ قبول هوئی تو حضرت (ص)نے فرمایا:

اسألک بحق محمد وعلي وفاطمہ والحسن والحسین الا تبت عليّ فتاب علیہ۔

وہ کلمات محمد(ص) ۔علی (ع)۔فاطمہ(ع)۔حسن (ع)۔حسین (علیهم السلام)هیں جن کا واسطہ دے کر حضرت آدم (ع)نے سوال کیا اور توبہ کی تو ان کی تو بہ قبول هوئی -[71]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عبد الرحمن بن عوف کهتے هیں کہ باطل احادیث کے ساته خالص احادیث کے مخلوط اور مشتبہ هو جانے سے پهلے مجه سے یہ حدیث سن لو۔ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یہ فرماتے هوئے سنا:

"انا الشجرة و فاطمہ فرعها وعلي لقاحهاو الحسن والحسین ثمرتهاو شےعتنا ورقها وأصل الشجرةفي جنةعدن۔"

میندرخت هوں ۔فاطمہ(ع) اس کی شاخیں هیں۔ علی (ع) اس کا تنا هیں۔ حسن(ع) اورحسین (ع)اس کے پهل هیں اور همارے شیعہ اس درخت کے پتے هیں اور اس مبارک درخت کی جڑیں جنت الفردوس میں هیں ۔[72]

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیهاسے فرمایا:

کیا آپ جانتی هیں کہ اللہ تعالی نے زمین والونکی طرف جب رخ کیا تو سب سے پهلے آپ کے باپ کو منتخب کیا اور پهر آپ کے شوهر کو منتخب فرمایا اس نے میری طرف وحی بهیجی هے کہ مینعلی (ع) کو اپنا جانشین اور وصی مقرر کروں۔[73]

جناب عمار بن یاسر کهتے هیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا :

اوصي مَن آمن بي وصدّقني بولایة علي بن أبي طالب، فمن تولاّہ فقد تولاّني ومَن تولاّني فقد تولیٰ اللّٰہ عزوجل۔

جو بهی مجه پر ایمان لایا میں اسے وصیت کرتا هوں کہ وہ میری رسالت کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تصدیق علی ابن ابی طالب (ع)کی ولایت کے ساتھ کرے جو شخص ان کی ولاےت کا اقرار کرتا ھے وہ مجھ سے محبت رکھتا ھے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ھے تو وہ یقینا اللہ سے محبت رکھتا ھے ۔[74]

حدیث طائر :

انس ابن مالک کھتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو ایک پرندہ تحفہ کے طور پر دیا گیا جب آپ نے تناول فرمانا چاھاتو فرمایا: پروردگارا!

جو تجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ھے اسے میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اسے تناول کرے چنانچہ اسی وقت میں حضرت علی (ع)ابن ابی طالب(ع) تشریف لائے اور پوچھا کیا میں حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آسکتا ھوں۔ وہ کھتاھے۔

میں نے کھااجازت نھیں ھے کیونکہ میں چاھتاتھا کہ حضرت کے ساتھ انصار سے کوئی شریک ھو، آپ چلے گئے۔ پھر دوبارہ واپس آئے اور پھر اجازت طلب فرمائی۔ تو حضرت رسول خدا (ص)نے آپ(ع) کی آواز کو سن لی اور فرمایا: یاعلی اندر تشریف لائیے اور پھر فرمایا۔ پروردگارا یھی تیرا محبوب ھے ، یھی تیرا محبوب ھے۔[75]

مخنف بن سلیم کھتے ھیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری گھوڑے پر سوار ھو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کر ھمارے پاس آئے میں نے ان سے کھا،اے ابو ایوب انصاری آپ نے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ھمراھی میں مشرکین سے قتال کیا تھا لیکن اب مسلمانونسے قتال کرنے میں لگے ھوئے ھو، حضرت ابوایوب انصاری نے جواب دیا:

مجھے رسول خدا نے تین قسم کے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا تھا:

۱)ناکثین۔

2)قاسطین۔

۳)مارقین -

اب تک میں نے فقط قاسطین اورناکثےن سے جنگ کی ھے کیا ھے اب انشاء اللہ مارقےن سے جنگ کرنے ولا ھوں ۔میدانوں' میں راھوں اورنھروان میں میرے لیئے کوئی فرق نھیں کہ یہ قاسطین اور ناکثین اور مارقین کوئی بھی ھوں[76]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: أنا و علي من شجرة واحده والناس من أشجار شتی۔ میں اور علی (ع) شجرہ واحدہ سے ھیں جبکہ لوگ مختلف اشجار سے ھیں۔[77]

جناب شیخ صدوق اپنی کتاب اکمال میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث نقل کرتے ھیں امام نے فرمایا مجھ سے میرے والد محترم نے اور ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے ان کے آباء اجدادنے اور ان سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اس حدیث کو بیان فرمایا:

وأنا وعلى أبوا هذه الأمُّة من عرفنا فقد عرف اللّٰہ ومن أنكرنافقد أنكر اللہ عزوجل و من على سبطا أمتُي وسيدا شباب أهل الجنة،الحسن والحسين' من ولد الحسين تسعہ ۔ طاعتهم طاعتي و معصےتهم معصےتي ، تاسعهم قائمهم و مهديهم۔

میں اور علی (ع) اس امت کے باپ ھیں جس نے ھمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچانا اور جس نے ھمارا انکار کیا اس نے اللہ تعالی کا انکار کیا اور علی (ع) سے میرے دو نواسے ھیں اور جوانان جنت کے سردار ھیں وہ حسن (ع) وحسین (ع) ھیں اور حسین (علیہ السلام)کی اولاد سے ۹بیٹے ھوں گے، ان کی اطاعت میری اطاعت ھے اور ان کی نافرمانی میری نا فرمانی ھے اور ان میں (نویں) حضرت قائم اور مھدی (عج) ھیں ۔[78]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

اے ابن سمرہ جب خواھشات پر اگندہ ھوں اورآراء متفرق ھوں تو آپ پر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف رجوع کرنا لازم ھے، کیونکہ وہ میری امت کے امام اور میرے بعد میرے خلیفہ ھیں ۔[79]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

الائمة بعدي اثنا عشر أوّلهم علي وآخرهم القائِم هم خُلفائي و أوصيائي۔

میرے بعد بارہ امام ھیں ان میں پھلے حضرت علی علیہ السلام اور آخری حضرت قائم (عج) ھیں یہ سب کے سب میرے خلفاء اور اوصیاء ھیں ۔[80]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

[1] صحیح تر مذی ج۲ ص۳۰۸،اسد الغابہ ج۲ ص۱۲،سیوطی در منثور ذیل آیت وغیرہ

[2] صحیح ترمذی،ج2، ص 308. اسد الغابه، ج2ص12. سیوطی در منثور ذیل آیت.

[3] ابو لغیم کی کتاب حلیة الاولیاء ج۱ص ۳۵۵۔اسی روایت کو خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد ج۸ص۴۴۲ پراورصاحب کنزالعمال نے ج۷ ص ۵ ۲ ۲ پر بیان کیاھے۔

[4] کنز العمال ج ۱ ص ۴۷۔

[5] مستدرک الصحیحین ج ۳ ص ۱۰۹ ۔

[6] صواعق محرقہ ابن حجر ص ۷۵۔

[7] بحوث فی الملل والنحل ج۱ص۳۲۔شیخ سبحانی۔

[8] مستدرک الصحیحین ج ۲ ص ۳۴۳۔

[9] کنز العمال :جلداص۲۵۰۔

[10] مجمع الزوائد الهیثمی ج ۹ ص ۱۶۸۔

[11] ذخائر عقبی محب طبری ص ۲۰ ۔

[12] صواعق محرقہ ابن حجر ص۱۵۳ ۔

[13] کنزالعمال ج۶،ص۱۵۳۔

[14] فیض القدیر ج ۴ص ۳۵۶۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[15] فضائل خمسہ من صحاح ستہ فیروز آبادی ج۲ ص۶۶۔

[16] مجمع الزوائد ج۹ص۱۶۸۔اور صواعق محرقہ ابن حجر ص۲۳۶۔

[17] مستدرک الصحیحین ج۳ص۱۴۹،صواعق محرقہ ابن حجر ص۲۳۶۔

[18] مستدرک الصحیحین ج۳،ص۴۵۸۔

[19] ذخائر العقبی، المحب الطبری ص۱۷ ۔صواعق محرقہ ابن حجر ص۲۳۶۔

[20] ذخائر عقبی ص ۲۳۔

[21] ریاض النضرة ج۲ ص ۱۹۹۔

[22] کنز العمال ج۶ ص۲۱۸۔

[23] مجمع الزوائد ج۹ ص ۱۷۲۔

[24] ذخائر عقبی محب طبری ص ۱۷۔

[25] کنز العمال ج ۷ ص ۲۱۴۔

[26] ذخائر عقبی محب طبری ص ۱۸۔

[27] تاریخ بغدادخطیب بغدادی ج۲ص۱۴۶۔

[28] اس مطلب کو زمخشری نے کشاف میں آیت مودة کے ذیل میں بیان کیا ھے ۔

[29] کنوز الحقائق مناوی ص ۵۔

[30] مستدرک الصحیحین ج ۳ص ۱۰۷۔

[31] الاستعاب ابن عبد البر ج۲ ص ۴۶۶ ۔

[32] ریاض النضره ج ۲ ص ۲۱۴۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[33] الامامہ والسےاسہ ص۹۷۔

[34] نور الابصارشبلنجی ص۷۳ ۔

[35] مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر ج ۱۸ ص۴۵ ۔

[36] ارشاد ‘ج۱‘ص۱۵۶‘اس طرح مناقب خوارزمی ص۱۳۳‘ابن اثیر کی تاریخ کامل ج۲ص۲۷۸’مجمع الزوائد الهیثمی ‘ج ۹ ص ۹ ۰ ۱ ۔

[37] الارشاد شیخ مفید بْ ج ۱ ص ۴۹ تا ۵۰۔

[38] بعض روایات میں ”علی علیہ السلام کی ایک ضربت “آیا هے (مترجم)

[39] مستدرک الصحیحین ج۲،ص۳۲۔

[40] ارشاد شیخ مفید ج۱ ص۶۴ ، اسی طرح صحیح بخاری کتاب جہاد والسےر فی باب افضل من اسلم علی ےدہ رجل۔

[41] حلیة الاولےا ج۱ ص۶۳ ارشاد مفید ج۱ص۴۶ اور مجمع الزوائدجلد ۹ص۱۲۱: ۔

[42] مجمع الزوائد ج۹ ص۱۰۵ ،انهی الفاظ سے ملتے جلتے الفاظ میںابن عساکر نے اسے مختصرتاریخ دمشق ج ۱۷ ص۳۳۴ پر ذکر کیا هے اور شیخ مفید نے ارشاد ج۱ ص ۱۷۶ ،پر ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ج۷ص۳۲۸ ،اور اس کے علاو ہ دوسری اهم تاریخی کتب نے مختلف الفاظ میں اس واقعہ کو بےان کےا هے ۔

[43] البدایہ والنہایہ ابن کثیر ج۷ ص۳۱۸ اور ابن عبدالبر نے بهی استعاب میں بےان کیا هے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[44] ارشاد شیخ مفید ج ۱ ص۳۸۔

[45] مجمع الزوائد ج ۹ س۱۱۴۔

[46] صواعق محرقہ ابن حجر ص۱۲۲ اور مجمع الزوائد ج ۹ ص۱۱۰۔

[47] کنز العمال ج۶ س۱۵۷۔

[48] مراجعات علامہ شرف الدین موسوی ص۱۷۸۔

[49] الارشاد و،شیخ مفید ج۱ ص۶۶،۶۵ ،تاریخ یعقوبی ج ۲ ص۷۶ سیرت ابن هشام ج ۴ س۱۹۰۔

[50] المراجعات امام شرف الدین موسوی ص۱۷۶۔

[51] مستدرک الصحیحین ج۳ص۱۲۹ ،پهر صاحب کتاب کهتے هیں کہ یہ صحیح الاسناد حدیث هے، اسی طرح اس حدیث کو کنز العمال نے ج ۶ ص۱۵۳ حدیث ۲۵۲۷ میں بےان کیا هے ۔

[52] کنزالعمال ج۶ ص۲۱۷ ،حدیث ۳۸۱۹، انهی الفاظ سے ملتے جلتے الفاظ میں ابو نعیم نے بهی اپنی کتاب حلیة ج ۱ ص۸۶ پر اس حدیث کو نقل کےا هے۔

[53] حلیة ا لا ولیا ء ابی نعیم ج۱ ص۶۷۔

[54] مستدرک الصحےےن ج۳ص۲۲۶ ،جامع الصغیر سیوطی ص۱۰۷۔

[55] حلیة الاولیا ء ج۱س۶۴۔

[56] المناقب الخوارزمی ص ۶۱ ۔۶۲۔

[57] مجمع الزوائد ج۹ ص ۱۱۶۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[58] مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر ج۱۷ص۳۰۷۔

[59] مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر ج ۱۷ ص ۳۰۶۔

[60] مستدرک صحیحین ج ۳ ص۱۳۵ ۔

[61] آیت مباہلہ کے معنی میں تفسیر کبیر رازی ج۲ ص۲۸۸۔

[62] صواعق محرقہ ابن حجر ص ۱۲۵۔

[63] مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۱۹۔

[64] مستدرک الصحیحن ج۳ ص ۱۴۰،چنا نچہ صاحب مستدرک کہتے ھیں کہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے درست ھے اس روایت کو خطیب بغدادی نے اپنی کتاب تاریخ کی ج ۱۱ ص ۲۱۶ پر بھی بیان کیا ھے۔

[65] مجمع الزوائد ج ۹ ص۱۱۸ تاریخ بغداد ج۱۲ ص۳۹۸۔

[66] ارشاد مفید ج۱ ص۴۰۔ بحار الانوار ج ۳۹ ص ۲۵۵۔

[67] علامہ مجلسی کی البحار ج ۶۸ص ۳۱ ارشاد شیخ مفید ج ۱ ص۴۱۔

[68] کفایۃ الطالب حافظ محمد یوسف کنجی ص ۳۲۵۔

[69] کفایت الطالب ص ۳۲۵ ۔

[70] کفایۃ الطالب حافظ الکنجی ص ۳۲۰ ۔کنز العمال ج ۶ ص ۳۹۹۔

[71] درمنثور سیوطی تفسیر ذیل آیت سورہ بقرہ فتلقی آدم من ربہ کلمات۔

[72] مستدرک الصحیحین ج ۳ ص ۱۶۰۔

[73] مجمع الزوائد ج ۸ ص۲۵۳ کنز العمال ج۶ ص ۱۵۳۔

[74] کفایۃالطالب حافظ کنجی شافعی،ص ۷۴ ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[75] ارشاد شیخ مفید ج ۱ ص ۳۸، کفایۃ الطالب ـحافظ الکنجی شافعی ص ۱۴۵، کنز العمال ج۶ ص ۴۰۶۔

[76] کفایۃ الطالب ص۱۶۹ ،اسد الغابہ ج۴ص۳۳۔

[77] کنز العمال ج۶ص ۱۵۴۔

[78] مراجعات سید شرف الدین المراجہ ۶۲ص۲۰۲ بحوالہ صدوق مرحوم کی کتاب اکمال دین و اتمام النعمة۔

[79] مراجعات امام شریف الدین مراجعہ ۶۲ص ۲۱۰ بحوالہ کتاب صدوق اکمال الدین۔

[80] مراجعات امام شرف الدین کے مراجعہ ۶۲ ص۲۰۱ پررجوع کریں وہاں انھوں نے جناب صدوق کی کتاب اکمال الدین و اتمام النعمةکے حوالے سے اس حدیث نقل کیا ھے ۔

چوتھی فصل

صفات کمال

وہ گھر جس میں عظیم ترین انسان رھتا تھا جو روئے زمین پر ایسا کامل ترین انسان تھا کہ جسے اللہ تعالی نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا تا کہ وہ انسانوں کو الٰھی رنگ میں (ھدایت کرے) بدل دے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسی طیّب و طاھر گھر میں حضرت علی علیہ السلام نے اپنی زندگی گزاری اور آپ کی تربیت اسی کامل ترین انسان یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمائی ۔

جس کا معلم وحی الٰھی کا حامل ھو وہ کیوں نہ اپنی حیثیت میں منفرد ھو اس کی ھدایت کا نور دنیا میں اس طرح چمکا کہ آنے والی نسلوں کو حیرت میں ڈال دیا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کھا۔

ذا علی بشر کیف بشر ربہ فیہ تجلی و ظھر

یہ علی (ع) کیسے بشر ھیں جو صفات الھیہ کا مظھر ھیں ۔

۱۔علم

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے صفات کمال میں پھلی صفت علم ھے۔

ابن حدید کھتے ھیں۔

حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کسی شخص کے متعلق یہ نھیں کھاجا سکتا کہ ھر فضیلت اس کی ذات سے پھوٹتی ھو ھر فرقہ کی انتہاء انھی کی طرف ھو ھر گروہ اسی کی طرف جذب ھونے کا متمنی ھو۔

آپ جانتے ھیں کہ علوم میں سب سے اعلی علم ،علم الٰھی ھے آپ(ع) کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کلام میں اس علم کے اقتسبات موجود ھیں۔ آپ(ع) ھی سے یہ کلام نقل ھوا ھے آپ کی طرف ھی اس کلام کی ابتداء و انتھاھے۔

اھل توحید و عدل اور ارباب نظر کے عنوان سے شھرت رکھنے والے معتزلہ بھی آپ کے شاگرد ھیں کیونکہ معتزلہ کے بزرگ واصل بن عطا،ابوہاشم عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کے شاگرد ھیں اور ابوہاشم اپنے والد کے اور ان کے والد حضرت امیر علیہ السلام کے شاگرد ھیں ۔ جہاں تک اشعریہ کا تعلق ھے اس گروہ کے سر کردہ ابوالحسن اشعری ھیں، آپ ابو علی جبائی کے شاگرد ھیں اور ابوعلی جبائی کا شمار معتزلہ کے بزرگوں میں ھوتا ھے۔لہٰذا اشعریہ کی بازگشت معتزلہ کی طرف ھی ھے اور ان کے معلم حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ھیں ۔اورامامیہ اور زیدیہ کا حضرت میر علیہ السلام کا شاگرد ھونا بہت ھی واضح اور روشن ھے -[1]

اسی طرح علوم میں سب سے اھم علم ،علم فقہ ھے اس علم کے بانی بھی حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام ھیں، اسلام کے ھر فقیہ کی بازگشت آپ کی طرف ھے ۔

مذاھب اربعہ کے آئمہ جیسے امام ابو حنیفہ ،امام شافعی ،امام احمدابن حنبل اور امام مالک ھیں ان لوگوں کا آپ کی طرف رجوع کرناواضح ھے کیونکہ یہ لوگ شخصی طور پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاگرد ھینیا ان میں سے بعض آپ(ع) کے شاگردوں کے شاگرد ھیں جیسا کہ امام مالک ھیں انھوں نے ربیعہ الرای کے پاس علم حاصل کیا انھوں نے عکرمہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے اور عکرمہ نے ابن عباس سے اور ابن عباس حضرت امیر علیہ السلام کے شاگرد تھے -[2]

شیعہ اور اہل سنت کی کتب میں یہ روایت ہے کہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا :

"أقضاكم علي "

تم میں سب سے بڑے قاضی علی(علیہ السلام) ہیں۔

قضاوت فقہ کی ہی ایک قسم ہے جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے جب حضرت علی(ع) کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو بارگاہ خداوندی میں عرض کی بار الہاس کے دل و زبان کو مضبوط و محکم رکھنا حضرت امیر علیہ السلام کہتے ہیں امت میرے کسی بھی فیصلے میں شک نہ کرتی تھی-[3]

ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشادفرمایا:

علي بن أبي طالب أعلم أُمتِّي وأقضاهم فيما آختلفوا فيہ من بعدي۔

علی ابن ابی طالب میری امت میں سب سے زیادہ صاحب علم ہیں میرے بعد ہر قسم کے اختلافات کا سب سے بہتر فےصلہ کرنے والے ہیں-[4]

ابو سعید خد ری کہتے ہیں کہ میں ُنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

أ نا مدينة العلم و علي بابها فمن اراد العلم فليقتبسہ من علي -[5]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں علم کا شہر ھوں اور علی(ع) اس کا دروازہ ھے جو علم حاصل کرنا چاھتا ھے اسے چاہئے کہ وہ علی (ع) سے حاصل کرے۔

عبداللہ بن مسعود کھتے ھیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حضرت علی کو ایک طرف بلایا آپ ھم سے علیحدہ ھو گئے جب واپس آئے تو ھم نے وجہ پوچھی حضور(ص)نے حضرت علی سے فرمایا انھیں جواب دیں۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

علّمَنِی رسول اللہ(ص) ألف بابٍ مِنَ العلمِ ینفتَح لِي من کل باب ألفَ باب۔

رسول اللہ نے مجھے علم کے ایک ہزار ابواب کی تعلیم دی، جس کے ہر باب سے ہزار ابواب میرے لئے کھل گئے ھیں -[6]

اسی طرح باقی تمام علوم کے موجد بھی حضرت علی علیہ السلام ھیں مثلا علم تفسیر ھے اس میں آپ کو ید طولیٰ حاصل ھے آپ کی نظر کتب تفسیر میں نظر واحد ھے اس کے مصداق آپ کے اور ابن عباس کے شاگرد قدح معلی ھیں آپ کھتے ھیں،

فوالذی فلق الحبہ وبرأ النسمہ لو سألتموني عن آیة ، آیےةفي لیل نزلت أ و في نهار مکیُّها ومدنےُّها ، سفریُّها وحضریےها ناسخها ومنسوخها ومحکمها و متشابهها وتأویےلها وتنزیلها لأخبرتکم۔

مجھے اس رب کی قسم جس نے گٹھلی کو چیرا اور مخلوقات کو پیدا کیا اگر تم مجھ سے کسی آیت کے متعلق سوال کرو کہ فلاں آیت رات میں نازل ھوئی یادن میں نازل ھوئی وہ مکی ھے مدنی ھے، سفر میں نازل ھوئی یا حضر

میں ناسخ ھے یامنسوخ، متشابہ ھے یا محکم ھے اس کی تاویل کیا ھے اس کی وجہ تنزیل کیا ھے میں ھر چیز کے متعلق تمھیں جواب دوں گا ۔[7]

اس طرح حضرت نے یہ بھی فرمایا:

ما من آية الا وقد علمتُ فيمن نزلت وأين نزلت في سهل أوجبل وإنَّ بين جوانحي لعلماً جمّاً۔

کوئی بھی آیت ایسی نھیں ھے جس کے متعلق میں نہ جانتا ھوں کہ وہ کس کے متعلق نازل ھوئی ھے اور کہاں نازل ھوئی ھے زمین پر نازل ھوئی ھے یا پہاڑ پر۔ میرے سےنے میں ٹھاٹےں مارتا ھوا سمندر ھے ۔[8]

ابن عباس سے سوال کیا گیا کہ آپ کے چچازاد بھائی اور آپ کے علم میں کیا نسبت ھے ؟ابن عباس کھتے ھیں سمندر کے مقابلہ میں جو قطرہ کو نسبت ھے وھی نسبت علی علیہ السلام کے اور میرے علم میں ھے۔[9]

اسی طرح علم نحو ، اخلاق ، تصوف ،کلام اور فرائض وغیرہ کے مؤسس اور بانی بھی حضرت علی علیہ السلام ھیں اور آپ نے ھی ان علوم کے اصول اور فروع کی تشرےح فرمائی ھے جیسا کہ علم نحو کے جوامع ابو الاسود الدؤلی کوکلمہ کی اسم فعل حرف کی طرف تقسیم ، معرفہ نکرہ اعراب اور حرکات کی پہچان کی تعلیم آپ نے ھی فرمائی ھے ۔یہاں تک کہ شرح نھج البلاغہ میں ابن حدید کھتے ھیں آپ جس قدر علوم کی انتہاء تک پھنچے ھوئے تھے انھیںمعجزات کھنا بعےد معلوم نھیں ھوتا کیونکہ اس طرح کے حصر اور استنباط کرنا قوت بشر سے باھر ھے۔[10]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مکارم اخلاق :

علم مکارم اخلاق میں حضرت کو تمام بنی نوع انسان پر فضیلت حا صل تھی جو کچھ اس علم کے متعلق ان سے سنا اور دےکھا گیاان سے قبل کسی سے نہیں سنا اور دےکھا نہینگیا چنا نچہ صعصہ بن صوحان وغیرہ آپ(ع) کا وصف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :وہ ہم میں نہایت نرم دل ‘شدید متواضع اور جلدی بات کو قبول کرنے والے تھے ۔ہم ان سے ایسے ہبیت زدہ رہتے تھے جیسے ایک پابندسلاسل قیدی مسلح دروغہ کے سامنے سہما ہوا ہوتاھے -[11]

معاویہ ایک دن قےس بن سعدی بن عبادہ سے کہتا ھے اللہ ابوالحسن پر رحم کرے وہ ہشاش بشاش اور صاحب مزاح تھے۔ میں نے جواب دیا۔

جی ہاں !حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے اصحاب سے مزاح اور تبسم فرمایا کرتے تھے کہ میں تجھے دیکھ رہاھوں کہ تو حضرت علی (ع)کی نکوھت کر کے خوش ھونا چاھتاھے خدا کی قسم وہ اسی مزاح اور خندہ روئی کے باوجود بھوکے شیر سے بھی زیادہ ھیبت رکھتے تھے یہ ان کے تقویٰ کی ھبیت تھی ان سے لوگ اس طرح ڈرتے تھے جس طرح تجھ سے یہ شامی احمق ڈرتے ھیں-[12]

واقعا آپ کی ذات گرامی ھشاس بشاس تھی،یہاں تک کہ جب عمر ابن خطاب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے آپ کو خلیفہ بنانا چاھاتو آپ سے کہا۔خدا کی قسم اگروالد کی طرف سے آپ میں یہ خصلتےں نہ ھوتےنتوآپ خلیفہ تھے۔[13]ابن حدید کھتے ھیں کہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہ عیب ھے یا یہ عیب ھے کہ انسان سخت دل ھو اور لوگ اس سے نفرت کرےں ۔

علم تصوف :

جھاں تک علم تصوف کا تعلق ھے ارباب طریقیت اور اصحاب حقےقت تصفیہ باطن اور تزکیہ نفس کی جتنی صورتےں ھیں ان تمام کی نسبت حضرت علی علیہ السلام کی طرف ھے یہ لوگ اپنے طریق کی باز گشت آ پ ھی کی طرف لے جاتے ھیں۔[14]

علم کلام :

اصحاب رسول حضرت علی علیہ السلام کے مقابلے مینعلم کلام میں اپنی کم علمی کا اظہار کرتے ھیں کہ آپ علم کلام کے ایسے شھسوار ھیں جن کی گرد کو کوئی چھو نہیں سکتا آپ کے علم کا احاطہ ممکن نہیں ھے۔ اگر آپ کے خطبوں پرایک نظر کی جائے تو معلوم ھوگا کہ آپ ھی اس گھاٹ پر اترنے والے سب سے پھلے شخص ھیں یہ علوم آپ کے ساتھ مخصوص ھیں آپ کے خطبو ں میں وجوب معرفت خدا تعالی، خدا کی واحدنےت ،اس کے ساتھ کسی کو تشبیہ دینے کی نفی اور خدا تعالی کے اوصاف کا تذ کرہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بدرجہ اتم موجود ھے۔آپ نے ایک دن کسی شخص کو یہ کھتے ھوئے سنا کہ خدا سات مختلف قسم کے پردوں میں پوشےدہ ھے حضرت نے اس سے فرمایا:تیرے لئے ھلاکت ھو خداوند متعا ل اس سے منزہ و مبرا ھے کہ وہ کسی چیز میں پوشےدہ ھو یا اس میں کوئی چیز پوشےدہ ھو پاک و پاکیزہ ھے وہ ذات اسے مکان کی احتیاج نھیں ھے اور زمےن پر موجود کوئی چیز اس سے مخفی نھیں ھے۔[15]

علم میراث:

جہاں تک علوم فرائض کا تعلق ھے آپ کی طرح کوئی بھی اس علم میں ثابت قدم نھیں ھے چنانچہ آپ(ع) کے کو دیکھ کر صاحبان عقل دنگ رہ جاتے ھیں اوراس بات کی گواھی دیتے ھیں کہ آپ(ع) اس میدان میں بے مثل و بے نظےر ھیں کوئی اےسا مادی اور معنوی مسئلہ نھیں جس کا جواب آپ(ع) نے عناےت نہ کیا ھو۔ (ھماری جانےں آپ(ع) پر قربان ھوں) آپ (ع)اتنا واضح اور روشن جواب دیتے ھیں کہ عقلیں دنگ رہ جاتےں۔ چنا نچہ آپ (ع)منبر پر تشریف فرما تھے ایک شخص آپ (ع)سے سوال کرتا ھے:

اے امیر المومنین میری بےٹی کا شوھر انتقال کر گیا ھے اس نے کچھ مال و منال چھوڑا ھے اس میں میری بےٹی کونواں حصہ دیاگیا ھے میں آپ(ع) سے انصاف کا طلب گار ھوں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت نے فرمایا: یہ بتا کہ اس شخص کی دو بیٹیاں ھیں ۔
وہ کھنے لگا جی ہاں۔
حضرت نے فرمایا:
اس میں تمہاری بیٹی کا نواں حصہ ھے تو اب اس سے زیادہ ایک پائی کا مطالبہ بھی نہیں کرسکتا اس کے بعد آپ(ع) نے دوبارہ خطبہ دینا شروع کیا۔
علی ابن عبیس اربلی (قدس سرہ) کھتے ھیں کہ پلک جھپکنے سے پھلے ھی آپ کے جوابات حاضر ھوتے تھے آ پ کو معلوم ھونا چاھیے کہ حضرت علی علیہ لسلام توصیف کی حدود سے کھیں آگے تھے۔[16]

مسئلہ دینار:
آپ کے پاس ایک عورت آئی جبکہ آپ پابہ رکاب تھے۔
کھنے لگی:
اے امیرالمؤمنین میرابھائی مر گیا ھے اس نے چھ (۶)سودینار میراث چھوڑی ھے اورانھوں(وارثوں)نے اس میں سے مجھے ایک دینار دیاھے ۔میں آپ سے انصاف کا سوال کرتی ھوں؟
حضرت نے فرمایا : تیرے بھائی کے پسماندگان میں دو بیٹیاں ھیں ۔
اس نے کھاہاں ۔
حضرت نے فرمایا:
ان کے لئے دو ثلث جو کہ چار سو دینار ھے ۔اس کی ایک ماںھے اس کے

لئے سدس ھے جو کہ ایک سو دینار ھے اوراس کی ایک بیوی ھے اس کے لئے ثمن ھے جو پچھتر دینار ھے۔ اورتیرے بارہ بھائی ھیں بقیہ پچیس دینار میں سے ان میں ھر ایک کے لئے دو دینار ھیں اورتیرے لیے ایک پس تو نے اپنا حصہ لے لیا ھے۔پھر آپ گھوڑے پر سوار ھوئے اور چلے گئے ۔

علم بلاغت اور علم بیان :

ان علوم میں بھی آپ(ع) کے علم کی حدود تک کوئی نھیں پھنچ سکتا کیونکہ آپ کا کلام امام الکلام ھے معانی اور الفاظ کے ایسے جواھر آپ(ع) کے کلام سے عیاں ھیں جن کی چمک دل میں اترتی ھے تو رونگٹے کھڑے ھو جاتے ھیں اور آپ (ع)کے کلام کی باریکیاں اور نزاکت کوئی نھیں سمجھ سکتا آپ (ع) کا کلام تمام مخلوق کے کلام سے زیادہ فصیح ھے اعلی وپختہ رائے کے حامل ارباب لغت و صنعت یھاں تک کھتے ھوئے نظر آتے ھیں :

ان کلامھم دونَ کلام الخالق و فوقَ کلامِ المخلوق ۔

آپ (ع) کا کلام خالق کے کلام سے کم لیکن تمام مخلوق کے کلام سے بلند و بالا ھے۔

اگر ھم ان علوم کی تفصیل کو بیان کرنا چاھیں جو آپ (ع) کی طرف منسوب ھیں اور آپ مشھورھیں مثلاً علوم ریاضیات ،علوم فلکیات ،علوم حیات ، علوم فلکیات وغیرہ تو ان کے لئے ھمیں طویل کتب لکھنے کی ضرورت ھے ھم فقط گذشتہ مطلب پراکتفاء کرتے ھیں،اب ھم آپ (ع) کے علم و فضل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے متعلق مشہور روایات کا مختصرتذکرہ کرتے ھیں۔
مسجد نبوی میں آپ (ع) کی خلافت پر بیعت ھونے کے بعد آپ (ع) نے فرمایا
:
”یا معشر الناس ،سلوني قبل أن تفقدوني سلوني فان عندی علم الأولین والآخرین أما واللّٰہ لو ثنےت لي الوسادہ لحکمت بین أھل التوارةِ بتوراتِھم۔و بین أھل الانجیل بانجیلھم وأھل الزبور بزبورھم وأھل القرآن بقرآنھم حتیٰ یز ھر کل کتاب من ھذہ الکتب وےقول یارب ان علیا قضیٰ بقضائِک۔“
اے لوگوں مجھ سے سوال کرو اس سے قبل کہ تم مجھے کھو بیٹھو مجھ سے پوچھو کہ میرے پاس اولین اور آخرین کا علم ھے۔
خدا کی قسم اگر میرے لئے مسند علم بچھا دی جائے تو میں اھل تورات کے فیصلے تورات کے مطابق کروں اھل انجےل کے انجیل کے مطابق‘ اھل زبور کے زبور کے مطابق ‘اھل قرآن کے قرآن کے مطابق حکم سناؤ ں گا یہاں تک کہ آپ پر ان میں سے ھر کتاب پوری طرح روشن ھوجائے اور کھے کہ” اے پروردگار علی نے تیرے فےصلوں کے مطابق فیصلے کیے ھیں“۔[17]
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
أ علم أُ متی من بعدي علي بن أبي طالب ۔
میرے بعد میری امت میں سب سے بڑے عالم علی ابن ابی طالب علیہ السلام ھیں۔[18]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایک اور مقام پر حضرت رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے ارشاد فرمایا:

علي وعاء علمی و وصيي وبابي الذي أُوتیٰ منہ -[19]

علی (ع) میرے علم کا مرکز ھے‘ میرا وصی ھے اور میرا اےسا دروازہ ھے جس سے ھر کسی کو آنا ھے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق سوال کیا گیاتو آپ(ص)نے فرمایا :

قُسمت الحِکمةُ عشرةَ أجزاءٍ فأعطي علي تسعة أجزاء والناس جزء اً واحداً

حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا جن میں سے نو حصے حضرت علی علیہ السلام کو عطاء کےے گئے اور ایک حصہ تمام انسانوں کو دیا گیا۔[20]

عبداللہ ابن مسعود کھتے ھیں :

ان القران اُنزل علیٰ سبعۃِ أحرف مامنھا حرف الالہُ ظھرٌ و بطنٌ ان علي بن ابي طالب عندہ علم الظاھر والباطن۔[21]

قرآن مجےد سات قسم کے حروف میں نازل ھوا ھے۔ ھر حرف کا ایک ظاھر اور ایک باطن ھے صرف علی ابن ابی طالب علیہ السلام ھی ھیں جنھیں انکے ظاھرو باطن کا علم ھے۔

جناب عائشہ بنت ابو بکر کھتی ھیں :

علی اعلم الناس بالسنہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علی علیہ السلام سنت کو تمام لوگوں سے زیادہ جاننے والے ھیں-[22]

حضرت علی علیہ السلام فر ماتے ھیں :

میں شب وروز میں جب بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ھوتا اوران سے میں کوئی سوال کرتا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے جواب عناےت فرماتے۔ جو آیت ان پر نازل ھوتی وہ مجھے سناتے اور اس کی تفسیر اور تاویل کی تعلیم دیتے اور خدا وند عالم کی بار گاہ میں میرے لئے دعا کرتے اور وہ یھی چاھتے تھے کہ مجھے ھر اس علم کی تعلیم دیں جو ان کے پاس ھے۔مجھے حلال و حرام ٬امر ونھی ،اطاعت اور معصےت کے متعلق بتاتے اور میرے سےنے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے:

اللھَّم املاء قلبہُ علماً وفھماً و حکماً و نوراً۔

اے پر وردگار عالم اس کے دل کوعلم و فھم وحکمت اور نور سے بھردے ۔

پھر مجھ سے فرماتے میرے پروردگار عالم نے مجھے خبر دی ھے کہ آپ کے بارے میں میری یہ دعا قبول کرلی ھے -[23]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دختر جناب فاطمة الزاھرء سلام اللہ علیھاسے فر مایا :

أما ترضین یافاطمہ انّي زوجتکِ أقدمھم سلماً و اکثر ھم علماً ان اللہ اطّلع اِلیٰ اَھل الارض اِطلاعة فاختار منھم أباکِ فجعلہ نبیا واطلع اِلیھم ثانیةً فاختار مِنھُم

بعلکِ فجعلہ وصیا وأوحیٰ اِلیّ أن أنکحَکِ اِیاہ أما علمتِ یا فاطمہ اِنک بکرامة اللہ اِیاک زوجتک أعظمھم حلماً و أکثرھم علماً وأقدمھم سلماً۔

کیا آپ (ع) اس بات پر خوش نہیں ھیں کہ میں نے آپ (ع) کی شادی اس شخص سے کی ھے جو اسلام میں سب سے اول اورعلم مینسب سے افضل ھے ۔بےشک اللہ جب اھل ارض کی طرف متوجہ ھوا تواس نے پوری مخلوق میں تیرے باپ کو منتخب کیا ھے، اور اسے نبی بنایا اور پھر دوسری مرتبہ اھل ارض کی طرف نگاہ کی تو ان میں آپ(ع) کے شوھر کا انتخاب فرمایا ھے اور ان کو وصی بنایا اور میرے پاس وحی بھیجی کہ میں تیرا نکاح انھیں سے کروں۔

اے فاطمہ کیا آپ (ع)جانتی ھیں کہ اللہ تبارک و تعالی کے نزدیک ان کی بھت عظمت ھے۔ میں تیری شادی اس سے کر رھاھوں جو اھل زمےن میں سب سے زیادہ حلیم ،سب سے زیادہ عالم اور سب سے پھلا مسلمان ھے۔[24]

سعد بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ھیں کہ حضرت عمر ابن خطاب نے کھا:

علي أقضانا ۔

ھم میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی علیہ السلام ھیں ۔

اور ا ن سے کئی مرتبہ یہ جملہ سنا گیا :

لولا علي لھلکَ عمر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر علی (علیہ السلام) نہ ہو تے تو عمر ھلاک ھو جاتا۔[25]
سعید بن مسیب کھتے ھیں کہ حضرت عمر ھر اس مشکل سے اللہ کی پناہ مانگتے جس کی نجات کے لئے حضرت ابو الحسن علیہ السلام نہ ھو ۔[26]
جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنھافرماتی ھیں کہ حضرت ر سول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے متعلق فرمایا:
أنتَ مع ا لحق والحقُ معک ۔
اے علی (ع) آپ(ع) حق کے ساتھ ھیں اور حق آپ (ع)کے ساتھ ھے۔[27]
ابی یسر اپنے باپ سے روایت کرتے ھیں کہ ھم جناب عائشہ کے پاس موجود تھے وہ کھنے لگیں کس نے خوارج کو قتل کیا ھے تو میرے باپ نے کھاانھیں حضرت علی علیہ السلام نے قتل کیا ھے ۔
حضرت عائشہ کھتی ھیں کہ یہ جھو ٹ ھے۔راوی کھتا ھے کہ اس وقت مسروق داخل ھوئے تو عائشہ نے اس سے پوچھا کہ خوارج کو کس نے قتل کیا ھے۔وہ کھنے لگا۔
انھیں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا ھے اس وقت حضرت عائشہ نے کھاجو کچھ میں کھناچاھتی ھوں اس کو کوئی روک نھینسکتا میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے:
علي مع الحق والحق معہ ۔
علی (ع)حق کے ساتھ ھے اور حق علی (ع)کے ساتھ[28]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابو موسی اشعری کہتا ھے کہ میں گواھی دیتا ھونکہ حق علی (ع)کے ساتھ ھے اور دنیا کا مال ودولت دنیا کے لئے ھے۔ میں نے حضرت پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا:

یا علی انت مع الحق والحق بعدی معکاے علی (ع)آپ (ع)حق کے ساتھ ھیں اور میری وفات کے بعد بھی حق آپ(ع) کے ساتھ ھی ر ھے گا ۔[29]

جناب ام سلمہ رضی اللہ عنھا فرماتی ھیں کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا:

علي مع القرآن والقرآن معہ لا یفترقا حتیٰ یردا عليّ الحوض۔

علی قرآن کے ساتھ اور قرآن علی (ع)کے ساتھ ھے یہ دونونایک دوسرے سے جدا نہیں ھوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں گے۔[30]

۲۔شجاعت :

ابن حدید کہتے ھیں کہ جہاں تک شجاعت کا تعلق ھے آپ (ع)سے پہلے اور آپ(ع) کے بعد لوگوں میں کوئی بھی آپ(ع) کی شجاعت کو نہیں پہنچ سکا ،مشہور جنگوں میناٰپ (ع)نے قیامت تک کے لئے ایسی مثالیں قائم کی ھیں کہ جن تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ایسے شجاع تھے جنھوں نے کبھی بھی فرار کا راستہ اختیار نہیں کیا اور نہ ھی کسی بھاگتے ھوئے کا پیچھا کیا اور جس نے بھی آپ (ع) کو مبارزہ کے لئے طلب کیا وہ آپ (ع)کے ہاتھوں قتل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھوا۔ آپ کی ایک ھی ضرب کافی ھوتی تھی دوسری ضرب کی ضرورت ھی نھیں پڑتی تھی اور حدیث میں ھے کہ آپ(ع) کی ضربیں بھت شدید ھوتی تھیں۔[31]

جب حضرت امیر علیہ السلام نے معاویہ سے مبارزہ طلبی کی تاکہ جنگ میں دونوں میں سے ایک کے مارے جانے سے لوگ سکون کی زندگی بسر کر سکیں اس وقت عمر بن عاصی نے معاویہ سے کھا: علی (ع)نے تمھارے ساتھ انصاف کیا ھے۔

معاویہ نے کھاجب بھی تم مجھے نصیحت کرتے وہ میرے فائدے کی ھوتی ھے مگر آج ؟

کیا تو مجھے ابوالحسن کے مقابلہ میں بھیجنا چاھتا ھے حالانکہ تو جانتا ھے کہ وہ بھت بڑے بھادر ھیں یا یہ کہ تو میرے بعد شام کی امارت کی طمع اور لالچ رکھتاھے (یعنی تمھاری نصیحتیں میرے لئے قابل عمل تھیں لیکن آج میں تمھاری نصیحت پر عمل نھیں کروں گا کیونکہ تمھاری نصیحت کا مطلب یہ ھے کہ میں علی علیہ السلام کے مقابلے میں جاؤں اور مارا جاؤں اور تم شام کے حاکم بن جاؤ۔[32]

عبداللہ بن زبیر پاؤں سمیٹ کر بیٹھا تھا اس نے معاویہ کو دےکھا تو وہاں سے اٹھا اور معاویہ کے پاس جا کر کھنے لگا علی (ع)نے تمھیں بلایا تھا اگر تو چاھتا تو امن و سکون قائم کرسکتا تھا اور یقینا تجھے ایسا ھی کرنا چاھئے تھا ۔

وہ کھنے لگا شجاعت ھم سے بعید ھے، اس وقت عبداللہ نے کھاتیری شجاعت کو کس نے روکا تھا جب کہ توصف میں علی (ع)کے مقابل کھڑا تھا پھر کھااس میں کوئی شک و شبہ نھیں کہ وہ دائیں ہاتھ سے تجھے اور تیرے باپ کو قتل کرتے ‘باقی رھابایاں ہاتھ تو اس سے دوسروں کو قتل کرتے۔[33]

جنگ بدر میں کافروں کے ستر افراد قتل ھوئے ان میں آدھے جنگ بدر میں شریک مومنین نے تین ہزار ملائکہ کے ساتھ مل کر فی النار کیے اور ان مقتولین کے جسموں پر نشانات تھے اور آدھے امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے اللہ کی مدد‘ نصرت اور توفیق سے قتل کئے۔ ان مقتولوں میں قریش کے بڑے بڑے شےطان شامل تھے جیسے نوفل بن خولد۔حنظلہ بن ابو سفیان۔ عاص بن سعید بن عاص۔طعیمہ بن عدی اور ولید بن عتبہ وغیرہ ۔[34]

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ھیں کہ بدر والے دن مجھے قوم کی جرات دیکھ کر تعجب ھوا ھم نے عتبہ۔ولید ۔شیبہ کو قتل کیا۔ میری طرف حنظلہ بن ابوسفیان حملہ کرنے کے لئے بڑھا جب میرے قریب ھوا تو میں نے تلوار کی ایسی ضرب لگائی اس کی آنکھیں پھٹ گئیں (ایسے لگتا تھا کہ)زمین کی خواھش تھی کہ یہ لوگ قتل کئے جائیں (یعنی زمین کو ان مقتولوں کی ضرورت تھی)[35]

جابر انصاری کھتے ھیں کہ جنگ خیبر میں حضرت علی علیہ السلام نے پھلے باب خیبر کو اکھاڑا اور اس کے بعد جنگ کی جبکہ درِ خیبر کو چالیس آدمی کھولتے اور بندکرتے تھے[36]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاویہ بسر ابن ارطاۃ سے کھتا ھے کہ کیا تو علی(ع) کے ساتھ مقابلہ کرے گا؟ بسر نے کہا:
تو اس کا بھترین حق دار ھے کیا وجہ ھے کہ تومقابلہ نھیں کرتا اور مجھے مقابلے کے لئے بھیجتاھے اس وقت بسر کے نزدیک اس کا چچا زاد بھائی موجود تھا جو کہ حجاز سے آیا تھا اس سے اس کی بیٹی نے کھاتھا: جب بسر ملے تو اسے کھنا کس چیز نے تجھے علی کے مبارزہ کی طرف بلایا ھے تو بسر نے کھااپنی بات کو مجھ پر تمام کرو مجھے شرم محسوس ھوتی ھے کہ میں اس کو پورا کیے بغیر لوٹوں اور وہ موت کے سوا کچھ بھی نھیں ،میرے لئے اللہ کی ملاقات ضروری ھے۔
اگلے دن حضرت علی علیہ السلام لشکر سے دور کسی طرف نکلے آپ (ع)نے اپنا ہاتھ مالک اشتر کے ہاتھوں میں ڈالا ھوا تھا دونوں اتنی دور نکل گئے کہ دکھائی نھیں دیتے تھے اس وقت اچانک چھپے ھوئے بسر نے آپ(ع) کو مبارزہ کے لئے طلب کیا اس وقت وہ پھچانا بھی نہ جاتا تھا۔ اس نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو مقابلہ کے لئے بلایا۔
حضرت علی علیہ السلام نے اس سے عذر خواھی کی لیکن جب وہ قریب ھوا اور آپ(ع) کو طعنہ دیا تو حضرت علی نے اسے اٹھا کر زمین پر دے مارا اور بسر اپنی شرمگاہ کے بل زمین پر گر پڑا اور اس نے اپنی شرمگاہ کوننگی کردی اس طرح بچ گیا اور اس سے کھاکہ ذرا آنکھیں اٹھا کر دیکھو، اور واقعہ کشف ستر کو بیان کرنے لگا۔[37]

ابن عباس سے ایک شخص نے سوال کیا: کیا حضرت علی علیہ السلام نے صفین میں جنگ لڑی تھی ؟ابن عباس نے جواب دیا خدا کی قسم میں نے حضرت علی (ع) کے علاوہ کسی شخص کو بھی اپنے نفس پر اس قدر قادر نہیں دیکھا میں نے انھیں دیکھا کہ آپ(ع) میدان جنگ کی طرف نکلتے ھیں آپ(ع) کا سر اٹھا ھوا ھے ہاتھ میں تلوار ھے آپ (ع) لعینوں کی طرف گئے اورانھیں فی النار کیا-[38]

۳۔قوت بازو:

قوت بازو اس قدر تھی کہ باقاعدہ ضرب المثل بن گئی یعنی یہ وہ شخصیت ھیں جنھوں نے باب خیبر کو اکھاڑا جبکہ لوگوں کا ایک گروہ اسے اکھاڑنے کے لئے اکھٹا ھوا لیکن اسے نہ اکھاڑ سکا۔

اسی طرح کھاجانے لگا کہ اس ھستی نے ھبل کو کعبہ سے اکھاڑ پھینکا حالانکہ وہ بھت بڑا بت تھاآپ نے اسے اٹھا کر زمین پر دے مارا۔آپ(ع) ھی وہ شخصیت ھیں جنھوں نے اپنی خلافت کے دوران ایک عظیم پتھر کو اپنے ہاتھ سے اکھاڑا اور اس کے نیچے سے پانی نکال لیا جب کہ آپ کے لشکر والے مل کر اکھاڑنے سے عاجزآ گئے تھے-[39]

جابر انصاری کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے درِ خیبر کو اکھاڑا اس کے بعد جنگ کی ،حالانکہ اس دروازے کو چالیس افراد مل کر کھولتے اور بند کرتے تھے-[40]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابن ابی حدید آپ (ع)کے واقعات میں آپ(ع) کی عظمت کو اس انداز سے بیان کرتے ھیں -

اقالع الباب الذی عن ھزہ

عجزت أکفٌّ أربعون وأربعُ

اے وہ ھستی جس نے در خیبر کو جڑ سے اکھاڑ دیا جبکہ چالیس ہاتھ اس کو اکھاڑنے سے عاجز تھے۔

جنگ احد کے بعد زید بن وھب ابن مسعود سے پوچھتے ھیں کیا لوگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور فقط حضرت علی (ع)' ابودجانہ اور سھل باقی رہ گئے تھے ؟

ابن مسعود کھتے ھیں کہ حضرت علی (ع) کے علاوہ سب لوگ بھاگ گئے تھے (البتہ بھاگنے والوں میں)سب سے پھلے عاصم بن ثابت لوٹے اور پھر ابودجانہ اور سھل بن حنیف لوٹے اور پھر ان کے ساتھ طلحہ بن عبید اللہ بھی واپس آگئے۔

زید بن وھب سوال کرتا ھے اس وقت ابوبکر اور عمر کھاں تھے ؟

ابن مسعود کھتے ھیں دونوں زندگی بچانے کی فکر میں تھے۔

پھر پوچھا عثمان کھاں تھا؟

جواب دیا وہ تو اس واقعہ کے تین دن بعد تشریف لائے اس سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کس کام سے بھاگے تھے اور تم کھاں تھے؟

اس نے جواب مینکہا! میں زندگی بچانے گیاتھا ۔
میں نے پوچھا:
اس وقت حضرت کے ساتھ کون تھا؟
اس نے کہا!عاصم بن ثابت اور سهل بن حنیف ۔
میننے کہا:
علی کا اس مقام پر ھونا تعجب سے خالی نہیں ھے ۔
اس نے کہا:
اس پر فقط تجھے تعجب نہیں ھے بلکہ ملائکہ بھی متعجب ھیں۔
کیا تم نہیں جانتے کہ جبرئیل نے آسمان سے پرواز کرتے ھوئے اسی (احد والے) دن کھاتھا ۔
”لافتی اِلاّ علیلاسیف اِلاّ ذوالفقار۔“
علی (ع) کے علاوہ کوئی جوان نہیں ھے اورذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں ھے ۔
وہ کھتا ھے کہ ھمیں کس طرح معلوم ھو گا کہ جبرئیل نے یہ جملے کھے۔
فرمایا تمام لوگوں نے جبرائیل کی یہ ندا سنی اور اس کی تصدیق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی۔[41]
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ھیں کہ جب میں نے باب خیبر کو اکھاڑا میرے بازو میں قدرت آئی اور میں نے اس قوم کو قتل کیا اور اللہ نے انھیں برباد کیا ان کے قلعہ کے دروازے کو میں نے اٹھا کر خندق میں پھینک دیا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۔اس وقت ایک شخص نے کھاآپ (ع) اس قدر بھاری دروازہ کیسے اٹھا سکتے ھیں؟

آپ(ع) نے فرمایا یہ میرے ہاتھوں کی طاقت اس دن کے علاوہ بھی ھے۔ کھاگیاھے کہ جب مسلمان اس دروازہ کو اٹھانے لگے جب تک ستر آدمی جمع نہ ھوئے اس کو نہ اٹھا سکے اور جب بھی دروازہ اٹھانا ھوتا تو کم از کم ستر آدمیوں کی ضرورت پڑتی تھی -[42]

جب خالد بن ولید کو حضرت علی علیہ السلام کے قتل کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ تلوار اٹھا کر مسجد میں آگیا اور حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ھی بیٹھ گیا اس سے کھاگیا تھاکہ جب حضرت ابوبکر نماز کے سلام کو ختم کردیں تو تم حضرت علی (ع) کو قتل کردینا۔

جب ابوبکر نے نماز شروع کی تو خالد کو دئیے جانے والے حکم کے بارے مینفکر لاحق ھو گئی اس وقت وہ تشھد میں تھا اس نے تشھد کا تکرار کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ سورج طلوع ھوجائے پھر سلام شروع کرنے سے پھلے ابو بکر نے کہا: لاتفعل ما أمرتْکَ .

جو کام تمہارے ذمہ لگایا گیا ھے اسے انجام نہ دو یہ کھنے کے بعد سلام پڑھنا شروع کردیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے خالد سے پوچھا یہ کیا ھے ؟ خالد نے کھامجھے حکم دیا گیا تھا کہ جب سلام پڑھوں تو میں آپ (ع)کی گردن اتارلوں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت نے کھاکیا تو میری گردن اتارنے والا ھے ؟
خالد کھتا ھے کہ جیسا مجھے حکم دیا گیا تھا ویسے ھی ھوتا تو میں ضرور کرتا۔

حضرت نے اسے پکڑا اور اٹھا کر زمین پر دے مارا۔
ایک اور روایت میں ھے کہ آپ(ع) نے اپنی ایک انگلی سے اسے اٹھایا اور گھمایا یہاں تک کہ اس کا کپڑوں ھی میں پیشاب نکل گیا اس وقت آپ(ع) نے اسے نیچے پھینک دیا اور پاؤں سے ٹھوکر ماری اور پھر خالد کو چچا عباس کی سفارش پر چھوڑ دیا ۔[43]

۴۔زھد وتقوی:

جہاں تک زھد کا تعلق ھے، آپ(ع) تمام زاھدوں کے سردار ھیں اور اسی طرح قطب اور ابدال کے بھی آپ ھی سردار ھیںآپ(ع) کبھی پیٹ بھر کر کھانا تناول نہ فرماتے تھے اور آپ (ع)سب لوگوں سے کم کھانا کھاتے تھے اور سب سے سستا لباس پھنتے تھے۔
عبداللہ بن ابی رافع کھتا ھے کہ میں عید والے دن آپ (ع)کی خدمت میں حاضر ھوا ،آپ(ع) نے ایک پرانی تھیلی نکالی ھم نے اس میں جو کی ایک خشک روٹی دیکھی آپ (ع)نے اسے نکالا اور تناول فرمانا شروع کیا میں نے عرض کی اے امیر المومنین آپ (ع)اس روٹی کو کس طرح چباتے ھیں فرمایا۔میں ڈرتا ھوں کہ میرے بیٹے اس میں مکھن اور گھی لگادیں ۔[44]

عمار بن یاسر کهتے هیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے هوئے سنا :

اے علی اللہ تعالی نے آپ (ع)کو ایسی زینت سے مزین کیا هے جو اس نے اپنے بندوں میں کسی کو عطا نهیں فرمائی اور یهی چیز مجهے سب سے زیادہ محبوب هے کہ آپ(ع) دنیا میں سب سے بڑے زاهد اور دنیا سے دوری رکهنے والے هیں اسی وجہ سے فقراء آپ(ع) سے محبت رکهتے هیں اورآپ کی اتباع و پےروی کرتے هیں اور آپ(ع) کوامام جانتے هیں۔یاعلی (ع) خوشخبری هے اس شخص کے لئے جو آپ سے محبت رکهے اور آپ کی تصدیق کرے، اور هلاکت هے اس کے لئے جوآپ سے بغض رکهے اور آپ کو جهٹلائے۔[45]

عمر ابن عبدالعزیز کهتے هیں کہ هم اس امت میں کسی کو نهیں جانتے جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ زاهد هو (یعنی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی سب سے زیادہ زاهد هیں)[46]

حضرت علی علیہ السلام روایت بیان کرتے هیں کہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَن زهِدَ في الدنيا علّمہُ اللہ تعالیٰ بلا تعلم و هداهُ بلاهداية و جعلہ بصیراً و کشفَ عنہ العمیٰ، و کان بذات اللہ علیما و عرفان اللہ في صدرہ عظیماً۔

جو شخص اس دنیا میں زهد و تقوی اختیار کرےگا تو اللہ تعالی اسے بغیر معلم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے علم عطا فرمائے گابغیر ہادی کے اس کی هدایت کرے گا اور اس کو بصیر بنا دے گا اور تا ریکی اور جہالت میں اس کی رهبری کرے گا اور وہ ذاتِ خدا کا عالم بن جائے گااور اس کے سینے میں الله کا عظیم عرفان پیدا هوجائے گا -[47]

سوید بن غفلہ کهتے هیں کہ میں قصر میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر هوا آپ (ع)بیٹھے هوئے تهے اور آپ (ع) کے سامنے پیالہ میں کھٹا دودھ رکھا تھا اس سے خوشبو آرهی تهی آپ کے ہاتھ میں جوٴ کی سخت روٹی تهی آپ اسے اپنے ہاتهوں سے توڑ رهے تهے اور جب وہ ہاتهوں سے نهیں ٹوٹتی تهی تو اپنے گھٹنے پر رکھ کر اس کو توڑتے تهے اور جب آپ (ع)نے اس کو توڑ لیا تو روٹی کو اس پیالے میں ڈال دیا اور فرمایا: آیئے همارے ساتھ کھانا تناول کیجئے۔

میں نے عرض کی مولا میں روزے سے هوں۔

آپ (ع)نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے سنا هے کہ آپ(ع) نے فرمایا :

من منعہ الصیام من طعام یشتهیہ کان حقاعلیٰ الله أن یطعمہ من طعام الجنة و یسقیہ من شرابها۔

جو شخص روزے کی حالت میں هو، کهانے کی خواهش کے باوجود اپنے آپ کو کهانے سے دور رکھے تو الله تعالی کے لئے سزاوار هے کہ وہ اسے جنت کا کھانا عنایت فرمائے اور آ پ کوشراب سے سیراب کرے گا۔

راوی کہتا ھے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کے قریب کھڑی ہوئی آپ کی کنیز سے کہاا ے فضہ تجھ پر وائے ھو، تو اللہ سے اس بزرگ کے حقوق کے بارے میں نہیں ڈرتی کیا کوئی کھجور اور عمدہ کھانا نہیں ھے ۔ وہ کہنے لگی کہ حضرت(ع) فرماتے ھیں کہ ھمارے لئے کھجور اور عمدہ کھانا نہ لایا جائے۔

راوی کہتا ھے کہ جو کچھ میں نے ان کے بارے میں سنا تھا اسکی خبر دیتا ھوں اور کہامیرے ماں باپ ان پر فدا ھوں انھوں نے تین دن سے کچھ تناول نہیں فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ان کی روح کو قبض کر لیا ۔[48]

آپ (ع)کے لباس پر کبھی چمڑے اور کبھی پرانے کپڑے کے پیوند لگے ھوتے تھے اور پھر پیوند پر پیوند لگائے جاتے، آپ(ع) سفید روئی سے بنا ھوا موٹا اور کھر درا لباس پہنا کرتے تھے ۔

اگر آپ (ع)کے لباس کی لمبائی زیادہ ھوتی تو اس کو کاٹ دیتے اور وہ ھمیشہ آپ(ع) کے گھٹنوں تک ھوتا تھا آپ (ع)کی غذا بہت ھی معمولی ھوا کرتی تھی آپ(ع) کبھی نمک کبھی سبزی اور کبھی اونٹ کی چربی کا استعمال کرتے۔ آپ(ع) بہت کم گوشت کھاتے تھے اور اس سلسلے میں فرمایا کرتے تھے کہ اپنے پیٹوں کو حیوانات کی قبریں نہ بناؤ آپ (ع)نے دنیا کو طلاق دیدی تھی شام کے علاوہ پورے عالم اسلام سے آپ (ع)کی خدمت میںبیت المال لایا جاتا تھا آپ(ع) سارا خزانہ غریبوں اور مستحقوں میں تقسیم کرکے خالی کر دیتے اور فرماتے تھے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هذا جَنایَو خیارُہ فیہ

اِذ کلُّ جانٍ یدہُ اِلیٰ فیہ

یہ میرا دشمن ھے اور اس معاملے میں مجھے مکمل اختیار حاصل ھے اور کیونکہ ھر ظالم کی بازگشت بھی اسی کی طرف ھے۔[49]

ابن نباج حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں یہ کھتے ھوئے حاضر ھوئے۔ اے امیر المومنین مسلمانوں کا بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا ھے تو حضرت علی علیہ السلام اللہ اکبر کھتے ھوئے، ابن نباج کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اٹھے اور فرمایا:

کوفہ کے لوگوں کو میرے پاس بلا لاؤ۔

راوی کھتا ھے کہ لوگوں میں اعلان کیا گیا جب سب لوگ جمع ھوگئے تو حضرت علی علیہ السلام نے سارا بیت المال مسلمانوں میں تقسیم کر تے ھوئے فرماتے تھے:

اے سونا اور چاندی کسی اور کو دھوکا دینا یہاں تک کہ بیت المال میں کوئی درھم و دینار بھی باقی نہ بچتا۔ پھر فرماتے تھے میرے لئے مصلی لاؤ ،وہاں آپ دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔[50]

ہارون بن عنترہ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ھیں کہ میں" خورنق" میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ھوا اور ان کے خدمت میں عرض کی:

یا امیر المو منین اللہ تعالی نے آپ (ص)کو اور آپ(ع) کے اھل بیت کو اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مال میں حق دار بنایا ھے آپ (ع)جتنا مال اپنے لئے لینا چاھیں لے لیں۔ لیکن حضرت علی علیہ السلام نے فرمایاخدا کی قسم مجھے تمہارے مال سے کسی قسم کا لگاؤ نہیں ھے اور یہ میری ذریت ھے جس کے لئے میں اپنے گھر سے نکلا ھوں یا فرمایا جس کی وجہ سے میں مدینہ سے نکلا ھوں۔ [51]

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پیراھن میں اتنے پیوند لگوائے ھیں کہ اب پیوند لگوا نے والے سے بھی شرم آتی ھے، چنانچہ ایک شخص نے مجھے سے کھاکہ اس پرانے لبا س کو کیوں نہیں دور پھینک دیتے، میں نے اس سے کہا: میرے پاس سے دور ھوجا کیونکہ جو لوگ صبر و استقامت سے کام لیتے ھیں وھی کامیاب ھوتے ھیں۔

عدی ابن ثابت کھتے ھیں۔ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں فالودہ لایا گیا آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اورفر مایا ھر وہ چیز جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کھاتے تھے مجھے وہ چیز اور وہ کھانا پسند نہیں ھے [52]

ایک دن حضرت علی علیہ السلا م نے دو موٹے کپڑے خریدے اور قنبر سے کھاان میں سے ایک کا انتخاب کر لو اس نے ایک لباس لے لیا اور اسے پھن لیا اور دوسرے لباس کے بازو لمبے تھے تو حضرت علی علیہ السلام نے اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی لمبائی کو کاٹ دیا اور خود زیب تن فرمایا۔ [53]

۵۔عبادت اور پر ھےز گاری :

حضرت علی علیہ السلا م تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گذار تھے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے میں آپ کو تمام لوگوں پر برتری حاصل تھی آپ سے ھی لوگوں نے نماز شب اور ضروری اذکار اور نافلہ نمازےں پڑھنا سےکھیں[54]

سعید سریہ سے حضرت علی علیہ السلام کی رمضان کی نمازوں کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے کھارمضان اور شوال میں سوائے حضرت علی علیہ السلام کے کوئی بھی اس قدر نمازےں نھیں پڑھتا تھا، آپ تو ساری ساری رات عبادت فرماتے تھے[55]

ابن حدیدشرح نھج البلا غہ میں لکھتے ھیں آپ کے ذھن میں کوئی اےسا شخص نھیں ھوگا جو ورد کی پابندی اور حفاظت میں اس مقام تک پھنچا ھو ا ھو جس طرح یہ ھستی ھے ۔

جس کے لئے جنگ صفین میں لیلۃ الھرےر کومصلی بچھا یا گیا وہاں بےٹھ کر آپ نے نماز اور مناجات کی جب کہ نیزے اور تیر آپ کے سامنے آپس میں ٹکرا رھے تھے۔ گھوڑے دائیں سے بائےں گزر رھے تھے۔ جب تک آپ اپنے وظےفہ سے فارغ نھیں ھوئے اس وقت تک آپ نہ پنے مصلی سے اٹھے اور نہ آپ نے جنگ کی -[56]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۶۔ عدل :

حضرت علی علیہ السلام کی زندگی عدل کی بہار تھی آپ(ع) نے اپنے عھد کے دور ان تمام لوگوں کے درمیان مساوات کی حلاوت پیدا کی فقےروں ،مستضعفوں اور محروموں کے درمیان ایسی مساوات قائم کی کہ وہ اپنی مثال آپ ھیں۔

آپ کے علاوہ کسی نے ان غرےبوں کے ساتھ مساوی سلوک نھیں کیا جوعظیم فتنہ وفساد کے پیدا ھونے کا سبب بنا ےعنی امراء اور مال ودولت کے ساتھ محبت رکھنے والے لوگوں نے غرےبوں کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے آپ کے خلاف فتنہ برپا کیا حالانکہ خلیفہ ثالث نے لوگوں کے درمیان اقربا پروری کو رواج دیا تھا۔

حضرت علی علیہ السلام اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ھیں:

زمےن کا ھر وہ حصہ جسے عثمان نے اپنی زمےنوں میں شامل کردیا ھے اور اللہ کے مال سے جو اس نے اپنے ھی لوگوں میں تقسیم کرلیا ھے اس کی ایک ایک پائی بیت المال میں جمع کرنا ھوگی، کیونکہ حق قدےم کسی چیز کو باطل نھیں کرتا میں نے اس مال کودیکھاکہ تم نے اس کو عورتوں کے مھر میں دیدیاھے یا مختلف گھروں میں جاجا کر خرچ کر دیا ھے۔ پھر بھی میں مال کو اس کے اصل مقام پر ضرور لوٹاؤں گا کیونکہ عدل میں وسعت ھوتی ھے ۔اور جس نے حق میں تنگ نظری پیدا کرنے کی کوشش کی اس کی خبر نہ ھوگی۔[57]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے کاتب عبداللہ ابی رافع سے فرمایا(جب آپ(ع) بخشش فرماتے تو عبداللہ اس بخشش کے سلسلے میں یاد اشت کیا کرتا تھا -)

سب سے پھلے مہاجرین کو بلایا کر ان کی ھر فرد کو ان کے حصے کے تےن تین دینار دئےے،پھر انصار کوبھی مہاجرین ھی کی طرح دےئے پھر تمام حاضرےن کو چاھے کالے ھوں یا سفید اسی طرح برابر برابر مال دیا ۔ اس وقت سھل بن حنےف کھتا ھے اے امیر المومنین (ع) یہ شخص کل تک تو میرا غلام تھا آ ج میں نے اسے آزاد کیا ھے (کیا اس کا حصہ بھی میرے حصہ کے برابر ھو گا) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ھم اسے اتنا ھی مال دیں گے جتنا تمھیں دیا ھے-[58]

ہارون بن سعد کھتے ھیں کہ عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب حضرت علی علیہ السلام سے کھتے ھیں اے حضرت امیر المومنین علیہ السلام آپ(ع) میری مدد اور خرچ کے لئے حکم صادر فرمائیں کیونکہ خدا کی قسم میرے پاس گھر کا خرچ نھیں ھے مگر یہ کہ میں اس گھوڑے کو بےچوں اور گھر کا خرچ چلاؤ ں توحضرت علی علیہ السلا م نے فرمایا:خدا کی قسم میرے پاس بیت المال میں ایک پائی بھی اضافی نھیں جو میں تمھیں دے دو ں ہاں البتہ اگر تم اپنے چچا کو یہ کھو کہ وہ چوری کرکے تمھیندے تب توالگ بات ھے -[59](جبکہ ایسا ممکن نھیں ھے-)

علی ابن یوسف مدائنی کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں سے ایک گروہ آپ(ع) کی خدمت میں حاضر ھوا اور کھاکہ یہ اموال ھمیں عطیہ کر دیں اور عجم کے غلاموں پر قریش اور عرب کے اشراف کو فضیلت دیں کیونکہ اگر آپ(ع) انھیں مال ودولت سے نہ نوازیں گے تو ھمیں خوف ھے کہ یہ لوگ آپ(ع) کو چھوڑ کر معاویہ سے جا ملیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے ان ارشاد فرمایا:

اس کا مطلب یہ ھے کہ تم لوگ مجھ سے یہ چاھتے ھو کہ میں ظلم و جور کے ذرےعے مدد طلب کروں۔ خدا کی قسم جب تک سورج طلوع کرتا رھے گا اور آسمان پر ستارے چمکتے رھیں گے میں اےسا ھرگز نھیں کروں گا ۔پھر فرمایا: اگر میرا ذاتی مال ھوتا میں تب بھی تمام لوگوں میں برابر برابر تقسیم کرتا لیکن یہاں تو مال بھی انھیں لوگوں کا ھے لہٰذاتمہاری بات میں کےسے قبول کر سکتا ھوں[60]

ایک اور روایت میں ھے کہ میں اس طرح کیسے کر سکتاھوں یہ تو اللہ کا مال ھے۔[61]

جب آپ (ع)کے بھائی جناب عقیل نے عرض کی تھی کہ بیت المال سے مجھے میرے حق سے زیادہ عناےت فرمائیں توحضرت علی علیہ السلام نے اس سے جمعہ کے روز کا وعدہ فرمایا:

جب جمعہ والے دن عقےل آئے تو آپ نے فرمایا: تو اس شخص کے متعلق کیا کھتا ھے جو ان تمام لوگوں کے ساتھ خیانت کرے۔

عقیل نے کھاوہ برا آدمی ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کیا تو مجھے یہ کہنا چاھتا ھے کہ ان تمام لوگوں کے ساتھ خیانت کروں اور تجھے مال و دولت عطا کروں۔[62]

حضرت علی علیہ السلا م کے اپنے بھائی عقےل کے سلسلہ مینرویہ مشھور ومعروف ھے کہ حجاز میں جب عقےل نے آپ کی خدمت میں حاضر ھو کر بیت المال سے مزید خرچ طلب کیا تو حضرت علی علیہ السلام نے مسلمانوں کے بیت المال سے اضافی رقم دینے سے انکار کر دیا جیسا کہ آپ نے اسی بات کو اپنے خطبوں میں بیان فرمایا ھے یہ آپ کی پرھیزگاری اور عدل کی انتھاء ھے۔[63]

عقاد اپنی کتاب عبقر یۃالامام میں کھتے ھیں حضرت علی علیہ السلا م کا اپنے گھر میں اپنی ازواج اور بچوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا جھانتک تعلق ھے تو آپ اس سلسلے میں بھی زھد وپرھےزگاری کا کامل نمونہ ھیں۔ حضرت علی علیہ السلام خلیفۃ المسلمےن جیسی ھستی نے بھت کم مال چھوڑا ھے حضرت علی علیہ السلام نے اپنی پوری رعےت میں مال کے اعتبار سے سب سے کم حصہ چھوڑا ھے جب کہ آپ (ع) خلیفۃ المسلمین تھے۔[64]

حضرت علی علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کردہ عدل مساوات کے سلسلہ میں تمام تقاضوں کو پورا کیااور آپ نے لوگوں کے درمیا ن مال و دولت کو مساوی طور پرتقسیم کیا۔ ھمیشہ اپنے تمام اعمال اور اقوال میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی سنت پر عمل کرتے رھے اور آپ نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام سے ھی تمام لوگوں کے درمیان مال ودولت کو برابر تقسیم کر دیا حا لانکہ آپ سے قبل خلفاء کے دور میں اموال کی تقسیم میں بے حد بد نظمی اور تفاوت تھا۔

پھلے دو خلفاء یعنی حضرت ابو بکر اورحضرت عمر کے دور میں بعض کو پندرہ سے بارہ ہزار تقسیم کیے جاتے جب کہ فقراء اور عوام کو تےن سے چار ہزار تک دےے جاتے۔

خلیفہ سوم کے دور میں تو تقسیم ھو تی تھی اےسا لگتا تھا جیسے زمانہ جاھلیت بد ترےن صورت میں لو ٹ آیا ھو خلیفہ سوم اپنے خاندان کے قریبی لوگوں کو تمام لوگوں پر فوقےت دیتے تھے اور اپنے خاندان کے ان لوگوں کو سردار بنا دیا جو اسلام کے ساتھ جنگوں میں مشرکوں کے طرف دار تھے-[65]

۷-جھاد فی سبےل اللہ

جہاں تک اللہ کی راہ میں جہاد کا تعلق ھے تو آپ کے دوست اور دشمن اس بات کے معترف ھیں کہ آپ ھی مجا ھدوں کے سردار تھے آپ کے علاوہ کوئی جہاد کرنا بھی نھیں جانتا تھا ، (انتھاتک کوئی بشر بھی نھیں پھنچ سکتا۔) جیسا کہ آپ جانتے ھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سب سے مشھور جنگ، جنگ بدر تھی جس میں مشرکین کو سخت شکست اٹھانا پڑی

اور اس لڑائی میں مشرکین کے ستر آدمی قتل ہوئے ان میں سے نصف تنہاحضرت علی علیہ السلام کی ذات نے فی النار کئے اور باقی نصف مسلمانوں اور ملائکہ نے مل کر قتل گئے۔[66]

زید بن وهب کهتا هے کہ میں نے ابن مسعود سے دریافت کیا کہ کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سب لوگ چھو ڑ کر بھاگ گئے ،حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ فقط حضرت علی علیہ السلام ابو دجانہ اور سهیل بن حنیف رہ گئے تھے۔

اس نے کہاجی ھاں حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ سب لوگ بھاگ گئے تھے۔

البتہ کچھ لوگ بعد میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوٹ آئے تھے ان میں سے سب سے پہلے عاصم بن ثابت ،ابو دجانہ اور سهیل بن حنےف تھے بعد میں ان کے ساتھ طلحہ بن عبداللہ بھی آملے۔

میں نے اس سے پوچھا۔

حضرت عمر اور حضرت ابو بکر اس وقت کہاں تھے۔

اس نے کہایہ دونوں بھی رسول خدا کو چھوڑ کر کھیں بھاگ گئے تھے ۔

میں پوچھا حضرت عثمان کہاں تھے۔

اس نے کہایہ صاحب تو اس واقعہ کے تےن دن بعد واپس لوٹے اور ان سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم کھیں بہت دور بھاگ گئے تھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں نے ان سے پوچھا: جناب آپ کہاں تھے؟

اس نے کہا:میں بھی انھی لوگوں میں شامل ہوں جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بھا گ گئے تھے ۔

میں نے پوچھا کہ واپس کون کون پلٹا۔

اس نے کھاعا صم اور سھیل بن حنےف ۔

میں نے اس سے کھاحضرت علی علیہ السلام کا اس مقام پر ثابت قدم رھنا بڑے تعجب کی بات ھے۔

انھوں نے جواب میں کھا۔

صرف تجھے ھی تعجب نھیں بلکہ اس پر ملائکہ کو بھی تعجب ھے کیا تیرے علم میں نھیں ھے کہ اس دن حضرت جبرئےل علیہ السلام نے آسمان کی طرف پرواز کرتے ھوئے یہ قصےدہ پڑھا :

لا سيف اِلا ذوالفقار لا فتی اِلا علي

حضرت علی علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی جوان نھیں ھے اور ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نھیں ھے-[67]

ربےعہ سعدی کھتا ھے کہ میرے پاس حذےفہ بن یمان آئے میں نے ان سے کھاکہ ھم حضرت علی علیہ السلام اور ان کے مناقب سے متعلق گفتگو کر رھے تھے۔ ھم سے اھل بصرہ نے کھاکہ آپ لوگ حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کے متعلق زیادہ روی سے کام لیتے ھیں کیا آپ بھی اس سلسلے مینکچھ کھیں گے؟ حذےفہ کھتے ھیں کہ اے ربےعہ تو حضرت علی علیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

السلام کے بارے میں جو پو چھنا چاھتا ھے وہ پو چھ

والذي نفسي بيده لو وضع جميع أعمال أصحاب محمد فی كفة الميزان منذ بعث الله محمداً الیٰ یوم القيامة و وضع عمل عليّ في الکفہ الأخری لرجح عمل عليّ علیٰ جميع أعمالهم۔

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ھے۔ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبعوث ھونے کے دن سے لے کر قیامت تک کے تمام اصحاب کے اعمال اگر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دےے جائیناور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اعمال دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اعمال والا پلڑا تمام مسلمانوں کے اعمال والے پلڑے کے مقابلے میں بھاری اور وزنی نظر آئے گا۔

ربیعہ کھتا ھے اس بات کو کوئی قبول نھیں کر سکتا ،حذیفہ فرماتے ھیں یہ تم کےسے کھتے ھو؟ کیونکوئی نھینمانے گا۔

ذرا مجھے بتاؤ کہ حضرت ابو بکر ،حضرت عمر اور حذیفہ اوردیگر اصحاب رسول اس دن کھاں تھے جب عمر بن عبد ود ان کو بار بار مقابلے کے لئے بلا رھاتھا!

حضرت علی علیہ السلام کے سوا سب لوگ اس سے مقابلہ کرنے سے گھبرا رھے تھے لیکن جب اس نے حضرت علی علیہ السلام سے مقابلہ کیا تو اللہ تعالی نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ اسے قتل کرایا اور مجھے اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ،حذیفہ ،کی جان ھے ۔

حضرت امیر المومنین (ع) کا فقط اس دن کا وہ عمل حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قیامت تک آنے والی امت کے اعمال سے افضل اور برتر ھے۔ [68]

سلمہ بن الاکوع کھتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو پرچم اسلام دے کر قلعہ خیبر فتح کرنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہ قلعہ خیبر کو فتح کیے بغیر واپس لوٹ آئے پھر اگلے روز حضرت عمر کو بھیجا وہ بھی شکست کھا کر واپس آگئے سھل بن سعد کھتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا :

لأعطےّن هذه الرايہ رجلاً ےفتح اللّٰہ علیٰ يديہ يحبُ اللّٰہَ و رسولَہُ

کل میں پرچم اسلام اس شخص کو دونگا جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح عطا فرمائے گا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ھے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ھوں گے۔

لوگ اس امید پر پوری رات جاگتے رھے کہ کل علم ھمیں ملے گا دوسرے دن حضر ت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کہاں ھیں؟

اصحاب نے کھایا رسول ان کی آنکھیں پر آشوب ھیں۔حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ان کی خدمت میں جاؤ اور انھیں میرے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پاس بلا لاؤ۔جب آپ(ع) تشریف لے آئے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ(ع) کی آنکھوں مینا پنا لعاب دھن لگا یا اور آپ(ع) کے لئے دعا فرمائی توآپ (ع)کی آنکھیں اس طرح ٹھےک ھو گئیں گویا کہ ان میں درد تھا ھی نھیں اور آپ کوپرچم اسلام عطا فرمایا۔

حضرت علی علیہ السلام عرض کرتے ھیں یا رسول اللہ (ص)میں ان کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ اسلام قبول نہ کرلیں تب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

میدان میں اترنے سے پھلے انھیں رسول کا پیغام سنانا پھر انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا اور ان چیزوں کے متعلق بتانا جو اللہ تعالی نے ان پر واجب قرار دی ھیں خدا کی قسم اگر آپ (ع)کی وجہ سے ایک شخص کو بھی اللہ تعالی نے ھدایت دیدی تو آپ کےلئے بھت بڑی نعمتوں سے افضل ھے۔

سلمہ ابن الاکوع کھتے ھیں حضرت علی علیہ السلام میدان جنگ کی طرف روانہ ھوئے خدا کی قسم ھم بھی ان کے قدموں کے نشانوں پر پاؤ ں رکھتے ھوئے ان کے پیچھے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ آپ نے قلعہ کے قریب پر چم اسلام کو پتھر کی ایک چٹان میں نصب کیا ۔

قلعہ کی چھت سے ایک یھودی نے آپ (ع)کو دےکھ لیا اور پوچھا کہ آپ(ع) کون ھیں۔

حضرت نے فرمایا:

میں علی ابن ابی طالب ھوں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یھودی کھتا ھے جو کچھ حضرت موسی علیہ السلام پر نازل ھوا تھا اس کو مد نظر رکھتے ھوئے مجھے یےقےن ھو گیا ھے کہ آپ(ع) غالب ھو جائیں گے یا اس نے اس طرح کھاکہ آپ اس وقت تک واپس نھیں لو ٹےں گے جب تک اللہ آپ (ع)کے ہاتھوں فتح نصےب نہ کردے۔[69]

ایک اور روایت میں اس طرح بیان ھو ا ھے کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حضرت علی علیہ السلام تشریف لا ئے آپ مرےض تھے۔

حضرت(ص) نے آپ (ع)کی آنکھوں اور سر پر اپنا لعاب دھن لگا یا اور آپ(ع) کی آنکھوں میں پھونک ماری اور اس وقت آپ(ع) کے سر کا درد ختم ھو گیا اور آپ (ع)کے لئے اللہ کی بارگاہ میں ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی :

اللھم قہِ الحرّ و البرد۔

پروردگا ر ا اسے گرمی اور سردی سے محفو ظ رکھ

پھر علم عطا کیا اس علم کا رنگ سفید تھا اور فرمایا:اے علی میدان جنگ میں جاؤ جبرےئل علیہ السلام آپ(ع) کے ساتھ ھیں اور مدد خدا آپ(ع) کے سامنے ھے۔ آپ(ع) کا مخالف قوم کے دلوں مینرعب و دبدبہ ھے۔ یا علی (ع)جان لیجیے کہ ان کی کتب میں موجود ھے کہ جو شخص انھیں تباہ وبرباد کرے گا اس کا نام علی (ع)ھے جب آپ(ع) کا ان سے مقابلہ ھو آپ (ع)ان سے کھیں کہ میں علی(ع) ابن ابی طالب ھو ں اور انشاء اللہ اسی ایک کلمہ کی وجہ سے ان کے دلوں میں آپ (ع)کا خوف طاری ھو جائے گا۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ھیں کہ جب میں قلعہ خیبر کے پاس پہنچ گیا تو مرحب قلعہ سے باھرنکلااس نے زرہ اور خود (وغیرہ) پھنا ھوا تھا اس کے سر پر پتھر نما خود تھا جو انڈے کی طرح دکھائی دیتا تھا اور وہ کھنے لگا:

قد عَلِمتْ خیبر أني مرحب

شاکي السلاح بطل مجرب

پورا خیبر جانتا ھے کہ میں مرحب ھوں اور جنگ کے ھتھیاروں سے مکمل آراستہ تجربہ کار بہادر ھوں۔

حضرت کھتے ھیں کہ میں نے اس سے کھا:

أنا الذی سمتني أُمي حیدرہ

کلیث غابات شدید قسورہ

أکیلکم بالسیفِ کیل السندرہ

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ھے اور اس شیر کی مانند ھوں جس کا حملہ اور جھپٹ شدید ھوتا ھے اور میری تلوار کا وار کبھی خطا نھیں کرتا۔

ایک وقت میں ھمارے درمیان تلواریں ٹکرائیں میں نے اس (مرحب) کے پتھر سے بنے ھوئے خود پر وار کیا اور میری تلوار نے اس کے سر اور خود کو کاٹ کر دوحصوں میں بانٹ دیا۔[70]

جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنگ حنین کے لئے روانہ ھوئے تو اس وقت آپ(ص) کے ساتھ دس ہزار مسلمانوں کا لشکر تھا اکثر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مسلمانوں نے گمان کیا کہ اب ھمیں کبھی بھی شکست نھیں ھو سکتی کیونکہ ھماری تعداد بھت زیادہ ھے اور حضرت ابوبکر نے اتنی بڑی جمیعت پر بھت تعجب کیا اور کھاکہ اب ھم قلت کی وجہ سے مغلوب نھیں ھوں گے ۔ لیکن جب یہ جنگ شروع ھوئی تو مسلمان ثابت قدم نہ رھے اور سب کے سب بھاگ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بنی ہاشم کے نو افراد باقی رہ گئے اور ان میںدسویں فرد ایمن بن ام ایمن تھے لیکن وہ شھید ھوگئے (اللہ ان پر رحمت نازل کرے)اور فقط نو ہاشمی ثابت قدم رھے ۔

< وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ، ثُمَّ أَنزَلَ اللهُ سَكِينَتَہُ عَلَى رَسُولِہِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ>[71]

خاص طورپر جنگ حنین کے دن جب تمھیں کثرت تعداد نے مغرور کر دیا تھا اور وہ کثرت تمھارے کام نہ آئی اور تم ایسے گھبرائے کہ وسعت کے باوجود زمین تمھیں تنگ دکھائی دینے لگی اور تم پیٹھ کر کے بھاگ نکلے تب خداوندعالم نے اپنے رسول اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے رسول اور مومنین پر تسکین نازل فرمائی یہاں مومنین سے حضرت علی علیہ السلام اور ان کے علاوہ وہ آٹھ افراد جو اس جنگ میں ثابت قدم رھے وہ مراد ھیں۔ ان میں عباس بن عبد المطلب(ع)، فضل ابن عباس ،ابوسفیان بن حارث، نوفل بن حرث ،ربیعہ بن حرث، عبداللہ بن زبیر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بن عبدالمطلب، عتبہ اور معقب بن ابی لھب شامل تھے لیکن مشرکین کی کمر اس وقت ٹوٹ گئی جب حضرت علی علیہ السلام نے ابوجرول لعنة اللہ علیہ کو قتل کیا [72]-

ابن حدید کھتے ھیں کہ حضرت علی (ع) کی شجاعت روز روشن کی طرح عیاں ھے اور اس کے متعلق لوگ اس طرح آگاہ ھیں جیسے مکہ اور مصر وغیرہ سے آگاہ ھیں لہٰذا اس سلسلے میں مزید بحث کی ضرورت نہیں ھے [73]-

۷۔ حلم اور عفو:

جہاں تک آپ(ع) کے حلم اور برد باری کا تعلق ھے تو آپ(ع) سب سے زیادہ حلیم اور برد بار تھے۔ جو کچھ ھم نے کھاھے اس کی سچائی جنگ جمل میں اس وقت ظاھر ھوئی جب آپ(ع) مروان بن حکم پر فتح یاب ھوئے ۔اگرچہ اس کا شمار آپ(ع) کے بد ترین دشمنوں اور سب سے زیادہ شدید بغض رکھنے والوں میں ھوتا تھا تب بھی آپ نے اسے معاف کردیا [74]-

حضرت امیر علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک گروہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بصرہ کے سرکشوں کے مال و دولت پر قبضہ جمالیں جیسا کہ زمانہ جاھلیت کے اس وقت جنگوں میں ان لوگوں کی عادت تھی،اس وقت حضرت نے(جواب میں) فرمایا کہ ان قیدیونمیں ام المومنین حضرت عائشہ بھی ھیں کوئی بھی ان کی شان مینجسارت نہ کرے، لہٰذا حضرت نے سب لوگوں کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاف فرمادیا اور کسی کو اهل بصره (کے لشکر) کے اموال کی لوٹ مار کی اجازت نہ دی -[75]

ابن حدید کهتے هیں کہ اهل بصره آپ(ع) کی اولاد اور لشکر والوں سے جنگ کرتے تهے اور آپ (ع)کو گالیاں دیتے تهے نیز لعن طعن کرتے تهے لیکن جب آپ(ع) ان پر فتح یاب هوئے تو آپ (ع)نے تلوارنهینچلائی چنانچہ آپ(ع) کے لشکر کے صفوں میں سے ایک منادی نے ندا دی :

الا لا یُتبع مول ولا یُجهز علیٰ جریح ولا ےقتل مستاسر ومن ألقیٰ سلاحہ فهو آمن ومَن تحیز اِلیٰ عسکر الامام فهو آمن ولم یاخذ اثقالهم ولا سبیٰ ذراریهم ولا غنم شیئاً من أموالهم .

خبردار کسی بهاگنے والا کا پیچها نہ کیا جائے کسی زخمی کو کچه نہ کهاجائے کسی مغلوب کو قتل نہ کیا جائے جو اپنے هتهیار پهینک دے وه امن قائم کرنے والا هے جومیرے لشکر میں شامل هو وه بهی امن قائم کرنے والا هے اور انهیں نہ لوٹا جائے ان کے بچوں کو قید نہ کیا جائے اور ان کے مال کو غنیمت نہ سمجها جائے ۔ حضرت(ع) چاهتے کہ جو کچه ان کے ساته کیا گیا تها وه ان لوگوں کے ساته بهی کرتے،اگر چہ حضرت ان کے ساته وهی برتاؤ کرسکتے تهے جو ان کے ساته کیا گیا تها۔

لیکن آپ نے سب کچه بهلا دینے کے بعدعفو و بخشش کا مظاهره کیااور حضرت نے رسول خدا صلی الله علیہ و آلہ وسلم کی فتح مکہ والی سنت پر عمل کیا اور ان سب کو معاف فرمادیا لیکن حضرت امیر علیہ السلام کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کریمانہ اخلاق کے باوجود ان لوگوں کا بغض و کینہ ٹھنڈا نہ ہوا اور وہ اپنی دشمنی پر ہمیشہ قائم رہے-[76]

جنگ صفین میں جب معاویہ کے لشکر نے دریائے فرات کے پانی پر قبضہ کر لیا تو اس سے شام کے سرداروں نے کھاکہ ان کو پیاسا قتل کر دو جس طرح حضرت عثمان کو پیاسا قتل کیا گیا لہٰذامعاویہ نے حضرت علی علیہ السلام اور ان کے اقرباء پر پانی بند کر دیا۔

لیکن جب حضرت علی علیہ السلام نے فرات پر قبضہ کر لیا اور لشکر معاویہ کو دریائے فرات سے دور دھکیل دیا تو حضرت نے معاویہ کو پیغام بھیجا کہ پانی کے معاملہ میں ہم تمہارے ساتھ وہ نہیں کریں گے جو تم نے ہمارے ساتھ کیا تھا بلکہ ہم اور تم اس پانی پر برابر کے حقدار ھیں -[77]

عبداللہ بن زبیر بہت سے لوگوں کی موجودگی میں حضرت علی علیہ السلام کو برا بھلا کہہ رھاتھا اور اس نے بصرہ میں ایک دن خطبہ دیا اور حضرت علی کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات استعمال کئے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ زبیر ہمارے خاندان کا ایک آدمی ھے عبداللہ بھی ھمارا ھی جوان ھے،جب حضرت علی علیہ السلام جنگ جمل میں کامیاب ھوئے تو اس کو گرفتار کر کے لایا گیاحضرت نے ان سے درگزر فرمایااور فقط اتنا کھاکہ میری نگاھوں سے دور ھوجاؤ اس کے بعد میں تمھیں نہ دیکھوں -[78]

حضرت امیر علیہ السلام جنگ جمل کے بعد حضرت عائشہ کے پاس گئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہاں صفیہ ام طلحہ الطالحات نے چلانا شروع کر دیا اور کھااللہ تیری اولاد کو اس طرح یتیم کرے جس طرح آپ نے میری اولاد کو یتیم کیا ھے۔ حضرت نے اس کو کچھ نہ کھاوہاں موجود ایک شخص نے حضرت سے کھامولا آپ اس عورت کی بیھودہ باتوں پر غضبناک کیوں نھیں ھوتے اور آپ اس عورت کے سامنے خاموش کیوں ھو گئے حالانکہ جو کچھ اس عورت نے کھاھے وہ سب آپ نے سنا ھے۔

حضرت اسے چھوڑ کر یہ کھتے ھوئے آگے بڑھ گئے کہ تم پر افسوس ھو ھمارا تو شیوا یہ ھے کہ ھم مشرک عورتوں سے بھی درگزر کرتے ھیں اور یہ تو مسلمان عورت ھے۔ ھم اس سے کس طرح درگزر نہ کریں ۔[79]

ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام وعظ و نصیحت فرما رھے تھے ایک خارجی نے کھڑے ھو کرآپ کے موعظہ کے درمیان خلل پیدا کیا یہ ملعون اورخارجی افراد حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ انتہائی بغض و حسد رکھتے تھے۔

(یہ لعنتی کھنے لگا)اللہ اس کافر کو قتل کرے جو بھت بڑا فقیہ بنا پھرتا ھے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے پیروکار اسے پکڑنے کے لئے جھپٹے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے انھیں یہ فرماتے ھوئے روک دیا کہ یہ یا گالی کے بدلہ میں گالی ھے اور یا خطا کے بدلہ میں معافی ھے ۔[80]

ناب ابن ابی الحدید کھتے ھیں کہ حضرت عائشہ کے معاملے کو آپ اچھی طرح جانتے تھے اس کے باوجود جب حضرت کامیاب ھو گئے تو حضرت

عائشہ کی تعظیم و تکریم کی، جب مدینہ لو ٹنے لگے تو آپ نے قبیلہ ابن قیس کی بیس عورتوں کو عمامے پھنا کر مسلح ان کے همراہ روانہ کیا جب کچھ راستہ طے هو چکا تو جناب عائشہ کے ذهن میں ایسی بات آئی جو نهیں آنی چاهیے تھی۔

آپ وہاں کھڑی هو گئیں اور خود سے کهاتیری هتک عزت کی گئی هے اور پردے کا خیال نهیں رکھا گیا هے اور مردوں کے لشکر کے ساتھ واپس بھیجا گیا هے جب مدینہ پهنچ گئیں تو تمام عورتوں نے اپنے عمامے اتار دیئے اور ان سے کهاهم سب خواتین هیں -[81]

سید محسن امین عاملیش کهتے هیں کہ دشمنوں کے ساتھ مروت کرنا آپ کا شیوا تھا خواہ وہ لوگ مروت کے مستحق هوں یا نہ هوں، آپ کی مروت کی اکثر و بیشتر مثالےنجنگوں میں بھی ظاهر هوئی۔

شرافت آپ کا خاصہ تھا آپ کا سینہ کینہ و دشمنی سے محفوظ تھا یہاں تک کہ جو آپ کا بد ترین دشمن هوتا اور دشمنی میں سب سے زیادہ نقصان دہ هوتا اس سے بھی کینہ و دشمنی نہ فرماتے۔

آپ کے خلاف سب سے زیادہ کینہ رکھنے والوں میں ابن ملجم ملعون بهت مشهور تھا اس کے خلاف بھی آپ کے دل میں کچھ نہ تھا کیونکہ حضرت امیر علیہ السلام نے اپنے اهلبیت اور اصحاب کو اپنے قاتل کے ساتھ زیادتی کرنے سے منع فرمایا اورکهاکوئی بھی اسے قتل نہ کرے-[82]

ایک اور روایت میں هے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام حسن علیہ السلام سے فرمایا :
میرے بیٹے اس قیدی کے ساتھ نرمی کرو اس پر رحم کھاؤ اور اس کے ساتھ حسن سلوک اور شفقت و مھربانی سے پیش آؤ۔ کیااس کی آنکھوں کی طرف نھیں دیکھ رھے ھو اس کے دل پر کیا گزر رھی ھے یہ خوف، رعب اور گھبراہٹ سے کانپ رھاھے ۔
حضرت اما م حسن علیہ السلام نے عرض کی بابا جان اس لعین اور بد کردار نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا ھے اور ھم پر مصیبت کا پہاڑ گرادیا ھے اور آپ فرما رھے ھیں کہ اس سے نرمی کی جائے۔
حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:
جی ہاں، میرے بیٹے کیونکہ ھم اھلبیت ھیں ھمارا شیوہ ھے کہ ھم گناھگاروں کے ساتھ ھمیشہ کرم ،فیاضی، عفو،رحمت اور شفقت سے پیش آتے ھیں۔ میرے پیارے بیٹے تجھے میرے حق کی قسم جو خود کھانا اسے بھی کھلانا جو خود پھننا اسے بھی پھنانا اگر میں اس دنیا سے چلاگیا تو اس سے قصاص لینا اسے آگ میں نہ جلانا اور اس کا مثلہ بھی نہ کرنا کیونکہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا :
اِیّاکم والمُثلہ ولو بالکلب العقور ۔
تم لوگ مثلہ کرنے سے دور رھو اگرچہ وہ باولا کتا ھی کیوں نہ ھو۔ بھرحال اگر میں زندہ رھاتو اسے معاف کرنے کا سب سے زیادہ حق رکھتا

ھوں۔[83]

۹۔ جود و سخا وت:

حضرت امیر المومنین (ع)میں جود و سخاوت حد کمال تک پائی جاتی تھی۔ با لفاظ دیگر آپ(ع) میں روز روشن کی طرح یہ صفت عیاں تھی کہ آپ(ع) اکثر روزہ رکھتے تھے۔خودبھوکے رھتے تھے اور اپنی غذادوسروں کو عطا فرمادیتے تھے ۔آپ کی عظمت کے متعلق یہ آیات نازل ھوئیں : [84]

اور اس کی محبت میں محتاج ،یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ھیں اور کھتے ھیں کہ ھم تو آپ کو بس خالص خدا کے لئے کھلاتے ھیں ھم آپ سے جزا اور شکر گزاری کے خواستگار نھیں ھیں ۔

مفسرےن نے بیان کیا ھے کہ ایک مرتبہ آپ(ع) کے پاس فقط چار درھم تھے آپ(ع) نے ایک درھم رات میں ،ایک درھم دن میں ،ایک درھم پوشیدہ طور پر اور ایک درھم واضح اور علانیہ طور پر صدقہ دیا تو اس وقت آپ(ع) کی شان میں یہ آیت نازل ھوئی:

وہ لوگ جو اپنے اموال کو دن، رات، پوشیدہ اور ظاھر بظاھر (اللہ کی راہ)میں خرچ کرتے ھیں ۔[85]

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اجرت پر کام کرتے اس سے جو رقم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حاصل ھوتی اسے فقیروں اور مسکینوں میں صدقہ کے طور پر خرچ کر دیتے اور بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے ۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی سخاوت اور فیاضی کی وضاحت کے لئے آپ (ع)کے بد ترین دشمن معاویہ کی یہ گواھی کافی ھے(اور فضیلت بھی وھی ھوتی ھے جس کی دشمن گواھی دیں)معاویہ نے کھا:
لو کان لعلي بیتان بیتٌ من تبر(ذھب)و بیت من تبن لتَصدَّق بتبره قبل تبنہ۔
اگر حضرت علی علیہ السلام کے پاس دو گھر ھوں ایک سونے سے بھرا ھوا ھو اور دوسرا بھوسے سے تو آپ پھلے سونے سے بھرے ھوئے گھر کو صدقہ دیں گے اور اس کے بعد بھوسے سے بھرا ھوا گھرصدقہ دیں گے۔[86]
حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی سخاوت و فیاضی کے لئے یھی کافی ھے کہ آپ(ع) کی ذات کے علاوہ آیت نجوی پر کسی بھی غنی وفقیر صحابی نے عمل نھیں کیا یہاں تک کہ وہ آیت منسوخ ھو گئی اور دوسرے لوگونکے لئے اللہ تعالی کی طرف سے اس طرح توبیخ اور ملامت ھوئی۔

کیا تم لوگ سرگوشی کرنے سے پھلے صدقہ دینے سے ڈرتے ھو۔ بھرحال آپ کے علاوہ کسی اور نے اس طرح سخاوت نھیں کی۔ [87]
طبری اپنی تفسیر میں متعدد اسناد کے ساتھ مجاھد کی سند سے اس آیت کے بارے میں بیان کرتے ھیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فقدّموا بين يدي نجواکم صدقہ ۔

حضور سے سرگوشی سے پہلے صدقہ دیں۔

اس واقعہ کے بعد کسی نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سرگوشی نہ کی فقط حضرت علی علیہ السلام نے ایک دینار صدقہ کے طور پر دیا اور پھر سرگوشی کی جب حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کسی نے صدقہ نہ دیا تو اللہ کی طرف سے یہ چھوٹ مل گئی کہ تم لوگ صدقہ کے بغیر بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سرگوشی کر سکتے ہو -[88]

شعبی کھتے ھیں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور ایسے اخلاق حسنہ کے مالک تھے جنھیں اللہ دوست رکھتا ھے سخاوت اور فیاضی وغیرہ جیسی خصوصیات آپ(ع) کی ذات میں بدرجہ اکمل موجود تھیں۔

آپ(ع) کسی سائل کے سوال کو ٹھکراتے نھیں تھے -[89]

اسی طرح جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں محنت کی اور خون پسینہ کی کمائی سے اللہ کی رضا اور خوشنودی اور آتش جھنم سے نجات کے لئے ایک ہزار غلام آزاد کئے -[90]

شعبی ایک غلام کی روایت کو بیان کرتاھے کہ میں کوفہ کے ایک میدان میں گیا اس وقت میرے ساتھ کسی کا غلام تھا۔ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا وہ سونے چاندی کے ڈھیر کے قریب کھڑے تھے ان کے ہاتھ میں

ایک چھڑی تھی جس سے لوگوں کو پیچھے کر رھے تھے۔
آپ (ع)اس مال کے قریب گئے اور سارا مال لوگوں میں تقیسم کردیا اور وہاں کوئی چیز باقی نہ رھی اور آپ خالی ہاتھ اپنے گھر کی طرف چل دیے۔ راوی کھتا ھے کہ میں اپنے والد کے پاس آیا اور ان سے کھا آج میں نے لوگوں میں ایک نیک اور عجیب شخص کو دیکھا ھے اس کا باپ پوچھتا ھے کہ وہ شخص کون تھا ؟
میں نے کھامیں نے حضرت علی(ع) ابن ابی طالب(ع) کو دیکھا ھے اور پھر سارا قصہ بیان کیا اس نے روتے ہوئے ۔کھابیٹا یقینا تم نے اس کائنات کے بھترین شخص کو دیکھا ھے -[91]
آپ بیت المال کے کمروں میں پڑا ھوا مال اللہ کی راہ میں دے دیتے اور اس جگہ پر نماز ادا کرتے تھے،اور فرمایا کرتے تھے۔
يا صفراء يا بيضاء غُرّي غيري
اے سونا اور چاندی تم میرے علاوہ کسی دوسرے کو دھوکا دینا حضرت امیر علیہ السلام کے ہاتھ میں شام کے علاوہ پوری دنیا تھی اس کے باوجود آپ نے کوئی میراث نھیں چھوڑی ۔

۱۰۔حضرت امیر(ع) کا لوگوں کو غیب کی خبر دینا :

شیخ مفید علیہ الرحمہ کھتے ھیں کہ قرآن مجید مینحضرت علی کے فضا ئل میں بھت سی آیات موجود ھیں اور وہ حضرت علی علیہ السلام کے معجزات

کی طرف رهنمائی کرتی هیں اور یہ معجزات آپ(ع) کی امامت پر دلالت کرتے هیں اور ان سے معلوم هوتا هے کہ آپ (ع)کی اطاعت واجب هے اور آپ(ع) تمام لوگوں پر الله کی حجت هیں۔ ان معجزوں میں سے کچھ ایسے معجزے هیں جن کے ذرےعہ خدا نے انبیا ء اور رسولوں کی نبوت و رسالت کو ظاهر کیا اور ان کی سچائی پر ایک واضح دلیل قرار دیا۔ جناب امیر المؤمےنےن علیہ السلام کے ایسے معجزات هیں جن کا کوئی انکار نهیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ کم عقل، جاهل، بے وقوف اور دشمن هو۔ [92]

حضرت کے معجزات میں ایک معجزہ یہ هے کہ جب آپ نے خوارج سے جنگ کا ارادہ ظاهر کیا تو آپ(ع) سے کهاگیا کہ وہ لوگ نهروں کا پل عبور کر کے دوسری طرف جاچکے هیں اس وقت آپ(ع) نے فرمایا ان کے گرنے کی جگہ تو پانی کے اس طرف هے (وہ وہاں کےسے جاسکتے هیں)خدا کی قسم ان میں دس افراد بهی نہ بچ سکیں گے۔

ابن حدید کهتے هیں کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی یہ روایت تواتر کے ساتھ بیان کی جانے والی روایات میں سے هے کیونکہ آپ(ع) کی یہ روایت بهت مشهور هوئی اور سب لوگوں نے اسے نقل کیا هے۔

یهی آپ کا معجزہ هے کیونکہ اس میں آپ(ع) نے غیب کے متعلق خبر دی هے اگرچہ آپ نے اس کے علاوہ بهی غیب کی بهت سی خبردیں هیں لیکن یہ ایسی خبر هے جس میں ذرہ برابر شک و شبہ نهیں هے کیونکہ اس میں آپ (ع)نے اپنے اصحاب کے متعلق بهی ایک مخصوص عدد کے ساتھ خبر دی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے اور خوارج کے متعلق بھی ایک خاص عدد فرمایا ھے اور جنگ کے بعد بالکل اسی طرح ھوا جس طرح آپ (ع)نے فرمایا تھا۔ اس میں کسی قسم کی کمی و زیادتی نہیں ھوئی کیونکہ یہ ایک خدا وندی امر تھا۔ جس کو آپ(ع) نے حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اور انھوں نے اللہ سے حاصل کیا تھا ۔

لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ حضرت علی علیہ السلام اپنے معجزات میں تنھاھیں ،کوئی دوسرا اس طرح کے معجزات ظاھر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قوت بشر ان امور کو حاصل کرنے سے قاصر ھے-[93]

جب تےن گروھوں نے بےعت توڑی تو حضرت امیر المؤمنین (ع) نے جنگ شروع کرنے سے پھلے فرمایا(اس روایت کو بھت سے لوگوں نے بھی نقل کیا ھے) مجھے تےن گروھوں ناکثےن، قاسطےن اور مارقےن کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ھے لہٰذا میں ان سے جنگ کروں گا اور ھوا بھی اسی طرح۔

جناب امیر علیہ السلام جب ”ذی وقار“ مقام پر تشریف فرما تھے تو اس وقت حضرت نے فرمایا :

یأتیکُم مِن قِبَل الکوفہ ألفُ رجل لا یزیدون رجلا ولاینقصون رجلا یبایعوني علیٰ الموت .

تمہارے پاس کوفہ کی طرف سے ایک ہزار آدمی آئےں گے ایک ہزار سے ایک آدمی کم یا زیادہ نہیں ھوگا وہ سب لوگ میری اس طرح بےعت کرےں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گے کہ خون کے آخری قطرہ تک میری حمایت کریں گے۔
جناب ابن عباس کھتے ھیں کہ جب آپ (ع)نے مندرجہ بالا فرمان دیا تو میں گھبرایا کہ کھیں اےسا نہ ھو کہ اس معےن مقدار میں کمی یا زیادتی ھوجائے اور آپ(ع) کا فرمان درست نہ رھے۔ لوگ کوفہ کی طرف سے آنا شروع ھوئے تو میں ان کو شمار کرنے لگا، شمار کرتے کرتے جب میں نو سوننانوے پر پھنچا توکچھ دےر تک کوئی نہ آیا اس وقت میں نے انا للہ وانا... پڑھا اور سوچ میں غرق ھوگیا کہ اس کی کیا توجیہ کروں ابھی میں سوچ ھی رہاتھا کہ ایک شخص آیا آگے بڑھ کر جناب امیر علیہ السلام سے کھنے لگا آپ(ع) ہاتھ بڑھائےں تاکہ میں آپ کی بےعت کروں۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا تو کس چیز پر میری بیعت کرے گا۔
اس نے کہا: میں آپ(ع) کی اطاعت کرونگا آپ (ع)کے حکم سے آپ (ع)کے سامنے اس وقت تک جنگ کرونگا کہ یا میں شھےد ھو جاؤں یااللہ تعالی آپ کو فتح مبین عطا فرمائے۔ جناب امیر علیہ السلام نے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ھے اس نے کھااویس قرنی۔
حضرت نے فرمایا تو اویس قرنی ھے۔
اس نے کھاجی ہاں میں اویس قرنی ھو ں۔
حضرت نے فرمایا اللہ اکبر مجھے میرے محبوب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے بتایا تھا میرے بھائی تو ایک ایسے شخص سے ملے گا جس کا نام اویس قرنی ھوگا وہ اللہ اور اس کے رسول کے گروہ سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوگا اور اسے شہادت نصےب ہو گی اور وہ ربےعہ اور مضر جیسے خاندان کی شفاعت کرے گا۔[94]

جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی غیب کی خبروں مینسے ایک یہ بھی ھے کہ زیاد ابن نصر حارثی کھتا ھے کہ میں زیا د کے پاس موجود تھا اس وقت رشید ھجری کو لایا گیا اور اس سے زیاد نے کھاتیرے متعلق تیرے آقا اور مولا (ےعنی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام) نے کیا کھاتھا ھم تیرے ساتھ وھی سلوک کرےں گے۔

رشید ھجری کھتے ھیں میرے مولا نے فرمایا تھا :

تقطعون ےديَّ ورجليَّ و تصلبونني .

میرے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر لٹکایا جائے گا۔

زیاد کھتا ھے کہ خدا کی قسم میں تیر ے مولا کی بات کو ضرور جھٹلاؤں گا۔ اس نے حکم دیا اس کا راستہ چھوڑ دو اور اسے آزاد کر دو جب رشید اس کے دربار سے باھر نکلنے لگا تو زیاد نے کھاخدا کی قسم جو کچھ تیرے مولا نے کھاھے میں تجھے اس سے زیادہ سخت تر عذاب دونگا ۔ حکم دیا اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر لٹکا دو۔

رشید ھجری کھتے ھیں کہ میرے مولا امیر المومنین علیہ ا لسلام نے مجھے جو خبر دی تھی اس میں ایک چیز اور باقی ھے، زیاد کھتا ھے کہ اس کی زبان کاٹ دو اس وقت رشید کھتے ھیں کہ خدا کی قسم اب میرے مولا امیر المؤمنین (ع) کی پیشن کوئی سچی ہو گئی ھے۔[95]

اخبار غیب میں سے ایک یہ خبر جسے اصحاب سیرہ نے مختلف طریقوں سے نقل کیا ھے کہ حجاج بن یوسف ایک دن کھنے لگا ایک ایسا شخص جو ابو تراب کے چاھنے والوں میں سے ھو اسے میرے پاس لایا جائے تاکہ میں اسے قتل کر کے خدا کا قرب حاصل کروں۔ لوگوں نے اسے بتایا کہ ھم نے قنبر کے علاوہ کسی کو بھی ابوتراب علیہ السلام کی صحبت میں زیادہ اٹھتے بےٹھتے نھیں دےکھا، حجاج نے قنبر کو قتل کرنے کی نےت کی اور اپنے کچھ آدمی بھیجے کہ وہ قنبر کو تلاش کر کے لے آئےں۔

جب قنبر کو لایا گیا تو حجاج نے کھا:

تم قنبر ھو؟ کھاجی ہاں میں قنبر ھوں ۔

حجاج نے کھاکہ قنبر ابو ھمدان۔

کھاجی ہاں۔

حجاج نے کھاکہ علی (ع) ابن ابی طالب (ع)تیرے مولا ھیں۔

کھاجی ہاں اللہ میرا مولا ھے اور حضرت علی علیہ السلام بھترین ولی ھیں۔

حجاج نے کھاکہ اپنے دین میں حضرت علی سے برائت کرو۔

قنبر نے کھااگر میں علی علیہ السلام سے برائت کروں تو کیا تو بتا سکتا ھے کہ حضرت علی علیہ السلام سے بھی کو ئی افضل ھے ۔

حجاج کھتا ھے کہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ انتخاب کرو تم کےسے مرنا چاھتے ھو؟

قنبر کھتے ھیں کہ تجھے اختیار ھے۔

حجاج کھتا ھے: کیوں؟

جناب قنبر کھتے ھیں جس طرح تو مجھے قتل کرے گا اس طرح تجھے قتل کیا جائے گا اس میں کوئی شک نھیں کہ میرے مولا امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا تھا تجھے ذبح کیا جائے گا اور اس سے تیری موت واقع ھو گی حجاج نے کھاکہ اسے ذبح کر دو۔[96]

ابن ھلال ثقفی کتاب الغارات میں روایت بیان کرتے ھیں کہ زکریا بن یحیٰ عطار اور ان سے فضیل اور ان سے محمد ابن علی نے کھاکہ جب حضرت علی علیہ السلام نے” سلونی قبل ان تفقدونی“ (میرے دنیا سے چلے جانے سے پھلے جو کچھ پوچھنا چاھتے ھو مجھ سے پوچھ لو)کا دعوی کیا اور مزید فرمایا ۔

خدا کی قسم کہ تم لوگ مجھ سے اس گروہ کے متعلق سوال نھیں کرو گے جو ایک سو آدمیوں کو گمراہ کرے گا اور اس گروہ کے متعلق بھی سوال نھیں کرو گے کہ جو ایک سو آدمیوں کو ھدایت کرے گا مگر میں تمھیں اس گروہ کی مہار تھام کر چلنے والے اور اس گروہ کے پس پشت مدد کرنے والے کے متعلق آگاہ کرونگا۔

اس وقت ایک شخص کھڑا ھوااور اس نے کھاکہ آپ مجھے بتائیں کہ میرے سر اور داڑھی کے کتنے بال ھیں ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم میرے حبیب نے مجھے خبر دی ھے تیرے سر کے بال کے ساتھ ایک فرشتہ بیٹھا ھوا ھے جو تجھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پر لعنت کرتا ھے اور تیری داڑھی کے ھر بال کے نیچے ایک شیطان ھے جو تجھے گمراہ کرتا ھے اور تیرے گھر میں ایک بھیڑ ھے جو حضرت رسول خدا(ص)(ص)(ص)(ص)کے بیٹے کو قتل کرے گا اور اس کا بیٹا (امام) حسین علیہ السلام کا قاتل ھوگا ابھی وہ بچہ ھے جو گھٹنوں کے بل چلتا ھے اور وہ سنان بن انس النخی ھے -[97]

انھی غیب کی خبرونمیں ایسی بھت ساری متواتر خبریں ھیں جنھیں حضرت امیر علیہ السلام نے اپنی وفات سے پھلے ذکر کیا تھا مثلاً میں دنیا سے شھید ھو کر جا ؤں گا اور میرے سر پر ضربت لگے گی اور ریش مبارک سر کے خون سے رنگین ھو جائے گی آپ نے جس طرح خبر دی تھی بالکل اسی طرح واقع ھوا۔

اسی طرح حضرت امیر علیہ السلام کا یہ فرمان ھے اس بدبخت انسان پر کون روئے گا؟ جب وہ میرے سر کو خون سے رنگین کرے گا[98]

ان خبروں میں ایک ایسی خبرھے جسے ثقات راویوں نے نقل کیا ھے۔ ماہ مبارک رمضان ،میں حضرت علی علیہ السلام ایک رات حضرت امام حسن علیہ السلام کے ہاں روزہ افطار فرماتے اور ایک رات ابن عباس کے پاس روزہ افطار کرتے لیکن آپ تین لقموں سے زیادہ تناول نہ فرماتے ۔ آپ (ع) کے دونوں بیٹوں حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام میں سے کسی ایک نے عرض کیا :بابا جان آپ اتنی تھو ڑی مقدار مینکھانا کیوں تناول فرماتے ھیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جناب علی علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: میرے بےٹے مجھے یہ پسند نہیں ھے کہ میرے پاس خدا کا امر ےعنی ملک الموت آئے اور میں اس حالت میں ھوں کہ میرا پےٹ بھرا ھوا ھو۔
راوی کھتا ھے اس بات کو کھے ھوئے ایک یا دو راتیں ھی گزری تھیں کہ آپ کو ضربت لگی۔[99]
جناب امیر علیہ السلام جب خوارج سے جنگ کرنے میں مشغول تھے اس وقت فرمایا کہ اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ھوتا کہ تم لوگ عمل کرنا چھوڑ دو گے تو میں تمھیں اس بات کی خبر دیتا جس کا فےصلہ اللہ نے پیارے نبی کی زبان پر جاری فرمایا۔
آپ فرماتے ھیں کہ جو لوگ اپنی گمراھی کو جاننے کے باوجود جنگ کرےنگے اور ان میں ایک شخص اےسا ھو گا جس کی گردن چھو ٹی اور ہاتھ ناقص الخلقت ھو نگے اور اس کے دونوں کندھے تنگ ھو نگے اور ایک کندھے کے اوپر عورت کے پستا ن کی طرح گوشت ھو گا وہ مخلوق خدا میں بدترےن ھوگا اس کا قاتل اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک محبوب ترےن اور مقرب ترےن افراد مینسے ھوگا۔
جب جنگ کے بعد اژدھام ہٹا تو جناب امیر اسے تلاش کرتے ھوئے فرمارھے تھے نہ میں نے جھوٹ بولا ھے اور نہ ھی میں جھٹلایا گیا ھوں یہاں تک کہ وہ شخص نظر آگیا جب اس شخص کی قمےص کو پھاڑ کر دےکھا گیا تو واقعا اس کے کندھے پر گوشت کا لو تھڑا تھا اور بالکل عورت کے پستان کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طرح لگ رھاتھا ،اس کے اوپر بال تھے جب بالوں کو کھےنچا جاتا تو تو وہ لو تھڑا اکھٹا ھو جاتا اور جب چھو ڑا جاتا تو وہ دوبارہ اپنی جگہ پر چلا جاتا تھا۔

اس وقت جناب امیر علیہ السلام نے بلند آواز میں فرمایا اللہ اکبر پھر کھااس میں با بصےرت شخص کے لئے عبرت ھے۔[100]

۱۱۔مضبوط رائے ، حسن تدبیر و سیاست :

ابن حدید کھتے ھیں:

كان علي عليہ السلام، من أسداًّ الناس راياً وأصحّهم تدبيرا۔

حضرت علی (ع)ابن ابی طالب علیہ السلام لوگوں میں سب سے زیادہ صحیح الفکر تھے۔ [101]

قارئین کرام ! اس مقام پر چند ایسے شواھد واضح طور پر بیان کرتے ھیں جن سے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے یہ اوصاف واضح اور روشن ھو جائیں گے ۔

جب جناب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دے کر فارغ ھوئے آپ(ع) نے کفن دیا اور تنھانماز جنازہ پڑھی یہاں تک کہ کسی نے آپ(ع) کا ساتھ نہ دیا کیو نکہ مسلمان مسجد میں اپنی سوچ میں غرق تھے کہ کون آپ(ع) کی نماز جنازہ کی امامت کرے اور آپ(ص) کو کھاں دفن کیا جائے اتنی دےر میں حضرت علی ابن ابی

طالب علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح زندگی میں ھمارے امام تھے، اسی طرح انتقال کے بعد بھی ھمارے امام ھیں لہٰذا آ پ لوگ گروہ گروہ ھو کر امام کے بغیر ھی نماز جنازہ پڑھ کر چلے جائیں اور اللہ تعالی نے جس جگہ بھی نبی کی جان کوقبض کیا اسی مقام پر اس کا مدفن قرار دیا ھے ۔میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی حجرے میں دفن کروں گا جہاں ان کی روح نے عالم بالا کی طرف پرواز کی ھے۔چنانچہ تمام لوگوں نے اس بات کو تسلیم کیا اور اس بات پر راضی ھو گئے۔[102]

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ھی تھے جنھوں نے اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ تا ریخ اسلام کی ابتداء ھجرت سے قرار دی جائے ۔ حضرت عمر نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے پو چھا کہ کس دن سے سال کا آغاز کیا جائے۔ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا : جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ھجرت فرمائی تھی اور کفر شرک کی زمےن کو خیر باد کیا تھااسی دن سے سال کا آغاز کیا جائے حضرت عمر نے آپ کے مشورے کے مطابق ھجرت کو ھی سال کی ابتداء کا دن قرار دیا اور بقیہ لوگوں کی رائے کو اھمےت نہ دی۔[103]

حضرت علی علیہ السلام کی عمدہ رائے پر مشتمل ایک اور روایت یہ ھے کہ کوفہ کے مسلمانوں میں یہ خبر پھیلی کہ فارس کا ایک بہت بڑا لشکر جمع ھو کر حملہ کرنا چاھتا ھے، کوفہ کے مسلمانوں نے حضرت عمر کو اس کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خبر دی حضرت عمر یہ خبر سن کر انتہائی پریشان ھوگئے اور مسلمانوں کو اکھٹا کرکے اس کے متعلق مشورہ کرنے لگے۔ حضرت طلحہ نے مشورہ دیا کہ ھمیں خود ھی نکل کر حملہ کرنا چاھیے عثمان نے کھااھل شام شام سے نکلیں اھل یمن یمن سے اور مکہ اور مدینہ والے یہاں سے اور اھل کوفہ اور بصرہ والے کوفہ اور بصرہ سے سب نکلیں اور اکھٹا ھوجائیں تاکہ تمام مومنین تمام مشرکوں کے سامنے آجائیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اھل شام شام سے نکلیں تو روم والے ادھر سے حملہ کر دیں گے۔ اگر اھل یمن یمن سے نکلیں گے تو حبشہ والے پیچھے سے حملہ کر دیں گے اور اگر حرمین والے نکلیں گے تو تجھ پر اطراف سے عرب ٹوٹ پڑیں گے ۔ مزید یہ کہ ھم نے کبھی بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے زمانہ میں کثرت کے بل پوتے پر فتوحات حاصل نہیں کیں بلکہ بصیرت کے ساتھ انھیں فتح کیا جب عجم والے تم پہ نظریں جمائیں گے تو کھیں گے یھی مرد عرب ھے اگر تم اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دو تو گویا تم نے عرب کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور یہ ان کے دلوں پر زیادہ سخت ھے ۔ لیکن میں سوچتا ھوں کہ اس طرح ھم ان کی نظروں کو دھوکا دیں گے اور تم اھل بصرہ کی طرف لکھو کہ وہ تین گروھوں میں بٹ جائیں ایک گروہ بچوں اور عورتوں کے پاس چھوڑ دو اور ایک گروہ کو عھد کرنے والوں کی حفاظت پر مامور کردو تا کہ وہ اپنا عھد نہ توڑیں اور ایک گروہ کو لشکر اسلام کی مدد کے لئے روانہ کر دو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت عمر نے کہا: یهی بهترین رائے هے جو مجهے بهی پسند هے لہٰذا اسی پر عمل کرو پهر حضرت علی علیہ السلام کے قول کی تکرار کرنے لگے اور اس کے عجائبات کی وضاحت کرنے لگا اور اسی پر اس نے عمل کیا-[104]

حضرت امیر علیہ السلام ایسی شخصیت هیں جنهوں نے عثمان کو ان امور کا مشورہ دیا تها جس میں اس کی بهتری تهی اگر وہ ان مشوروں کو قبول کرلیتا تو اس کے ساتھ وہ مسائل پیش نہ آتے جو مشورہ پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے پیش آئے -[105]

ابن ابی الحدید کهتے هیں کہ تم اچهی طرح جان لو کہ جس قوم نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کو نهیں پہچانا اور انهوں نے گمان کیا هے کہ حضرت عمر ان سے زیادہ سیاست دان تهے اگرچہ حضرت علی علیہ السلام حضرت عمر سے زیادہ علم رکهتے تهے- اسی طرح جو لوگ آپ(ع) کے دشمن تهے یا آپ (ع)سے عداوت رکهتے تهے انهوں نے معاویہ کو حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ سیاست دان اور سب سے بهتر تدبیر کرنے والا جانا-

ابن ابی الحدید ان توهمات کا جواب دیتے هوئے فرماتے هیں: لوگوں کی رائے میں کوئی سیاست دان سیاست کی انتہاء کو اس وقت تک نهیں پهنچ سکتا جب تک اپنی رائے پر عمل پیرا نہ هو اور جس چیز میں صلاح هو اس کو اختیار کر لے خواہ وہ شریعت کے موافق هو یا نہ هوا ور یہ ممکن هی نهیں هے کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہ امور مملکت چلا سکیں ۔جبکہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام خود کو شریعت کی حدود کا پابند سمجھتے تھے ۔

میدان جنگ میں ان جنگی حیلوں اور تدبیروں کی پروا نہ کرتے جو شریعت کے موافق نہ ھوتے ۔اسی طرح فتنہ عثمان‘ جنگ جمل ‘صفین اور نہروان کے فتنوں میں تمام امورپر شریعت کی حدود میں رھتے ھوئے قابو پایا۔[106]

حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے اگر دین کا پاس و لحاظ نہ ھوتا تو میں عربوں میں سب سے زیادہ حیلہ گر ھوتا ۔

حضرت نے یہ جملہ کئی مرتبہ دھرایا: (میں نے)انکے دلوں کو کئی مرتبہ پھرتے ھوئے دیکھا اور چھروں پر حیلہ‘ مکروفریب کے آثار اور رائے میں تبدیلی کو واضح طور پر محسوس کیا۔

خدا کی قسم معاویہ مجھ سے زیادہ حیلہ گر نھیں ھو سکتا لیکن وہ فسق وفجور کا مرتکب ھوا ھے اور اگر ظلم و جور نا پسندیدہ نہ ھوتا تو میں لوگوں کی نسبت زیادہ اچھے انداز میں اسے پیش کرتا۔[107]

جاحظ کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام ایسی ذات ھیں جنھوں نے اپنے قول وفعل کو پرھیز گاری سے آراستہ کیا ھوا تھا اور اپنے ہاتھوں کو ھر مینڈھے کے شکار سے روکا ھوا تھا فقط وھی کچھ کھتے اور کرتے تھے جس میں خدا کی خوشنودی ھوتی تھی ۔

جب لوگوں نے معاویہ کے بھت زیادہ حیلے اور بہانے دیکھے اور حضرت علی علیہ السلام نے اس کے خلاف کچھ نہ کیا تو ان لوگوں نے گمان کیا کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاویہ بڑا عاقل اور بڑا عالم ھے۔ اس گمان کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کا معاویہ کی طرف زیاد ہ اورحضرت علی علیہ السلام کی طرف کم رجحان تھا۔آپ کو یہ مد نظر رکھنا چاھیے کہ کیا یہ دھوکا نھیں ھے کہ معاویہ نے قرآن کو نیزوں پر بلند کیا پھر یہ ملاحظہ فرمائیںکیا کہ انھوں نے حضرت علی علیہ السلا م کی رائے اور حکم کی نافرمانی کر کے دھوکا نھیں دیا ۔ ھم یہ بھی جانتے ھیں کہ تین آدمیوں نے حضرت علی علیہ السلام معاویہ اور ابن عاص کو قتل کرنے پر اتفاق کیا پس اس کے بعد اتفاق تھا یا امتحان تھا ان تینوں میں فقط حضرت علی علیہ السلام شھید ھو گئے۔ یہ تمھارے مذھب کا قیاس ھے کہ وہ دونوں یعنی عمر اور معاویہ اپنی سیاست کی وجہ سے بچ گئے ھیں اور حضرت علی علیہ السلام اس لئے شھید ھو گئے ھیں کہ انھوں نے عمدہ سیاست نہ کی، بھر حال واضح ھے کہ وہ مقام امتحان اور مصیبت میں تھے اور ان کی اتباع کرنے والا کوئی نہ تھا۔[108]

علامہ سید محسن الامین کھتے ھیں:

بعض اوقات وہ لوگ جو آپ کے متعلق کچھ نھیں جانتے وہ یہ گمان کرتے ھیں یا ان کا عقیدہ یہ ھے یا ان پر خواھشات نفسانی غالب آچکی ھیں یا ان پر اپنے بزرگوں کی تقلید کا اثر ھے (ان لوگوں کا خیا ل ھے کہ)حضرت علی علیہ السلام کی رائے کمزور تھی اور دوسروں کی نسبت سوچ اور فکر بھی کم رکھتے تھے ۔

اور اس پر دلیل یہ قائم کرتے ھیں کہ آپ اپنی خلافت کے زمانہ میں امر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خلافت کو صحیح طور پر نہ چلا سکے جبکہ معاویہ مملکت اسلامیہ کے بہت بڑے حصے پر غالب تھا اس کے باوجود حضرت علی علیہ السلام نے کھاکہ میں اسے والی شام نہیں سمجھتا اور میں اسے اس عہدہ سے معزول کرتا ہوں۔ مزید یہ کہ حضرت علی علیہ السلام لوگوں کے ساتھ مساوات کو مدنظر رکھتے تھے جب کہ یہ چیز بھی لوگوں کی رائے کے خلاف ھے ان کا خیال ھے کہ آپ کو چاھیے تھا کہ آپ لوگوں پر بیت المال لٹاتے تا کہ وہ لوگ آپ کے ساتھ رھتے جیسا کہ معاویہ نے بیت المال لٹایا لوگ اس کے ساتھ ھو گئے ۔

ان خرافات کا جواب واضح اور روشن ھے اس سلسلہ میں کسی طویل گفتگو کی ضرورت نہیں ھے ان کے جواب میں فقط اتنا کھنا کافی ھے کہ آپ کسی مملکت کے طلبگار نہیں تھے آپ کو حکومت کی چاھت بھی نہ تھی اورآپ دنیا کے طالب بھی نہیں تھے۔

بلکہ آپ کا ھدف بہت بلند تھا آپ کا مقصد جداگانہ تھا اور آپ کا مطلوب بہت عالی تھا اور وہ مطلوب فقط رضا خداوندی تھا، حق کا پرچم بلند کرنا تھا اور باطل کو جڑ سے اکھاڑنا تھا ۔آپ کے نزدیک دنیا، مال اور ملک ایک مکھی کے بال برابر بھی نہ تھے، یہ کیسے ممکن ھو سکتا ھے کہ وہ ان چیزوں کی طرف متوجہ ھوتے جو ان کے ھدف اور مقصد کے برعکس تھیں۔

ایک اور جگہ پر سید امین کھتے ھیں: یہ کیسے ممکن تھا بادشاھت کی خاطر اس باطل کے ساتھ تعلق قائم کر لیتے حضرت علی علیہ السلام فرماتے ھیں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

والله لو أُعطيتُ الاقاليم السبعة بما تحت أفلا كها على أن أُعص الله في نملة اسلبها جلب شعيره مافعلت۔

خدا کی قسم اگر مجھے ساتوں زمین اور آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ھے ان تمام کی بادشاھت اس شرط پر دی جائے کہ میں اللہ کی نافرمانی کرتے ھوئے چیونٹی کے منہ سے دانہ نکال لوں تو میں علی (ع) ایسی حکومت لینے کے لئے تیار نھیں ھوں۔

حضرت علی علیہ السلام وہ ھستی ھیں جنھوں نے شوریٰ والے دن عبدالرحمن بن عوف کی بیعت کو قبول نہ فرمایا مگر کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق نہ تھی اور آپ(ع) نے سیرت شیخین پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تو انھوں نے خلافت اس شخص کے حوالے کر دی جس نے سیرت شیخین کی شرط کو قبول کر لیا تھا[109]

جہاں تک سیاست کا تعلق ھے آپ (ع) کی سیاست ذات خد اسے متعلق اٹل اور ٹھوس تھی عمل کے میدان میں کسی سے رواداری نھیں کرتے تھے حتی کہ اپنے چچا زاد بھائی اور حضرت عقیل کی بات کو بھی نظر اندا ز کر دیا ‘لوگوں کو کفار کے مقابلہ میں ابھارا اورمصقلہ بن ھبیرہ جریر بن عبداللہ البجلی کے گھروں کو گرایا،مخالفین خدا کے ساتھ قطع تعلق کیا‘ ان کی جگہ دوسروں کو دی۔ یھی وہ خصوصیات ھیں جو حقیقی امام اور متقیوں کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سردار میں واضح طور پر پائی جاتیں ھیں۔[110]

۱۲۔راسخ الایمان :

عمر ابن خطاب کھتے ھیں کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں تھا میں نے انھیں یہ فرماتے ھوئے سنا :

لو أن السماوات السبع والأرضين السبع وضعن في كفہ ميزان و وضع اِيمان علي في كفة ميزان لرجح اِيمان علي۔

اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور دوسرے پلڑے میں جناب علی (ع)کے ایمان کو رکھا جائے تو علی (ع) کے ایمان والا پلڑا بھاری نظر آئے گا۔[111]

ربیعی بن حراش کھتے ھیں کہ مجھے حضرت علی علیہ السلام نے" رحبہ "کے مقام پر بتایا کہ قریش جمع ھو کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس آئے ھیں اور ان لوگوں میں سھیل ابن عمرو بھی تھا انھوں نے کہا:

اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ھمارے چند صلح پسند افراد آپ (ص)کے ساتھ مل گئے ھیں وہ ھمیں واپس لوٹادیں۔

حضرت غضبناک ھوئے اور آپ (ص)کے چھرہ اقدس پر غضب کے آثار نمایاں تھے آپ(ص) نے فرمایا:

اے گروہ قریش اللہ تم پر ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو تم میں سے

ھوگا۔اللہ نے ایمان کے لئے اس کے قلب کا امتحان کر لیا ھے۔ وہ دین کی خاطر تمہاری گردنوں کو کاٹے گا ۔لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کیا وہ ابوبکر ھے فرمایا نھیں ۔ انھوں نے پو چھاکیا وہ عمر ھے ؟ فرمایا نھیں،بلکہ وہ شخص ھے جو اپنے حجرہ میں اپنے جوتے کو پیوند لگا رھاھے۔ لوگوں نے اس بات کو بڑا مشکل سمجھا ۔ آپ (ع)نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا :

لاتکذبوا عليَّ فاِنہ مَن کذب عليَّ متعمدا فليلج النار۔

علی (ع) کو نہ جھٹلاؤ جو شخص بھی علی (ع)کو جھٹلائے گا اسے یقین کر لینا چاھیے کہ اسے آگ میں ڈالا جائے گا -[112]

حضرت علی علیہ السلام کھتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فتح خیبر کے دن فرمایا:

اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ھوتا کہ میری امت کے بعض لوگ ایسی باتیں کھیں گے جو عیسائی حضرت عیسی ابن مریم سے متعلق کھتے ھیں ۔تو آج میں تمھیں علی (ع)سے متعلق وہ باتیں بتاتا کہ پھر جھاں سے بھی علی(ع) کا گزرھوتا مسلمان اس کے قدموں کے مٹی اٹھا کر چومتے اور آپ (ع)کے وضو کا پانی جمع کرتے اور اس سے شفاء حاصل کرتے۔ لیکن ائے علی (ع)میں آپ(ع) کے متعلق صرف اتنا کھتا ھوں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

أن تکون مني وأنا منک تَرثني وأرثک وأنت مني بمنزلة هارونَ من موسیٰ اِلا أنّہ لا نبي بعدي أنت تؤدّي ديني وتقاتل علیٰ سنتي و أنت في الآخرةِ أقرب الناس منّي و أنت غداً علیٰ الحوض خليفتي تذود عنہ المنافقين وأنت أول من يَرِدْ علي الحوضِ و أنت أول داخل الجنةفی أُمتي وأن شيعتک علیٰ منابرمن نور رواء مروےيّن مبيضّۃ وجوههم حولي أشفع لهم فيکونون غداً في الجنة جيراني ۔

اے علی (ع)آپ (ع)مجھ سے ھیں اور میں آپ (ع)سے، آپ(ع) میرے وارث ھیں اور میں آپ(ع) کا وارث ھوں آپ (ع)کو مجھ سے وھی نسبت ھے جوحضرت ھارون کو حضرت موسی سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نھیں آئے گا ۔

آپ(ع) میرا قرض ادا کریں گے‘ میری سنت پر جنگ کریں گے‘ آخرت میں بھی آپ تمام لوگوں کی نسبت مجھ سے زیادہ قریب ھوں گے اور کل روز قیامت حوض کوثر پر آپ میرے خلیفہ ھوں گے۔ وہاں سے منافقوں کو دھتکارا جائے گا اور سب سے پھلے آپ(ع) حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے آپ سب سے پھلے جنت میں داخل ھوں گے اور آپ کے شیعہ نور کی اماریوں میں ھوں گے۔ اور میرے اردگرد ان کے چھرے منور ھوں گے‘ میں ان کی شفاعت کروں گا اور کل وہ جنت میں میرے ھمسایہ ھوں گے۔

حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مزید فرمایا :

وأن الحقَ معک والحقُ علی لسانِک وفي قلبِک و بين عينيک والأيمان مخالط

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لحمَک و دمَک کما خالطَ لحمي و دمي-[113]
اے علی (ع)حق آپ (ع)کے ساتھ ھے اور آپ (ع)کی زبان پر حق ھے‘ آپ (ع)کے دل میں حق ھے‘ آپ (ع)کی دونوں آنکھوں کے درمیان حق ھے۔ (یعنی آپ جو کچھ دیکھیں گے وہ حق ھوگا)اور ایمان آپ (ع)کے گوشت اور خون میں اس طرح رچا ھوا ھے جس طرح میرے گوشت اور خون میں رچا بساھوا ھے۔

دو آدمی حضرت عمر کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ لونڈی کی طلاق کے متعلق آپ کی کیا رائے ھے۔

حضرت عمر نے کھڑے ھو کرحضرت امیر المومنین علیہ السلام سے یھی سوال دریافت کیا کہ لونڈی کی طلاق کے متعلق آپ (ع)کی کیا رائے ھے۔

حضرت نے فرمایا : دومرتبہ ۔

عمر نے ان دونوں سے کھادومرتبہ۔

ان میں سے ایک شخص نے کھاکہ حضرت ھم آپ کے پاس اس لئے آئے تھے کہ ھم لونڈی کی طلاق سے متعلق سوال کریں اور آپ ھیں کہ جاکر اس شخص سے پوچھ رھے ھیں۔ عمر نے جب یہ سنا تو کھا۔ تمہارے لئے وائے اور ھلاکت ھو۔ تم جانتے ھو کہ یہ شخص کون ھے جس سے میں نے سوال کیا تھا یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ھیں اور میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے یہ کھتے ھوئے سنا ھے: لوأن السمٰوات والارض وضعت في کفہ ووضع ایمان علي فی کفہ لرجح ایمان

علي-

اگر زمین وآسمان ترازو کے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اوردوسرے پلڑے میں علی (ع)کا ایمان رکھا جائے تو ایمان والا پلڑا جھکتا نظر آئے گا -[114]

معاذ بن جبل کھتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ آپ(ع) کی سات خصوصیات کی وجہ سے لوگ آپ (ع)سے دشمنی رکھیں گے- البتہ قریش میں سے آپ (ع)کے ساتھ کوئی جھگڑا نھیں کرے گا وہ سات خصوصیات یہ ھیں-

أنت أوّلهم ایماناً با لله وأوفا هم بعهد الله وأقومهَم بأ مرالله وأقسمهم بالسویّه وأعد لهم في الرعیه وأبصرَهم با لقضیه وأعظمهم عند الله مز یة-

آپ (ع)سب سے پھلے اللہ پر ایمان لائے ‘ آپ (ع)نے سب سے پھلے اللہ کے عھد کو پورا کیا ‘آپ(ع) اللہ کے حکم کو سب سے پھلے بجا لائے‘ آپ(ع) کی مساوی تقسیم، عوام کے ساتھ عدالت ، آپ کی ذہانت اور آپ (ع)کا اللہ کے نزدیک عظیم مرتبہ ھے جس کی وجہ سے یہ لوگ آپ کے مخالف بن گئے-[115]

۱۳۔تو اضع اور کرےمانہ افعال :

زاذان کھتے ھیں کہ میں نے ایک دن حضرت علی علیہ السلام کو دےکھا کہ وہ بازار کی طرف جا رھے تھے اور ان کے ہاتھ میں ایک رسی تھی اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایک دوسرے شخص کے ہاتھ میں رسی دےکھی آپ گمشدہ چیز کو تلاش کر رھے تھے انھی لمحات میں، میں نے دےکھا کہ ایک شخص اپنے گدھے پر سامان رکھ رہاتھا، آپ اس کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن مجےد کی اس آیت کی تلاوت فرمارھے تھے:

< تِلْکَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُہَا لِلَّذِینَ لاَیُرِیدُونَ عُلُوًّا فِی الْأَرْضِ وَلاَفَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِینَ>-[116]

آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے ھے جو دنیا میں نہ تو کسی بلندی کو چاھتے ھیں اور نہ زمےن پر فساد برپا کرتے ھیں اور عاقبت متقےن کے لئے ھے۔ پھر فرمایا: یہ آیت ان لوگوں کے لئے نازل ھوئی ھے جو لوگوں میں بلند قدرو منزلت والے ھیں۔[117]

بخاری نے اپنی سند سے صالح بیاع الاکسیہ اور اس نے اپنی دادی سے یہ روایت بیان کی ھے کہ میری دادی کھتی ھیں کہ میننے حضرت علی علیہ السلام کو دےکھا کہ انھوں نے کچھ کھجورےں خریدیں اورانھیں کپڑے میں باندھ کر اٹھا لیا۔ میں نے اس سے کھا(یا کسی شخص نے ان سے کھا) اے امیر المومنین میں اسے اٹھا لیتا ھو ں آپ نے فرمایا اھل وعیال کا سرپرست ھی اس کو اٹھانے کا زیادہ حقدار ھے۔[118]

اصبغ بن نباتہ کھتے ھیں ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ھوا اور عرض کی یا امیر المومنین مجھے آپ سے ایک حاجت ھے جسے میں آپ سے پھلے بارگاہ خداوندی میں بھی عرض کر چکا ھوں۔ لہٰذا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اب اگر آپ نے میری وہ حاجت پوری کر دی تو میں اللہ کی حمد کرونگا اور آپ کا شکر بجا لاؤنگا اور اگر میری حاجت پوری نہ کی اللہ کی تو حمد کرونگا اور آپ کا عذر بیان کرونگا حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا۔اپنی حاجت زمین پر لکھ دے کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں ھے کہ تیرے سوال کرنے سے تیرے چھرے پر پیدا ھونے والے ذلت کے آثار دےکھوں اس نے اپنی حاجت لکھی کہ میں محتاج ھوں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: حلہ لے آؤ، جب لے آئے تو آپ (ع) نے یہ حلہ اس محتاج کو عناےت فرمایا: اس نے وہ لباس لیا اور اسے زیب تن کیا اور یہ اشعار کھے:

كسوتني حُلة تبلىٰ محاسنها
فسوف أكسوک من حُسن الثناحُللًا

اِن نلتُ حسن ثنائي نلتُ مكرمة
ولست تبغی بماقد قلتہ بدلا

ان الثناء لےحيٰي ذكرصاحبہ
كا لغےث يحيي نداه السهل والجبلا

آپ نے مجھے پوشاک پھنائی جس کی زیبائیاں ماند پڑجائیں گیں عنقریب میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تجھے خلعت پھناؤ نگا۔ اگر میں نے بھترین کر لی تو میں نے بھت عزت پالی میں اپنے کلام کو کچھ بدلنا نھیں چاھتا ھوں ۔بے شک تعریف زندہ رکھتی ھے اپنے صاحب تعریف کو سدا ثقل اس بارش کے جس کا صحراء وپہاڑ کو زندہ رکھتاھے -

اس وقت حضرت علی نے فرمایا :

میں ابھی تمھیں دینار دیتا ھوں اور آپ نے سو دینار اسے دےے ۔

اصبغ کھتا ھے میں نے عرض کی یا امیر امومنین حلہ اور سودینار (دونوں چیزےں اسے دے دیں)

حضرت نے فرمایا جی ہاں میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے کہ” لوگوں کو ان کے مرتبے پر رکھو“ اور اس شخص کا میرے نزدیک یھی مرتبہ تھا۔[119]

حضرت علی ابن حسین علیھما السلام فرماتے ھیں کہ ایک دن میں مروان ابن حکم کے پاس گیا تو اس نے کھاآپ کے والد کے علاوہ میں نے غلبہ پانے والوں کو کسی پر کرم کرتے ھوئے نھیں دےکھا جب کہ آپ کے والد نے جنگ جمل مینا علان کروایا تھا کوئی فوجی کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے اور کسی زخمی کو خاک آلود نہ کرے۔[120]

ایک سائل حضرت علی (ع)کی خدمت میں حاضر ھوا تو حضرت علی علیہ السلام نے حضرت امام حسن (ع)یا امام حسین (ع) سے فرمایا کہ اپنی مادر گرامی کے پاس جاؤ اور ان سے کھو وہ چھ درھم جو آپ کے پاس ھیں ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں سے کچھ اس کے لئے دے دیںشہزادے تشریف لے گئے او رواپس آکر
کھاکہ اماں جان کہہ رھی ھیں جو چھ درھم آٹا لانے کے لئے رکھے تھے
وھی دے دوں ؟
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کا ایمان اس وقت سچا ھوتا ھے
جب اس کا اللہ پر بھروسہ ھو (ےعنی ھمارا ھر معاملے میں اللہ پر پختہ
بھروسہ ھے)۔
فرمایا جی ہاں وھی چھ درھم مجھے لا دیجیئے۔
سیدہ سلام اللہ علیھانے بھجوا دیئے اور آپ نے سائل کو دے دیئے ۔
راوی کھتا ھے کہ ابھی سائل کو گئے کچھ وقت ھی گزرا تھا ایک آدمی اونٹ
بےچنے کے لئے یہاں سے گزرا آپ نے پوچھا کہ اس کی کیا قےمت ھے اس
نے جواب دیا کہ ایک سو چالےس درھم۔
آپ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس چھوڑ جاؤ ھم کچھ دےرکے بعد اس کی
قےمت دے دیں گے۔ وہ شخص اونٹ چھوڑ کر چلا گیا انھی لمحات میں ایک
اور شخص آیا اور پو چھا ۔
یہ کس کا اونٹ ھے۔
حضرت نے فرمایا میرا ھے۔
اس نے پوچھا کیا اسے بیچیں گے۔
حضرت نے فرمایا جی ہاں۔
اس نے پوچھا کتنی قےمت میں بیچیں گے۔

آپ نے فرمایا دو سو درھم ۔
اس نے کھامیں اس قیمت میں خریدنا پسند کرتا ھوں ۔
راوی کھتا ھے کہ اس نے دوسودرھم دیئے اور اونٹ لے کر چلا گیا۔ حضرت امیر المومنین نے جس سے کچھ دےربعد رقم دینے کو کھاتھا اسے ایک سو چالیس درھم دے دیئے اور ساٹھ درھم جناب سیدہ سلام اللہ علیہاکی خدمت میں لے گئے انھوں نے پو چھا۔ یہ کہاں سے آئے ھیں آپ نے فرمایا یہ اللہ کا وہ وعدہ ھے جو اس نے اپنے پیارے نبی کی زبان سے کیا ھے ۔

جو بھی ایک نیکی کرے گا اللہ تعالی اس جیسی دس عنایت فرمائے گا۔[121]

ضرار بن ضمرہ کنانی کی معاویہ سے کوئی گفتگو کا اقتباس یہ ھے کہ ضرار نے معاویہ سے کہا: حضرت علی علیہ السلام ھمارے درمیان بڑے حسن سلوک سے پیش آتے تھے ھماری تعظیم و اکرام کرتے تھے اور جب ھم ان سے کوئی سوال کرتے تھے تو اس کو پورا کرتے تھے ،اگر چہ وہ ھم پر اتنے مھربان تھے لیکن ان کی ھیبت کی وجہ سے ھم ان کے سامنے نھیں بول پاتے تھے اور جب وہ مسکراتے تھے تو گویا موتی جھڑرھے ھوں ،اھل دین کی تعظیم کرتے تھے اور مساکین سے محبت کرتے تھے اور کبھی بھی باطل کی حمایت نھیں کرتے تھے اور کمزور لوگ آپ کے عدل سے مایوس نہ تھے۔[122]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صعصعہ بن صوحان آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ھیں وہ ھم میںایسے رہتے تھے جیسے ھم سے ایک فرد ھوں ۔آپ نرم دل ' منکسر مزاج ،جلد راضی ھوجانے والے تھے ۔لیکن ھم ان سے اس طرح ڈرتے تھے جیسے ایک قیدی اپنے سر پر کھڑے ہوئے مسلح جلادسے ڈرتاھے۔

معاویہ نے قیس بن سعد سے کھا۔اللہ ابوالحسن پر رحم کرے وہ ھشاش بشاش اورھنس مکھ تھے۔ قےس کھتا ھے جی ہاں خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب سے مزاح فرماتے اورمسکراتے تھے ۔قیس کھتاھے کہ تجھے دیکھ رہاھوں تو حسد کی وجہ سے یہ جملے کہہ کر خوش ھورھاھے جبکہ حقیقت میں تو ان کی عیب جو ئی کر رہاھے۔ خبردار! خدا کی قسم خندہ روئی اورکشادہ پیشانی کے باوجود وہ بھوکے شیر سے بھی زیادہ ھیبت والے تھے یہ انکے تقویٰ کی ھیبت تھی ایسا نہیںتھا جسطرح تجھ سے شام کے احمق ڈرتے ھیں -[123]

ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ھیں کہ میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ھوا میں نے کھاکہ اے امیر المومنین اللہ نے آپ کو اور آپ کے اھلبیت کو اس مال کا حق دار بنایا ھے آپ جس قدر مال لینا چاھیں لے لیں آپ نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے تیرے مال سے کچھ نہیں چاھےے میں اس لئے یہ کام کر رہاتھا تاکہ میں اس کی وجہ سے گھر سے نکلونیا فرمایا مدینہ سے باھر نکلوں-[124]

مجمع تےمی میں ابی رجا ء کہتے ھیں میں نے حضرت علی علیہ السلام کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دےکھا کہ وہ اپنی تلوار کوبیچنے کے لئے با ھر تشریف لا ئے۔ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مجھ سے یہ خریدنا چاھتا ھے؟ اگر میرے پاس تھوڑی سی رقم ھوتی تو میں اس کو نہ بےچتا۔ میں نے عرض کی اے امیر المومنین (ع)میں اسے آپ (ع)سے خرید تا ھو ں اور گزارش کرتا ھوں کہ عطیہ کے طور پر قبول فرمائیں ۔[125]

۱۴۔ امیر المومنین اور خوف الھی :

ابو سعید خدری کہتے ھیں کہ لوگوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بارگاہ میں حضرت علی علیہ السلام کی شکایت کی تو حضرت (ع)نے ھمارے درمیان کھڑے ھوکر ایک خطبہ دیا۔ میں نے اس خطبہ کو سنا آپ (ص)فرما رھے تھے اے لوگوں حضرت علی (ع) کی شکایت نہ کرو۔ خدا کی قسم علی (ع) سب سے زیادہ متقی یعنی اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ھے۔[126]

محمد بن زیاد کھتا ھے کہ حضرت عمر حج کر رھے تھے اس کے پاس ایک شخص آیا جس کی آنکھ پر تھپڑ مارا گیا تھا ۔ حضرت عمر نے پوچھا کس نے تھپڑ مارا ھے؟اس نے کھامجھے علی (ع) ابن ابی طالب (ع)نے مارا ھے۔ حضرت عمر نے کھااس کا مطلب یہ ھے کہ تجھے عین اللہ نے مارا ھے ۔ پھر اس سے اس کی وجہ نہ پوچھی کہ تجھے کیوں مارا ھے۔ اسی اثنا میں حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے تو وہ شخص حضرت

عمر کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ (ع)نے فرمایا یہ وہ شخص ھے جو طواف کرتے ہوئے نا محرم کی طرف دیکھ رھاتھا۔

حضرت عمر نے کھاآپ (ع)نے یقینا اللہ کے نور سے دیکھا ھوگا ۔اسی واقعہ کو صاحب ریاض النضرہ نے بھی ایک دوسری سند سے بیان کیا ھے اس کے الفاظ کچھ یوں ھیں کہ میں نے اس کو دیکھا کہ یہ طواف کی حالت میں مومنین کی عورتوں کی طرف متوجہ ھے۔[127]

ابن عباس کھتے ھیں کہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فتح کے دن ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر گئے ۔آپ کو بھوک لگی ھوئی تھی ام ہانی نے کہا: یارسول اللہ(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) علی ابن ابی طالب علیہ السلام اللہ کی راہ میں ملامت کرنے والوں کی ملامت کا لحاظ نہیں رکھتے جب بھی کسی میں خیانت دیکھتے ھیں تواسے ضرور سزا دیتے ھیں۔ لیکن جو شخص ام ہانی کے گھر داخل ھو جائے تو وہ امان میں ھوتاھے (یعنی حضرت اسے کچھ نہیں کھتے)یہاں تک کہ جب وہ لوگ اللہ کا کلام سنتے ھیں تو اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر ایمان لے آتے ھیں۔

حضرت نے فرمایا :

اللہ ھمیں بھی ام ہانی کی طرح اجر دے ۔[128]

اسحاق بن کعب بن عجز اپنے والد بزرگوار سے روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کو گالی نہ دینا کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں غرق ھو چکے ھیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عائشہ کہتی ھیں کہ جب مجھ تک حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کی خبر پہنچی تو اھل عرب نے وہ کچھ کیا جو ان کے دل نے چاھا اور کسی نے انھیں منع نہیں کیا -[129]

جب حضرت کو یہ خبر پہنچی کہ بصرہ میں ان کے والی عثمان بن حنیف کو لوگوں نے کھانے میں مدعو کیا ھے اور وہ اس میں شریک ھوئے تو حضرت نے اسے خط لکھا۔

اما بعد!اے حنیف مجھے یہ اطلاع ملی ھے کہ بصرہ کے جوانوں نے تمھیں کھانے پر بلایا اور تم لپک کر پھنچ گئے کہ رنگا رنگ اور عمدہ قسم کے کھانے تمہارے لئے چن چن کر لائے جا رھے ھیں اور بڑے بڑے پیالے تمہاری طرف بڑھائے جا رھے ھیں مجھے یہ امید نہ تھی کہ تم ان لوگوں کی دعوت کو قبول کر لوگے جن کے یہاں سے فقیر اور نادار دھتکارے جاتے ھیں اور دولت مند مدعو ھوتے ھوں۔

پھر حضرت یوں گویا ھوئے:

تمھیں معلوم ھونا چاھیے کہ ھر مقتدی کا پیشوا ھوتا ھے جس کی وہ پیروی کرتا ھے اور جس کے نور علم سے وہ کسب ضیاء کرتا ھے ۔دیکھو تمہارے امام کی حالت تو یہ ھے کہ اس نے دنیا کے ساز وسا مان میں سے دوپھٹی پرانی چادروں اور کھانے میں سے دو روٹیوں پر قناعت کر لی ھے۔ میں مانتا ھوں کہ یہ بات تمہارے بس میں نھیں ھے لیکن اتنا تو کرو کہ پر ھیز گاری سعی وکوشش یا پاکدامنی اور سلامت روی میں میرا ساتھ دو ۔ خدا کی

قسم میں نے تمہاری دنیا سے سونا جمع نہیں کیا اور نہ اس کے مال و متاع میں سے انبار جمع کئے رکھے ھیں اور نہ ان پرانے کپڑوں کے بدلہ میں (جو پھنے ہوئے ھوں)کوئی نیا کپڑا میں نے مہیا کیا ھے-[130]

۱۵۔ طہارت اور عصمت مطلقہ :

حضرت عمار بن یاسر کہتے ھیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا :

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دونوں محافظ کائنات کے تمام حفاظت کرنے والوں پر فخر ومباہات کرتے ھیں اور ان دونوں کی اصل حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ھے اسی وجہ سے یہ دونوں اللہ تعالی کے کسی بھی عمل کی نافرمانی نہیں کرتے۔

یہ حدیث خطیب بغدادی نے دو اور اسناد سے بھی حضرت عمار بن یاسر سے نقل کی ھے اور آخر میں یہ جملہ نقل کیا ھے کہ وہ دونوں کسی بھی شیء میں نافرمانی نہیں کرتے جس طرح بھی ھو یہ بات حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی عصمت پر دلالت کرتی ھے کیونکہ جب آپ(ع) کے محافظ اللہ کے کسی عمل کی نافرمانی نہیں کرتے تو لا محالہ آپ بدرجہ اولی کسی گناہ اور معصیت کے مرتکب نہیں ھو سکتے -[131]

اللہ تعالی سورہ احزاب کی ۳۳ ویں آیت میں اس طرح ارشاد فرماتا ھے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بیشک اللہ فقط یھی چاھتا ھے کہ اھلبیت سے ھر قسم کے رجس اور گندگی کو دور رکھے اور ان کو اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جیسے پاک رکھنے کا حق ھے۔

صاحب تفسیر المیزان کھتے ھیں کہ لفظ رجس کسرہ اور سکون کے ساتھ پڑھا جاتا ھے اور اس کی صفت ”رجاست“ھے جسکا معنی قذارت ھے اور قذارت کا معنی کسی چیز کا نفرت اور دوری کا سبب ھونا ھے۔اور اس کی دو صورتیں ھیں:

۱۔ ظاھری نجاست جیسا کہ خنزیر کی نجاست ھے جس کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ھے۔

[132]

یا خنزیر کا گوشت کیونکہ وہ موجب نفرت ھے۔

۲۔باطنی نجاست۔ یہ قذارت معنوی ھے اور اسے بھی رجس کھتے ھیں۔ قذارت جیسے شرک ،کفر،اوربرے عمل کا اثراس سے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد ھے:

< وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ>

[133]

مگر جن لوگوں کے دل میں(نفاق)کی بیماری ھے تو ان(پچھلی) خباثت پر ایک خباثت اور بڑھادی اور یہ لوگ کفر کی حالت میں ھی مر گئے ۔ بھرحال رجس کی کوئی بھی صورت ھو خواہ رجس ظاھری ھو یا باطنی وہ ایک نفسانی اور شعوری ادراک ھے جس کا تعلق قلب کے باطل عقائد اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

برے اعمال سے ھوتاھے ۔ اور اذھاب رجس یعنی رجس سے دور رکھنا (رجس پر جو الف لام ھے یہ جنس کے لئے ھے)یعنی جنس نجاست کے دوررکھنے کا معنی یہ ھے کہ نفس سے ھر اس خبیث ھیئت کا ازالہ ضروری ھے جو اعتقاد و عمل میں خطاء کی موجب بنتی ھے اوریہ بات عصمت الھیہ کے مطابق ھے جو کہ صورت عملیہ اور نفسانیہ ھے جو انسان کو باطل خیالات اور برے اعمال سے بچاتی ھے -[134]

پھر صاحب میزان فرماتے ھیں :

یہ طے شدہ اور یقینی بات ھے کہ آیت میں رجس سے دور رکھنے کا مطلب عصمت ھے اور اللہ تعالی کے اس قول یطھرکم تطھیرا سے مراد بھی یھی ھے(اور یہاں تطھیر کی مصدر کے ساتھ تاکید کی گئی ھے) اثر رجس کا ازالہ اس کے مقابل ھے جب اللہ اس سے دور رکھے (یعنی اثر رجس اذھاب کے مقابل ھے جب اذھاب ھو گا تو اثر رجس نھیں ھوگا) یہ واضح امر ھے کہ اعتقاد باطل کے مقابلہ میں اعتقاد حق ھے۔

لہٰذا ان کی تطھیر کا مطلب یہ ھے کہ انھیں اعتقاد اور عمل میں حق کے ادراک کے لئے آمادہ کرنا اس وقت اس کا معنی یہ ھو گا کہ اللہ تبارک وتعالی ارادہ رکھتا ھے کہ آپ کو عصمت کے ساتھ خاص کرے اور اعتقاد باطل اور برے اعمال سے اھلبیت کو دور رکھے اورجب اس کے اثرات دورھو جائیں تو یھی عصمت ھے-[135]

ابن جرید ،ابن منذر ،ابن ابی حاتم یہ اور ابن مردویہ نے جناب ام سلمہض

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زوجہ نبی سے یہ حدیث بیان کی ھے کہ رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میرے گھر میں آرام فرما رھے تھے اور آپ نے کساء خیبری اوڑھ رکھی تھی چنانچہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیھاتشریف لائیں آپ کے ساتھ ایک گٹھری تھی جس میں ریشم کی چادر تھی۔ تو حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حضرت فاطمة الزھراء سلام اللہ علیھاسے فرمایا اپنے شوھر اور اپنے بیٹوں حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو بلالیں۔

بی بی نے انھیں بلایا اور سب نے چادر اوڑھ لی۔ اس وقت حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر یہ آیت نازل ھوئی : [136]

اللہ نے آپ اھلبیت سے رجس کو دور رکھا اور آپ کو ایسا پاک رکھا جیسا پاک رکھنے کا حق ھے۔

اس کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے چادر کو کنارے سے پکڑ کراسے سب پر ڈال دیا پھر ایک ہاتھ سے چادر پکڑی اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

اللھم ھؤلاء أھل بیتي وخاصتي فاذھب عنھم الرجس و طھرھُم تطھیراً۔

پروردگارا یھی میرے اھلبیت اور خاص افراد ھیں ان سے رجس کو دور رکھ اور انھیں ایسا پاک و پاکیزہ رکھ جیسا پاک رکھنے کا حق ھے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یھی جملے تین مرتبہ دھرائے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت ام سلمہ ض فرماتی ھیں :میں آپ (ع)کے قریب گئی اور عرض کی یا رسول اللہ کیامیں بھی آپ(ع) کے ساتھ شامل ھو جاؤں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا آپ نیکی کی منزل پر فائز اور بھترین مومنہ ھیں۔[137]

---

[1] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۱۷۔

[2] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۱۸۔

[3] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص ۱۸۔

[4] ارشاد مفید ج ۱ ص ۳۳۔

[5] ارشاد مفید ج۱ ص ۳۳۔

[6] بحارالانوار، مجلسی ص۴۰ ج۱۴۴ ۔

[7] الامام علی منتھی المال البشری ص۱۱۰ ۔

[8] امام علی منتھی کمال البشری عباس علی موسوی ص۱۰۹۔

[9] شرح نہج البلاغہ ابن حدید ج ۱ص۱۹۔

[10] شرح نہج البلاغہ ابن حدید ج ۱ ص۲۰۔

[11] منتھی الامال شیخ عباس قمی ج ۱ص۲۹۷۔

[12] شرح نہج البلاغہ ۔ج۱۔ص۲۵۔

[13] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۲۵۔

[14] کشف الغمہ ج۱ص۱۳۳۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[15] الارشاد ج۱ ص۲۲۴۔

[16] کشف الغمہ ج۱ ص۱۳۲۔

[17] الارشاد ج۱ ص۳۰ ۔

[18] الغدیر ج۳ ص۹۶۔

[19] کنز العمال ج۲ ص۱۰۳ ۔

[20] حلیة الاو لیاء ج ۱ ص۶۵۔

[21] حلیة الا و لیا ء ج۱ ص۶۵۔

[22] مختصر تا ریخ دمشق ج۱۸ ص ۲۶۔

[23] مختصر تا ریخ دمشق ج۱۸ ص ۱۸ ۔

[24] الارشاد ج۱ص۳۶۔

[25] الاستےعاب ابن عبد البر ج ۳ ص۳۹ ۔

[26] الاستےعاب ج۳ ص۳۹۔

[27] کشف الغمہ ج ۱ص۱۴۴۔

[28] کشف الغمہ ج ۱ ص۱۴۶۔

[29] کشف الغمہ ج ۱ ص۱۴۷۔

[30] کشف الغمہ ج۱ ص۱۴۸۔

[31] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۲۰۔

[32] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص۲۱۔

[33] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۲۱۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[34] الارشاد ج۱ ص ۶۹.

[35] كشف الغمہ ج۱ ص ۱۸۶ .

[36] مناقب خوارزمی ص۱۷۲.

[37] الامام علی منتهی الکمال البشری ص ۸۷.۸۸

[38] الامام علی منتهی الکمال البشری ۸۶.

[39] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۲۱.

[40] مناقب خوارزمی ص۱۷۴.

[41] کشف الغمہ ج۱ ص ۱۹۳.۱۹۴.

[42] کشف الغمہ ج۱ ص۲۱۵.

[43] المناقب ج۲ ص۲۹۰ منتهی الامال فی تاریخ النبی والآل ج ۱ص ۳۰۱.

[44] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۲۶.

[45] المناقب خوارزمی ص۱۱۶.

[46] کشف الغمہ ج۱ ص۱۶۲.

[47] حلية الاولياء ج ۱ ص ۷۲.

[48] لمناقب خوارزمی ص۱۱۸.

[49] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص ۲۶.

[50] حلیةالاو لیا ء ج ۱ ص۸۱ .

[51] حلیة الاو لیا ء،ج۱ ص ۸۲.

[52] مناقب خوارزمی ص۱۱۹.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[53] کشف الغمہ ج۱ ص۱۷۵۔
[54] شرح نہج البلاغہ ابن حدید ج۱ ص۲۷۔
[55] کفایُۃ الطالب محمد بن ےوسف کنجی ص۳۹۹۔
[56] شرح نہج البلاغہ ج۱ص۲۷۔
[57] شرح نہج البلا غہ ج۱ ص۲۶۹۔
[58] شرح نہج البلا غہ ج۷ ص۳۷ ،۳۸ ۔
[59] شرح نہج البلاغہ ج۲ ص۲۰۰۔
[60] الامام علی منتھی الکمال البشری ص۱۴۸۔
[61] سیر ہ ائمہ اثنی عشر:جلد ۱ص۳۱۱۔
[62] منا قب آل ابی طا لب ج۲ص۱۲۶۔
[63] سیرت آئمہ اثناعشرہ الھاشم معروف الحسےنی ،جلداول ص۳۱۰تھوڑی سے تصرف کے ساتھ
[64] سیرت آئمہ اثنی عشر ج ۱ ص۳۰۷۔
[65] سیرت الآئمہ الاثنی عشر ج ۱ ص۳۱۳ ۔
[66] شرح نہج البلا غہ ج۱ ص۲۴
[67] الارشاد ج ۱ ص۸۳ ،۸۴ ۔
[68 الارشاد ج ۱۰۳۔
[69] حلیة الاولیاء ج۱ ص ۶۲، ۶۳۔
[70] کشف الغمہ ج ۱ص۲۱۵۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[71] سوره توبہ آیات ۲۶،۵۲۔

[72] کشف الغمہ ، ج۱ص۲۲۱۔۲۲۳۔

[73] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۲۴۔

[74] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۲۲۔

[75] سیرۃ آئمہ اثنی عشر ج ۱ ص۴۱۵۔

[76] شرح نہج البلاغہ ج۱ص ۲۳۔

[77] واقعہ صفین، نصر بن مزاحم ص۱۹۳۔

[78] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۲۳۔

[79] مجالس السنیہ سید محسن الامین العاملی ج۲ ص۱۹۶۔

[80] المجالس السنیہ ج ۲ص۱۹۴ ۔

[81] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص ۲۳۔

[82] المجالس السینہ ج۲ ص۱۹۶۔۱۹۷۔

[83] منتھی الامال فی تواریخ النبی والآل شیخ عباس قمی ج۱ ص۳۴۱ ۔

[84] سوره دهر آیت ۸: و۹:۔

[85] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص ۲۱۔۲۲ ۔

[86] منتھی الامال فی التواریخ النبی والآل ج۱ص۲۹۲۔

[87] اعیان الشیعہ ج۱،ص۳۴۸۔

[88] اعیان الشیعہ ج۱ ص۳۴۸ ۔

[89] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص ۲۲۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[90] منتھی الامال شیخ عباس قمی ج۱ ص۲۹۲۔

[91] سیرۃ ائمہ اثنی عشر ج۱ ص۳۱۴۔

[92] الارشاد ج۱ ص۳۱۴،۳۱۳۔

[93] شرح نھج البلاغہ ج ۵،ص۴۰۳ ۔

[94] بحار ج۸ ص۲۱۶،۲۱۵۔

[95] بحا ر ج۴۲ ،ص۱۲۵۔

[96] ارشاد ج۱ ص۲۲۸۔

[97] شرح نھج البلاغہ ج۲ص۲۷۶۔

[98] ارشاد ج ۱ ص۳۲۰،۳۲۱۔

[99] المناقب خوارزمی ص۲۹۴۔

[100] ارشاد ج ۱ ص۳۱۶ ،۳۱۷۔

[101] نھج البلاغہ ج۱ ص۲۸۔

[102] ارشاد ج ۱ ص ۱۸۸ ۔

[103] اعیان الشیعہ ج۱ ص۲۳۹ ،نقل از مستدرک حاکم اورتاریخ ابن اثیر ۔

[104] اعیان الشیعہ ج۱ ص۳۴۹ صاحب اعیان الشیعہ نے اسے ارشاد کی ج۱ ص ۲۰۸تا ۲۱۰ سے نقل کیا ھے ۔

[105] شرح نھج البلاغہ ج۱ص ۲۸۔

[106] شرح نھج البلاغہ ج۱ص ۲۱۲و ۲۱۳۔

[107] شرح نھج البلاغہ ج۲ص۳۱۲ شرح نھج البلاغہ ج۱۰ ص۲۱۱۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[108] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص ۲۲۶۔۲۲۷۔

[109] اعیان الشیعہ ج۱ ص۳۴۹ ۔۳۵۰ ۔

[110] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص ۲۸۔

[111] کشف الغمہ ج۱ ص۲۸۸۔

[112] المناقب الخوارزمی ص ۱۲۸۔

[113] مناقب ابن مفازلی ص ۲۳۷مناقب خوارزمی ص ۱۲۱۔

[114] فردوس الاخبار ج۳ ص ۴۰۸۔

[115] حلیة الاو لیاء ج ۱ ص ۶۵، ۶۶،رےا ض النضرہ ج ۲ ص۱۹۸۔

[116] سورہ قصص آیت ۸۳۔

[117] رےاض النضرہ ج ۲ ص۲۳۴۔

[118] بخاری کتاب الادب المفرد ،باب کبر ،فضائل خمسہ فی الصحا ح ستہ ص۲۶۔

[119] کنزالعمال ج ۳ ص ۳۲۴ ۔

[120] سنن بیہقی ج۸ ص۱۸۱ ۔

[121] کنز العمال ج۳ ص ۳۱۰ ۔

[122] حلیة الاولیاء ج۱ ،ص۸۴تا ۸۵۔

[123] شرح نہج البلاغہ، جلد اول ص ۲۵۔

[124] حلیة الاولیا ء ج۱ ص۸۲ ۔

[125] حلیة الاولیا ء ج ۱ ص۸۳، ۸۴۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[126] مستدرک صحیحین ج۳ ص۱۳۴۔

[127] ریاض النضرہ ج۲ص ۱۹۶۔

[128] ذخائر العقبی:ص۲۲۳۔

[129] الاستیعاب ابن عبد البر ج۲ ص ۴۶۹۔

[130] شرح نہج البلاغہ:ج۱۶ص۲۰۵۔

[131] خطیب بغدادی کی کتاب تاریخ بغداد ۔ج ۱۴ص ۴۹۔

[132] انعام ۱۴۵۔

[133] توبہ۱۲۵۔

[134] المیزان فی تفسیر القرآن ج۱۶ص ۳۱۲۔

[135] المیزان فی تفسیر القرآن ج۱۶ص ۳۱۲،۳۱۳۔

[136] سورہ احزاب آیت ۳۳۔

[137] تفسیر المیزان ج۱۶ص۲۱۷۔

پانچویں فصل

زندگی کے مختلف حالات میں

آپ کے خصوصی امتیازات

کعبہ میں آپ(ع) کی ولادت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شیخ مفید قدس سرہ کھتے ھیں کہ حضرت ابوالحسن علی ابن ابی طالب علیہ السلام مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر ۱۳ رجب ۳۰ /عام الفیل بروز جمعہ کو پیدا ہوئے ۔ آپ (ع) کی ولادت سے پھلے نہ کوئی خانہ کعبہ میں پیدا ھوا اور نہ آپ (ع) کی ولادت کے بعد کوئی اس میں پیدا ھوگا ۔یہ اللہ تعالی کی طرف سے آپ(ع) کے لئے خصوصی عزت و اکرام اور جلالت و شرافت کا مقام ھے -[1]

رسول خدا(ص) کی آغوش میں آ پ کی تربیت :

ابن حدید کھتے ھیں قریش کو ایک مرتبہ قحط کا سامنا کرنا پڑا اس وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اپنے دونوں چچا جناب حمزہ ض اور جناب عباسض سے ارشاد فرمایا :

ھمیں چاہئے کہ ھم اس مشکل میں جناب ابوطالب کا بوجھ تقسیم کریں پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ھمراہ وہ دونوں بھی حضرت ابوطالب علیہ السلام کے ہاں تشریف لائے اور ان سے کھاکہ آپ اپنا ایک ایک بچہ ھمیں دے دیں ھم ان کی پرورش اپنے ذمہ لیتے ھیں۔ حضرت ابوطالب نے فرمایا :

عقیل کو میرے پاس رھنے دیں کیونکہ عقیل کے ساتھ مجھے بھت محبت ھے اور دوسرے بچے آپ حضرات لے لیں۔

جناب عباس نے طالب کو لیا جناب حمزہ نے جعفر کو لیا اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنی کفالت میں لے لیا اور پھر ان سے فرمایا ۔

میں نے حضرت علی علیہ السلام کو اللہ کی مرضی سے اختیار کیا ھے وہ سب لوگ اس بات کی گواھی دیتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام چھ سال کی عمر سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے زیر سایہ آگئے اور آپ ھی نے ان کی تربیت فرمائی -[2]

حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ھیں:

میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی سب سے بڑھ کر پیروی کرتا ھوں یہ سب میری والدہ محترمہ کی تربیت کا نتیجہ ھے وہ مجھے ھر روز بلا کر آپ کے اخلاق کی تعلیم دیتیں اور آپ کی پیروی کرنے کا حکم فرماتی تھیں اور میں کئی سال اس بحر علم کے قریب رھالہٰذا جس طرح میں نے انھیں قریب سے دیکھا ھے اس طرح کوئی بھی انھیں نھیں دیکھ سکتا -[3]

حضرت امیر علیہ السلام نے مزید فرمایا:

تم لوگ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ساتھ میری انتہائی قربت، خصوصی قدر و منزلت اور ان کی گود میں تربیت کو اچھی طرح جانتے ھو جب میں پیدا ھوا ،تو مجھے اپنے سینے پر لیٹاتے، میری کفالت کرتے ،مجھے اپنے جسم کے ساتھ مس کرتے ،اپنی معرفت کی خوشبو سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معطر فرماتے وہ چیزوں کو اپنے منہ سے چبا چبا کر مجھے کھلاتے اور انھوں نے ھمیشہ میرے قول وفعل کو درست و یکساں پایا۔[4]

۱۔ عبادت :

آپ عام مخلوقات میں منفرد ھیں ۔آپ (ع)کی وہ خصوصیات اور امتیازات جن کے آپ (ع)تنھامالک ھیں اور جن کی وجہ سے آپ (ع)پوری کائنات میں منفرد اور ممتاز ھیں۔ آپ(ع) ارشاد فرماتے ھیں۔ لقد عبدت اللہ قبل ان یعبدہ احد من ھذا الامہ سبع سنین۔ میں سات سال کے سن میں اس وقت اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا جب اس امت کا کوئی فرد بھی اللہ کی عبادت سے آشنا نھیں تھا۔ اور آپ مزید فرماتے ھیں کہ میں سات سال کی عمر میں آواز (رسالت) سنتا اور نور (رسالت) کو دیکھتا تھا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس وقت خاموش رھتے تھے اور انھیں اس وقت لوگوں کو ڈراتے اور تبلیغ کا حکم نھیں دیا گیا تھا ۔[5]

۲۔دعوت ذوالعشیرہ:

آپ (ع)کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ھے ۔(جس میں کوئی بھی آپکا شریک نھیں ھے)کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالعشیرہ یعنی (أنذِرعشیرتک الأقربین) کے دن فرمایا: أنتَ أخي وو صیي و وزیري ووارثیو خلیفتي من بعدي۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ(ع) میرے بعد میرے بھائی ،وصی وزیر ،وارث ' خلیفہ اور جانشےن ھیں-[6]

۳-شب ھجرت :

جب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی طرف ھجرت کی تو اس رات حضور نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا آپ(ع) اس رات بستر رسول پر آرام و سکون کی نےند سوئے اور اس خصوصیت میں آپ (ع) تمام لوگوں میں ممتاز اور منفرد ھیں۔ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اس رات اپنی زندگی اور نفس کو اللہ کی اطاعت میں اللہ کے ہاتھ فروخت کردیا -آپ(ع) کے علاوہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی زندگی کو فروخت نھیں کیا۔ آپ (ع)نے یہ معاملہ اس لئے کیا تھا تاکہ حضور(ص) دشمنوں کے فریب سے نجات پا سکیں۔ اور یھی چیز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نجات کا سبب بنی - آپ(ع) نے جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر وہ رات گزاری تو آپ(ع) کی شان میں یہ آیت نازل ھوئی -[7]

[8]

لوگوں میں سے کچھ ایسے لوگ ھیں جواللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان تک بےچ ڈالتے ھیں اور اللہ ایسے بندوں پر بڑا ھی شفقت والا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے ۔

۴۔ مواخات (رشتہ اخوت):

تمام مسلمانوں میں حضرت علی علیہ السلام ھی کو یہ امتیاز حاصل ھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان مواخات(اخوت) قائم ھوئی۔

حاکم مستدرک میں جناب ابن عمر کی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ھیں کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ‘ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمان بن عوف ایک دوسرے کے بھائی بنے تھے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اپنے تمام اصحاب کے درمیان مواخات اور بھائی چارہ قائم فرمایا ۔لیکن میرا بھائی کون ھے؟حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ا ما ترضیٰ یا علی ان اکون اخاک

کیا آپ (ع)اس پر راضی نہیں ھیں کہ میں آپ(ع) کا بھائی ھوں۔

ابن عمر کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام بڑے بہادر اور شجاع تھے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاھتا ھوں کہ میں آپ(ع) کا بھائی بنوں تو اس وقت حضرت رسول اکرم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

أنت أخي في الدنيا والأ خرة -[9]

آپ (ع)دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ھیں ۔

۵۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہاکے ساتھ آپ کی شادی

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے امتیازات میں سے ایک یہ ھے آپ کا عقد جناب فاطمہ زھراسلام اللہ علیہاسے ھوا پوری کائنات میں یہ شرف فقط آپ ھی کو نصےب ھوا ھے۔ اس سے معلوم ھوتا ھے کہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک آپ کا ایک خاص مقام تھا تبھی تو انھوں نے آپ کی شادی جناب فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھاکے ساتھ کی۔

خوارزمی اپنی کتاب مناقب میں حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

میرے پاس فرشتہ نازل ھوا اور اس نے کھاکہ اللہ آپ کو سلام کہہ رھاھے اور اللہ نے کھاھے حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھاکی شادی حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ کردیں ۔اور حضور نے میرے ساتھ جناب فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھاکی شادی کر دی اور شجرہ طوبی کو حکم د یا کہ وہ موتی، یاقوت اور مرجان اٹھائے اور اھل آسمان میں اس خبر سے خوشی کی لھر دوڑ گئی۔ اور مزید فرمایا عنقریب ان سے دو بچے پیدا ھونگے جو جوانان جنت کے

سردار هونگے اور انھی کے ذرےعے اھل جنت مزےن هونگے اے محمد مصطفی آپ کے لئے بشارت هے کہ آپ اولین اور آخرین میں سب سے بهترین انسان هیں۔[10]

۶۔میدان جهاد میں آپ کے امتیازات :

حضرت علی علیہ السلام میدان جهاد میں ایسی منفرد خصوصیات کے مالک هیں جس کے ساتھ آپ کے علاوہ کوئی اور متصف نہیں هو سکتایهی وجہ هے کہ ابن ابی الحدید کهتے هیں :

آپ مجاهدوں کے سردار هیں اور جهاد میں آپ کی شخصےت منفرد هے۔[11]

آپ ایسے شجاع هیں جن کی شجاعت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا،کسی نے آپ کے سامنے مبارزه طلبی نہیں کی مگر یہ کہ وه قتل هو گیا آپ کی کوئی ضربت ایسی نہیں جس کے بعد دوسری ضربت لگانے کی ضرورت پڑے بلکہ آپ کے ایک هی وار سے دشمن کا کام تمام هو جاتاتها میدان میں جو عرب آپ (ع) کے مقابلے میں آتا وه فخر کیا کرتا تھا کہ میں بهادر هونکیونکہ کہ میں (حضرت) علی (علیہ السلام) کے مقابلے میں گیا هوں۔[12]

اور اگر آپ کے جهادکے متعلق لکھنا چاهیں توحضرت علی علیہ السلام کا تذکر ه قیامت تک ختم نہیں هو گا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جنگ بدر :

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی جنگ ، جنگ بدر ھے۔ اس میں مشرکوں کے ساتھ شدیےد تریےن جنگ ھوئی جس میں مشرکوں کے ستر افراد مارے گئے۔ ان میں سے آدھے تنھاحضرت علی علیہ السلام نے فی النار کئے باقی ملائکہ اور تمام مسلمانوں نے مل کر قتل کئے۔[13]

جنگ احد

اس بات کو آپ جانتے ھینکہ جنگ احد میں مشرکوں کی شکست ان کی کامیابی سے بدل گئی کیونکہ مسلمانوں نے وہ جگہ چھوڑ دی جھاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں پھرا دینے کو کھاتھا۔ شکست خوردہ دشمنوں نے موقع پاکر مسلمانوں کے پیچھے سے حملہ کر دیا اور کچھ لوگوں کو قتل کر دیا ۔ان میں سے ایک شخص نے آواز دی کہ(حضرت) محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قتل کر دئے گئے ھے۔ (یہ سننا ھی تھا)حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ سب مسلمان بھاگ گئے ۔ فقط آپ(ع) ھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنوں کے حملے سے بچاتے اور ان کی صفوں پر پے در پے حملہ کرتے تھے۔ جناب ابن عباس کھتے ھیں کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی چار خصوصیات ایسی هیں جو فقط آپ(ع) کی ذات کے ساتھ مخصوص هیں -

آپ(ع) تمام عربوں اور عجموں میں پهلے شخص هیں جنهوں نے حضرت رسول اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑهی، هر مشکل میں ان کا ساتھ دیا اور خوف وهراس کے دن جب سب لوگ حضور کو چهوڑ کر بهاگ گئے تو آپ(ع) هی حضور صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبر و استقامت کے ساتھ قائم رهے، دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ، صرف آپ(ع) کی ذات نے هی حضرت رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا اور قبر میں اتارا -[14]

اور آپ(ع) کی شان میں فرشتے نے آسمان سے یہ آواز بلند کی : لا سیفَ اِلا ذوالفقار ،ولافتیٰ اِلّا علي -

ذوالفقار کے علاوه کوئی تلوار نهیں هے اور حضرت علی (ع)کے علاوه کوئی جوان نهیں -[15]

جنگ خندق

میدان جهاد میں آپ(ع) کے ایسے کارنامے هیں جن کو دےکھ کر صاحبان عقل حیران و ششدر هیں۔ ان کار نامونمیں ایک جنگ خندق بهی هے۔ اس جنگ میں حضرت علی علیہ السلام کے علاوه باقی تمام مسلمانوں نے (فارس یلیل) عمر وبن عبد و د کے مقابلہ میں آنے سے انکار کر دیا تها ۔یہ هزار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آدمیوں کے ساتھ تنہامقابلہ کرتا تھا۔ اس نے خندق کو عبور کر کے مسلمانوں کو مقابلے کی دعوت دی۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن عبد ود کے مقابلہ میں حضرت علی علیہ السلام کو بھےجتے ہوئے فرمایا ۔آپ(ع) کا یہ عمل میری امت کے قیامت تک کے اعمال سے افضل ھے۔[16]

جنگ وادی رمل

جنگ وادی رمل جسے غزوہ السلسلہ بھی کھتے ھیں اس جنگ میں جن لوگوں کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھےجا تھا وہ ناکام لوٹے۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق روانہ ہوئے اور اس قوم کے پاس گئے اور انھیں اختیار دیا ‘یا تم ۔ لا الہ الا اللہ ،محمد رسول اللہ پڑھو یا جنگ کے لئے تیار ھو جاؤ۔

وہ سب کھنے لگے آپ (ع) بھی اسی طرح واپس لوٹ جائیں جس طرح آپ(ع) کے پھلے ساتھی لوٹ گئے ھیں ۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم جب تک تم اسلام قبول نھیں کرو گے یا میری تلوار سے ٹکڑے نھیں ھو جاؤ گے‘ میں نھیں جاؤنگا۔

جانتے ھو میں علی (ع) ابن ابی طالب (ع) ھوں جب انھوں نے آپ (ع) کو

پہچان لیا تو پوری قوم میں اضطراب پیدا ہو گیا اور وہ لوگ جنگ سے کترانے لگے ۔

حضرت علی علیہ السلام نے ان کے چھ سات آدمیوں کو قتل کیا اس کے بعد تمام مشرکین بھاگ گئے اور مسلمانوں کو اس غزوہ میں کامیابی نصےب ہوئی ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

لو لا اني اشفق ان تقول فیک طوائف ما قالت النصاری في عیسی بن مریم لقلت فیک الیوم مقالا لا تمر بملا منهم الااخذوا التراب من تحت قدمیک ۔

اگر میں آپ (ع) کے متعلق وہ باتیں ظاہر کر دوں جو کچھ مختلف گروہ آپکے متعلق کہتے ہیں٬ تو لوگ آپ(ع) کے متعلق وہ کچھ کہیں گے جو عےسائی بھی حضرت عیسی ابن مریم (ع)کے متعلق نہیں کہتے۔ آج میں آپ (ع)کے متعلق ایسی بات کہتا تو لوگ کبھی بھی اس کی تاب نہ لا سکتے مگر یہ کہ آپ (ع)کے قدموں کی مٹی اٹھا لیتے۔[17]

(یعنی اگر میں علی (علیہ السلام)کے فضائل بیان کر دیتا تو جس طرح لوگ حضرت عیسی(ع) ابن مریم (ع) کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو آپ (ع)کے متعلق اسی طرح کا گمان کرتے اور آپ (ع)کے قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنالیتے)

جنگ بنی قرےضہ اور بنی مصطلق ٬ صلح حدےبیہ اورجنگ خیبر

اسی طرح حضرت علی علیہ السلام جنگ بنی قرےضہ اورجنگ بنی مصطلق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور صلح حد ےبیہ میں سب سے ممتاز حیثیت کے مالک رھے ھیں اور ان جنگوں میں بھی آپ(ع) کے عظیم کارنامے ھیں۔ آپ(ع) بڑے بڑے مصائب کو مسلمانوں کے سروں سے ٹالتے رھے ھیں ۔ جہاں تک جنگ خےبر کا تعلق ھے ' تواس کے متعلق آپ کیا جانےں کہ جنگ خےبر کیا ھے؟

حضرت ابو بکر نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم لیا جنگ کی اور ناکام لوٹ آئے ۔ پھر حضرت عمر نے علم اٹھایا جنگ کی اور ناکام بھا گ آئے اس وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

أماواللہ لا عطےنھّا غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ ۔ خدا کی قسم کل میں یہ علم ایک ایسے شخص کو دونگا جو اللہ اور اس کے رسول (ص)سے محبت کرتا ھے اور اللہ اور اس کا رسول(ص) اس سے محبت کرتے ھیں ،آپ (ص)نے ان لوگوں سے وہ علم لے لیا اس وقت حضرت علی علیہ السلام کچھ مرےض تھے۔ جب صبح ھوئی تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کو میرے پاس بلالا ؤ۔ حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے لیکن آپ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ آنحضرت (ص)نے آ پ (ع) کی آنکھوں میں اپنا لعاب لگایاجس سے درد جاتا رھا۔ پھر آپ (ع) کو علم عطا فرمایا۔ آپ(ع) قلعہ خیبر کے پاس آئے وہاں ایک یھودی نے آپ (ع) کو دےکھا اور پوچھا آپ (ع)کون ھیں۔ آپ (ع) نے

فرمایا میں علی (ع)ابن ابی طالب (ع) ھوں۔ یھودی نے پکار کر کھایھودیو! اس پر غالب آجاؤ۔ اس قلعہ کا مالک مر حب رجز پڑھتے ھوئے باھر نکلا۔ تلوارےں آپس میں ٹکرائےں۔ آخر کار حضرت علی علیہ السلام نے اس کے سر پر بندھے ھوئے پتھر نماخول پر ایک وار کیا جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ زمین پر گر پڑا -[18]

۷۔نفس رسول:

حضرت امیر المومنین علیہ السلام ،نفس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھونے کے لحاظ سے بھی باقی لوگوں سے ممتاز ھیں آیت مباھلہ اور دوسری آیات کا بھی یھی فےصلہ ھے کہ فقط نفس رسول آپ (ع) ھی ھیں جیسا کہ سورہ ھود میں ارشاد رب العز ت ھے ۔

< أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بينةٍ مِنْ رَبِّہِ وَ ےَتْلُوْہُ شَاھِد مِنْہُ۔> [19]

کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر ھو اور اس کے پیچھے ایک گواہ آتا ھو جو اس کا جز ھو۔

اسی طرح عمران بن حصےےن کی حدیث سے بھی یھی واضح ھوتا ھے۔ عمران کھتا ھے ۔

جس دن لوگ جنگ احد میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنھاء چھوڑ کر بھاگ گئے تھے تو صرف حضرت علی علیہ السلام اپنی تلوار تھامے آپ کے سامنے موجود تھے۔

حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور آپ سے فرمایا:

آپ (ع)بھی لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں بھا گ گئے؟

حضرت امیر (ع) نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو جاتا۔ حضرت رسول اکرم نے ایک گروہ کی طرف اشارہ کیا جو پہاڑ سے اتر رہاتھا حضرت علی علیہ السلام نے ان پر حملہ کیا اور وہ بھاگ گئے۔

پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک اور لشکر کی طرف اشارہ کیا۔

آپ (ع)نے ان پر بھی حملہ کیا اور وہ بھی بھاگ گئے ۔حضرت(ص) نے ایک اور گروہ کی طرف اشارہ فرمایا آپ (ع)نے اس گروہ پر بھی حملہ کیا اور انھیں بھی بھگا دیا۔ اس وقت لوگوں نے کہایا رسول اللہ(ص) ،حضرت علی علیہ السلام کا اپنی جان اور نفس کی پروا کیے بغیر آپ (ص)کے ساتھ اس حسن سلوک پر ملائکہ تعجب کرتے ھیں اور ھم بھی اس کے ساتھ متعجب ھیں -

حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کسی قسم کے تعجب کی بات نہیں کیونکہ ”و ھو منی وانا منہ “ وہ مجھ سے ھیں اور میں اس سے ھوں-اس وقت حضرت جبرئےل علیہ السلام نے کھاکہ میں آپ دونوں سے ھوں-[20]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۸۔ حدیث سد ابواب :

لوگوں نے اس بات کا مشاھدہ کیا حضرت علی علیہ السلام کی شان میں حدیث سد ابواب بیان ھوئی۔ جابر انصاری کھتے ھیں کہ میں حضرت رسو ل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ(ص)نے باب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: اس کے علاوہ سب دروازے بند کر دے ے جائیں۔ صاحب کفا ےۃ الطالب کھتے ھیں یہ حدیث حسن اور بھت ھی عالی ھے ۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لئے دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھاکیونکہ یہ دروازے لوگوں کے گھروں میں کھلتے تھے اور مسجد کی طرف سے ان کے گزرنے کا راستہ تھا۔ جب اللہ تبارک تعالی نے حےض اور جنابت کی حالت میں مسجدوں میںداخل ھو نے سے منع فرمادیا تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مجنب اور حائض کے مسجد میں داخلے اور مسجد میں ٹھھرنے پر پابندی لگا دی۔ اور سب دروازے بند کروا دیے فقط حضرت علی علیہ السلام کی یہ خصوصیت تھی کہ ان کے لئے ان مقامات پر آنا جانا مباح تھا اور قرآن مجےد میں اللہ تعالی نے آپ کی تطھیر کو اس طرح بیان فرمایا ھے۔

اے اھل بیت اللہ چاھتا ھے کہ آپ سے رجس کو دور رکھے اور آپ کو اس طرح پاک رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ھے -[21]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس سلسلے میں لوگ مختلف باتیں کرنے لگے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کرنے کے بعد فرمایا اما بعد میں نے ھی باب علی (ع) کے علاوہ سب دروازے بند کرنے کا حکم دیا ھے اوراعتراض کرنے والوں سے کہا:

وا للّٰہ ما سددتہ ولافتحتہ و لکن امرِ تُ بشیءٍ فا تبعتہ۔

خدا کی قسم میں اپنی مرضی سے نہ کوئی دروازہ بند کرتا ھوں اور نہ اپنی مرضی سے کوئی دروازہ کھو لتا ھوں مگر جس طرح کھاجاتا ھے میں اس کی پیروی کرتا ھوں۔[22]

۹۔سورہ برائت کی تبلیغ :

بے شک ان احادےث اور روایات میں صا حبان عقل کے لئے عبرت ھے حضرت ابو بکر پھلے ایمان لانے والے میں اور اسلام لانے والے گروہ میں شمار ھوتے ھیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو اھل مکہ کی تبلیغ کے لئے سورہ برائت دے کر بھےجا کہ آئند ہ سال مشرک حج نھیں کر سکتے اور خا نہ کعبہ کا عریاں طواف نھیں کر سکتے' جنت میں مسلمانوں کے علاوہ کوئی داخل نھیں ھو گا' جو ان کے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان معاھدہ ھوا ھے اس کی ایک مدت معےن ھے اللہ تعالی اور اس کا رسول مشرکوں سے برأت کرتا ھے۔

حضرت نے تبلیغ کی اس مهم پر حضرت ابو بکر کو روانہ کردیا۔پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا یا علی (ع) آپ فوراًابو بکر تک پهنچےں اور اس کو میرے پاس واپس بھےج دیں اور اس پیغام کو اس سے لے کر آپ (ع) خود اهل مکہ کی طرف جائیں۔[23]

سبط ابن جوزی نے اس کے بعد اس روایت کو آخر تک اس طرح بیان کیا هے کہ حضرت ابو بکر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لو ٹ آئے اور کهاکہ میرے ماں باپ آپ پر فدا هونکیا میرے بارے میں خداکا کوئی حکم نازل هوا هے آپ نے فرمایا نهیں فقط اتنی سی بات هے کہ تبلیغ کے اس فرےضہ کو میری طرف سے کو ئی دوسرا انجام نهیں دے سکتا مگر وہ شخص جو مجھ سے هو۔[24]

یہ وہ خاص مقام اور منزلت هے جو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دوسروں سے ممتا ز کردیتی هے اور اس مو ضو ع پر تدبر کرنے والے اس عمیق معنی کی گهرائی تک پهنچ سکتے هیں۔

۱۰۔آپ کی شان میں کثیر آیات کا نزول :

حضرت امیر لمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا تمام اصحاب اور تمام لوگو ں سے ممتاز هونے کی ایک وجہ یہ هے کہ آپ کی فضیلت اور شان میں کثرت سے آیات نازل هو ئی هیں جن میں اللہ کے نزدیک آپ(ع) کا خا

ص مقام اور منزلت ظاھر ھوتی ھے ابن عساکر ابن عباس سے روایت بیان کرتے ھیں کہ اللہ کی کتاب میں جتنی آیات حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ھو ئی ھیں اتنی کسی اور کے لئے نازل نھیں ھوئیں۔ اور ابن عساکر ابن عباس سے یہ بھی بیان کرتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں تےن سو آیا ت نازل ھو ئیں۔[25]

طبرانی اورابن ابی حاتم جناب ابن عباس سے روایت بیان کرتے ھیں ۔ یاایھاالذین امنو ا ۔اللہ تعالی نے حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل کیا کیونکہ آپ(ع) مومنوں کے امیر اور سردار ھیں اور اللہ تعالی نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو اور مقام پر رکھا جب کہ حضرت علی علیہ السلام کا ذکر فقط خیر کے ساتھ کیا۔[26]

١١۔آپ کے لئے سورج کا پلٹنا :

ھم حضرت علی علیہ السلام کے امتیازات کا کیا ذکر کریں اور آپ کی کس کس خصوصیت کو بیان کریں بے شک آپ کے فضائل روز روشن کی طرح عیاں ھیں ھمارا کام تو فقط صاحبان عقل و علم کو یاد دلانا ھے ۔ ابن حجر صواعق محرقہ میں کھتے ھیں کہ آپ(ع) کے کرامات و معجزات روز روشن کی طرح واضح ھیں اور ان میں سے ایک یہ ھے کہ آپ (ع)کے لئے سورج پلٹا جب انبیاء کے سردار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرہ میں تشریف فرما تھے اور آپ کا سر اقدس حضرت علی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علیہ السلام کی گود میں تھا اورآپ پر وحی نازل ھو رھی تھی حضرت علی علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ راز و نیاز میں مصروف تھے آپ نے نماز عصر نہیں پڑھی تھی کہ سورج غروب ھو گیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی۔

بارالہا!

اگر یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں مصروف تھے توان کے لئے سورج کو پلٹا دے چنانچہ سورج غروب ھونے کے بعد دوبارہ طلوع ھو گیا ھے، ابن حجر کھتے ھیں کہ طلحاوی اور قاضی اپنی کتاب شفا میں اس حدیث کی صحت کے قائل ھیں اور شیخ الاسلام ابو زرعہ (الرازی)نے ا س حدیث کو حسن کھاھے۔[27]

ھم یہ عرض کرتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے تمام فضائل کے باوجود کیا اب بھی غیروں کو ان کے برابر لایا جاسکتا ھے ؟

ابی لیلہ غفاری کھتے ھیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا:

ستکون من بعدی فتنہ فاذا کان ذلک فآلزموا علي بن أبيطالب اِنّہ أوّلُ مَن يراني وأوّلُ مَن ےصافحُني يومَ القيامہ وھو معي في السماءِ العليا و ھو الفاروق بين الحق والباطل۔

عنقریب میری وفات کے بعدایک فتنہ برپا ھوگا جب اس طرح ھو تو تم

حضرت علی(ع) ابن ابی طالب(ع) کے دامن سے متمسک رھنا کیونکہ یہ سب سے پھلے مجھ سے ملاقات کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پھلے مجھ سے مصافحہ کریں گے اور میرے ساتھ آسمان ا علیٰ پر ھونگے اور یھی حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والے ھیں -[28]

۱۲۔حق اور علی ساتھ ساتھ:

حق علی کے ساتھ اور علی حق کے ساتھ ھیں سیرت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف متوجہ ھونے سے آپ کو بھت سے شواھد مل جائیں گے جو آپ کے سب سے افضل ھونے اور حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مقام خلافت کے زیادہ حق دار ھونے پر دلالت کرتے ھیں اس سے آپ کو حق کا علم ھو جائے گا ترمذی اپنی صحیح میں حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کرتے ھیں کہ آپ نے فرمایا:

رحم اللّٰہ علیاً اللّھم ادرِ الحقَ معہ حیث دار .

اللہ تبارک و تعالی علی(ع) پر رحم کرے، پروردگاراحق کو ادھر موڑدے جس طرف یہ رخ کریں-[29]

فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں بسم اللہ کی تفسیر بیان کرتے ھوئے کھتے ھیں:

جس نے اپنے دین میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اقتداء کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یقینا وہ ھدایت یافتہ ھے۔ اس کی دلیل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ھے:

اللهم أدر الحق مع علی حیث دار

پروردگارا! جدھر جدھر علی جائیں حق کو ادھر موڑ دے ۔

قارئین کرام !یہاں مجھے کھنے دیجیے کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسا کوئی شخص نھیں تھا جس کے اس قدر فضائل و امتیازات ھوں انصاف پسند افراد کسی بھی خصوصیت میں دوسروں کا مقابلہ حضرت علی علیہ السلام سے نھیں کیاکرتے، چاھے وہ حق خلافت ھویا طھارت و عصمت علی علیہ السلام ۔

۱۳۔محبت علی:

زھری کھتے ھیں کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کھتے ھوئے سنا ھے مجھے اس اللہ کی قسم ھے جس کے علاوہ کوئی معبود نھیں میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا:

عنوان صحيفة المؤمن حبُ علي بن أبي طالب -[30]

مومن کے صحیفے کا عنوان(حضرت) علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت ھے ۔

جناب ابن عباس کھتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حب علیین أبي طالب یأکل السیئات کما تأکل النارُ الحطب۔[31]
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت گناھوں کو اس طرح کھا جاتی ھے جس طرح آگ خشک لکڑی کو راکھ بنا دیتی ھے ۔
حضرت ابن عباس کھتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دےکھ کر ارشاد فرمایا :
لایحبک اِلا مؤمن ولا یبغضُک اِلّا منافق مَن أحبک فقد أحبني و مَن أبغضک فقد أبغضني وحبیبی حبیب اللہ و بغےضي بغیض اللہ، ویل لمن أبغضک بعدي۔
آپ(ع) سے فقط مومن ھی محبت کرسکتا ھے اور فقط منافق ھی آپ سے بغض رکھتا ھے۔
جس نے آپ (ع)سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے آپ کے ساتھ بغض رکھا۔ اس نے میرے ساتھ بغض رکھا میرا محب اللہ کا دوست ھے اور میرے ساتھ بغض رکھنے والا اللہ کے ساتھ بغض رکھنے والا ھے۔ اس شخص کے لئے ھلاکت وتباھی ھے جو میرے بعد آپ(ع) کے ساتھ بغض رکھے گا۔[32]

۱۴۔فضائل علی (ع):

یہ وہ خصوصیات و فضائل ھیں جن کی وجہ سے حضرت علی علیہ السلام تمام لوگوں سے ممتاز دکھائی دیتے ھیں۔ اللہ تعالی نے واضح طور پر حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے کا ارادہ فرمایا ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابوسعید خدری کھتے ھیں کہ ھم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے لیکن راستہ مینحضرت علی علیہ السلام کا جوتا ٹوٹ گیا۔ آپ ھم سے پیچھے رہ گئے اور جوتا سلنے لگ گئے۔ (ھم نے)تھوڑا فاصلہ ھی طے کیا تھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کون ھے جو قرآن کی تفسیر کرے،اس کی تنزیل باریکیوں کے ساتھ بیان کر سکے ۔کچھ لوگ آپ (ص)کے قریب آئے ان میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی تھے۔ حضرت ابو بکر نے کھاوہ میں ھوں۔ حضرت نے فرمایا نھیں۔ حضرت عمر نے کھاوہ میں ھوں۔ حضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے فرمایا نھیں۔ لیکن وہ شخص جوجوتا سل رہاھے (یعنی حضرت علی علیہ السلام) وہ کھتے ھیں کہ ھم حضرت علی کے پاس گئے اور آپ (ع) کو اس بات کی بشارت دی (لیکن)حضرت علی علیہ السلام نے اپنا سر تک نہ اٹھایا گویا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا وہ آپ(ع) نے سن لیا تھا۔[33] صاحب کشف الغمہ کھتے ھیں کہ تاویل کا انکار تنزیل کے انکار کی طرح ھے کیونکہ تنزیل کا منکر اس کو قبول کرنے سے انکار کرتا ھے۔ اور تاویل کا منکر اس پر عمل کرنے سے انکار کرتا ھے اپنے انکار میں دونوں برابر ھیں اور ان کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آ پ کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جانشین کے سوا کوئی پناھگاہ نہیں ھے۔چنا نچہ اس سے معلوم ھوتا ھے کہ فقط ان خصوصیات کا مالک ھی خلافت وامامت کا حقدار ھو سکتا ھے ۔[34]

۱۵۔امیر المومنین:

انس بن مالک کہتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس وضو کرنے کے لئے میرے پاس پانی لاؤ۔ جب میں پانی لے آیا تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی اس کے بعد میری طرف متوجہ ھو کر فرمایا: اے انس آج جو شخص سب سے پھلے میرے پاس آئے گا وھی أمیر المومنین، وسیدالمسلمین، وخاتم الوصیین، اِمام الغرالمحجلین و گا اچانک کسی نے دق الباب کیا میں نے دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے ھیں۔ حضرت نے پوچھا انس دروازے پر کون ھے ؟ میں نے عرض کی حضرت علی علیہ السلام ھیں ۔ فرمایا اس کے لئے دروازہ کھول دو چنانچہ حضرت علی علیہ السلام اندر تشریف لے آئے۔[35]

علماء کے درمیان برےدہ بن حصےب اسلمی کی یہ روایت مشھو ر و معروف ھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتوں میں ساتویں سے متعلق مجھے حکم دیا۔ ان لوگوں میں حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بھی تھے حضرت نے فرمایا:

سلموا علیٰ علي بإمرة المؤمنين۔

مومنوں کے امیر حضرت علی علیہ السلام کو سلام کرو۔

ہم نے انھیں سلام کیا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے آنے کے بعد تشریف لائے -[36]

حضرت علی علیہ السلام کا غلام سالم کھتا ھے کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ آپ کے کھیت میں کام کر رھاتھا وہاں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر آئے اور ان دونوں نے کھا:

السلام علیک یا امیر المومنین و رحمة اللہ وبرکاتہ

اے امیر المومنین آپ(ع) پراللہ کی سلامتی، رحمت اور اس کی برکتےں نازل ہوں۔لیکن ایک وقت اےسا آیا کہ ان سے سوال کیا گیا کہ آپ (ع)تو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا کرتے تھے اب کیا ھوا۔ وہ کھنے لگے اس وقت حکم دیا گیا تھا اس لئے امیر المومنین کہہ کر سلام کرتے تھے-[37]

جابر بن یزید حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن امام علی زےن العابدین (ع) سے روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ سے حضرت علی (ع)ابن ابی طالب (ع)سے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے کھاکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سناھے :

اِن علیا و شیعتہ ھمْ الفائزون۔۔

بے شک حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ(قیامت کے دن)کامیاب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هونگے۔[38]

۱۶۔ غدیر خم :

پوری کائنات میں اللہ تبارک و تعالی نے یہ خصوصیت صرف حضرت علی علیہ السلام کو عنایت فرمائی ھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرحجة الوداع سے واپس لو ٹتے ہوئے غدیر خم کے میدان میں وحی نازل ہوئی کہ جس میں اللہ تعالی نے ارشاد فر ما یا:

< يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْکَ مِنْ رَبِّکَ >

اے رسول(ص)جو کچھ آپ(ص) کے رب کی طرف سے نازل ہوا ھے اسے لوگوں تک پہنچا دو۔

یعنی امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت اور امامت کے لئے آپ (ص)پر وحی بھیجی گئی ھے کہ اس کا اعلان کر دیں لہٰذا یہاں امامت پر نص بیان ہوئی ھے اور اللہ تعالی نے فرمایا: [39]

اگر آپ(ص) نے یہ کام نہ کیا تو (گویا) آپ(ص) نے تبلیغ رسالت نہیں کی اور اللہ لوگوں کے (شر)سے آپ(ص) کی حفاظت کرنے والا ھے۔ (جب یہ حکم ملا تو)حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگونکو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے ۔آپ نے امیر المومنین کو بلایا اور اپنے پاس دائےں جانب کھڑا کردیا (اور خطبہ دینا شروع کیا)۔

سب سے پہلے آپ(ص) نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور پھر آپ(ص) نے فرمایا:
أني قد دعيت ویوشک أُن اُجیب و قد حان منی خفوق من بین أظہُرِکُم واِنی مخلِّفٌ فیکمُ ما اِن تمسکتم بہ لن تِضلوا أبداً کتابُ اللہ وعترتي أهل بيتي وانهمالن يفترقا حتّٰی یردا عليَّ الحوض۔
میں نے آپ کو اس لئے بلایا ھے کہ آپ میری بات کا صحیح صحیح جواب دیں۔ مجھے ایسے معلوم ھوتا ھے کہ میرا وقت قریب آچکا ھے اور میں شاید زیادہ دیر آپ لوگوں کے درمیان نہ رھوں ۔میں دو چیزیں تمہارے درمیان چھوڑ کر جا رھاھوں ان کا دامن اگر مضبوطی سے تھامے رھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ھو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت و اھل بیت۔ یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آنے تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ھونگے۔ پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا :
الست اولی بکم منکم بأ نفسکم ۔
کیا میں تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ تصرف کرنے کا حق دار نہیں ھوں۔ سب نے یک زبان ھوکر کھابے شک آپ (ص)ھم سب سے بھتر ھمارے نفسوں پر تصرف کا حق رکھتے ھیں اس کے بعدآپ(ص) نے امیر المومنین علیہ السلام کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر اس قدر بلند کیا کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا :
فمن کنت ُمولاہ فھذا عليٌّ مولاہ اللھمّ وال من والاہ و عاد من عاداہ وانصر من نصرہ و آخذُل مَن خذلہ۔

جس کا مینمولا هوں اس کے یہ علی (ع)مولا هیں .پروردگار ا اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے .اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اس کو رسوا کر جو اس کو رسوا کرے .

پھر تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ گروہ در گروہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس جائیں اور انھیں اس بلند اور عظیم مقام کی مبارک باد دیں اورانھیں امیر المومنین کہہ کرسلام کریں۔

جس طرح انھیں حکم دیا گیاسب لوگوں نے ویسے هی کیا پھر آپ (ص)نے اپنی ازواج اور تمام مومنین کی خواتین سے کھاکہ وہ بھی علی کو امیر المو منین کہہ کر سلام کریں اورمبارک باد دیں ان سب نے اسی طرح کیا،لیکن حضرت عمر کا تو تبریک کھنے کا انداز هی نرالا تھا۔ وہ خوشی میں ڈوبے هوئے تھے اور کہہ رهے تھے۔

بخ بخ یا علی أصبحت مولا ي ومولیٰ کلِّ مؤمنٍ و مؤمنة۔

اے علی(علیہ السلام) مبارک هو مبارک هو آپ(ع) میرے اور هر مومن و مومنہ کے مولا و آقاهیں .

قارئین کرام!اس مبا رک موقع پر جناب حسان نے بھترین اشعار کھے :

ینا دیهم یوم الغدیر نبیهم

بخم وأسمع بالرسول منادیا

وقال فمن مولاکم و ولیکُم

فقالوا ولم یبدوا هناک التعامیا

اِلٰهک مولانا و انت ولینا

و لن تجدن منّالک الیوم عاصیا

فقال له قم یاعلي فاِنني

رضیتُک من بعدي اِماماً و هادیا

فمن کنت مولاهُ فهذا ولیّہ

فکونوا له أنصار صدقٍ موالیا

هناک دعا اللهم وال ولّیہُ

وکن للذي عادیٰ علیاً معادیا۔[40]

غدیر کے دن ان کے نبی(ص) نے انهیں پکارا اور خم کے میدان میں حضرت رسول اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی اس ندا کو سنا حضرت (ص)نے فرمایا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ کا مولا اور ولی کون ھے؟

کھنے لگے آپ(ص) کے سوا کوئی بھی نھیں ھے۔ آپ (ص)کا پروردگار ھمارا مولا ھے اور آپ(ص)ھمارے ولی ھیں۔ آج کے دن آپ(ص) ھم میں سے کسی کو بھی نافرمان نھیں پائیں گے۔ پھر حضرت نے ارشاد فرمایا :یاعلی (ع) کھڑے ھو جائیے ۔میں چاھتا ھوں کہ آپ(ع) میرے بعد امام اور ہادی ھوں۔ پس جسکا میں مولا ھوں اس کے یہ ولی ھیں، لہٰذا ان کے سچے مددگار اور حامی بنو ۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر دعا مانگی کہ اے اللہ جو علی (ع)سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو علی(علیہ السلام) سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ ۔

۱۷۔بت شکن :

جیسا کہ حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام نے (اپنی قوم کے) بتوں کو توڑا تھا۔ لیکن بت شکنی کے اعتبار سے بھی حضرت علی کو جو امتیاز حاصل ھے وہ کسی دوسرے کو نصیب نھیں ھوا ھے۔ آپ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش پر سوار ھو کر کعبہ میں رکھے ھوئے بتوں کو توڑا۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کھتے ھیں کہ مجھ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے تانبے یالوھے سے بنے ھوئے بڑے بت یعنی صنم قریش کو اکھاڑ کر زمین پر پھینک دو

۔حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ھیں کہ میں ابتدا ھی سے اس کا علاج کرنے والا تھا اور اس موقع پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رھے تھے:

جَاءَ الحَقُّ وَزَھَقَ البَاطِلُ أَنَّ البَاطِلَ کَانَ زَھُوْقاً ۔

”حق آگیا ھے اور باطل چلا گیا ھے اور یقینا باطل کو تو جانا ھی ھے۔“

میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق بڑے بت کو زمین پر پھینک دیا اور وہ ٹوٹ گیا۔[41]

۱۸۔ قربت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

حضرت علی علیہ السلام کے امتیازات میں سے ایک امتیاز یہ بھی ھے کہ آپ(ع) حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوسروں کی نسبت زیادہ قربت رکھتے ھیں ۔

جس وقت حضور(ص) کی طبیعت بہت زیادہ خراب ھوئی آپ(ع) نے فرمایا میرے بھائی اور دوست کو میرے پاس بلاؤ۔

حضرت عائشہ نے سمجھا کہ آپ(ص) حضرت ابوبکر کو بلا رھے ھیں۔ انھوں نے حضرت ابوبکر کو بلابھےجا،حضرت ابوبکر اس کمرے میں تشریف لائے جہاں آپ(ص) آرام فرما رھے تھے، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آنکھیں کھولیں اور حضرت ابوبکر کو دےکھ کر اپنا چھرہ دوسری طرف کر لیا اس وقت حضرت ابوبکر وہاں سے اٹھ کھڑے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھوئے۔

کچھ دیر بعد جب آپ(ص) کی طبیعت سنبھلی تو آپ نے دوبارہ اپنے کلمات دھرائے تو حضرت حفصہ نے سمجھا کہ شاید آپ(ص) حضرت عمر کو بلا رھے ھیں۔

جب حضرت عمر حاضر ھوئے توحضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چھرہ دوسری طرف پھیر لیا،اس کے بعد حضرت نے ایک مرتبہ پھر فرمایا :

ادعوا لي أخي وصاحبي ۔ میرے بھائی اوردوست کو میرے پاس بلا لاؤ۔

حضرت ام سلمہ کھتی ھیں کہ میں نے اندازہ کر لیا کہ آپ حضرت علی علیہ السلام کو بلانا چاھتے ھیں میں نے آپ(ع) کو بلایا جب حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے تو حضرت(ص) نے آپ(ع) کی طرف اشارہ کیا کہ میرے قریب آجاؤ، آپ(ع) حضرت کے قریب ھوئے۔

اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ (ع)سے کافی دیر تک آھستہ آھستہ گفتگو کرتے رھے۔ جب نفس پر وازکا وقت آیا تو آپ (ص)نے حضرت علی علیہ السلام کومخاطب کر کے فرمایا:ضع رأسی یا علی فی حجرک فقد جاء أمرُاللہ عزوجل فاذا فاضت نفسي فتناولھا بےدک وأمسح بھا وجھک ثم وجھنی اِلیٰ القبلہ وتول أمري و صلي عليَّ أوّل الناس ولاتفا رقني حتیٰ تواريني في رمسي۔

یا علی (ع)میرے سر کو اپنی گود میں رکھو اللہ جل جلالہ کا حکم ھے کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میری روح قبض ھونے لگے تو تمہارے چھرے کے سامنے ھو۔ تم میرا چھرہ قبلہ کی طرف کرنا ، میرے امر کی حفاظت کرنا، لوگوں میں سب سے پھلے مجھ پر نماز پڑھنا، میری وفات کے مراسم جب تک ختم نہ ھو جائیں مجھ سے دور نہ ھونا۔

چنا نچہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھاآپ(ص) کے چھرہ اقدس کو دیکھ کر رونے لگیں اور روتے ھوئے فرمایا :

وأبیض یستسقیٰ الغمام بوجھہ

ثُمال الیتامیٰ عصمۃٌللارامل۔

سفید بادل یتیموں کے مدد گار اور بیواوں کے محافظ کے چھرے مر چھا گئے۔

اس وقت آنحضرت (ص)نے اپنی آنکھیں کھولیں اور نحیف آواز میں فرمایا :

اے میری بےٹی فاطمہ یہ جملہ نہ کھو کیونکہ یہ تہارے چچا ابو طالب فرمایا کرتے تھے البتہ یہ کلمات کھو: [42]

محمد(ص) تو فقط رسول ھیں اور ان سے پھلے بھی بھت سے پیغمبر گزر چکے ھیں۔ پھر اگر محمد (ص)اپنی موت سے اس دنیا سے کوچ کر جائیں یا قتل کر ڈالے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں کفر کی طرف پلٹ جاؤ گے۔[43]

۱۹۔دعوی سلونی:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ(ع) کے امتیازات میں سے ایک امتیاز یہ ھے کہ آپ نے کئی مرتبہ فرمایا
:
سلوني قبل أن تفقدوني سلوني فاِن عندي علم الاولےن والآخرين۔
مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاھتے ھو پوچھ لو مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھے کھو دو کیونکہ میرے پاس اولین و آخرین کا علم ھے ۔
آپ(ع) مزید ارشاد فرماتے ھیں:
اما واللہ لو ثنیت لی الوسادۃ لحکمت بین أھل التوراۃ بتوراتھم و بین أھل الانجیل بانجیلھم وأھل الزبور بزبورھم و أ ھل القرآن بقرآنھم حتیٰ یزھر کل کتاب من ھذہ الکتب وےقول یا رب اِنَّ علیا قضیٰ بقضائِک واللہ اِني أعلم بالقرآن وتأویلہِ من کلِّ مدع علمہ ولولا آیۃ في کتاب اللہ لأخبرتکم بما یکون اِلیٰ یوم القیامہ۔[44]
خدا کی قسم اگر میرے لئے ایک مسند بچھائی جائے اس پر بیٹھ کر میں توریت والوں کو (ان کی) توریت سے‘ انجیل والوں کو(ان کی)انجیل سے ‘ اھل زبور کو (ان کی) زبور سے اور قرآن والوں کو(ان کے) قرآن سے فیصلے سناؤں۔ اس طرح کہ ان کتابوں میں سے ھر ایک کتاب بول اٹھے گی کہ پروردگارا علی (ع) کا فیصلہ تیرا فیصلہ ھے۔ خدا کی قسم میں قرآن اور اس کی تاویل کو ھر مدعی علم سے زیادہ جانتا ھوں ۔قرآن مجید کی آیت کے متعلق میں تمھیں یوم قیامت تک خبر دے سکتا ھوں۔ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے امتیازات کے حوالے سے آپ(ع) کے بھت سے ایسے کامل کلمات ھیں جو آپ (ع)کی عظمت

،طہارۃ ، شرافت و فضیلت پر دلالت کرتے هیں۔آپ (ع)کی ذات کے علاوہ کوئی بھی اس کا حقدار نہیں هے۔ آپ(ع) نے ارشاد فرمایا:

واللہ لو کُشف الغطاء ما ازدت یقینا [45]

خدا کی قسم اگر پردے ہٹا دیئے جائیں تو بھی میرے یقین میں اضافہ نهینهوگا۔اور اسی طرح حضرت کا یہ ارشاد کہ:

واللہ لو اُعطیتُ الاقالیم السبعة بما تحت أفلا کِها علیٰ أن اُعصي اللہ في نملۃٍ أسلبها جلبَ شعیرہ لما فعلتُ۔

خدا کی قسم اگر مجھے سات اقلیم اس لئے دیئے جائیں کہ میں اللہ کی نافرمانی کرتے هوئے چیونٹی کے منہ سے جو کا چھلکا چھین لوں تو میں ایسا نہیں کروں گا۔[46]

---

[1] ارشاد ج ۱ص۵۔

[2] شرح نهج البلاغہ ابن ابی الحدید ج۱ ص۱۵۔

[3] شرح نهج البلاغہ ج۱۳ص۱۹۷۔

[4] شرح نهج البلاغہ ج۱۳ص۱۹۷۔

[5] شرح نهج البلاغہ ج۱ ص ۱۵۔

[6] ارشاد ج۱ص۵۰ ۔

[7] ارشاد ج ۱ ص ۵۲،۵۳، اسی طرح مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ ص۳۱۸ اور تاریخ یعقوبی ج ۲ ص۳۹۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[8] سورہ بقرہ آیت ۲۰۷۔

[9] مستدرک الصحیحین ج ۳ ص۱۴ ۔

[10] المناقب الخوارزمی ص۳۴۲ ،ذخائر عقبی ،محب طبری ص۳۲۔

[11] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۲۴۔

[12] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص۲۰۔

[13] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص۲۴۔

[14] مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ ص۳۲۰۔

[15] ارشاد ج ۱ ص۸۷۔

[16] مستدرک الصحیحین ج ۳ ص۳۲۔

[17] ارشاد ج۱ ص۱۱۷،۱۱۶۔

[18] الکامل فی التاریخ ج ۱ ص۵۶۶ ،۵۶۷۔

[19] سورہ ہود آیت ۱۷۔

[20] ارشاد ج ۱ ص ۸۵۔

[21] کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام ص۲۰۱ ،۲۰۲ ۔

[22] کفایۃ الطالب ،الکنجی الشافعی:ص۱۰۳،۲۰۴ ۔

[23] کشف الغمہ فی معر فۃ الا ئمہ ص۳۰۰ ۔

[24] تذکرۃ الخواص ص۴۳ ۔

[25] صوا عق محر قہ ابن حجر ص۱۲۷ ۔

[26] صواعق محرقہ ابن حجر ص ۱۲۷۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[27] صواعق محرقہ ص۱۲۸۔
[28] کفایة الطالب ص ۱۸۸۔
[29] صحیح ترمذی ج۲ ص۲۹۸۔
[30] تاریخ بغداد خطیب بغدادی ج۴ ص ۴۱۰۔
[31] تاریخ بغداد ج۴ ص۱۹۴۔
[32] مجمع الزوائد ج۹ ص۱۳۳۔
[33] مستدرک الصحیحین ج ۳ص ۱۲۲۔
[34] کشف الغمہ فی معرفت الآئمہ ج۱ ص ۳۳۶تا ۳۳۷۔
[35] کشف الغمہ ج ۱ ص۳۴۲ ۔
[36] ارشاد جلد ۱ص۴۸بحار جلد ۳۷ص۳۳۱۔
[37] کشف الغمہ ج ۱ ص۳۴۲ ۔
[38] تا ریخ دمشق ، تر جمہ الامام علی ابن ابی طالب :جلد ۲ ص ۳۴۸ اور ۸۵۱وارشاد جلد ۱ص۴۱ ۔
[39] سورہ مائدہ آیت ۶۷۔
[40] الارشاد ج۱ ص ۱۷۵ تا ۱۷۷۔
[41] مناقب خوارزمی ص۱۲۳تا ۱۲۴۔مستدرک صحیحن ج ۳ ص۵۔
[42] آل عمران آیت ۱۴۴ ۔
[43] ارشاد ج۱ ص ۱۸۵ تا ۱۸۷۔
[44] امالی الصدوق ص ۲۸۰ ارشاد ج ۱ ص ۳۵بحار ج ۴۰ ص ۱۴۴۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[45] مناقب خوارزمی ص ۳۷۵۔

[46] عقائد امامیہ شیخ محمد رضا مظفر ص ۱۱۰۔

چھٹی فصل

رحلت پیغمبر (ص)کے بعد آپ پر ھونے والے ظلم

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام اپنے کلمات قصار میں ارشاد فرماتے ھیں کہ مجھے اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور کلیوں کو نکالا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب میرے بعد یہ امت تجھ پر ظلم ڈھائے گی -[1]

حسد اور کینہ:

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے کلمات قصار میں ارشاد فرمایا کہ قریش جس قسم کا کینہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رکھتے تھے اسی قسم کا کینہ میرے ساتھ رکھتے ھیں اور میری وفات کے بعد یہ لوگ میری اولاد کے ساتھ بھی اسی طرح کا بغض اور کینہ رکھیں گے ۔میں نے قریش کا کیا بگاڑا ھے میں نے تو فقط اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں ان کے ساتھ جنگ کی ھے ۔ اگر وہ مسلمان ھیں تو

مجھے یہ بتائےں کہ کیا جو اللہ اور اس کے رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرے اس کی یھی جزا ھے؟[2]

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حصہ:

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کلمات قصارمیں ارشاد فرماتے ھیں:

میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مینان کاا یک جز شمار ھوتا تھااور لوگ مجھے اس طرح عزت کی نگاہ سے دیکھتے جیسے آسمان پر ستاروں کو دیکھتے ھیں پھر ایک وقت ایسا آیازمانے نے مجھ سے آنکھیں پھیر لیں۔ اور مجھے فلاں فلاں کے ساتھ ملا دیا گیا اور وہ سب لوگ عثمان کی طرح تھے میں نے کھایہ عجیب بدبو ھے ؟ اس کے بعد بھی زمانہ مجھ سے راضی نہ ھوا اور مجھے اس قدر حقیر جانا کہ مجھے ابن ھند اور ابن نابغہ کے مقابل لا کھڑا کیا -[3]

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ کا کیا خیال ھے اگر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ان کا ایک بالغ ،عاقل اور راشد، بیٹا ھوتاتو کیا عرب خلافت اس کے سپرد کر دیتے ؟

آپ نے فرمایا: ھرگز نھیں اگر وہ میری طرح صبر نہ کرتا تو یہ لوگ اسے قتل کردیتے کیونکہ عربوں کوحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھوئے احکام پسند نہ تھے اور اللہ تعالی نے انھیں جو فضیلت عطا فرمائی تھی اس میں وہ حسد کرتے تھے ان کے ساتھ انھوں نے بڑی بڑی جنگیں کیں یہاں تک کہ ان کی زوجہ پر تھمت لگا دی یہ لوگ بڑے بڑے انعامات اور عظیم احسانات کے باوجود ان سے نفرت کرتے تھے۔

ان کی زندگی میں ھی وہ اس بات پر متفق ھو گئے تھے کہ آپ کی وفات کے بعد خلافت کو اھل بیت(علیھم السلام) تک نھیں پھنچنے دیں گے اگر قریش نے آپ کے مبارک نام کو فقط حکومت کا ذریعہ بادشاھت اور عزت کا ڈھال نہ بنایا ھوتا تو آپ کی وفات کے بعد وہ ایک دن بھی اللہ تعالی کی عبادت نہ کرتے اور اپنی سابقہ گمراھیوں کے گڑھے کی طرف لوٹ گئے ھوتے۔ پھر اللہ تعالی نے ان پر فتح کے دروازے کھول دیئے اور فاقوں کے بعد انھیں کوئی چیز مل گئی اور انھوں نے محنت کر کے مال اکھٹا کر لیا اور اسلام جس چیز کو ناپسند کرتا وہ ان کی نظر میں اچھی کھلائی۔

اکثر لوگوں کے دل دین کے سلسلے میں مضطرب رھے اور اس قوم نے کھاکہ اگر یہ حق نہ ھوتا تو یہ کامیابی نہ ھوتی اور ان فتوحات کو وہ اپنے بادشاھوں کی حسن تدبیر اوربھترین آراء کی طرف منسوب کرتے ۔یہ لوگوں کو یہ تاکید کرتے کہ ان بادشاھوں کی تعریف کرو اور دوسروں کی توھین کرو، ھم وہ لوگ ھیں جنھیں توھین اور غلط الفاظ میں یاد کیا جاتا ھے اور ھمارے نور کو بجھانے کی کوشش کی گئی ھماری آواز اور وصیت کو دبایا گیا اور ایک طویل زمانے تک یھی سلسلہ چلتا رھادنیا والے ھمارے ساتھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زیادتی کرتے رهے۔ یہاں تک کہ کئی سال ا س طرح گزر گئے اور همیں جاننے والے اکثر لوگ مر گئے هیں اور بهت سے ایسے لوگ پیدا هوگئے جو همیں نهیں جانتے تهے اگر اس وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند هوتا تو اس کا کیا حال هوتا ؟

بے شک مجهے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جهاد اور اطاعت کی وجہ سے اپنے قریب کیا هے اور اس وجہ سے نهیں کہ جسے تم قرب سم هتے هو یعنی فقط نسب اور خون کی وجہ سے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقارب سے نهیں هوں بلکہ حسب و نسب کے علاوہ جهاداور ان کی حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے ان کے قریب هوں۔ اس وقت حضرت نے راوی سے پوچها کہ تیری رائے کیا هے؟ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا هوتا تو کیا وہ اسی طرح کرتا جیسے میں نے کیا هے اور جس طرح میں ان سے دور هوں وہ بهی دور هوتا اور پهر قریش کے نزدیک اس کی قدر و منزلت کا کوئی سبب نہ هوتا آخر میں ارشاد فرمایا:

اے اللہ تو جانتا هے کہ میرا مملکت ،ریاست اور امارت کا کوئی ارادہ نهیں‘ میری تو فقط یہ خواهش هے کہ تیر ی حدود اور تیری شریعت کو قائم کروں ‘تمام امور صحیح طور پر انجام دوں‘ لوگوں کے حقوق ان تک پهنچادوں ‘ انهیں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کی طرف هدایت کروں

اور گمراھوں کو تیری ھدایت کے نور کی طرف رھنمائی کروں -[4]

مظلوم کائنات :

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے کلمات قصار مینارشاد فرماتے ھیں جس دن سے اللہ تبارک تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض فرمائی ھے اس دن سے لےکر آج تک میں مظلومےت کی زندگی بسر کر رہاھوں-[5]

حضرت امیر اومومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے کلمات قصار میں ارشاد فرماتے ھیں۔ پروردگار عالم میں تجھ سے قریش کے خلاف مدد چاھتا ھوں۔انھوں نے تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سر کشی اور بغاوت کی ان کے ساتھ سخت جنگےں کیں اور میں تیرے رسول کی اطاعت میں ان کے ساتھ لڑتا رھااور اب انھوں نے مجھے نشانہ بنالیا ھے۔ پروردگار تو میرے حسن (علیہ السلام) اور حسین (علیہ السلام) کی حفاظت فرما۔ جب تک مینزندہ ھونقریش کے ظالمونکوان پر قدرت عطانہ کر اورجب میں اس دنیا سے کوچ کر جاؤں تو تو ھی ان کا بھترین محافظ ھے اور تو ھی ھر چیز پر گواہ ھے۔ [6]

وصیت رسول :

حضرت امیر اومومنین علیہ السلام فرماتے ھیں کہ مجھ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے علی (ع)اگر لوگ آپ(ع) کے

خلاف ھو جائیں تو اس وقت صبر و تحمل اور خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کرناچنانچہ جب لوگ مجھ سے جدا ھوئے تو میں نے ناگوارحالت مینصبر وتحمل سے کام لیا اور بالکل خاموشی کے ساتھ گوشہ نشےنی اختیار کر لی [7]-

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ھیں مجھے سعد اور ابن عمر پر تعجب ھے کہ ان لوگوں کا خیال ھے کہ میں دنیا کے لئے جنگ کر رھاھوں۔ کیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دنیا کے لئے جنگ کرتے تھے ۔

لیکن اگر ان کا خیال یہ ھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بتوں کو توڑنے اور خدا کی عبادت کے لئے جنگ کرتے تھے تو میں بھی فقط گمراھیوں کو دور کرنے اور فحاشی اور فساد کو روکنے کے لئے جنگ کرتا رہاھوں۔ کیا مجھے دنیا کی محبت کے ساتھ متھم کیا جاسکتا ھے؟ ےقےنا نھیں۔ خدا کی قسم اگر دنیا ایک انسان کی شکل میں مجسمہ بن کر میرے سامنے آجائے تو میں تلوار کے ساتھ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دونگا۔[8]

پیراھن خلافت :

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے مشھو ر خطبہ شقیقیہ میں ارشاد فرماتے ھیں:

خدا کی قسم ابو قحافہ کے فرزند نے خلافت کا پیراھن پھن لیا حا لا نکہ وہ میرے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ میرا خلا فت کے سلسلے میں وھی مقام ھے جو چکی کے اندر اس کے کیل کا ھوتا ھے۔ میں وہ (کوہ بلند ھوں)جس پر سے سےلاب کا پانی گزر کر نیچے گر جاتا ھے اور مجھ تک پرندہ پر نھیں مار سکتا (اس کے باوجود)میں نے خلافت کے آگے پر دہ لٹکا دیا اور اس سے چشم پوشی کر لی اور سوچنا شروع کر دیا کہ اپنے کٹے ھوئے ہاتھوں سے کس طرح حملہ کروں یا اس بھیانک تیرگی پر صبر کروں کہ جس میں سن رسیدہ چل بستے ھیں اور بچے بوڑھے ھوجاتے ھیں اور مومن جد وجھد کرتے ھوئے اپنے پروردگار کے پاس پھنچ جاتے ھیں۔ مجھے اس بھیانک اندھےرے میں صبر کرنا ھی قرےن عقل نظر آیا لہٰذا میں نے صبر کیا حالا نکہ میری آنکھوں میں (غبار و اندہ)کی خلش تھی اوریہ امر حلق میں کانٹے کی طرح پھنس کے رہ گیا اور اس طرح میں اپنی میراث کو لٹتے ھوئے دےکھ رھاتھا۔[9]

مکالمہ حضرت عمر اور حضرت ابن عباس

حضرت عمر ابن خطاب ،حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرتے ھوئے کھتے ھیں:

ابن عباس میں تیرے مولا و آقا کو مظلوم سمجھتا ھوں۔

ابن عباس کھتے ھیں کہ اے مومنوں کے بادشاہ ان کی یہ مظلومےت آپ کی

وجہ سے ھے-

حضرت عمر ابن خطاب نے کچھ دےر توقف کیا حا لانکہ دل ھی دل میں حضرت ابن عباس کے جواب کا اعتراف کر چکے تھے کھنے لگے: میرے خیال میں قوم نے انھیں خلافت سے اس لئے دور رکھا ھے کیونکہ وہ نوجوان ھیں اور اھل عرب انھیں کم سن سمجھتے ھیں (حا لانکہ)وہ کامل سن کے انسان ھیں ،اور اس کے بعد کھنے لگے: ابن عباس کیا آپ نھیں جانتے کہ اللہ تعالی نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی چالیس سال کے بعد مبعوث رسالت فرمایا تھا:

اس بات کا جواب دینا ابن عباس کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا تھا ابن عباس نے کھاا ے مومنوں کے باد شاہ جھاں تک صاحبان حجت کا تعلق ھے وہ انھیں ابتداء ھی سے کامل ھوتے ھیں بلکہ جب سے اللہ نے منار اسلام کو بلند کیا ھے اسی وقت سے انھیں کامل بنایا ھے لیکن یہ لوگ اسے محروم گردانتے رھے ھیں اور حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے پھلے حضرت زید کو تمام مسلمانوں کا امیر بنایا تھا تو اس وقت قریش کے بزرگ لوگ بھی موجود تھے جبکہ حضرت اسامہ بن زید فقط بےس سالہ نوجوان تھے-[10]

ایک اور گفتگو:

ابن حدید شرح نھج البلاغہ میں ابی بکر احمد بن عبد العزےز جوھری کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کتاب سقےفہ سے ابن عباس کی سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ھیں کہ ابن عباس نے فرمایا:

میں حضرت عمر کے ساتھ مدینہ کی گلی میں جا رھاتھا ھم نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ھوئے تھے حضرت عمر نے کھاابن عباس میرے خیال میں تیرے آقا بھت مظلوم ھیں میں نے دل ھی دل میں کھاخدا کی قسم اس قسم کی باتیں مجھ سے پھلے کبھی نہ کھی۔ بھر حال میں نے کھا: اے امیر ان کی یہ مظلومےت آپ کی وجہ سے ھے۔

یہ سننا تھا حضرت عمر نے میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور پھر کچھ دےر تک علیحدگی میں چلنے لگے پھر ایک جگہ ٹھھرے کچھ دیربعد میرے پاس آ کر کھنے لگے ابن عباس میرے خیال میں قوم نے کم سنی کی وجہ سے انھیں امر خلافت، سے دور رکھا ھے۔ میں نے دل میں کھاکہ یہ تو آپ کی پھلی بات سے بھی زیادہ تعجب خےز ھے۔

میں نے کھاخدا کی قسم اس وقت تو ان کی کم سنی کو مد نظر نھیں رکھا گیا کہ جب اللہ تبارک و تعالی نے انھیں حکم دیا کہ جاؤ اور حضرت ابو بکر سے سورہ برائت لے لو اور اس کی جگہ خود(حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ذریعہ)تبلیغ کے فرےضہ کو ادا کرو۔[11]

احسا س ندامت :

جب حضرت ابوبکر نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھاکے گھر پر وہ (مشھور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و معروف) چڑھائی کی حالانکہ اس مقدس گھر میں داخل ھوتے وقت حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت لیتے تھے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اس دروازے پر کھڑے رھتے تھے ۔

توحضرت ابوبکر اپنی زندگی کے آخری ایام میں کھتے ھیں کاش میں جناب سیدہ فاطمہ(ع) کے گھر پر حملہ نہ کرتا خواہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیھامجھے برابھلا ھی کیوں نہ کھتیں۔

ابن ابی الحدید کھتے ھیں کہ میرے نزدیک صحیح قول یھی ھے کہ حضرت فاطمہ (ع) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پر ناراضگی کے عالم میں اس دنیا سے کوچ کر گئیں اور وصیت کرگئیں کہ یہ دونوں میری نماز جنازہ میں شریک نہ ھوں۔[12]

عمر اور ابن عباس کی گفتگو :

ابوبکر احمد بن عبدالعزیز جوھری اپنی کتاب سقیفہ میں حضرت ابن عباس کی سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا:ایک مرتبہ حضرت عمر حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے پاس آئے میں اس وقت حضرت کے ساتھ ان کے صحن میں کھڑا تھا انھوں نے حضرت کو سلام کیا۔

حضرت نے اس سے پوچھا کھاں کا ارادہ ھے؟ وہ کھنے لگا بقیع جا رھاھوں اور حضرت سے پوچھا آپ کا یہ ساتھی (ابن عباس)وھاں نماز پڑھنے نھیں

جائے گا ؟

حضرت نے فرمایا کیوں نہیں ۔

حضرت علی علیہ السلام نے مجھ سے کھاکہ اٹھو اور اس کے ساتھ جاؤ۔ میں اٹھا اور اس کے ساتھ چلنے لگا اس نے میری انگلیاں اپنی انگلیوں میں ڈالیں اور تھوڑی دیر بعد جب ھم بقیع سے آگے نکل گئے تو مجھ سے کھنے لگے ابن عباس خدا کی قسم آپ کے مولا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد پوری کائنات کے انسانوں میں خلافت کے زیادہ حقدار ھیں لیکن مجھے دو باتوں کا خوف ھے۔

ابن عباس کھتے ھیں کہ اس نے اس موضوع پر بات چھیڑ دی جبکہ میں اس مسئلہ پربات نھیں کرنا چاھتا تھا۔بھرحال میں نے پوچھا وہ دو باتیں کیا ھیں ؟ کھنے لگا مجھے اس بات کا خوف ھے کہ یہ کم سن بھی ھے اور بنی عبدمطلب سے محبت بھی رکھتا ھے۔[13]

حضرت عمر کا استدلال :

ہاشم الحسینی اپنی کتاب سیرت ائمہ اثنی عشر میں کھتے ھیں کہ ابوحفص (عمر)نے بڑی عجیب بات کھی ھے کہ مجھے حضرت علی علیہ السلام سے اس بات کاخوف ھے کہ وہ بنی عبدالمطلب سے محبت کرتے ھیناور اسی وجہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ان کے لئے خلافت کی بیعت نہ لی گئی ۔

جس طرح ابو حفص نے دعوی کیا ھے توکیا حضرت عثمان بن عفان کی اپنے خاندان کے ساتھ محبت کا خیال حضرت عمر کو نھیںآیا اس نے عثمان کو تو خلافت کے گھوارے میں لٹادیا اور اسے بادشاہ بنانے کے لئے دن رات صرف کر دیئے اور اس کی خاطر شوریٰ میں افراد مقرر کئے تاکہ وہ پھلے سے طے شدہ اتفاق پر قائم رھیں گویا حضرت عمر کی بات کا یہ مطلب ھے کہ عثمان کو
بادشاہ بنانے میں اس بات کا خوف نھیں ھوا کہ وہ اپنے خاندان کو لوگوں کی گردنوں پر سوار کردےگا۔[14]

اجنبی کا تعجب :

ابن ابی الحدید شرح نھج البلاغہ میں ابوبکر الانباری کی کتاب امالی سے روایت کرتے ھیں کہ حضرت علی السلام ایک دن مسجد میں حضرت عمر کے پاس بیٹھے ھوئے تھے جب آپ(ع) وھاں سے جانے کے لئے اٹھنے لگے توایک شخص نے حیرت و تعجب سے دیکھا تو اس سے ابن خطاب نے کھا: اس جیسے شخص کا حق ھے کہ ان پر تعجب کیا جائے خدا کی قسم اگر ان کی تلوار نہ ھوتی تو دین کے ستون قائم نہ ھوتے ۔ آنحضرت (ص)کے بعدیہ پوری امت میں سب سے بڑے قاضی ھیں اورامت میں سب سے پھلے اسلام قبول کرنے والے اور صاحب فضیلت ھیں۔ اس شخص نے جب یہ سنا تو وہ شخص ابن خطاب سے کھنے لگا اگر وہ ان سب خصوصیات کے مالک ھیں

تو انھیں خلافت سے کیوں دور رکھا گیا ؟ ابن خطاب نے کھاھمیں ان کی کم سنی اور محبت بنی عبدالمطلب ناپسند تھی -[15]

سوال وجواب :

زبیر بن بکار کتاب موفقیات میں محمد بن اسحاق سے اس طرح روایت بیان کرتے ھیں کہ جب حضرت ابوبکر کی بیعت ھونے لگی تو تیم بن مرہ نے بھت افتخار کیا اور کھنے لگا:
سب بزرگان مہاجرو انصار کو اس میں شک نھیں ھے کہ حضرت علی علیہ السلام ھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صاحب امر ھیں۔ فضل بن عباس کھنے لگے اے خاندان قریش اور خصوصا اے بنی تیم بے شک آپ کوحضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی وجہ سے خلافت ملی ھے ۔اگر ھم خلافت کا مطالبہ کرتے تو ھم تمہاری نسبت اس کے زیادہ حقدار تھے اور لوگ بھی غیروں کی نسبت اسے زیادہ پسند کرتے لیکن اپنوں نے ھمارے ساتھ حسد کیا اور یہ سب کچھ ھمارے ساتھ کینہ رکھنے کی وجہ سے ھوا ھے کیونکہ ھم جانتے ھیں اس کے صاحب کے لئے عھد ھے اور اس کی طرف اس کی انتھا ھے۔
ابولھب بن عبدالمطلب کے ایک بیٹے نے یہ اشعار کھے :

ماكنتُ أحسبُ أنَّ الامرَ منصرفاً
عن هاشم ثمٍ منها عن أبي حسنِ

أليس اولُ من صلَّىٰ لقبلتكم
وأعلمُ الناس بالقرآنِ والسننِ

وأقرب الناسِ عهداَ بالنبي ومَن
جبريل عون لہ في الغسل والكفَنِ

مافيہ ما فيهم لا يمترون بہ
وليس في القوم ما فيہ من الحسن

ماذا الذي ردهم عنہ فَنَعلمہ
ها اِنَّ ذا غبنُنامن أَعظم الغبنِ

میں یہ خیال نہیں کرتا کہ امر خلافت پہلے ہاشم اور پھر ابوالحسن سے منصرف ہوجائے۔ کیا وہ پہلی شخصیت نہیں ہیں جنہوں نے آپ کے قبلہ کی طرف نماز پڑھی اور کیا وہی پہلی ہستی نہیں ہے جو قرآن و سنت کو سب سے زیادہ جاننے والی ہے او ر کیا انہیں سب سے زیادہ قرب حضرت نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل نہینہے؟

یہ وھی ھیں جن کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل و کفن میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مدد کی ۔جن فضائل و خصوصیات کے یہ حامل ھیں وہ کسی میں نہیں ھیں اور کسی کو اس میں شک و شبہ نہیں ھے (کیونکہ)اور پوری قوم میں وہ خصوصیات نہیں ھیں جو ان میں موجود ھیں یہ لوگ جب ان خصوصیات کے حامل تھے تو پھر کس چیز کی وجہ سے انھیں محروم کیا گیا یقینا ھم نے انھیں بھت بڑا دھوکا دیا ۔[16]

حضرت عمر کا حسن سلوک !!

ابن حدید کھتے ھیں کہ حضرت عمر ایک لشکر لے کر جناب سیدہ فاطمہ الزھراء سلام اللہ علیھاکے دروازے پر پھنچے۔ اس لشکر میں اسعد بن خضیر اور سلمہ بن اسلم وغیرہ جیسے لوگ شامل تھے ان سے عمر نے کھاجو لوگ بےعت کرنے سے انکار کر رھے ھیں انھیں لے آؤ تا کہ وہ بیعت کریں ۔ان لوگوں نے بیعت کرنے سے انکار کر دیااور حضرت زبیر نے بیعت نہ کی اور اپنی تلوار کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑے تو حضرت عمر نے کھا: تمھارے مقابلے میں کتا نکل آیا ھے اسے پکڑ لو تو سلمہ بن اسلم نے حضرت زبیر کے ہاتھ سے تلوار چھین کردیوار پر دے ماری۔ پھر یہ لوگ حضرت علی علیہ السلام کے طرف بڑھے اور انھیں اپنے ساتھ لے گئے آپ (ع)کے ساتھ بنی ہاشم بھی تھے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں خدا کا بندہ اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ھوں لیکن وہ انھیں حضرت ابوبکر کے پاس لے گئے اس نے مطالبہ کیا کہ میری بےعت کرو ۔
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:
کہ کیامیں تمہاری نسبت خلافت کا زیادہ حقدار نہیں ھوں؟ میں کبھی بھی تمہاری بیعت نہ کروں گا بلکہ تمہارا حق بنتا ھے کہ تم میری بیعت کرو ۔تم لوگوں نے خلافت کو انصار کے سامنے یہ دلیل پیش کر کے حاصل کیا کہ ھم رسول حضرت خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار ھیں لہٰذا ھر حال میں ھماری اطاعت کرو اور ھماری خلافت کو تسلیم کرو ۔
میں بھی تمہارے سامنے وھی دلیل پیش کرتا ھوں جو تم نے انصار کے سامنے پیش کی (میں کھتا ھوں کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ قربت حاصل ھے)۔ لہٰذا اگر تم اپنی ذات کے متعلق اللہ سے ڈرتے ھو تو انصاف کرو اور ھمیں بھی خلافت کے معاملے میں اس طرح پہچانو جس طرح تمھیں انصار نے پہچانا ھے وگرنہ تم جان بوجھ کر ھم پر ظلم کرنے والوں میں قرار پاؤ گے۔
حضرت عمر کھتے ھیں جب تک یہ بیعت نہ کریں انھیں نا چھوڑنا۔ حضرت علی علیہ السلام نے اسے جواب دیا کہ تم جو خلافت کا دودھ دوہ رھے ھو اسے مضبوطی سے تھام کر رکھنا کیونکہ کل یہ معاملہ تجھے بھی پیش آئے گا (یعنی تم بھی آئندہ اپنی خلافت کے لئے راھیں ھموار کر رھے ھو) خدا کی قسم میں تمہاری بات نہیں مانوں گا اور میں اس کی ھرگز بیعت نہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کروں گا پھر فرمایا:

اے مہاجرین اللہ اللہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت کو ان کی اھلبیت سے چھین کر اپنے گھروں میں داخل نہ کرو اور لوگوں میں جو اس مقام کے زیادہ حقدار اور اھل ھیں انھیں دور نہ کرو ۔ اے گروہ مہاجرین خدا کی قسم ھم اھلبیت اس خلافت کے تم سے زیادہ حقدار ھیں کیا کوئی ھم جیسا قاری قرآن دین خدا کا فقیہ، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا جاننے والا اور رعیت کی ذمہ داریوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانے والا ھے ۔خدا کی قسم ھمارے معاملات میں اپنی خواھشات کی پیروی نہ کرو اور حق سے دوری اختیار نہ کرو ۔[17]

حضرت عمر کی پریشانی:

اسی طرح حضرت عمر اور حضرت ابن عباس کے درمیان خلافت کے حوالہ سے ایک اور گفتگوبھی کتب میں موجود ھے حضرت ابن عباس کھتے ھیں کہ میں عمر کے پاس موجود تھا اس نے ٹھنڈی آہ لی، میں نے سمجھا کہ اس کی پسلیونمیں درد ھو رھاھے اور میں نے اس سے سوال کیا اے امیر ٹھنڈی سانس کیوں لے رھے ھیں کیا کوئی شدید تکلیف ھے ۔ انھوں نے جواب دیا: ابن عباس خدا کی قسم ایسی بات نھیں ھے (بلکہ)میں تو سوچ رہاھوں کہ میرے بعد خلافت کس کو ملنی چاھیے پھر خود ھی کھنے لگے شاید آپ کے مولا و سردار ھی اس کے زیادہ حقدار ھیں ۔

میں نے کھاپھر تم لوگوں نے ان سے یہ حق کیوں چھینا ھے ؟حالانکہ ان کا جہاد ،قرابت رسول، سبقت اسلام اور علم تم سب پر واضح ھے ،وہ کھنے لگے تم نے سچ کھاھے لیکن وہ خوش مزاج آدمی ھیں یہ کہہ کر وہ حضرت علی علیہ السلام کے متعلق اپنے نظریہ کا اظہار کرنے لگا۔
میں نے سوچا کہ کبھی تو وہ لوگ یہ بہانہ بناتے ھیں قریش نھیں چاھتے کہ خلافت و نبوت ایک گھر میں جمع ھوں اورکبھی کھتے ھیں کہ وہ نوجوان ھیں اور بنی عبدالمطلب کے ساتھ محبت رکھتے ھیں اور کبھی کھتے ھیں کہ وہ خو ش مزاج ھیں۔خدا کی قسم ان سب سے اچھا تو یہ ھے کہ وہ سچ سچ یہ کہہ دیں کہ اگر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ولایت دے دیں تو یہ بات ان کی جھوٹی شان وشوکت پر گراں گزرے گی جبکہ حق واضح ھے۔
صاحب سیرت الائمہ الاثنی عشر کھتے ھیں : آپ سب لوگ اچھی طرح جانتے ھیں کہ ابن خطاب تمام مسلمانوں سے سختی، درشتی اور لوگوں کے ساتھ بد اخلاقی میں مشھور و معروف ھے، اور اکثر لوگوں نے حضرت ابوبکر کی توجہ ان خصائص اور بری صفات کی طرف مبذول کروائی اور کھاکہ یہ قبیح اور برے صفات ھیں جن سے نفرت اور دوری کی جاتی ھے ۔
جیسا کہ اس مطلب کی طرف وہ آیہ مبارکہ بھی اشارہ کر رھی ھے جس میں اللہ تعالی نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے متعلق ارشاد فرمایا:
< وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لاَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ > [18]

اگر آپ سخت دل ہوتے تویہ لوگ آپ کے نزدیک نہ بیٹھتے ۔ لیکن ان بری خصلتوں کے باوجود بھی حضرت ابوبکر اس خلافت کا اصرار کرتے ہیں۔ جہاں تک حضرت علی علیہ السلام کی فقیروں کمزوروں کی ڈھارس اور تسلی کے لئے خوش مزاجی کا تعلق ہے تو فقط اس کی وجہ سے انھیں خلافت سے دور رکھنا مناسب نہیں ہے۔ جبکہ ان کے فضائل، مناقب جہاد اور سب سے پہلا مسلمان ہونا سب کے سامنے واضح ہے ۔[19]

حضرت عمر اور حضرت ابن عباس کی ایک اور گفتگو

ایک اور مناسبت سے حضرت عمر کہتے ہیں کہ اے ابن عباس کیا تم جانتے ہوکہ لوگوں نے تم سے خلافت کودور کیوں رکھا؟ ابن عباس کہتے ہیں اے امیر میں نہیں جانتا۔ حضرت عمر کہتے ہیں: میں جانتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ قریش خلافت اور نبوت کے ایک گھر میں جمع ہونے کو ناپسند کرتے تھے ، لہٰذا قریش نے ایسا نہ ہونے دیا، یعنی خلافت اور نبوت کو ایک گھر میں جمع نہ ہونے دیا اور خلافت کو حاصل کر لیا اور اپنے اس کام کو صحیح سمجھتے ہیں ۔ابن عباس نے اسے جواب دیا : اے امیر اگر تیرے غضب سے مجھے امان ہو اور آپ جواب سننے کی سکت بھی رکھتے ہوں تو میں کچھ عرض کروں؟
وہ کہنے لگے جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو۔
ابن عباس نے کہتے ہیں:

اگر قریش اسے پسند نہیں کرتے (کہ خلافت اور نبوت ایک مقام پر ہوں)تو پھر سن لو کہ اللہ تعالی بھی ایک قوم سے اس طرح فرماتاھے : [20]

اللہ تعالی نے جو کچھ نازل کیا ھے وہ لوگ اسے پسند نہیں کرتے لہٰذا اللہ تعالی نے ان کے تمام اعمال اکارت کر دیئے ۔

جہاں تک تمہارا یہ کھنا کہ لوگ اس پر فخر و مباحات کرتے ھیں ۔اگر خلافت کوئی فخر ھے تو وہ قرابت کے فخر کی وجہ سے ھے اور ھم وہ لوگ ھیں جن کے اخلاق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق سے مشتق ھیں جن کے اخلاق کے متعلق خدا اس طرح فرماتا ھے :

< وَإِنَّکَ لَعَلی خُلُقٍ عَظِیمٍ > [21]

بے شک آپ خلق عظیم کے مالک ھیں۔

سورہ شعراء میں خدا اس طرح فرماتا ھے :

< وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنْ اتَّبَعَکَ مِنْ الْمُؤْمِنِینَ > [22]

اور جو مومنین تمہارے پیروکار بن گئے ھیں ان کے سامنے اپنے بازو جھکاؤ یعنی ان کے ساتھ تواضع کرو۔

جہاں تک تیرا یہ کھنا ھے کہ قریش نے خلیفہ کو انتخاب کیا ھے۔ تو اس کے متعلق اللہ تعالی کا یہ فرمان موجود ھے :

< وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَہُمْ الْخِیَرَةُ > [23]

اور تمہارا پروردگار جسے چاھتا ھے پیدا کرتا ھے اور جسے چاھتا ھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

منتخب کرتا ہے۔

اے امیر کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالی اپنی مخلوق میں سے جسے منتخب کرنا چاہتا ہے منتخب کرتا ہے اگر قریش بھی اس طرح منتخب کر سکتے ہیں جس طرح اللہ تبارک و تعالی انتخاب کرتا ہے تب' تم' اور' خلافت 'دونوں درست ہیں اور صحیح مقام پر ہیں ۔

قارئین کرام ! اس آخری کلمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلیفہ حضرت علی علیہ السلام ہیں کیو نکہ اللہ تعالی نے وحی بھیج کر حضرت امیر امومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو خلیفہ منتخب فرمایا اور نص صریح اس پر گواہ ہے اور عقل بھی خلافت کے صحیح راستے کی نشاندھی کرتی ہے ، چنانچہ ابن عباس کے ٹھوس اور محکم بیان کے سامنے عمر لا جواب ہو کر کھنے لگے۔

اے ابن عباس خا موش ہو جا تم بنی ہاشم تو ہمیشہ قریش کے ساتھ کینہ، مخالفت اور حسد رکھتے ہو اور اس کو دل سے نہیں نکال سکتے۔

حضرت ابن عباس اس طرح استدلال پیش کرتے ہوئے کھتے ہیں تم بنی ھاشم کی طرف فریب کی نسبت نہ دو کیو نکہ ان کے دل حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دل سے ہیں اور اللہ تبارک وتعالی نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو پاک و پاکیزہ پیدا کیا ہے ۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اھل بیت (ع) کی شان میں خدا وند متعال اس طرح ارشاد فرماتا ہے :

[24]-

اے اهل بیت اللہ چاهتا هے کہ آپ سے هر قسم کے رجس کو دور رکھے اور آپ کو اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جس طرح پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق هے -

اور جہاں تک تمہارا یہ کهنا هے کہ بنی هاشم کے دلوں میں قریش کے متعلق حسد اور کینہ هے ۔تو تم بتاؤ کہ بنی ہاشم کس طرح ان سے نفرت نہ کرےں جنهوں نے ان کا حق غصب کر لیا هے اور وہ اپنے حق کو غا صبوں کے ہاتهوں میںدےکھ رهے هیں۔ حضرت عمر اس صراحت کے ساتھ جواب کو سن کر غضبناک هو ئے کیونکہ اسے حضرت ابن عباس سے یہ امید نهینتهی کہ وہ اس طرح کی گفتگو کرےں گے۔

لہٰذا حضرت عمر نے حضرت ابن عباس کو مخاطب کرتے هو ئے کهاکہ تمہاری ایسی ایسی باتیں مجھ تک پهنچی هیں جنهیں میں بیان کرنا پسند نهیں کرتا کیونکہ انهیں بیان کرنے سے میری نظر میں تمہارا کوئی مقام نهیں رهے گا۔ حضرت ابن عباس کهتے هیں ایسی کونسی باتیں هیں مجهے ان سے آگاہ کرو کیونکہ میری باتیں درست نهیں هیں تو میں ان کی اصلاح کرنے کے لئے حاضر هوں اور میری باتیں بر حق هیں تو حق بات کی وجہ سے میرا مقام تیرے نزدیک کیوں کم هو جائے گا۔ حضرت عمر کهتے هیں کہ مجهے معلوم هوا هے کہ آپ همےشہ سے کهتے آئے هیں کہ هم سے خلافت حسد اور ظلم کی وجہ سے چهینی گئی۔

حضرت ابن عباس نے جواب دینے میں تھو ڑا سا بھی توقف نہ کیا اور فوراً کھا: جہاں تک میری اس بات کا تعلق ھے کہ حسد اور ظلم کی وجہ سے آپ لوگوں نے ھم سے خلافت چھینی ھے تو تمھیں معلوم ھو نا چاھےے کہ ابلیس نے بھی حضرت آدم علیہ السلام پر حسد کیا اور انھیں بھشت سے نکلوا دیا۔ ھم بھی اسی آدم کے بےٹے ھیں جن سے آج بھی ابلیس صفت لوگ حسد کرتے ھیں اور جہاں تک ظلم کا تعلق ھے تو اے امیر تم اچھی طرح جانتے ھو کہ اس خلافت کا صحیح حق دار کون ھے؟

حضرت ابن عباس نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ھوئے کھاکہ عرب ، عجم پر حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے فخر ومباہات کرتے ھیں۔

قریش اھل عرب پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رشتہ داری کی وجہ سے اپنی برتری جتاتے ھیں اور ھم بنی ھاشم قریش وغیرہ کی نسبت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب ھیں اور زیادہ حق دار ھیں چنا نچہ ان الفاظ کوسننے کے بعد عمر اپنے سےنے میں تنگی محسوس کرنے لگا اور اس کا کوئی جواب نہ دے سکا اور ابن عباس کو نزدیک سے اٹھاتے ھوئے کھااے عبداللہ اٹھو اور اپنے گھر کی طرف چلے جاؤ۔ ابن عبا س وہ مجلس چھوڑ کر اپنی منزل کی طرف چل دئے حضرت عمر انتہائی غصے اور طےش کی حا لت میں ابن عباس کی طرف بڑھے اور ان سے کھنے لگے اے جانے والے میں تیرے حق کی رعاےت

کرنے والا نہیں ہوں۔

ابن عباس اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے مرعوب ہوئے بغیر سخت جواب دیا اے امیر تم پر اور تمام مسلمانوں پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے حق ھے پس جس نے اس حق کی حفاظت کی اس نے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا اور جس نے اس عظیم حق کو ضائع کیا اس نے اپنے آپ کو ضائع کیا۔ حضرت عمر اپنے صحابیوں سے مخاطب ہو کر کھتے ھیں ابن عباس تم پر وائے ہو، میں نے تم جیسا جھگڑالو اور بحث کرنے والا کوئی نہیں دےکھا -[25]

عبد الفتا ح مقصود اپنی کتاب علی ابن ابی طالب میں بیان کرتے ھیں کہ جب حضرت ابوبکر اپنی وفات کے بعد خلافت ، حضرت عمر کو سونپنے کی وصیت کی تو اس غضب نے حضرت علی علیہ السلام کے دل کو توڑدیا حالانکہ وہ اپنے حق خلافت کے بارے میں بار بار اصرار کرتے رھے۔ اور اس سلسلے میں انھو ننے صبر وتحمل کا دامن تھامے رکھا اور ان کو عوام الناس کے درمیان خاموشی سے بٹھا دیا گیا اور خلافت کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک سے چھین لیا گیا پھر دوسری مرتبہ بھی انھیں بچھو کی طرح ڈنک لیا اور خلافت کو ان کی دھلیز سے نکال دیا ،قریش کو دےکھ کر اس قدر تعجب نھیں ھوتا لیکن تعجب کی انتھاتو اس شےخ پر ھے کیو نکہ اس کے اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان تمام مسائل واضح ہو چکے تھے۔

حضرت ابو بکر نے حضرت علی علیہ السلام کی جوانی کے مقام و منزلت کا لحاظ نہ کیا حا لانکہ حضرت علی علیہ السلام کا کردار اسلام کی بقا میں روز روشن کی طرح واضح ھے اور دین اسلام کی نشو نما میں آپ نے جو گرانقدر خدمات انجام دیں اس کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا لیکن اس شےخ نے سب کچھ بھلا دیا اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ھے،حالانکہ وہ جانتا تھا کہ حضرت علی علیہ السلام کی حکمت عملی ھی کی وجہ سے اسلامی حکومت کمال تک پھنچی تھی۔

اس کے بعد ابو الفتاح کھتے ھیں : حضرت ابو بکر نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کا جو طریقہ کار اختیا ر کیا وہ غلط اور خطاء سے بھرا ھوا تھا اس کی اس روش سے ظاھر ھوتا ھے کہ وہ خلافت کے معاملے کو اپنے گھر میں پو شیدہ رکھنا چاھتا تھا اور اس کی دلی خواھش یہ تھی کہ اھل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم تک نہ ھو۔

حضرت ابو بکر کی یہ خطاء بھی اس خطاء کی مانند ھے جو حضرت عمر نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اس وقت کی تھی جب وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے کو چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ سقےفہ بنی ساعدہ چلے گئے اوربنی ھاشم میں سے کسی کو اطلاع تک نہ دی۔

استاد مقصود صاحب اس پر اضافہ کرتے ھو ئے کھتے ھیں حضرت علی

علیہ السلام کو تمام افراد پر جو اولوےت اور فوقےت حاصل تھی خلیفہ نے اسے بھی فراموش کر دیا اور اپنے بعد خلیفہ بنانے کے لئے حضرت علی علیہ السلام کی بجائے دوسرے لوگوں سے مشورہ کیا حا لانکہ پورے عرب میں کون ھے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد حضرت علی علیہ السلام سے افضل اور ان کا قائم مقام ھوتا!! یہاں تک کہ حضرت ابو بکر نے خلافت کے معاملہ میں حضرت سے مشورہ تک کرنا گوارا نہ کیا اور اس سے زیادہ تعجب تو اس بات پر ھے کہ خلیفہ فرد واحد کے بارے میں تو حضرت علی علیہ السلام سے مشورت کی التماس کرتے رھے لیکن جہاں پوری امت اور حکومت کا معاملہ تھا وہاں آپ سے مشورہ کرنا ضروری نہ سمجھا -[26]

بزرگوں کی باتیں :

زبیر بن بکار کتاب الموفقیات میں کھتے ھیں کہ جب حضرت ابو بکر کی بےعت ھونے لگی تو لوگوں کی ایک جماعت بےعت کرنے لئے مسجد کی طرف بڑھی ،لیکن انصار کی اکثرےت اس بےعت پر پشےمان تھی اور بعض لوگ ایک دوسرے کو ملامت کر رھے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کو یاد کرتے اور ان کو آواز دے کر بلاتے تھے آپ اپنے گھر میں موجود تھے اوران کی آوازےں سننے کے باوجود باھر تشریف نہ لائے۔ عبد الرحمن بن عوف کھنے لگا اے گروہ انصار اگرچہ آپ لوگ صاحب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فضیلت ھیں جنگوں میں حصہ لیا ھے اور آپ(ع) کا شمار سب سے پھلے اسلام لانے والوں میں ھے لیکن آپ لوگوں میں حضرت ابوبکر حضرت عمر ،حضرت علی علیہ السلام اور حضرت ابو عبےدہ جیسا کو ئی شخص بھی نہیں ھے۔

اس کے بعد زید بن ارقم نے کہا:

عبد الرحمن نے جب ان لوگوں کا تذکرہ کیا ھے ھم لوگ ان کی فضیلت کا انکار نہیں کر سکتے۔ لیکن ھم یہ بھی جانتے ھیں کہ قریش میں جن لوگوں کے نام خلافت کے لئے ذکر ھوئے ھیں ان میں ایک ھستی ایسی ھے کہ اگر اس کانام پیش کیا جائے تو کسی قسم کا جھگڑا نہیں ھو گا اور وہ ھستی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ھیں ۔زبیر بن بکار کھتے ھیں ۔ دوسرے دن حضرت ابو بکر نے کھڑے ھو کر لوگوں کو خطبہ دیا:

یا أیھاالناس اِني وُلّیت أمرکم و لست بخیرکم فا ذا أحسنت فأعینوني واِن أسأت فقّوموني، اِنّ لي شیطانا یعترینی۔[27]

اے لوگوں میں آپ کے امور کا والی بن گیا ھوں اگرچہ میں آپ سے زیادہ بھتر نہیں ھوں بھر حال اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کرنا اور اگر میں برا کام کروں تو مجھے سیدھے راستے پر لگا دینا کیونکہ مجھ پر ایک اےسا شےطان مسلط ھے جو مجھے بھکاتا رھتا ھے ۔

حضرت ابو بکر کی پر یشانی :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صاحب سیرت الائمہ اثنی عشر کھتے ھیں کہ حضرت ابو بکر صاحب حضرت عمر کو خلیفہ بنا رھے ھوں اور وہ حضرت عثمان بن عفان کی خلافت کے متعلق اشارہ اور کنایہ سے کہہ رھے ھوں تو یہ بات ان کے اس کے قول کے بالکل منافی ھے اور مخالف ھے جو انھوں نے اپنی خلافت کے آغاز میں کھتی تھی۔

میں تم سے بھتر نھیں ھوں کیو نکہ تم میں حضرت علی علیہ السلام موجود ھیں اسی طرح ان کی وفات سے پھلے وہ اقوال جنھیں مو رخین نے قلم بند کیا ھے کہ میں تےن کامونکی وجہ سے پریشان ھوں۔ کاش میں نے انھینانجام نہ دیا ھوتا کاش میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھاکے گھر پر حملہ نہ کرتا اگرچہ وہ میرے خلاف حملہ کرتےں (تب بھی میں حملہ نہ کرتا)۔ ان تےنوں میں اس امر کا تذ کرہ بھی ھے جس کی وہ تمنا کیا کرتے تھے کاش اگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی وفات کے وقت خلافت کے بارے میں یہ سوال کرلیا جاتا کہ آیا انصار کا اس خلافت میں حق ھے یا نھیں تو اس میں کسی قسم کا جھگڑا نہ ھو تا ۔

صاحب سیرت الائمہ الاثنی عشر کھتے ھیں کہ انتھائی تعجب ھے کہ یہ شےخ بستر مرگ پر پھنچنے تک اپنی خلافت کے متعلق شک کرتا رھااور اس بات کا خائف رھاکہ شاےد خلافت میرے علاوہ کسی اور کا حق ھے جب کہ اس نے صاحبان خلافت سے خلافت کو غصب کیا تھا اور اب حیران ھے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس معاملہ میں سوال

کیوں نہ کیا اور دوسری طرف یہ ذمہ داری اپنے دوش پر اٹھا لی کہ کسی تردد کے بغیرحضرت عمر کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کر دیا۔ حضرت ابو بکر کے اس فعل پر لوگوں نے اعتراض کیا لیکن انھوں نے کسی کی بھی نہ سنی۔جب لوگوں نے خلافت کے متعلق دریافت کیا تو خدا کی قسم کھا کر کھنے لگے حضرت عمر نہ ھوتے تو خلافت عثمان کا ھی حق تھا جیسا کہ انھوں نے دعوی کیا ھے اور احتمال دیا ھے کہ حضرت رسول اکر م صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کو اپنی وفات سے پھلے خلیفہ بنا چکے تھے۔

کیا وہ نھیں جانتے تھے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام وہ شخص ھیں جن کے متعلق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح طور پر ارشاد فرما چکے ھیں تو پھر کیا وجہ ھوئی کہ انھوں نے جہالت و لا علمی کا اظھار کیا اور حضرت علی علیہ السلام کو کچھ بھی نہ سمجھا اورکھاکہ حضرت عثمان بن عفان کو خلیفہ بننے میں حضرت عمر بن خطاب کا وجود مانع ھے جب تک عمر موجود ھیں اس وقت تک عثمان خلیفہ نھیں بن سکتے۔[28]

قریش کا حقےقی مقصد :

استاد عبد الفتاح مقصود اپنی کتاب علی (ع)ابن ابی طالب (ع)میں بیان کرتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشےن کے

انتخاب میں قریش کا اصل مقصد یہ تھا کہ ھمےشہ کے لئے آل رسول سے خلافت کو ختم کر دیاجائے اور ان کے حق کو ان سے چھین لیا جائے در اصل یہ چیز ان کے یہاں ھمےشہ سے موجود تھی۔ البتہ اس کا سلسلہ شروع شروع میں اصحاب کے درمیان پوشےدہ طور پر جاری تھا ۔کبھی کبھی ان کے افعال سے اس چیز کا اظہار ہو تا تھا اور کچھ دنوں کے بعد قریش نے یہ بات پھےلا دی کہ ھم اھل بیت کو خلافت نہیں دیں گے۔ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد امر خلافت کو ابو بکر کے سپرد کر دیا گیا۔ اور انھوں نے بنی ھاشم کو بےباکانہ، بلند آواز میں یہ کہہ دیا کہ ھم اس چیز کو پسند نہیں کرتے کہ خلافت اور نبوت دونوں ایک ھی گھر میں جمع ھو جائیں اسی لئے یہ لوگ حضرت ابو بکر وغیرہ کو خلافت کی مبارک باد دیتے تھے اور انصار وغیرہ میں سے جو بھی حضرت علی علیہ السلام کا نام لیتا یا ذ کر کرتا تو اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتے ۔ بعض کتابوں میں مذکور ھے کہ سھیل بن عمر کو جب یہ معلوم ھوا ھے کہ قبےلہ انصارحضرت علی (ع) کی بےعت کرنے کی خواھش رکھتے ھیں اور اس بات پر بضد ھیں کہ خلافت حضرت علی علیہ السلام کو ملنی چاھےے تو سھیل بن عمر اپنی ننگی تلوارلے کر قریش کے سردار حارث بن ھشام اور عکرمہ بن ابو جھل جیسے بزرگوں کے سامنے کھتا ھے۔ اے گروہ قریش یہ لوگ تمھیں حضرت علی (علیہ السلام) کی حماےت کے لئ

بلاتے ھیں ،حضرت علی علیہ السلام اپنے گھر میں موجود ھیں اگر وہ چاھیں تو ان کو اےسا کرنے سے روک سکتے ھیں اگر حضرت علی علیہ السلام انھیں نھیں روکتے تو پھر تمھیں چاھےے تھا انھیں اپنے خلیفہ کی طرف بلا ؤ اور ان لوگونسے تجدید بےعت کراؤ اگر یہ لوگ تجدید بےعت پر راضی ھو جائیں تو ٹھےک ھے ورنہ انھیں قتل کر دیا جائے ۔اللہ کی قسم اگرتم اس کام کو عملی جامہ پھناؤ تو مجھے ےقےن ھے کہ ان کو سرکوب کرنے میں تمہاری مدد کی جائے گی۔

سھیل بن عمر اور حارث بن ھشام کھتے ھیں ۔

اے لوگوں انصار نے پھلے اسلام قبول کیا اور انھوں نے ھمیں گھر دیئے اور حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھمیں چھوڑ کر ان کے پاس تشریف لائے اور ان لوگوں نے ھمیں جگہ بھی دی اور ھماری مدد بھی کی لیکن اس کا مطلب یہ نھیں ھے کہ اب وہ خلافت کے دعوےدار بن بےٹھیں اگر یہ لوگ اپنے اس مطالبے پر ثابت قدم رھیں تو ھمارے نزدیک ان کی قربانیوں کی کوئی اھمیت نہ ھو گی بلکہ ھمارے اور ان کے درمیان فقط تلوار ھی سے فیصلہ ھوگا ۔[29]

استدلال علی علیہ السلام :

جب لوگوں نے عثمان کی بیعت کا ارادہ کیا تو حضرت امیر المومنین نے ارشاد فرمایا تم جانتے ھوکہ مجھے دوسروں کی نسبت خلافت کا زیادہ حق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حاصل ھے خدا کی قسم جب تک مسلمانوں کے امور کا نظم و نسق برقرار رھے گا اور صرف میری ھی ذات ظلم کا نشانہ بنتی رھے گی میں خاموشی اختیار کرتا رھوں گا تاکہ اس صبر پر اللہ سے اجر ثواب طلب کروں اور اس زیب و زینت اورآرائش کو ٹھکرا دوں جس پر تم لوگ فریفتہ ھو۔[30]

اسی طرح حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت عثمان کی بیعت ھونے سے پھلے ارشاد فرمایا تمھیں اللہ کی قسم بتاؤ کیا تم میں میرے علاوہ کوئی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ھے فقط میرے اور ان کے درمیان مواخات ھے جس دن مسلمان ایک دوسرے کے بھائی بنے؟

ان سب لوگوں نے جواب دیا نھیں۔

پھر فرمایا کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا شخص ھے جس کے متعلق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ھو :

من کنتُ مولاہُ فھذا مولاہُ۔

جس جس کا میں مولا ھوں اس اس کا یہ مولا ھے ۔

ان سب نے یک زبان ھو کر کھاجی نھیں ۔

آپ (ع)نے فرمایا کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا شخص ھے جس کے متعلق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ھو:

اُنتَ مني بمنزلة ھارون من موسیٰ اِلاّ أنہ لا نبي بعدي۔

تیری قدر و منزلت میرے نزدیک وھی ھے جو حضرت ہارون(ع) کی

حضرت موسی(ع) کے نزدیک تھی۔ فقط یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ان سب نے کھاآپ (ع)کے علاوہ کوئی ایسا نہیں ھے ،پھر حضرت نے ارشاد فرمایا:

کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا شخص ھے جسے سورہ برأت کی تبلیغ سپرد کی گئی ھو اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ھو :

اِنّہ لا یؤدّي عني اِلا أنا و رجل مني ۔

اس کام کو کوئی نہیں کر سکتا مگر میں خود کروں یا وہ شخص کرے جو مجھ سے ھے۔

انھوں نے کہا:

آنحضرت نے فقط آپ (ع)ھی کی ذات کے متعلق ایسا فرمایا تھا۔

پھر آپ (ع)نے فرمایا:

اے لوگو!یہ بتاؤ کہ نسب کے لحاظ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تر کون ھے؟ انھوں نے کھاآپ (ع)ھی سب سے زیادہ قریب ھیں۔ اس وقت عبدالرحمن بن عوف نے آپ (ع)کی بات کاٹی اور کھااے علی (ع) لوگ فقط عثمان کو اپنا خلیفہ بنانا چاھتے ھیں لہٰذا آپ(ع) اپنے لئے خلافت کی راھیں نہ نکالیں۔[31]

جب لوگوں نے عثمان کی بیعت کرنے کا ارادہ کیا توآپ نے فرمایا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمھیں معلوم ھے کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حق دار ھوں اور خدا گواہ ھے کہ میں اس وقت تک حالات کا ساتھ دیتا رھوں گا جب تک مسلمانوں کے مسائل ٹھیک رھیں اور ظلم صرف میری ذات تک محدود رھے تاکہ میں اس کا اجر و ثواب حاصل کروں،اور اس زیب و زینت دنیا سے اپنی بے نیازی کا اظہار کر سکوں ،جس کے لئے تم مرے جا رھے ھو-[32]

----

[1] شرح نہج البلاغہ ابن حدید ج ۲۰ ص ۲۲۶ کلمہ نمبر۷۳۴۔

[2] شرح نہج البلاغہ کلمہ نمبر ۷۶۴ص ۳۲۸۔

[3] شرح نہج البلاغہ ج ۲۰ کلمہ نمبر ۷۳۳ص ۲۲۶۔

[4] شرح نہج البلاغہ ج ۲۰ کلمہ نمبر ۴۱۴ص ۲۹۸۔

[5] شرح نہج البلاغہ ج ۲۰ کلمہ نمبر ۲۴۱ ص ۲۸۳۔

[6] شرح نہج البلاغہ ج ۲۰ کلمہ ۴۱۳ ص۲۹۸۔

[7] شرح نہج البلاغہ الحدید ج ۲۰ ص۲۲۶کلمہ نمبر ۷۳۶۔

[8] شر ح نہج البلاغہ الحدید ج ۲۰ کلمہ نمبر ۷۶۵،ص۳۲۸ ۔

[9] شرح نہج البلاغہ الحدید ج ۱ خطبہ ۳ ،ص۱۵۱۔

[10] سیرت الائمہ الاثنی عشرتالیف، ھاشم معروف الحسےنی ج۱ص۳۳۶۔

[11] شرح نہج البلاغہ ج ۵ ص۴۵۔

[12] شرح نہج البلاغہ ج ۵ ص ۵۰تا ۵۱۔

[13] شرح نہج البلاغہ ج۵ ص ۵۱۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[14] سیرة الائمہ الاثنی عشر ج۱ ص ۳۳۷۔
[15] سیرت الائمہ الثنی عشر ج۱ ص ۳۳۷۔
[16] شرح نہج البلاغہ ج۵ ص ۲۱۔
[17] شرح نہج البلاغہ ج۵ ص۱۱،ص۱۲۔الا مامة والسیایة،تالیف ابن قتیبہ ص۱۹،۱۸۔
[18] آل عمران آیت ۱۵۹۔
[19] سیرت الائمہ الاثنی عشر ج ۱ ص ۳۳۷۔۳۳۸،
[20] سورہ محمد:۹۔
[21] سورہ قلم :۴۔
[22] سورہ شعراء:۲۱۵۔
[23] قصص:۶۸۔
[24] سورہ احزاب:۳۳۔
[25] سیرت الائمہ الاثنی عشر ج ۱ ص۳۴۰ ، ۳۴۲ ، ابن اثیر کی کتاب الکامل فی التاریخ ج ۲ ص۲۱۸ ، ۲۱۹ ، شرح نہج البلاغہ ج ۱۲ ص۵۲ تا۵۴
[26] سیرت الائمہ اثنی عشر ج ۱ ص ۳۲۳، ۳۲۴ ۔
[27] شرح نہج البلاغہ ،ج ۵ ص۱۹ ۔ ۲۳۔
[28] سیرت الائمہ اثنی عشر ج ۱ ص۳۲۵، ۳۲۶۔
[29] سیرت ائمہ اثنی عشر ج۱ص ۳۲۷و ۳۲۸۔
[30] شرح نہج البلاغہ ج۶ص ۱۶۶۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[31] شرح نہج البلاغہ ج۶ ص۱۶۷۔۱۶۸
[32] شرح نہج البلاغہ ج۶ ص۱۶۷۔۱۶۸

ساتویں فصل

خلفاء کا مشکلات میں آپ(ع) کی طرف رجوع کرنا

اس سلسلہ میں متعدد واقعات موجود ھیں جن سے ظاھر ھوتا ھے کہ خلفاء ثلاثہ نے مشکل کے وقت آپ(ع) کی طرف رجوع کیا ھے یہاں تک کہ خلیفہ ثانی کئی مرتبہ یہ کھنے پر مجبور ھوگئے کہ :

”لا کنتُ لمعضلةٍ لیس لها أبوالحسن “۔

میرے لئے کوئی ایسی مشکل نھیں ھے جس کا حل ابوالحسن (ع) کے پاس نہ ھو (یعنی ھر مشکل میں حضرت علی علیہ السلام مشکل کشاء ھیں) اسی طرح حضرت عمر کا یہ قول ھے:

لو لا علي لهلکَ عُمر۔

اگر حضرت علی علیہ السلام نہ ھوتے تو عمر ھلا ک ھو جاتا۔ چنانچہ اسی طرح کے کئی واقعا ت مشھور ھیں ھم ان سب کو شمار تو نھیں کر سکتے البتہ چند واقعات کا ذکر کر کے ثواب حاصل کرنا چاھتے ھیں ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں سے چند واقعات مندرجہ ذیل ھیں !

حضرت ابو بکر کی پریشانی

ایک دن حضرت ابو بکر سے اللہ تعالی کے اس فرمان "و فا کہۃ و ا با " کے متعلق سوال کیا گیا تو وہ قرآن میں موجود لفظ" اب "کا معنی نہیں جانتے تھے -

اور انھوں نے کھاکوئی آسمان مجھے سایہ نہ دے اور کوئی زمےن میرا بو جھ نہ اٹھائے یہ کس طرح ممکن ھے کہ اللہ کی کتاب میں اےسا لفظ ھو جس کو میں نہ جانتا ھوں۔

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام تک یہ بات پھنچی تو آپ نے فرمایا :

سبحان اللہ ،اب کا معنی ،گھاس پھوس اور چارہ ھے اور پروردگار عالم کا یہ فرمان ،و فاکھۃً و أباّ،ھے اس میں پروردگار عالم نے اپنی مخلوق میں جانوروں کی غذا کا ذکر کیا ھے اور یہاں انسانوں اور جانوروں کی غذا کا ذکر ھے تا کہ اس کی وجہ سے وہ زندہ رھیں اور ان کے جسم مضبوط ھوں-[1]

حضرت ابو بکر اور شرابی

حضرت ابو بکر کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی حضرت ابو بکر نے ارادہ کیا کہ اس پر حد جاری کرے ۔تو وہ شخص کھنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لگا میں نے شراب ضرور پی ھے لیکن میں آج تک اس کی حرمت کو نہیں جانتا تھا کیو نکہ میں اس قوم میں زندگی گزار رھاھوں جو اسے حلال سمجھتے ھیں چنا نچہ حضرت ابو بکر بہت بڑی مشکل میں پھنس گئے کیو نکہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اس کا کس طرح فےصلہ کیا جائے ۔ مجلس میں موجود بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اس کے متعلق معلوم کرےں کہ اس مسئلہ میں کیا حکم ھے۔ حضرت ابوبکر نے ایک شخص کو حضرت علی علیہ السلام کی طرف بھےجا تاکہ وہ اس مسئلہ کے متعلق سوال کرے،چنا نچہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے دو ثقہ افراد کو بھےجا جائے جومہاجرین اور انصار کی طرف سے جائیں اور ان سے گواھی طلب کرےں کہ آیا کسی نے آیت تحریم یا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی حرمت کے متعلق جو کچھ کھاھے اس کا تذکرہ اس شخص سے کیا ھے یا نہیں ۔اگر دو شخص گواھی دے دیں تو اس پر حد جاری کر دو اور اگر گواھی نہ دیں تو حد جاری کیے بغیر چھو ڑ دیا جائے۔ چنا نچہ حضرت ابو بکر نے با لکل اسی طرح فیصلہ کیا جس طرح حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ جب مہاجرین اور انصارنے گواھی دیدی کہ ھم نے آیہ تحرےم یا حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی حدیث کے حوالہ سے کچھ نہیں بتایا تو حضرت ابو بکر نے اس شخص کو بغیر سزا کے چھوڑ دیا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اس فےصلے کے سلسلے میں دعائےں دیں -[2]

سید راضی نے خصائص میں بزرگوں سے بیان کی گئی اس روایت کو ذکر کیا ھے کہ حضرت سلمان فارسی ،حضرت علی علیہ السلام کے پاس موجود تھے انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کی کہ اس قو م کو کچھ ھدایت فرمائیں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا میں چاھتا ھوں کہ تم قوم کو اس آیت کے متعلق تاکید کرو جو میرے اور ان کے متعلق ھے -

< أَفَمَنْ يَہْدِی إِلَی الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لاَيَہِدِّی إِلاَّ أَنْ يُہْدَی فَمَا لَکُمْ کَيْفَ تَحْکُمُونَ >- [3]

جوتمھیں دین حق کی راہ دکھاتا ھے ،آیا وہ زیادہ حقدار ھے کہ اس کے حکم کی پےروی کی جائے یا وہ شخص جو(دوسروں) کی ھدایت تو درکنار،خود ھی جب تک دوسرا اسے راہ نہ دکھائے،وہ راہ نھیں دےکھ پاتا تو تم لوگوں کو کیا ھو گیا ھے ؟ تم کےسے حکم لگاتے ھو- [4]

منکرین زکات کے بارے میں مشورہ

حضرت امیر المومنین علی السلام سے روایت ھے کہ حضرت ابو بکر نے منکرین زکوة کے حوالہ سے جب اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ کیا تو سب لوگوں نے مختلف انداز میں رائے دی اور ان کی آرا

میں اختلاف ھو گیا تو حضرت ابو بکر نے کہا: اے ابوالحسن علیہ السلام اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ھے۔ ؟

تب حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اگر میں تمھیں یہ کھوں کہ تم اس چیز کو چھوڑ دو جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے وصول کی تھی تو پھر تم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے خلاف عمل کیا ھے۔

حضرت ابو بکر نے کھاکہ آپ نے جو کچھ کھا اس کا مطلب یہ ھے کہ میں ان سے جنگ کروں اور ان سے ایک سال تک کی اونٹ اور بکری کی زکوۃ وصول کروں۔[5]

حضرت عمر کامجنون عورت پر حکم

حضرت عمر کے زمانہ میں ایک دیوانی کو لایا گیا اس کے ساتھ کسی شخص نے زیادتی کی تھی اور اس کے گواہ بھی پیش کردئے گئے تو عمر نے حکم دیا کہ اسے کوڑے مارے جائیں ، چنانچہ اس کو لے جارھے تھے کہ اس کا گزر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس سے ھوا۔

حضرت (ع) نے فرمایا : فلاں قبیلے کی اس مجنون اور عورت کے ساتھ کیا ھوا ھے حضرت (ع) کو بتایا گیا کہ ایک شخص نے اس سے زیادتی کی ھے اور بھاگ گیا ھے اس پرگواھی بھی ھو گئی ھے اورعمر نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا ھے۔

حضرت نے ان سے ارشاد فرمایا: اسے دوبارہ عمر کے پاس لے جاؤ اور اس سے کھنا کہ کیا تم نھیں جانتے کہ یہ فلاں قبیلے کی مجنون عورت ھے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ھے : تےن لوگ مرفوع القلم ھیں ان میں ایک مجنون بھی ھے ۔یہاں تک کہ وہ ٹھیک ھو جائے۔ مجنون کا دل اور نفس مغلوب ھوتا ھے۔چنانچہ یہ لوگ اسے حضرت عمر کے پاس لے گئے اور اس کو حضرت امیر علیہ السلام کی گفتگو سے آگاہ کیا حضرت عمر کھنے لگے اللہ انھیں سلامت رکھے (اگر وہ نہ ھوتے)تو اس عورت کو کوڑے لگا کر میں ھلاک ھو جاتا ۔ [6]

صاحب صحیح ابوداؤد باب المجنون یسرق و یصیب حداً کے ص۱۴۷پر کھتا ھے کہ حضرت عمر نے لوگوں سے مشورہ کیا اور اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ارشاد فرماتے ھیں اے عمر ،کیا تو نھیں جانتا کہ تےن افراد مرفوع القلم ھیں؟ مجنون اس وقت تک جب تک وہ ٹھےک نہ ھو جائے، سونے والا شخص یہاں تک کہ وہ بےدار ھو جائے اور بچہ یہاں تک کہ وہ عا قل ھو جائے۔ وہ کھنے لگا جی ہاں جانتا ھوں۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا تو پھر اس غرےب کے متعلق تجھے کیا ھو گیا ھے کہ اس سنگسار کرنے کا حکم دے دیا ۔ وہ کھنے لگا (اے لوگو!)اس کی کوئی سزا نھیں ھے۔ پھر اسے چھو ڑ دیا اور بلند آواز سے کھااللہ اکبر۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت عمر اور شش ماہ بچے کی ماں

یونس ،حسن سے روایت کرتے ہوئے کھتے ھیں کہ حضرت عمر کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے چھ ماہ کے بچے کو جنم دیا تھا اس نے اسے سنگسا ر کرنے کا حکم دے دیا، حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اس سے ارشاد فرمایا : اِن خاصمُتکَ بکتاب اللہ خصمتُک ۔

اگر تو اللہ کی کتاب سے جھگڑا کرے گا تو میں تجھ سے لڑوں گا کیونکہ اللہ تبارک و تعالی نے ارشاد فرمایا : حملہَ و فصالہ ثلا ثو ن شھراً ۔

حمل اور دودھ پلانے کے تےس مھےنے ھیں۔ اور اللہ فرماتا ھے : [7]

جو اپنی اولاد کو پوری مدت دودھ پلانا چاھتے ھیں تو اس کی خا طر مائیناپنی اولاد کو پورے دوبرس تک دودھ پلائیں۔

لہٰذا جب کو ئی عورت پورے دوبرس دودھ پلاتی ھے تو حمل اور دودھ پلائی کے تےس مھینے بن جاتے ھیں ۔تو اس وقت حمل چھ ماہ کا بنتا ھے ۔حضرت عمر نے یہ سن کر اس عورت کو چھو ڑ دیا اور اسی حکم پر صحابہ اور تابعین نے عمل کیا اور آج تک اس کے مطابق عمل ھو رھاھے ۔ [8]

حضرت عمر کے سامنے گنھگار عورت کا اقرار

ایک عورت کو لایا گیا اور اس پر لوگوں نے گواھی دی کہ اس کو ایک گھاٹ پر دیکھا گیا ھے جہاں سے عرب پانی بھرتے تھے وہاں ایک شخص نے اس سے زناکیا ھے اور وہ اس کا شوھر بھی نہ تھا۔ حضرت عمر نے حکم دیا کہ اسے سنگسار کردیا جائے کیونکہ یہ شوھر دار عورت ھے اور اس کے زنا کا حکم سنگسار کرنا ھے۔

وہ عورت کھنے لگی پروردگارا تو تو جانتا ھے میں بے قصور ھوں۔ حضرت عمر نے جب یہ سنا تو اس پر غضبناک ھوا اور کھاکہ ان گواھوں کے متعلق کیا کھتی ھو؟

حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس عورت کے پاس جاؤ اور اس سے دریافت کروشاید اس کے پاس کوئی عذر ھو ۔ لوگ اس کے پاس گئے اور اس سے سوال کیا گیا تو اس عورت نے کھا: میرے خاندان کا ایک اونٹ تھا۔ میں اس اونٹ پر سوار ھو کر گئی تاکہ اس پر پانی لاد کے لاؤں میری اونٹنی کا دودھ بھی نھیں تھا ۔میرے ساتھ ایک اوباش شخص بھی چل دیا، میں نے پانی لینا چاھااس نے مجھے پانی دینے سے انکار کر دیااور کھاکہ جب تک تو اپنے آپ کو میرے حوالے نھیں کردیتی میں پانی نھیں دوں گا۔ میں نے اس سے جان چھڑانے کی بھت کوشش کی اور انکار کیا لیکن وہ جبراً میرے نفس پر غالب ھو گیا اور میں مجبور تھی ۔ حضرت امیر المومنین علی (ع) ابن ابی طالب(ع) نے کھا: اللہ اکبر۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

> فَمَنْ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَلاَعَادٍ فَلاَإِثْمَ عَلَیْہِ -< [9]

پس جو شخص مجبور ھواور کسی قسم کی سرکشی اور زیادتی کرنے والا نہ ھو تو اس پر گناہ نہیں ھے۔

جب حضرت عمر نے اس بات کو سنا تو اسے چھوڑ دیا -[10]

حضرت عمر کے سامنے بیوی کی شکایت

بےھقی اپنی سنن میں ابی حلال العتکی سے روایت بیان کرتے ھیں کہ ایک شخص حضرت عمر ابن خطاب کے پاس آیا اور کھنے لگا میں نے اپنی بیوی سے کھاکہ تو مجھ سے حاملہ نہیں ھے بلکہ کسی اور سے حاملہ ھوئی ھے۔ (کیا یہ کھنے سے اسے طلاق ھو گئی ھے)حضرت عمر نے کہا: یہ سوال حج کے موقع پر کرنا،چنانچہ وہ شخص حج کے موقع پر مسجد الحرام میں حضرت عمر کے پاس آیا اور پورا قصہ دھرایا حضرت عمر نے اس سے کھاتو اس کشادہ پیشانی والے شخص کو دیکھ رھاھے جو خانہ کعبہ کے طواف میں مصروف ھے اس کے پاس جاؤ اور اپنا سوال بیان کرو اور جوا ب لے کر پھر میرے پاس آنااور مجھے بتانا کہ اس نے کیا کھاھے۔ وہ کھتا ھے کہ میں وہاں گیا اور دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام وہاں موجود تھے انھوں نے پوچھا تمھیں کس نے بھیجا ھے وہ کھنے لگا مجھے خلیفہ وقت نے بھیجا ھے ۔پھر وہ کھنے لگا کہ میں نے اپنی بیوی سے کھاھے کہ تم مجھ سے حاملہ نہیں ھوئی بلکہ کسی اور سے حاملہ ھوئی ھو کیا یہ اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کو طلاق ہو گئی؟ حضرت نے فرمایا: قبلہ کی طرف منہ کر کے خدا کی قسم کھاؤ کہ تمہارا طلاق کا ارادہ تونہیں تھا، وہ شخص کہنے لگا مینقسم کھاتا ھوں کہ میر ا طلاق کا نہیناراده تھا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا یہ تمہاری اسی طرح بیوی ھے (جس طرح پہلے تھی) - [11]

حضرت عمر اور شرابی

ایک روزقدامہ بن مظعون نے شراب پی لی ۔حضرت عمر نے اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ ظاھر کیا توقدامہ کہنے لگا مجھ پر حد جاری نہیں ھو سکتی کیونکہ خداوند عالم نے فرمایا ھے :

< لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا> [12]

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیئے ان پر جو کچھ پی چکے ھیں اس میں کچھ گناہ نہیں ھے جب انھوں نے پرھیز گاری کی اور ایمان لے آئے اور اچھے اچھے کام کئے پھر پرھیز گاری کی اور ایمان لے آئے۔

حضرت عمر نے (یہ استدلال سن کر) اس سے حد اٹھالی۔ یہ خبر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام تک پہنچی چنا نچہ آپ(ع) حضرت عمر کے پاس گئے اور اس سے کہا: قدامہ نے جب شراب پی ھے تو تم نے اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیوں ترک کیا ھے ؟وہ کہنے لگا کہ

اس نے مجھے قرآن کی آیت سنائی ھے پھر وھی آیت حضرت امیر المومنین کے سامنے پڑھنے لگا۔ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: قدامہ اس آیت کا مصداق نھیں ھے اور اس راستے پر نہ چلے کہ جسے اللہ تعالی نے حرام کیا ھے اسے بجا لائے کیونکہ مومن اور نیک عمل کرنے والے حرام خدا کو حلال نھیں سمجھتے تم قدامہ کو بلاؤ اور اس نے جو استدلال قائم کیا ھے وہ درست نھیں ھے۔اگر وہ توبہ کرے تو اس پر حد جاری کردو اور اگر توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دو بے شک وہ ملت اسلام سے خارج ھے۔

حضرت کا یہ فرمان سن کر عمر خواب غفلت سے بیدار ھوا اور یہ خبر قدامہ تک پھنچی اس نے توبہ کا اظھار کیا اور حضرت عمر نے اس کے قتل کا ارادہ ترک کردیا۔ لیکن یہ نھیں جانتا تھا کہ کیسے حد جاری کی جائے لہٰذا حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ھوا۔ اور کھنے لگا اس کی حد کے متعلق وضاحت فرمایئے حضرت نے فرمایا اس کی حد اسی (۸۰)کوڑے ھیں کیونکہ شراب پینے والا جب اسے پیتا ھے تو مست ھو جاتا ھے اور جب مست ھو جاتا ھے تو اس وقت وہ ہذیان کا شکار ھو جاتا ھے اور جب وہ ہذیان میں مبتلا ھو جاتا ھے تو وہ بیھودہ باتیں کرنے لگتا ھے۔ حضرت عمر نے اسے حضرت کے فرمان کے مطابق اسی (۸۰) کوڑے لگائے۔ [13]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اقرار گناہ اور رجم

ایک عورت نے زنا کا اقرار کیا اس وقت وہ حاملہ تھی حضرت عمر نے اسے رجم کرنے کا حکم صادر کیا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیک ھے کہ تمہاری اس عورت پر تم نے حکم لگایا ھے لیکن جو بچہ اس کے پیٹ میں ھے اس پر تو حکم نہیں لگایا جاسکتا۔[14]

علامہ امینی نے کتاب الغدیر میں اس سے زیادہ روایت بیان کی ھے کہ حضرت عمر نے تین مرتبہ کھا۔کل احد افقہ منی ۔ ھر کوئی مجھ سے بڑا فقیہ ھے۔

حضرت علی علیہ السلام نے اس عورت کی ضمانت لی اور جب اس کاوضع حمل ھو گیا تو اسے حضرت عمر کے پاس لے گئے اور اس نے اسے رجم کیا ۔[15]

لونڈی کی طلاق

حافظ دار قطنی اور ابن عساکر نے یہ روایت بیان کی ھے کہ دو شخص حضرت عمر کے پاس آئے اور ان سے لونڈی کی طلاق کے متعلق سوال کیا حضرت عمر ان دونوں کو لے کر مسجد کی طرف چل دئیے یہاں تک کہ مسجد میں بیٹھے ھوئے افراد کے پاس آگئے ۔ان میں ایک کشادہ پیشانی والی شخصیت بھی موجود تھی ۔

حضرت عمر کھنے لگے اے کشادہ پیشانی والے لونڈی کی طلاق کے متعلق

آپ کی کیا رائے ھے ؟اس شخصیت نے سر اوپر اٹھایا پھر اس کی طرف دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔

حضرت عمر نے ان دونوں سے کہا: دو طھر۔

ان میں سے ایک کھنے لگا سبحان اللہ ھم تجھے امیر المومنین سمجھ کر تیرے پاس آئے تھے اور تو ھمیں اس شخص کے پاس لے آیا ھے اور اس کے بتا نے پر ھمیں بتا تا ھے ۔

حضرت عمر ان سے کھتے ھیں اس شخصیت کو جانتے ھو وہ کھنے لگے نھیں جانتے، حضرت عمر نے کہا: یہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ھیں میں گواھی دیتا ھوں کہ میں نے حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی شان میں کھتے ھوئے سنا ھے ۔

اِن السموات السبع والأرضین السبع لو وضعا في کفہ ثم وضع اِیمان علي في کفة لرجح اِیمان علی ۔

اگر ساتوں زمین و آسمان ترازو کے ایک پلڑے میں اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے ۔تو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ایمان والا پلڑابھاری نظر آئے گا -[16]

عدت میں نکاح

مسروق ایک روایت اس طرح بیان کرتے ھیں کہ حضرت عمر کے پاس خبر پھنچی کہ قریش کی عورت نے اپنی عدت کے دوران کسی شخص سے شادی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کر لی ھے۔ حضرت عمر نے ایک شخص کو ان کی طرف بھیجا کہ وہ انھیں ایک دوسرے سے جدا کر دے اور انھیں سزا دے اور ان سے کہہ دے کہ آئندہ کبھی بھی آپس میں شادی نہ کریں اور اپنا حقِ مہر بیت المال میں جمع کروا دیں۔

یہ خبر لوگوں کے درمیان مشہور ھو گئی حضرت علی علیہ السلام تک بھی یہ خبر پھنچی تو آپ نے فرمایا: اللہ اس خلیفہ پر رحم کرے کھاں حق مہر اور کھاں بیت المال؟

وہ دونوں تو جاھل تھے خلیفہ کو چاھیے کہ وہ ان دونوں کو سنت کی طرف پلٹاتا، جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کا حق مہر کے متعلق کیا حکم ھے۔ حضرت نے فرمایا:

مھر تو اس عورت کا حق ھے اور اسی وجہ سے اس کے ساتھ(جماع) حلال ھوئی ھے۔ البتہ ان دونوں کو جدا کر دیا جائے اور انھیں کوڑے نہ لگائے جائیں پھلے وہ اپنی پھلی عدت مکمل کرے اور پھر دوسری عدت مکمل کرے پھر ایک دوسرے کو شادی کی دعوت دے سکتے ھیں جب یہ خبر حضرت عمر تک پھنچی تو اس نے کھااے لوگو اپنی جہالتوں سے نکل کر سنت کی طرف لوٹ آؤ۔[17]

عجمیوں کے خطوط اور حضرت عمر کی پریشانی

شبابہ بن سوار، ابوبکر ھذلی سے روایت بیان کرتا ھے کہ ھم نے اپنے علماء

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اعلام سے یہ روایت سنی ھے کہ ھمدان، رے،اصفہان ،قومس،نہاوند کے رھنے والے اھل فارس نے ایک دوسرے کو خطوط لکھے۔ اور ایک دوسرے کی طرف اپنے نمائندے بھیجے کہ عرب کا بادشاہ جو اپنے پیروکاروں کے لئے دین لایا تھا اب وہ وفات پا گیا ھے۔

اس سے ان کی مراد حضرت نبی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی اور ان کے بعد جو بادشاہ بنا تھا تھوڑی مدت کے بعد وہ بھی مر گیا اس سے ان کی مراد حضرت ابوبکر تھی۔

اس کے بعد جو شخص بادشاہ بنا ھے اس کی لمبی عمر ھے اور وہ تمھیں اپنے شھروں سے گرفتار کرے گا اور اس کے سپاھی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے۔ اس سے ان کی مراد حضرت عمر تھے اور وہ تم پر احسان نھیں کرے گا یہاں تک کہ اس کے لشکر تمھیں تمہارے شھروں سے نکال دیں گے لہٰذا تمہارے لئے ضروری ھے کہ قبل اس کے کہ وہ تم پر حملہ کرے تم اس کے شھر میں داخل ھو کر اس پر حملہ کر دو۔ جب یہ خبر حضرت عمر کے پاس پھنچی تو وہ بھت پریشان ھوئے اور انھوں نے تمام مہاجرین و انصار کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیا۔

طلحہ بن عبداللہ کھڑا ھوا اور اس نے کھاتمھیں بذات خود ان کے مقابلے میں نکلنا چائیے یہ مشورہ دے کر وہ بیٹھ گیا پھر حضرت عثمان کھڑے ھوئے اور انھوں نے کھامیری رائے یہ ھے کہ اھل شام شام سے نکلیں اھل یمن یمن سے نکلیں اور تم لوگ ان دو حرموں اور ان دو شھروں کوفہ اور بصرہ سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نکلو تمام مشرکوں اور مومنوں کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ حضرت عمر نے کھاکوئی اور مشورہ دے۔ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوئے حمد ثناء الٰھی کے بعد آپ نے فرمایا: اگر اھل شام شام سے نکلیں گے تو روم والے اھل شام کی اولادوں پر حملہ کر دیں گے۔

اگر اھل یمن یمن سے نکلیں گے تو حبشہ والے اھل یمن کی اولاد پر حملہ آور ھو جائیں گے اور اگر ان دوحرموں کے لوگ نکلیں گے تو اطراف کے عرب تم پر حملہ کر دیں گے اور جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ھے کہ اھل عجم کی تعداد بہت زیادہ ھے اور تم پر ان کی کثرت کا رعب بیٹھ گیا ھے تو سن لے کہ ھم نے کبھی بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کثرت کے بل بوتے پر جنگیں نھیں کیں ھم نے تو فقط اللہ کی مدد اور نصرت سے جنگیں کیں ھیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ھے کہ تجھ تک ان کے اجتماع کی خبر پہنچی ھے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف نکلنے والے ھیں تو اللہ تعالی تیری نسبت انھیں زیادہ نا پسند کرتا ھے عجمی جب تجھے دیکھتے ھیں تو کھتے ھیں یہ عرب ھے اگر اسے ختم کردیا تو گویا عرب کو ختم کردیا لہٰذا ان پر سخت حملہ کرنا ھوگا۔ میری رائے یہ ھے کہ یہ لوگ ان شھروں میں اسی طرح رھیں تم اھل بصرہ کو خط لکھو کہ وہ تین گروھوں میں بٹ جائیں ایک گروہ بچوں کے پاس رھے اور ان کی حفاظت کرے اور ایک گروہ کو عھد لینے والا بناؤ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہ وہ اس عھد کو نہ توڑیں اور ایک گروہ کو اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے روانہ کرو۔

چنا نچہ حضرت عمر کھتے ھیں یھی سب سے بھترین و عمدہ رائے ھے اور میں اسی کو پسند کرتا ھوں اور اسی کی روشنی میں قدم اٹھایا جائے گا ۔[18]

شیخ مفید رحمة اللہ علیہ کھتے ھیں:کہ آپ لوگ حضرت کے اس نظریہ کو دیکھیں کہ جب صاحبان عقل و علم باھم جھگڑ رھے تھے اورکسی نتیجہ تک نھیں پھنچ رھے تھے تو اس وقت حضرت علی علیہ السلام کی رائے کی عظمت اجاگر ھوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے ھر حال میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو یہ توفیق عطا فرما رکھی ھے کہ آپ مشکل کے وقت میں امت مسلمہ کی مشکل کشائی اس کے علاوہ آپ نے دینی امور میں ایسے ایسے فیصلے کئے ھیں جن سے دوسرے لوگ عاجز تھے اور وہ مجبوراً آپ کی طرف رجوع کرتے تھے انھوں نے آپ کو معجزے کا دروازہ پایا اور اللہ بھترین توفیق عطا کرنے والا ھے ۔[19]

حضرت عمر کے مولا

حضرت عمر روایت کرتے ھیں کہ کسی شخص نے مجھ سے کسی مسئلہ میں جھگڑا کیا تو میں نے اس سے کھاتیرے اور میرے درمیان یہ شخص فیصلہ کرے گااس کا اشارہ حضرت علی علیہ السلام کی طرف تھا وہ کھنے لگا یہ بڑے پیٹ والا آدمی ،یہ سننا تھا کہ حضرت عمر اٹھے اور اس کو گریبان

سے پکڑ کر زمین پر دے مارا پھر اس سے کہاجن کی توھین کر رھاھے تو انھیں جانتا ھے ؟ یہ میرے اور ھر مسلمان کے مولا و آقا ھیں -[20]

میراث کی تقسیم

محمد بن یحییٰ بن حبان کھتے ھیں کہ میرے دادا جان کی دو بیویاں تھیں ایک ھاشمی تھی اور ایک انصاری، اس نے انصاری کو طلاق دیدی اس وقت وہ اس کے بچے کو دودھ پلا رھی تھی اور اس نے حیض نہ دیکھا تھا میرے دادا کی وفات کو ایک سال گزر گیا -

وہ کھنے لگی میں اس کی وارث ھوں اور مجھے ابھی تک حیض نھیں آیا ھے اسے عثمان بن عفان کے پاس لے جایا گیا اس نے بھی اس کی میراث کا حکم دیا -

ھاشمی بیوی نے عثمان کی ملامت کی، عثمان نے کھایہ تیرے چچا زاد کے عمل کے مطابق ھے اس کا اشارہ حضرت علی علیہ السلام کی طرف تھا [21]-

محب الطبری ریاض النضرہ میں کھتے ھیں کہ یہ خواتےن عثمان کے پاس آئےں -

تو عثمان نے کھا:میں اس مسئلے کو نھیں جانتا ،پھر یہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس آگئےں تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تم منبر رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑی ھو اور قسم کھا کر مجھے بتاؤ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہ تم نے تین حیض نہیں دیکھے پھر تم میراث کی حقدار ہو اس نے منبر کے پاس کھڑے ہو کر قسم کھائی تو آپ نے اسے ارث میں شریک قرار دے دیا۔

حضرت عثمان اور چھ ماہ کے بچے کی ماں

ابن منذر اور ابن ابی حاتم، بعجہ بن عبداللہ جھنی سے روایت بیان کرتے ہیں ھمارے قبیلہ کے ایک شخص نے جھنیہ خاندان کی ایک عورت سے شادی کی اس کے ہاں چھ ماہ کا ایک کامل بچہ پیدا ہوا اس کا شوھر اسے حضرت عثمان بن عفان کے پاس لے آیا اور اس نے اسے رجم (سنگسار)کرنے کا حکم دیا۔

یہ خبر حضرت علی (ع) تک پہنچی آپ حضرت عثمان کے پاس آئے اور فرمایا تم نے یہ کیا کھاھے۔ حضرت عثمان نے جواب میں کھااس نے چھ ماہ میں پورا بچہ پیدا کیا ھے ۔

حضرت نے فرمایا کیا تو نے نہیں سنا اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ھے:

< و حملہ و فصالہ ثلاثون شھراً>

حمل اور دودھ بڑھائی کے تیس مھینے ھوتے ھیں ۔

اور اللہ تعالی نے فرمایا ھے :

مائیں اپنی اولاد کو پورے دوبرس تک دودھ پلائیں ۔

(جب دو سال دودھ پلانا ھے تو تیس ماہ سے) باقی چھ ماہ بچتے ھیں۔ عثمان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بن عفان کھنے لگا خدا کی قسم اس عورت کی وجہ سے مجھے یہ معلوم ھوا اور اس سے پھلے میں اس مسئلہ کو نھیں جانتا تھا۔ جب عورت مقدمہ سے فارغ ھوئی تو اپنے بچے سے کھنے لگی اے میرے بچے نہ گھبرا خدا کی قسم تیرے باپ کے علاوہ میرے جسم کو کسی نے نھیں دیکھا ،راوی کھتا ھے کہ جب وہ بچہ کچھ بڑا ھوا تو اس کے باپ نے بھی اعتراف کیا کہ یہ میرا بیٹا ھے، کیونکہ وہ بالکل اسی کی شبیہ تھا -[23]

یہ بچہ کس کا ھے؟

حسن بن سعید اپنے والد سے روایت بیان کرتا ھے کہ یحنساور صفیہ دونوں خمس نامی مقام پر زندگی بسرکر رھے تھے وہاں صفیہ نے کسی شخص کے ساتھ تعلقات بنا لئے اور اس کے ساتھ زنا کیا کچھ عرصے کے بعد اس کے یہاں بچہ پیدا ھوا زانی اور یحنس دونوں نے دعوی کیا کہ یہ بچہ میرا ھے۔ یہ جھگڑا عثمان بن عفان کے پاس لایا گیا تو اس نے ان دونوں کو حضرت علی (ع) کے پاس بھیج دیا۔ حضرت علی (ع) نے فرمایا: میں دونوں کے متعلق حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قضاوت کے مطابق فیصلہ کرتا ھوں بچہ شوھر کا ھے اور زانی کے لئے پتھر ھیں پھر دونوں (زانی اور زانیہ)کو پچاس پچاس کوڑے لگائے -[24]

معاویہ کا اقرار

جب معاویہ کو حضرت علی علیہ السلام کے قتل کی خبر ملی تو اس سے ایک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شخص نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق سوال کیا تو معاویہ نے جواب میں کھاحضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی موت کے ساتھ علم اور فقہ اس دنیا سے ختم ھو گیا ھے ،اس کے بھائی عتبہ نے اس سے کھاکھیں تم سے یہ جملے اھل شام نہ سن لیں معاویہ نے کھامجھ سے دور ھوجا -[25]

ایک شخص نے معاویہ سے کسی مسئلہ کے متعلق سوال کیا تو معاویہ نے کہا: حضرت علی علیہ السلام سے پوچھ لے کیونکہ وہ میری نسبت بھت زیادہ علم رکھنے والے ھیں ۔وہ کھنے لگا میں تم سے جواب سننا چاھتا ھوں۔ معاویہ کھنے لگا:

تیرے لئے ھلاکت ھے تو اس شخص کے سامنے سوال کرنے کو نا پسند کرتا ھے جیسے حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح علم سکھایا ھے جیسے کبوتر اپنے بچے کو غذا دیتا ھے، بڑے بڑے صحابہ کرام بھی ان کی علمی شخصےت کے معترف تھے اور جب بھی حضرت عمر کو کو ئی مشکل ھو تی وہ اپنی مشکل انھی سے حل کرواتے تھے۔

ایک شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور اس نے اس سے سوال کیا تو حضرت عمر نے کھایہاں حضرت علی علیہ السلام ھیں ان سے پو چھ لو ، تو وہ شخص خوشامد کرتے ھوئے کھنے لگا امیر المومنین میں چا ھتا ھوں کہ آپ سے جواب سنوں حضرت عمر نے اسے جواب دیا کھڑا ھو جا اللہ تعالی کھیں تیرا نام اپنے دیوان سے نہ مٹا دے -[26]

---

[1] ارشاد ج۱ ص۲۰۰، الدرمنثور ، السیوطی ص۶ ص۳۱۷ ۔

[2] ارشاد ،شیخ مفید ۺ ج ۱ ص۱۹۹

[3] سورہ یونس :۳۵۔

[4] خصائص الائمہ ص۸۲۔

[5] الریاض النضرہ ج ۲ ص۲۲۴۔

[6] المستدرک الصحیحین ج۲ ص۵۹ ،مناقب آل ابی طالب ج۲ ص۳۶۶، ارشاد ج ۱ ص۲۰۳ ، ۲۰۴۔

[7] سورہ بقرہ آیت ۲۳۳۔

[8] ارشاد ج ۱ ص۲۰۶۔

[9] سورہ بقرہ :۱۷۳۔

[10] بحارج ۴۰ص ۲۵۳۔

[11] سنن بیہقی ج۷ص ۳۴۳۔

[12] سورہ مائدہ آیت۹۳۔

[13] بحار ج ۴۰ ص ۲۴۹،الارشاد ج ۱ ص ۲۰۲۔۲۰۳ اسی طرح الکافی ج ۷ ص ۲۱۵۔

[14] کفایۃ الطالب حافظ کبخی شافعی ص ۲۲۷۔

[15] الغدیر ج ۶ ص۱۱۱،اور ذخائر العقبی ص۸۱ ۔

[16] الغدیر ج۲ ص ۲۹۹۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[17] الغدير ج۶ص۱۱۳۔

[18] الارشاد ج۱ ص ۲۰۷،۲۱۰۔

[19] الارشاد ج۱ ص ۲۱۰۔ ٹھوڑے تصرف کے ساتھ

[20] الریاض النضرہ ج۲ ص۱۷۰۔

[21] موطامالک بن انس فی طلاق المریض ص ۳۶۔

[22] الریاض النضرہ ج۲ ص ۱۹۷۔

[23] لدرالمثور ،سیوطی ذیل تفسیر (ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا)سورہ الاحقاف۔

[24] مسند امام احمد بن حنبل ج۱ ص۱۰۴۔

[25] الاستیعاب ابن عبدالبر ج۲ ص۴۶۳۔

[26] منا و ی کی کتاب فیض القدیر ج۳ ص۴۶

آٹھویں فصل

وفات پیغمبر(ص) کے بعد انحراف کے قطعی شواھد

نص کے مقابلے میں اجتہاد

نص سے مراد نص الٰھی یا نص نبوی ھے، اس کے مقابلے میں جب اجتہاد آجائے تو قطعی طور پر اس اجتہاد کی کوئی اھمےت نہینھوتی اور وہ نص

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے مقابلے میں ساقط ھو جاتا ھے نص کے مقابلے اجتہاد صرف اپنی خواھشات کے لئے ھوتاھے خواہ وہ کسی لباس میں ھی کیوں نہ ھو۔ اس سلسلے میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نصوص کثرت سے موجود ھیں کہ میرے بعد امام اور خلیفہ کون ھو گایہ نصو ص دعوت ذو العشیرہ سے لے کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات تک موجود ھیں یہاں ھم اجمالی طور بعض کامختصر تذکرہ کرتے ھیں ۔

دعوت ذ والعشیرہ

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے)ڈراؤ تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دعوت دی اور ان سے فرمایا
:

اِني قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة وقد أمرني الله عزوجل أن أدعوكم اِليہ فايكم يؤمن بي ويؤازرني علیٰ هذا الأمرعلى أن يكون أخي و وصيي و خليفتي فيكم۔ میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لے کر آیا ھوں۔ مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ھے کہ تمھیں اس کی طرف دعوت دوں تم میں سے جو بھی مجھ پر ایمان لائے گا اور اس اھم معاملے میں میری مدد کرے گا وھی میرا بھائی ،وصی اور خلیفہ ھو گا۔ پوری قوم خاموش اور ساکت رھی لیکن حضرت ابن

ابی طالب علی علیہ السلام کھڑے ھوئے اور عرض کی یا رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا میں اس معاملے میں آپ (ع)کی مدد کروں گا۔

آپ نے دو مرتبہ اسی طرح کھالیکن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ (ع) کو بٹھا دیا تےسری مرتبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اِن ھذا أخي ،ووصیي وخلیفتي فیکم فاسمعوا لہ و أطیعوا .

یہ تم لوگوں میں میرا بھائی، وصی اور خلیفہ ھے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔ [1]

حد یث منزلت

اصحاب سیرت و حدیث نے یہ روایت نقل کی ھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ تبوک کی طرف جانے لگے تو لوگ بھی آپ (ص)کے ساتھ چل دئے۔

اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ (ص)کیا میں بھی آپ(ص) کے ساتھ چلوں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا نھیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے گریہ کرنا شروع کیا توحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أماترضیٰ أن تکونَ مني بمنزلة ھارون من موسیٰ اِلاّ أنہ لا نبي بعدي اِنّہ لا

ينبغي أن أذهب اِلاّ و انتَ خليفتي .

کیا آپ (ع)اس بات پر راضی نہیں ھیں کہ آپ کی قدرو منزلت میرے نزدیک وھی ھے جو ہارون کی موسیٰ کے نزدیک تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میں فقط یھی چاھتا ھوں کہ آپ (ع)میرے خلیفہ ھوں۔

اِلاّ أنہ لا نبّي بعدي .

(مگر یہ کہ میرے بعد کو ئی نبی نہیں ھو گا)یہاں جو استثنا ء پایا جاتا ھے اس سے معلوم ھوتا ھے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے جتنے مناقب تھے نبوت کے علاوہ وہ سب حضرت علی علیہ السلام کی ذات اقدس میں موجود ھیں - [2]

حد یث غد یر

یہ حدیث متواتر احادےث میں سے ھے اسے صحابہ کرام ،تابعےن اور ھر شیعہ سنی نے نقل کیا ھے، ھم یہاں پر ابن حجر سے بیان شدہ روایت کو سپرد قرطاس کر رھے ھیں ابن حجر نے اعتراف کیا ھے کہ اس روایت کی سند صحیح ھے۔ ابن حجر کہتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر کے مقام پر شجرات کے نےچے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا :

أيھّا الناس اِنہّ قد نّبأ ني اللطيف الخبير أنہ لم يعمّر نبي الانصفُ عمر الذي يليہ من قبلہ وأنيّ لأظن أني يو شک أن أدعی فاجيب و اِنی مسؤول و أنکم مسؤولون فماذا أنتم قائلون؟ قالو ا نَشھدُأنّک بلغت و جھدت و نصحت فجزاک اللہ خيراً:

فقال أ ليس تشهدون أن لا الہ الا اللّٰہ و أنَّ محمداً عبده ورسولہ وأن جنتہ حق وأنَّ ناره حق وان الموت حق وأن البعث حق بعدالموت ، وأنّ الساعة آتية لا ريب فيها وأن اللّٰہ يبعثُ مَن في القبور ؟قالوا بلی نشهد بذلک قالٰ اللهم اشهد ثم قال((يا أيهاالناس اِن الله مولأي وأنا مولیٰ المؤمنين وأنا أولیٰ بهم من أنفسهم فمن كنت مولاه فهذا ےعني علياًمولاه اللهم وال من والاه وعا د من عاداه))۔

اے لوگو! مجھے لطیف الخبیر نے خبر دی ھے کہ ھر نبی اپنے پھلے نبی کی نسبت آدھی عمر پاتا ھے لہٰذا میں بھی یہ گمان نھیں کرتا کہ مزید تم لوگوں کے درمیان رھوں، مجھے بارگاہ خداوندی میں بلایا گیا ھے قریب ھے کہ میں اس دعوت کو قبول کروں، وہ وقت آپھنچا ھے کہ میں اس دار فانی کو الودع کھوں اگر میں پکاروں تو مجھے جواب دو۔میں مسئول ھو ں اور تم لوگ بھی اس کے مسئول ھیں اس بارے میں آپ کیا کھتے ھو؟ یہ سن کر وہ لوگ کھنے لگے:

ھم گواھی دیتے ھیں کہ آپ(ص) نے تبلیغ کی ،جہاد کیا ،نصیحت کی ،اللّٰہ کی ذات ھی آپ(ص) کو بھترین جزا دینے والی ھے پھر آنحضرت(ص)نے فرمایا کیا تم یہ گواھی نھیں دیتے کہ اللہ کے علاوہ کو ئی معبود نھینھے اور محمد اللّٰہ(ص) کے عبد اوراس کے رسول ھیں۔

بے شک اس کی جنت ،جھنم ،موت ، موت کے بعد قبروں سے نکالنا یہ سب حق ھے اور بے شک قیامت اس کی ایسی نشانیوں میں سے ھے جس میں کسی کو کوئی شک وشبہ کی گنجا ئش نھیں ھے اور جو کچھ قبروں میں ھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اللہ ھی اس کو نکالنے والا ھے۔
وہ کھنے لگے ۔جی ہاں۔
ھم ان تمام چیزوں کی گواھی دیتے ھیں: آپ(ص) نے فرمایا اے پروردگار تو بھی اس پر گواہ رہ۔ پھر آپ (ص)نے فرمایا: اے لوگو ! ا للہ میرا مولا ھے اور میں مومنین کا مولا ھوں اور میں ان کی جانوں پر ان کی نسبت اولیٰ ھوں ۔پس جس کا میں مولا ھوں اس کا یہ علی (ع) مولا ھے پروردگار اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے ۔ [3]

اس میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں ھے کہ جو شخص حدیث غدیر کے مضمون اور اس میں موجود حالیہ اور مقالیہ قرائن کو مد نظر رکھے تو اسے معلوم ھو جائے گا کہ اس حدیث کا مقصد حضرت علی علیہ السلام کو امامت اور خلافت پر نصب کرنا ھے۔ اسی مطلب کو اس بابرکت محفل میں موجود مہاجرین و انصار نے بھی سمجھا ھے۔ جیسا کے اس کو پھنچانے والے نے سمجھا ھے اور ایک مدت کے بعد امت میں بھی یہ بات ظاھر ھو ئی ھے اوراس وقت سے لے کر آج تک اس کی اتباع مشھور ادباء اور شعراء نے بھی کی ھے ۔ےعنی شعراء وغیرہ نے بھی ابتداء ھی سے اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام کا خلافت پر نصب کرنا سمجھا تھا ۔[4]

اس موقع پر حسان بن ثابت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ھیں: یارسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مجھے اجاز ت ھے کہ میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں چند اشعار کھوں۔

چنا نچہ انھوننے یہ شعارکھے:

ينادیهم يوم الغدير نبيهُّم
بخم وأسمعِ بالرسولِ مناديا

فقال فمن مولاكمُ ووليكم
فقالو ا و لم يبدوا هناک التعاميا

الهٰک مولانا و أنت ولينا
و لم تلق منا في الولاية عاصيا

فقال لہ قم يا علي فاِنني
رضيتُک من بعدي اِماماً و هاديا

فمن كنتُ مولاهُ فهذا وليّہ
فكونوا لہ أتباع صدق مواليا

هنا كَ دعا اللهم والِ وليّہ

وكن للذي عا دیٰ عليا مُعاديا

ان کے نبی(ص) غدیر کے دن خم کے مقام پر انھیں پکار رھے تھے اور پکارتے ھوئے نبی (ص)کتنے اچھے معلوم ھو رھے تھے انھوں نے کھاکہ تمہارا مولا اور نبی(ص) کون ھے؟ وہ سب لو گ کھنے لگے اور ان میں سے کسی نے مخالفت اور دشمنی کا اظہار نہ کیا آپ(ص) کا معبود ھمارا مولا ھے اور آپ(ص) ھمارے نبی(ص) ھیں اور آپ (ص)ولایت کے سلسلے میں ھم سے کسی کو نافرمان نھیں پائےں گے۔ آپ (ص)نے فرمایا اٹھو اے علی کیونکہ میں نے آپ(ع) کو اپنے بعد کے لئے امام اور ہادی منتخب کیا ھے۔ پس جس کا میں مولا ھوں اس کا یہ ولی اور مولا ھے ۔لہٰذا اس کے سچے پیروکار اور موالی بن جاؤ اور پھر دعا کی خدا یا اس کے دوست کوتو دوست رکھ اور حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی کرنے والے کو دشمن رکھ[5] حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو تنہا(اسی مفھوم کے ساتھ) حسان بن ثابت نے ھی نھیں سمجھا تھا‘ بلکہ اس مطلب کو عمرو بن عاص نے بھی سمجھا تھا ۔حا لانکہ کہ یہ اےسا شخص ھے جس کی حضرت علی علیہ ا لسلام کے ساتھ دشمنی ڈھکی چھپی نہ تھی جب معاویہ کو اس مسئلہ میں شک ھو ا تو حضرت علی علیہ السلام کی جلالت و بزرگی کو بیان کرتے ھوئے کھتا ھے :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وکم قد سمعنا من المصطفیٰ
وصایا مخصصّة في علي

و فی یوم خمّ رقیٰ منبرا
و بلغّ والصحب لم تر حل

فأمنحہ اِمرةالمؤمنین
من اللہ مستخلف المنحل

فی کفّہ کفّہ معلنا
ینادي بأ مر العزیز العلي

قال فمن کنت مولیٰ لہ
عليٌّ لہ الیوم نعم الولي

ہم نے اکثر حضرت محمد (ص)سے حضرت علی (ع) سے متعلق مخصوص وصیتیں سنیں ہیں، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خم والے دن منبر پرگئے اور خطبہ دیا۔ کسی صحابی اور صحابیہ نے ان کے مطالب کے

خلاف گفتگو نہ کی ان (علی (ع)) کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر خدائے بزرگ و برتر کے حکم سے یہ اعلان کیا اور فرمایا جس جس کا میں مولا ھوں آج سے حضرت علی علیہ السلام اس کے بھترین ولی ھیں -[6]
اس طرح حدیث غدیر کے اس معنی کو سب بزرگوں نے واضح انداز میں تسلیم کیا شاعر ذائع صےت کمےت بن زید الاسدی کھتا ھے :

و یوم الدوح دوح غدیر خم
أبان لہ الخلافة لوأُ طیعا

یوم روح ،روح غدیر خم ھے ۔ اگر وہ اطاعت کر لیتے توان کے لئے خلافت کا مسئلہ واضح ھو چکا ھوتا۔ [7]
غدیر خم میں موجود جلیل القدر صحابی حضرت قیس بن سعد بن عبادہ کھتے ھیں:

و عليٌ اِما مُنا و اِمامٌ
لسوانا أتی بہ التنز یل

یوم قال النبي من کنت مولا ہ
فھذا مولاہ خطبٌ جلیل

قرآن مجےد نے ھمیں بتا یا ھے کہ حضرت علی علیہ السلام ھمارے اور ھمارے علاوہ دوسرے لوگوں کے امام ھیں۔ اس دن جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلیل القدر خطبہ میں ارشاد فرمایا: جس جس کا میں مولا ھوں اس اس کا یہ مولا ھے [8]

ھم نے اس حدیث کی مزید وضاحت اور اس کی سند و دلالت اور حجت پر بحث اس لئے نھیں کی کیونکہ احادےث اور سیرت کی کتب نے اس حدیث کو بیان کیا ھے لیکن ھم نے مسلمان بھائیوں کے سامنے اس کی اصل صورت اور حقےقت پیش کر دی تاکہ صاحبا ن عقل کے سامنے حق و حقیقت واضح ھو جائے۔

۴۔حدیث ثقلین

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ھیں:

اِنی اوشک أن اُدعیٰ فاجیب،واِنی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ عزوجل وعترتي،کتاب اللہ حبل ممدود من السماء اِلی الارض وعترتي اَھل بیتي۔ واِنّ اللطیف الخبیر أخبرني أنّھما لن یفترقا حتیٰ یردا عليّ الحوض فانظروا کےف تخلّفوني فیھما۔

مجھے بارگا ہ خدا وندی میں بلایا گیا ھے اور قریب ھے کہ میں اس دعوت پر لبےک کھوں۔ وہ وقت آن پھنچا ھے کہ میں دار فانی کو الوداع کھوں۔ میں تم

میں دو گراں قدر چیزےں :اللہ کی کتاب اوراھل بیت چھوڑ کر جا رھاھوںاللہ کی کتاب اور میری اھل بیت زمےن و آسمان کے درمیان اللہ کی دراز رسی ھے۔ اور مجھے لطیف الخبےر نے خبر دی کہ یہ حو ض کوثر پر میرے پاس آنے تک ھر گز ایک دوسرے سے جدا نھیں ھو نگے اور دیکھومیرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیسا سلوک کرو۔ [9]

۵۔حد یث سفینہ

حاکم اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت ابو ذر غفاری کعبہ کے درواز ہ کو پکڑ کر کھتے ھیں جو شخص مجھے جانتا ھے سو وہ جانتا ھے جو نھیں جانتا تو وہ سن لے: میں ابو ذر ھوں اور میں نے حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے:

ألا اِنّ مثل أھل بیتي فیکم مثل سفینة نو ح فی قومہ مَن رکبھا نجا و من تخلف عنھا غرق۔

آگا ہ ھو جاؤ تم لوگوں میں میرے اھل بیت (علیہ السلام) کی مثال حضرت نوح(علیہ السلام)کی قوم میں ان کی کشتی جیسی ھے جو اس پر سوار ھو جائے گا وہ نجا ت پا جائے گا اور جو اس کی مخا لفت کرے گا، وہ ڈوب کر ھلاک ھو جائے گا ۔ [10]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ائمہ معصومین (علیھم السلام)کی کشتی کی مثال حضرت نوح(علیہ السلام) کی کشتی سے دینے سے مراد یہ ھے کہ جس شخص نے دین اسلام کے احکام میں ان کی طرف رجوع کیا اور اس نے دین کے اصول، فروع اور آئمہ معصو مےن (علیھم السلام) سے تعلق جوڑا، وہ شخص عذاب جھنم سے نجات حاصل کر لے گا اور جس نے ان کے احکام کی مخا لفت کی تو وہ ڈوب جائے گا۔ جیسے نوح کی قوم نے کھاتھا کہ جب طوفان آئے گا تو لوگ بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ جائیں گے۔ اور خدا کے اس عذاب سے بچ جائیں گے لیکن یہ سب لوگ اس پانی میں غرق ھو گئے اور یھی ان کی تباھی کا مقام ھے۔ [11]

۶۔حدیث امان

حاکم، ابن عباس سے روایت کرتے ھیں کہ ابن عباس نے کھاکہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

النجومَ أمانٌ لأهلِ الارضِ من الغرق و أهلِ بيتيِ أمان لأمتي من اِلاختلاف فا ذا خالفتها قبيلةمن العرب اختلفوا فصاروا حزب أبليس۔

اندھےرے میں ستارے اھل زمےن کے لئے امان ھیں اور میرے اھل بیت امت کے اختلاف کے وقت ان کے لئے امان ھیں، اور جو قبیلہ عرب ان کی مخالفت کرےگا ، وہ حزب ابلیس سے ھو گا -[12]

قارئین کرام! ھم نے یہ چند ایک قطعی نصوص اور روایات نقل کی ھیں جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے بیان ہوئی ہیں اور جس طرح آپ نے دےکھا ان کو کتب اهلسنت نے بھی بیان کیا ہے۔ اب اس خاندان عصمت کے حق میں نازل شدہ چند آیات کا تذکرہ کرتے ہیں جنھیں حق تعالی نے ان کی شان میں نازل کیا :

۱۔آیت ولایت

< إ نَّمَا وَلِيُّكُمْ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَہُمْ رَاكِعُونَ >

اللہ ، اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نماز پڑھتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوۃ ادا کرتے ہیں فقط وهی تمهارے ولی ہیں۔[13]

تمام مفسرےن کا اجماع ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے ۔

۲۔آیت تطهیر

< إ نَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْہِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَہْلَ الْبَيْتِ وَيُطَہِّرَكُمْ تَطْہِير > [14]

اللہ صرف یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اے اهل بیت تم کو هر قسم کی گندگی سے دور رکھے اور اےسا پاک و پاکیزہ رکھے جیسا پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

اس آیت کے متعلق مفسرےن کا اجماع ہے کہ یہ آیت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،حضرت امام علی علیہ السلام ،حضرت فاطمہ زهرا

سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسن علیہ السلام اورحضرت امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۳۔آیت مباہلہ

< فَمَنْ حَاجَّکَ فِیہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ کَ مِنْ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ کُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ کُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللهِ عَلَی الْکَاذِبِ ینَ۔> [15]

اس کے متعلق واضح علم آجانے کے بعد جو شخص تم سے جھگڑا کرے تو تم کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بےٹوں کو بلاؤ ہم اپنی خواتےن کو بلاتے ہیں تم اپنی خواتےن کو بلاؤ ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ پھر ہم مباہلہ کرےں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کرےں۔

تمام مفسرےن کا اجماع ہے کہ پو ری دنیا سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی مباہلہ کے لئے نہیں نکلا تھا مگر بےٹوں کی جگہ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام تھے اور نساء کی نمائندگی حضرت جنا ب فاطمة الز ہرا سلام اللہ علیہانے کی اور نفس رسول فقط حضرت علی علیہ السلام تھے آپ لوگ اس آیت میں غور و فکر و تأمل کرےں ۔

۴۔آیت اکمال د ین اور اتمام نعمت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

< الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا> [16]

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے اس دین اسلام کو پسند کیا۔

حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر ارشاد فرمایا

:الله أكبرعلیٰ اكمال اِلدین و اتمام النعمہ و رضا الربْ برسالتي و الولا يةَ لعلي من بعدي۔

اللہ اکبر آج دین کامل ھوگیا اور نعمتےں پوری ھو گئیں اللہ رب العزت میری رسالت اور میرے بھائی علی (ع) کی ولاےت پر راضی ھے۔

یہ سننے کے بعد لوگ جو ق درجوق حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں جا کر تھنیت و مبارک باد عرض کرنے لگے صحابہ کرام میں سب سے پھلے مبارکباد دینے والے شیخین بھی تھے -ےعنی حضرت عمر اور حضرت ابو بکر اور ان کامبارک باد دینے کا انداز یہ تھا :

بخٍ بخٍ لکَ یا بنِ أبي طالب أصبحت مولاي و مولیٰ كل مؤمن و مؤمنة ۔

مبارک ھو مبارک ھو اے ابو طالب (ع)کے فرزند آپ(ع) ھی میرے اور تمام مومنین اور مومنات کے مولا ھیں -[17]

۵۔آیت مود ت

[18]

اے رسول(ص) کہہ دیجے کہ میں تم لوگوں سے محبت اهل بیت کے علاوہ کو ئی اجر رسالت نہیں مانگتا۔

زمخشری اپنی کتاب کشاف میں کہتے هیں کہ جب یہ آیت نازل هوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا ؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ(ص) کے وہ قریبی رشتہ دار کون هیں جن کی محبت و مودت کو هم پر واجب قرار دیا گیا هے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا: وہ علی ،(ع)فاطمہ(ع) اور ان کے دو بیٹے هیں۔

اے رسول کہہ دیں تم سے اهلےبیت کی محبت کے علاوہ کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا

زمخشری نے اپنی کتاب کشاف میناس آیت کی تفسیر کرتے هوئے بیان کیا هے ان کے علاوہ بھی قرآن کریم کی متعدد آیات اور احادیث حضرت علی علیہ السلام کی شان میں موجود هیں مثلاً۔أقضاکُم علي

تم میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی (ع)هیں ۔

أنا مدینة العلم وعلی بابُها۔

میں علم کا شهر هوں اور علی (ع) اس کا دروازہ هیں ۔

علی أعلم اُمتیِ بالسُّنّہ ۔

علی (ع)میری امت میں سنت کو سب سے زیادہ جانتے هیں ۔

علي مع الحقِ والحقُ مع علی ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علی (ع)حق کے ساتھ ھیں اور حق علی (ع)کے ساتھ ھے ۔

علي وليُّكم بعدی۔

میرے بعد فقط علی (ع)ھی تمہاراولی ھے ۔وغیرہ وغیرہ

جب آپ لوگ ان قطعی نصوص کو جان چکے ھیں تو پھر حق کو چھوڑ کر گمراھی کی راہ اختیار کرنا اور حق کے مقابلے میں خواھشات نفس کی پیروی کرنا قرین قیاس نھیں ھے ۔ آپ کو خلیفہ اول کے ان کلمات کے متعلق خوب غور فکر کرنا چاھیے جسے وہ اپنی بیعت کے دوسرے دن اس طرح بیان کر رھے ھیناورعذر خواھی کے بعد کھتے ھیں: میری بیعت ایک قلادہ ھے ۔اللہ اس کے شر اور فتنہ سے بچائے -[19]

وہ ایک اور مقام پر کھتے ھیں: اے لوگو! میں تم پر بادشاہ بنایا گیا ھوں حالانکہ میں تم سے بھتر نھیں ھوں (بھرحال)اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کرنا اور اگر غلط کام کروں تو مجھے راہ راست پر لانا کیونکہ مجھ پر ھر وقت ایک شیطان سوار رھتا ھے جو مجھے راہ راست سے دور رکھتا ھے-[20]

اب سوچنے کی بات یہ ھے کہ حضرت ابوبکر نے تو اپنی شرعی ذمہ داری کاپاس اور لحاظ کیا اور انھوں نے اپنے بعد حضرت عمر کو خلیفہ نامزد کردیا۔ اسی طرح حضرت عمر نے بھی اپنی شرعی ذمہ داری کا خیال رکھا کہ اسے بھی خلیفہ بنانا چاھیے اور اس نے ایک شوری تشکیل دی۔ یہاں تک کہ معاویہ کی بھی یھی رائے تھی کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وآلہ وسلم کی امت کو خلیفہ کے بغیر نہ چھوڑا جائے اور اس نے اپنے بیٹے یزید کوخلیفہ نامزد کردیا۔

توکیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا خلیفہ بنانے کا کوئی خیال نہ تھا ؟کہ وہ بھی اپنی امت کے لئے اس قسم کا اھتمام کرتے ؟ کیا ان کی اتنی بھی ذمہ داری نہ تھی کہ وہ اپنے بعد اپنا خلیفہ نامزد فرماتے؟ یا اللہ تعالی کو بھی اس امت مرحومہ کے متعلق معاویہ یا معاویہ سے پہلے لوگو ں برابر بھی خیال نہ تھا ؟!!!

۲۔حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیھاالسلام کے دروازے پر ھجوم

حضرت علی علیہ السلام اورحضرت فاطمہ سلام اللہ علیھاکے دروازے پر ھجوم کرنا اسکی حرمت کا خیال نہ رکھنا ،دروازے پر لکڑیاں جمع کرنا اور گھر کو جلانے کی دھمکیاں دینا کیا ھے؟ جبکہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیھاکا گھر انبیاء علیھم السلام کے گھروں سے بھی افضل تھا۔ سیوطی در منثور میں سورہ نور کے ذیل میں اللہ تعالی کے اس فرمان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کھتے ھیں :

< فِی بُیُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیهَا اسْمُہُ> [21]

یہ ایسے گھروں میں سے ھے جس کے بارے میں خدا نے حکم دیا ھے کہ ان کی تعظیم کی جائے اس کا نام ان میں لیا جائے .

ابن مردویہ اور بریدہ نے روایت بیان کی ھے کہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نمودار ھوا اور اس نے دریافت کیا:
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون سے گھر ھیں۔
حضرت نے فرمایا:
وہ انبیاء علیھم السلام کے گھر ھیں ۔
حضرت ابوبکر کھڑے ھوئے اور انھوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ گھر جس میں حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیھاالسلام رھتے ھیں کیا یہ بھی انھیں گھروں میں سے ھے؟ حضرت نے جواب میں فرمایا: جی ہاں، بلکہ یہ تو انبیاء کے گھروں سے بھی افضل ھے۔[22]
یہ وہ گھر تھا جہاں روح الامین تشریف لاتے تھے اور ملائکہ کی آمد و رفت ھوتی تھی اور اس گھر کو اللہ تعالی نے رجس سے اسطرح پاک رکھا جس طرح پاک رکھنے کا حق ھے یہ وہ گھر جس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اجازت کے بغیر داخل نہ ھوتے تھے ۔جب اس گھر کی بے حرمتی کی گئی اور یہ بھی نہ دیکھا گیا کہ اس گھر میں کون لوگ موجود ھیں؟ اور یہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی وجہ سے کس قدر غمگین ھیں؟
اس گھر کے اردگرد لکڑیاں جمع کی گئیں اور اس کو جلا دینے کی دھمکیاں دیں گئیں اور اھلبیت علیھم السلام کے ساتھ زیادتی کی گئی وہ اھلبیت جن کی مودت کے واجب ھونے کا اعلان آیت مودت کرتی ھے اور آیت تطھیر جن کی طہارت اور پاکیزگی کا قصیدہ پڑھتی ھے۔

ابن قتیبہ کھتے ھیں کہ خلافت پر قبضہ جمانے والوں نے چند مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا لیکن آپ نے ان کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔

ابن قتیبہ مزیدکھتے ھیں کہ یہ سن کر حضرت عمر کھڑے ہوئے ان کے ساتھ ایک گروہ تھا وہ لوگ جناب فاطمہ زھراء سلام اللہ علیھاکے دروازے پر آئے انھوں نے دق الباب کیا جب جناب سیدہ سلام اللہ علیھا نے ان کی بلند آوازیں سنیں -

تب بی بی فاطمہ زھراء سلام اللہ علےھا بلند آواز سے پکار کر کھتیں ھیں۔ اے میرے بابا، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے بعد ابن خطاب اور ابن ابی قحافہ میرے دروازے پر کس طرح حملہ آور ھورھے ھیں ۔

جب لوگوں نے جناب سیدہ کے رونے کی آواز سنی تو ان میں سے بعض روتے ھوئے دروازے سے ہٹ گئے ،قریب تھا کہ ان کا دل اس دردناک آواز کو سن کر پھٹ جائے لیکن عمر اور ایک گروہ وہاں موجود رھاانھوں نے حضرت علی علیہ السلام کو گھر سے نکالا اور ابوبکر کے پاس لے آئے اور ان سے کھنے لگے کہ ابوبکر کی بیعت کرو۔

حضرت نے فرمایا اگر میں اس کی بیعت نہ کروں تو پھر؟

وہ کھنے لگے: خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نھیں ھم آپ(ع) کی گردن اتار لیں گے -[23]

ایک اور روایت میں ابن قتیبہ بیان کرتے ھیں کہ حضرت ابوبکر نے ان

لوگوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا جنھوں نے اس کی بیعت کرنے سے انکار کیا تھا اور یہ لوگ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو ان کی طرف بھیجا حضرت عمر گئے اور اس نے ان سے بیعت کرنے کا مطالبہ کیا وہ لوگ حضرت علی علیہ السلام کے گھر موجود
تھے انھوں نے گھر سے باھر نکلنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر نے لکڑیاں لانے کے لئے کھااور کھنے لگا :
والذي نفس عمر بيده لتخرُجن أولأحرقنها علىٰ مَن فيها فقيل له يا أبا حفص اِنّ فيها فاطمہ فقال واِن .
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ھے اگر یہ لوگ باھر نہ نکلے تو میں اس گھر کو گھر والونسمیت جلا کر راکھ کر دوں گا۔ کسی نے اس سے کھا: اے ابو حفص جا نتے ھو کہ اس گھر میں تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیھا موجود ھیں ، وہ کھنے لگا تو ھوتی رھیں ۔جناب فاطمہ سلام اللہ علیھا فرماتی ھیں تم میں سے جو بھی بری نیت لے کر میرے دروازے پر آیا ھے میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نھیں ھے۔[24]
حق کی جستجو کرنے والے قاری محترم آپ نے ملاحظہ کیا کہ کس کس طرح لوگوں نے رفتار گفتار اور عمل کے میدان میں حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل اور ان کی رفتار گفتار سے انحراف کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آل پاک کے ساتھ کیسا سلوک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنے کو کھااور ان لوگوں نے ان کے ساتھ کیا کیا؟

فدک کا غصب کرنا

فدک جناب فاطمہ زھراء سلام اللہ علیھا کا حق تھا۔ لیکن ان لوگوں نے بی بی (ع)کے اس حق کو غصب کرلیا۔بی بی (ع)نے یہ دعوی کیا تھا کہ یہ میری میراث ھے۔ لیکن اس دعوی کو انھوں نے رد کردیا اور جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور جناب ام ایمن کی گواھیوں کو جھٹلادیا ۔ علامہ امام شرف الدین کھتے ھیں کہ فدک کے متعلق حاکم کا اتنا علم ھی کافی تھا کہ یہ مدعی(فاطمہ) تقدیس کی معراج پر فائز ھے اور تقدس میں وہ جناب مریم(ع) بنت بن عمران (ع)کی ھم پلہ ھے بلکہ ان سے بھی افضل ھے ۔جناب زھرا(ع)ء جناب مریم (ع)جناب خدیجہ(ع) جناب آسیہ (ع)اھل جنت کی عورتوں سے افضل ھیں ۔جس طرح اللہ تعالی نے اپنی واجب نمازوں میں اپنے بندوں پر شہادتین پڑھنا واجب قرار دیا ھے اسی طرح ان پر درود سلام بھیجنا بھی واجب قرار دیا ھے اور یہ بی بی(ع) ان ھستیوں میں سے ھے جن پر نماز میں درود بھیجنا واجب قرار دیا گیا ھے -[25]
شیخ ابن عربی کھتے ھیں جیسا کہ ابن حجر کی کتاب صواعق المحرقہ وغیرہ میں بھی موجود ھے -

رایتُ ولائي آل طہ فریضةً
علیٰ رغم أھل البعد یُورثني القُربیٰ

فما طلب الرحمن أجراً علیٰ الھدیٰ
بتبلیغہِ اِلاّ المودۃَ في القربیٰ

میں سمجھتا ھوں کہ آل طہ کی ولایت واجب ھے ۔قرابت دار ھی وراثت کے حق دار ھوتے ھیں۔ اگرچہ بعض لوگوننے ان کے اس حق کو نظر انداز کیا ھے۔ خداوند عالم نے صرف محبت اھلبیت ھی کو اجر رسالت و تبلیغ ھدایت کے عوض قرار دیا ھے۔

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام حضرت ابوبکر سے کھتے ھیں:

اے ابوبکر کیا تم نے اللہ کی کتاب کو پڑھا ھے ۔

وہ کھنے لگے جی ہاں۔

آپ (ع)نے فرمایا مجھے یہ بتاؤ کہ اللہ تعالی کا یہ فرمان کس کی شان میں نازل ھواھے :

< إِنَّمَا یُرِیدُ اللهُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمْ الرِّجْسَ أَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیرًا>۔ [26]

اے اھلبیت اللہ فقط یہ چاھتا ھے کہ آپ اھلبیت (ع) سے ھر قسم کی گندگی اور رجس کو دور رکھے اور ایسا پاک رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق ھے ۔

یہ آیت ھماری شان میں نازل ھوئی ھے یا ھمارے علاوہ کسی اور کی شان میں نازل ھوئی ھے؟

وہ کھنے لگا کہ یقینا آپ(ع) کی شان میں نازل ھوئی ھے۔

حضرت نے فرمایا اچھا یہ بتاؤ اگر چند لوگ گواھی دیں کہ جناب سیدہ فاطمہ

سلام اللہ علیھا نے فلاں غلط کام کیا ھے تو تم کیا کروگے ؟

وہ کھنے لگے میں ان پر اس طرح حد جاری کروں گا جس طرح میں تمام مسلمان عورتوں پر حد جاری کرتا ھوں ۔حضرت نے فرمایا تو پھر اس وقت تو اللہ کے نزدیک کافروں کے ساتھ محسوب ھوگا۔

وہ کھنے لگا کیوں ؟

حضرت نے فرمایا چونکہ اللہ نے اس کی طہارت کی گواھی دی ھے اور تو نے اس کی گواھی کو جھٹلادیا ھے اور اس کے عوض لوگوں کی گواھی کو قبول کیا ھے تم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو جھٹلا دیا ھے اور ایک اعرابی کی گواھی کو قبول کیا ھے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول نے فدک جناب سیدہ کو عطافرمایا ھے اور تم نے جناب سیدہ سے اس کو چھین لیا ھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

البیّنة علیٰ المدعي والیمین علیٰ المدّعٰی علیہ ۔

گواہ اور بینہ پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ھے اور مدعی علیہ پر قسم ھے -[27]

استاد محمود ابو ریہّ مصری المعاصر کھتے ھیں کہ اس مقام پر ضروری ھے کہ ھم اس بات کی وضاحت کریں کہ جناب فاطمہ صلوات اللہ علیھا کے ساتھ آپ(ع) کے والد محترم کی میراث کے حوالے سے حضرت ابوبکر نے جو رویہّ اختیار کیا ھے ھمیں کھل کر اس کی وضاحت کرنی چاھیے۔ اس

سلسلے میں وہ کھتے ھیں کہ اولاً تو ھم اس حدیث کو مانتے نھیں جو انھوں نے گھڑی ھے۔ اورثانیاً اگر ھم اس کو تسلیم بھی کر لیں تو یہ خبر واحد ظنی ھے اور خبر واحد ظنی، کتاب قطعی(قرآن) کے لئے کس طرح مخصص بن سکتی ھے ؟

ثالثاً اگر یہ سچ ھے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ھم وراثت نھیں چھوڑا کرتے(جبکہ اس خبر کے عموم کی تخصیص بھی نھیں ھے) تو اس وقت حضرت ابوبکر کے لئے بھترین موقع تھا کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا کے والد محترم حضرت رسول اکرم(ص) کی چھوڑی ھوئی تمام میراث پر قبضہ جما لیتے۔

فقط خاص طور پر فدک پر ھی قبضہ کیوں کیا اور اس کو مخصص بنا کر اس حدیث کی تخصیص کیوں کی ھے؟ جبکہ فدک جناب سیدہ سلام اللہ علیھا کا وہ حق تھا جس میں کسی کو کسی قسم کا اشکال نھیں ھے۔

اس کی تخصیص تو فقط زبیر بن عوام اور محمد بن مسلمہ وغیرہ نے کی ھے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متروکات میں سے فدک ھی وہ ھے جس سے ابوبکر نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیھا کو روک دیا تھا، اگر فدک واقعا کسی کی میراث نھیں بن سکتا تھا تو خلیفہ عثمان کبھی بھی مروان کو اس کے کچھ حصے کا مالک نہ بناتا -[28]

ابن ابی حدید نے بعض بزرگوں سے ایک روایت نقل کی ھے جس کا مضمون یہ ھے کہ ان دونوں خلفاء نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دختر کے ساتھ ان کی وفات کے بعد جو رویہّ اپنایا، ھمیں اس پر سخت تعجب ھوتا ھے!!

آخر میں کھتے ھیں :

وقد کان الأجلّ أن یمنعھما التکرُّم عما ارتکباہ من بنت رسول اللہ فضلاً عن الدین۔

اور اس سے بڑھ کر کہ انھوں نے بنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکرام تک نہ کیا چہ جائیکہ وہ بی بی(ع) کا حق ادا کرتے۔

اس کے ذیل میں ابن حدید کھتے ھیں کہ اس بات کا کوئی شخص بھی جواب نھیں دے سکتاھے -[29]

صاحب فدک فی التاریخ میں ایک مطلب کو بیان کرتے ھیں کہ اگر خلیفہ کا موقف درست تھا اور یہ بھی مان لیتے ھیں کہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد بھی فرمایا تھا ھم انبیاء وراثت نھیں چھوڑا کرتے اور جو کچھ ھم چھوڑ جاتے ھیں وہ صدقہ ھوتا ھے تو پھر حضرت عمر نے خلیفہ کے فرمان کو کیوں مھمل قراردیا اور پس پشت ڈال کر فدک کو جناب عباس اور جناب علی (ع) کے سپرد کردیا؟

فدک کو ان دونوں کے سپرد کرنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ فدک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث تھی اور یہ کام انھوں نے اپنی خلافت کے دوران انجام دیا تھا۔[30]

قارئین کرام !آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اللہ تعالی اور اس کی شریعت نے اهل بیت علیهم السلام سے متعلق مودت کا حکم دیا تھا اور وہ ان سے کس طرح روگردان هو گئے ۔
حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا :
المرء یحفظ فی ولدہ .
کسی شخص کی عزت و اکرام اس کی اولاد کی عزت و حفاظت کے ساتھ هوتی هے۔
جیسا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث ثقلین میں ارشاد فرمایا هے (جس کا تذکرہ پهلے هو چکا هے)
فانظروا کیف تخلفونني فیهما۔
میں دیکھ رهاهوں کہ تم ان دونوں گراں قدر چیزوں میں کس طرح میری مخالفت کررهے هو۔

۴۔نظریاتی اور اعتقادی بنیاد کو کھوکھلا کرنا

یہ لوگ نظریاتی اور اعتقادی بنیادوں کو مهمل قرار دے کر فقط فتوحات کی طرف متوجہ هو گئے اور محرمات خدا میں ظلم و تعدی کرنے لگے جیسا کہ جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک بن نویرہ اور ان جیسے دوسرے افراد کو قتل کرنا ان کے ظلم کا واضح ثبوت هے۔ اس جلیل القدر صحابی کو خالد بن ولید نے بڑی بے دردی کے ساتھ قتل کیا جب کہ وہ جانتا تھا کہ وہ مسلمان هیں نمازیں پڑھتے هیں شهادتین پر ایمان

رکھتے ھیں۔

یعقوبی اپنی تاریخ میں لکھتے ھیں کہ مالک بن نویرہ کو خالد بن ولےد کے پاس لایا گیا اس کے پیچھے پیچھے اس کی بیوی بھی آگئی جب خالد نے اسے دیکھا تو اس پر فریفتہ ھوگیا۔

خالد کھنے لگا خدا کی قسم میں تجھے قتل کردوں گا اور تلوار کے ذریعہ اس نے مالک بن نوےرہ کی گردن اڑادی اور اس کی بیوی کے ساتھ شادی کرلی۔بلکہ اس سے زنا کیا۔

ابو قتادہ نے حضرت ابوبکر کو اس کی اطلاع دی اس نے فقط اس کی قیدی بیوی کو خالد کے چنگل سے آزاد کروادیا، جبکہ مالک بن نوےرہ مسلمان تھا اور اسلام کی حالت میں قتل ھوا تھا ،اس کے متعلق حضرت ابوبکرنے خالد کو کچھ بھی نہ کہا۔[31]

خمس میں ذوی القربی کا حصہ ختم کرنا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد خمس سے قریبی رشتہ داروں کا حصہ ختم کردیا گیا جبکہ قرآن مجید میں خمس میں ذوی القربی کے حصے کے متعلق نص موجود ھے ۔ ارشاد رب العزت ھوتا ھے :

< وَاعْلَمُوْا أَ نَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیءٍ فَاِنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِیْ الْقُرْبیٰ وَالْیَتَامیٰ وَالْمَسَاکِیْنِ َوابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ کُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰہِ وَمَا أَ نْزَلْنَا عَلیٰ عِبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اِلْتَقَیٰ الْجَمْعَانِ وَاللّٰہُ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرٌ۔> [32]

اور یہ جان لو جب کسی طرح کی غنیمت تمہارے ہاتھ آئے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا ھے (اور رسول کے)قرابت داروں،یتیموں، مسکینوں،اور مسافروں کا حق ھے اگر تم اللہ پر ایمان لائے ھو اور اس پر جو ھم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن نازل کی تھی جس دن دوگروہ آمنے سامنے آگئے اور اللہ تعالی ھر چیز پر قدرت رکھنے والا ھے ۔ چنا نچہ تمام مسلمانوں کااجماع ھے کہ خمس میں سے ایک حصہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص تھا اور ایک علیحدہ حصہ آپ(ص) کے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ مخصوص تھا اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ھوئی حتی کہ اللہ تعالی نے آپ(ص) کو اپنی بارگاہ میں بلالیا۔

لیکن آپ(ص) کی وفات کے بعد خلافت پر مسلط ھونے والے اصحاب رسول نے خمس میں سے بنی ھاشم کا حصہ ختم کردیا اور انھیں دوسرے لوگوں کے برابر سمجھنے لگے اور انھیں دوسری یتیم عورتوں ،مسکینوں اور مسافروں کی صفوں میں شامل کردیا ۔ [33]

یہ آیت مبارکہ منسوخ بھی نھیں ھوئی ھے اور جیسا کہ پھلے گزر چکا ھے کہ۔

حلال محمد حلال الی یوم القیامۃوحرامہ حرام الی یوم القیامۃ ۔

حلال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک کے لئے حلال اور حرام محمد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک کے لئے حرام ھے۔ جب اس طرح ھے تو پھر خمس میں سے ذوی القربی کا حصہ کیوں ساقط کیا گیا !!!؟

۶۔متعہ الحج کا ختم کرنا

ارشاد رب العزت ھے:

< فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنْ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْکَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ ذَلِکَ لِمَنْ لَمْ يَکُنْ أَہْلُہُ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ >۔ [34]

جو شخص حج تمتع کا عمرہ کرے تو اسے جو قربانی میسر آئے وہ کرنا ھوگی اور جس کے لئے قربانی کرنا ناممکن ھو تو اسے تین روزے حج کے زمانہ میں اور سات روزے جب وہ حج سے واپس آئے (رکھنے ھوں گے)اس طرح یہ دس دن پورے ھو جائیں گے یہ حکم اس شخص کے لئے ھے جو مسجد الحرام (مکہ) کے باشندہ نہ ھوں ۔

عمرہ تمتع کی حج کے ساتھ صفت بیان کرنے کا مطلب یہ ھے کہ حج کے مھینوں میں کسی ایک میقات سے احرام باندھنا ھوتا ھے پھر مکہ میں خانہ کعبہ کے طواف کے لئے داخل ھونا ھوتا ھے‘ اور نماز ادا کر نی پڑتی ھے ‘ اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنی ھوتی ھے اور پھر بال کٹواتے ھیں اس وقت احرام باندھنے کی وجہ سے جو کچھ حرام تھا وہ سب حلال ھو جائے گا۔ پھر اسی حالت پر باقی رھے اور اسی سال حج کے لئے

ایک اور احرام باندھ کر عرفات کی طرف نکل جائے وہاں سے مشعر الحرام میں اعمال کے اختتام تک ٹھہرے۔ یھی عمرہ تمتع الی الحج ھے۔ اللہ تعالی نے جو ارشاد فرمایا ھے : فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَج ۔

اس سے مراد یہ ھے کہ جو اس میں متعہ اور لذت پائی جاتی ھے احرام کے محرمات وغیرہ (دونوں احراموں کی مدت کے درمیان) مباح ھوگئے ھیں۔ اب محرم اور غیر محرم میں کسی قسم کا فرق نھیں ھے۔ یہاں تک کہ اپنی بیویوں کو لمس بھی کر سکتا ھے۔ یھی قرآن کی شریعت ھے لیکن حکومت پر مسلط اور قابض بعض اصحاب نے اس کی مخالفت کی ۔احمد بن حنبل ابو موسی سے روایت بیان کرتے ھیں کہ ابوموسی نے متعہ کا فتوی دیا ایک شخص کھنے لگا تیرے بعض فتوے عجیب ھیں کیا تم نھیں جانتے امیر نے اس کے متعلق کیا کچھ نھیں کھاھے۔ ابو موسی کھتا ھے کہ میں حضرت عمر کے پاس گیا اور اس سے پوچھا تو حضرت عمر کھنے لگے جیسا کہ تو جانتا ھے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب نے متعہ کیا لیکن میں اسے ناپسند کرتا ھوں -[35]

ابی نضرہ حضرت جابر رضی اللہ سے روایت بیان کرتے ھیں کہ جابر نے کھاابن زبیر تو متعہ سے روکتا ھے لیکن ابن عباس متعہ کرنے کے لئے کھتے ھیں، راوی کھتا ھے کہ ھمارے سامنے یہ سیرت موجود ھے کہ ھم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے زمانے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں متعہ کرتے تھے۔

جب عمر خلیفہ بنے تو انھوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اس میں انھوں نے کھابے شک رسول اللہ ھی رسول ھیں اور قرآن یھی قرآن ھے ان دونوں نے متعہ کی اجازت دی تھی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اسی پر عمل بھی ھوتا رھالیکن میں تمھیں ان دونوں سے منع کررھاھوں اور جو شخص متعہ کرے گا، میں اسے سزا دوں گا۔ ان دونوں میں ایک متعہ النساء ھے۔ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہ لایا جائے جس نے معینہ مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کیا ھو میں اسے پتھروں میں چھپا دوں گا (یعنی سنگسار کردوں گا)اور دوسرا متعہ الحج ھے [36] ۔

بالفاظ دیگر خلیفہ یہ کھنا چاھتے ھیں کہ خدا کا حکم ھے (کہ اس نے اسے جائز قرار دیا ھے) اور میرا یہ حکم ھے (کہ میں اسے ناجائز قرار دیتا ھوں)۔اس سے بڑھ کر (اللہ کے فرمان کی مخالفت کرنے میں)اور بڑا اعتراف کونسا ھوگا اوراس سے بڑی اور کیا جسارت ھو گی !!!۔

۷۔مولفہ قلوب کا حصہ ختم کرنا

اللہ رب العزت کا فرمان ھے: [37]

صدقات تو فقط محتاجوں ،مسکینوں اور صدقات وصول کرنے والوں اور ان

لوگوں کا حق ھے جن کی قلبی تالیف منظور ھو نیز غلام آزاد کرنے اور قرض داروں کا قرض ادا کرنے کے لئے اور راہ خدا میں (مجاھدین کی تیاری)اور مسافروں کی امداد میں صرف کیا جائے اور یہ اللہ کی طرف سے مقرر ھو چکا ھے اور اللہ صاحب علم وحکمت ھے۔
آیت واضح طور پر یہ بتاتی ھے کہ صدقات مندرجہ بالا اصناف میں سے ھر اک صنف کا حصہ ھے۔ اور سیرت مستمرہ بھی یھی رھی ھے ۔لیکن جب حضرت ابوبکر خلیفہ بنے تو مؤلفة القلوب اس کے پاس آئے تا کہ اس سے اپنا حصہ وصول کریں۔ جس طرح یہ لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مؤلفة القلوب کے عنوان سے وصول کرنے کی عادت بنا چکے تھے۔ حضرت ابوبکر نے انھیں ان کا حصہ لکھ دیا وہ لوگ یہ خط حضرت عمر کے پاس لےکر گئے تا کہ اس سے اپنا حصہ وصول کریں ۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کے خط کو پھاڑ دیا اور ان لوگوں سے کہا: ھمیں تمہاری کوئی ضرورت نھیں ھے اللہ نے ھی اسلام کو عزت دی ھے اور وہ تم لوگوں سے بے نیاز ھے اگر تم اسلام لے آؤ تو ٹھیک ھے وگرنہ ھمارے اور تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی۔
وہ لوگ حضرت عمر کی اس جسارت کو دیکھ کر حضرت ابوبکر کے پاس گئے اور ساراقصہ بیان کرنے کے بعد کہا: کیا آپ خلیفہ ھیں یا وہ خلیفہ ھے۔ حضرت ابوبکر کھتے ھیں انشاء اللہ وھی خلیفہ ھیں جو کچھ حضرت عمر نے فیصلہ کیا تھا اسی کے مطابق عمل کیا اور انھیں کچھ بھی نہ دیا -[38]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس آیت کریمہ پر امت اسلامیہ کا اجماع ھے کہ یہ آیت منسوخ نہیں ھوئی لہٰذا خلیفہ کے لئے یہ کس طرح جائز ھے کہ وہ کتاب وسنت کی مخالفت کرے اورقرآن وسنت کے مقابلہ میں صرف اپنی رائے پر عمل کرے!!!

جب جناب سیدہ فاطمہ الزھرہ سلام اللہ علیھا نے اپنے والد محترم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث کا مطالبہ کیا تو حضرت ابوبکر کھنے لگے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے کہ ھم انبیاء وراثت نہیں چھوڑا کرتے اور جو چیز ھم چھوڑ کر جاتے ھیں وہ صدقہ ھوتا ھے۔

اس کے بعد کھتے ھیں خدا کی قسم میں ھر اس کام کو ضرور انجام دوں گا جسے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انجام دیتے ھوئے دیکھا ھے۔ انشاء اللہ تعالی۔[39]

جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤلفة القلوب کو ان کا حصہ دیتے تھے تو حضرت ابوبکر نے ان کا حصہ کیونختم کیا !!؟

۸۔اذان واقامت سے حی علی خیر العمل کا نکالنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں،حی علی خیر العمل اذان واقامت کا جز تھا۔ لیکن انھوں نے اللہ تعالی کے اس حکم کو اذان واقامت سے نکال دیا۔

امام مالک اپنی کتاب موطہ ابن مالک میں بیان کرتے ھیں کہ مؤذن حضرت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عمر ابن خطاب کے پاس آیا تا کہ اسے نماز صبح کی اطلاع دے لیکن اس نے حضرت عمر کو سویا ہوا پایا تواس نے یہ جملہ کہا:

الصلوٰۃُ خیرٌ من النوم ۔

نماز نیند سے بھتر ھے۔

اس کے بعد حضرت عمر نے اس کو حکم دیا کہ صبح کی اذان میں اس جملے کا اضافہ کردیا جائے ۔ [40]

زرقانی موطا ابن مالک کی شرح بیان کرتے ہوئے حضرت عمر کی روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت عمر نے مؤذن سے کھانماز فجر کی اذان میں جب تم

(حی علی الفلاح)پر پهنچو تو تم(الصلوٰۃُ خیرٌ من النوم ۔)کا اضافہ کردینا ۔ [41]

۹۔بیت المال کی تقسیم میں سیرت نبی(ص) سے انحراف

حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ سیرت تھی کہ عطیات کو فوراً تقسیم کردیتے تھے اور تمام مسلمانوں کے درمیان مال غنےمت برابر برابر تقسیم فرماتے تھے۔

خواہ کو ئی عرب ھو یا غیر عرب مہاجر ھو یا انصار سب کو برابر کا حصہ ملتا تھا۔لیکن(آپ (ص)کی وفات کے بعد)اموال کی تقسیم مینکافی فرق کر دیا گیا۔

خصوصاً حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی خلافت کے دور میں تو اس تقسیم میں بہت زیادہ فرق ہونے لگا،مثلاً کسی کو۳ ہزارکسی کو۴ ہزار کسی کو۵ ہزاریہاں تک کہ کسی کو۱۲ہزارتک دیا جانے لگا جب کہ عوام الناس اور فقراء کو ۲ہزار (۲۰۰۰)ملتا تھا ۔

خلیفہ ثالث کے دور میں تو کوئی حساب کتاب ھی نہ تھا اس کا جتنا جی چاھتا اتنا مال دے دیتا۔ اس نے اپنے خاندان کے قریبی رشتہ داروں کو عوام الناس پر مسلط کردیا ،گورنری اور دیگر حکومتی عھدوں کو فقط اپنے خاندان میں ھی منحصر کردیا تھا۔ [42]

حضرت عثمان نے اپنے چچا حکم بن ابی عاص کو صدقات میں سے کثیر رقم قرابت داری کی وجہ سے عنایت کی حالانکہ حضرت رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے اسے مدینہ سے نکال دیا تھا (اسی وجہ سے اسے طرید النبی(نبی کا نکالا ھوا)کھاجاتا ھے)۔ [43]

بلازری اپنی کتاب انساب میں روایت بیان کرتے ھینکہ اسے دیئے جانے والے صدقات کی مالیت تین لاکھ درھم تھی جب یہ واپس آگیا تو عثمان نے صدقات کی یہ رقم اپنے چچا حکم کو ھدیہ کر دیا۔[44]

حضرت عثمان نے اپنے چچا زاد اور اپنی بیٹی ام ابان کے شوھر مروان بن حکم بن ابی عاص کو افریقہ سے حاصل ہونے والے غنائم کا خمس دے دیا جبکہ ان کی مالیت پانچ ملاکھ دینار تھی۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس وقت عبدالرحمن بن حنبل الجمعی الکندی شاعر نے خلیفہ کو مخاطب کر کے یہ اشعار کہے:

دعوتْ اللعینَ [45] فأدنےتہُ خلافا لسنۃمن قد مضیٰ

وأعطیتُ مروانَ خُمس الَعبا دظلما لھم وحمیتُ الحمیٰ

تونے اپنے لعےن چچا کو بلا کرمال و دولت سے نوازا جبکہ اس کو بلانا تم سے پھلے والے لوگوں کی سنت اور سیرت کے خلاف تھا اور تو نے رشتہ داری کی وجہ سے اسے خمس دے کر دوسرے لوگوں پر ظلم کیا۔ [46]

غنائم کی تقسیم کے حوالہ سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور سیرت یہ تھی کہ اللہ کے لئے پانچواں حصہ اور باقی چار حصے لشکر والوں کے لئے ھوتے اور اس سلسلہ میں کسی کو کسی دوسرے پر کوئی برتری حاصل نھیں تھی۔

اپنی طرف سے کسی کے حصے میں اضافہ نھیں کیا کرتے تھے اور اگر کوئی زیادہ کا مطالبہ کرتا تو اس سے کھتے تھے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نھیں ھو۔ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مال غنیمت لایا جاتا آپ اسے اسی دن تقسیم فرما دیتے اور اھل جنگ کو دوحصے اور باقی عربوں میں ایک حصہ بانٹا جاتا۔ [47]

مندرجہ بالا مطلب کی روشنی میں صحابہ کرام خلیفہ ثانی سے راضی نہ تھے کیونکہ مال کی تقسیم کے حوالہ سے یہ بعض لوگوں کو دوسروں پر ترجیح دیتے تھے جس کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت ھوتی اسے معتبر قرار

دیتے جیسا کہ وہ حضرت نبی خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیگمات اور امہات مومنین کو دوسر ی عورتوں پرترجیح دیتے تھے اسی طرح بدری کو غیر بدری پر مہاجرین کو انصار پر اور مجاهدین کو گھر بیٹھنے والے پر وہ ترجیح دیتے تھے -[48]

غلط تقسیم اور مالی تفاوت کی وجہ سے طبعی تفاوت بھی پیدا ھوگیا تھا اور انھوں نے اسلام کے خلاف چلنے کا فیصلہ کرلیا تھااور خلیفہ ثالث کے زمانہ میں تو یہ لوگ خاص طور پر زمانہ جا ھلیت کی طرف پلٹ گئے اس وقت غالب اور مغلوب طبقات پیدا ھوگئے ۔ جب ساری حکومت بنی امیہ کے ہاتھوں میں چلی گئی تو ایسا معلوم ھوتا تھا کہ یہ بوستان فقط قریش کے لئے ھے اور ان کے علاوہ کسی کو اس میں داخل ھونے کاکوئی حق نہیں ھے۔ یہ انحراف قرآن کی روشنی میں شجر ملعونہ کی شکل میں ظاھر ھوا اس کے بعد لوگ غلام بن گئے اور قرآن مجید میں موجود شجرہ ملعونہ کا ثمرہ یزید بن معاویہ اور اس جیسے دوسرے لوگ تھے ۔

اگرحضرت علی علیہ السلام کو حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد خلافت مل جاتی اور تا حیات آپ کے پاس رھتی اور آپ کی شہادت کے بعد یہ خلافت،امین، طاھر اور نیک لوگوں اور اپنے سچے وارثوں کی طرف منتقل ھوتی رھتی اور اس کے وارث صحیح معنی میں ائمہ ھدی علیھم السلام قرار پاتے تو دنیا کے سامنے اسلام درست تابناک اور روشن چھرے کے ساتھ ظاھر ھوتا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جبکہ حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بہت کم مدت کے لئے تھی اور آپ کو خلافت اس زمانہ میں ملی جس میں طبعی تفاوت اپنی انتھاء کو پھنچ چکے تھے کمزور لوگ مغلوب بنا لئے گئے تھے ھلاکت میں ڈالنے والی جنگوں کی وجہ سے ھر طرف وحشت ھی وحشت تھی۔
ان سپاہ سالاروں اور ان کی فتوحات پر ترقیاں اور انعامات دئیے جارھے تھے جبکہ اسلام کے صحیح وارثوں اور حقےقی امین لوگوں کو پس پشت ڈال دیا گیا جبکہ ان کے علم وعدالت سے لوگوں کی مشکلات کو حل کیا جاسکتا تھا اور یہ ھستیاں لوگوں کو آزادزندگی بسر کرنے کے وسائل فراھم کرسکتیں تھیں۔[49]

۱۰۔حکم بن ابی العاص کو مدینہ واپس بلانا

خلےفہ ثالث کے چچاحکم بن ابی العاص کو مدینہ واپس بلایا گیا حالانکہ اس کو حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے نکال دیا تھا اور اس پر لعنت کی تھی ۔
عجےب بات ھے کہ خلیفہ ثانی نے اللہ تعالی اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعتہ الحج اور متعة النساء جیسے احکام پر لوگوں کو عمل کرنے سے منع کر دیا حا لانکہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ان پر عمل کیا جاتا تھا، یہ تو تھے حضرت ثانی جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول(ص)کی اس طرح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مخالفت کی۔

جہاں تک حضرت ثالث کا تعلق تھا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو کسی اور انداز میں ٹھکراتے ہوئے اپنی خواھش پر عمل کرتے ھیں اور اسے مدینہ واپس لاتے ھیں جسے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے نکال دیا تھا اور اس پر لعنت کی تھی۔ بلاذری اپنی کتاب انساب میں کھتے ھیں زمانہ جاھلیت میں حکم بن الی العاص حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوسی تھا اور اسلام کا جانی دشمن تھافتح مکہ کے بعد مدینہ آیا اور اس نے مجبور ھو کر اسلام قبول کیاحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو یہ ملعون آپ کی نقلیں اتارتا اور ناک منہ چڑھاتا تھا۔ جب حضرت نماز پڑھتے تو تو یہ پیچھے کھڑے ھو کر انگلیوں سے اشارے کرتا تھا حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی بد تمیزی سے مطلع کیا گیا اس وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی بےگم کے حجرہ میں تشریف فرما تھے آپ باھر تشریف لا ئے ۔اور فرمایا یہ لعین قابل معافی نھیں ھے اسے اور اس کے بےٹے کو یہاں نہ رھنے دیا جائے۔ اصحاب نے ان دونوں کو طائف کی طرف نکال دیا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد تو حضرت عثمان نے حضرت ابو بکر سے اس سلسلے میں بات کی اور اسے واپس بلانے کی درخواست کی حضرت ابو بکر نے یہ جملے کھتے ھوئے حکم ابن

ابی العاص کو واپس لانے سے انکار کر دیا۔ اور کھامیں طرےد رسول اللہ کو واپس نھیں لا سکتا۔
اس کے بعد حضرت عمر خلیفہ بنے تو حضرت عثمان نے اسے واپس لانے کے لئے کھاتو حضرت عمر نے بھی حضرت ابو بکر والی بات دھرائی اور اسے واپس لانے سے انکار کر دیا لیکن جب حضرت عثمان خود خلیفہ بنے تو اسے واپس مدینہ لے آئے۔ میں نے بذات خود حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق بات کی تھی اور اسے واپس لانے کی درخواست کی تھی تو انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ ان کو واپس بلا لیا جائے گا لیکن اس سے پھلے آپ کی روح مالک حقےقی کی طرف پرواز کر گئی اور مسلمانوں نے انھینمدینہ واپس بلانے سے انکار کر دیا ۔ [50]
حاکم اپنی کتاب مستدرک میں لکھتے ھیں کہ حکم ابن ابی العاص نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت طلب کی حضرت نے اس کی آواز کو پھچان لیا اور فرمایا: کیا اسے اجازت دی جائے جس پر اور جو اس کے صلب میں موجود ھیں (اس پر)(مومنین کے علاوہ) اللہ نے لعنت کی ھے وہ اوراسکی اولاد فرےبی اور مکار ھیں دنیا میں ان سب پر لعنت ھے اور آخرت میں بھی ان کاکوئی حصہ نھیں ھوگا۔[51]

حکم بن ابی العاص قرآن کی نظر میں

ابن ابی حاتم روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم ارشاد فرماتے ھیں کہ میں نے حکم بن ابی العاص کے بےٹے کو بندروں کی طرح دےکھا اللہ تعالی نے اس کے بارے میں فرمایا : [52]

جیسے آپ نے دےکھا ھے وہ ھم نے اس لئے دکھا یا ھے کہ وہ لوگوں کے درمیان فتنہ ھے اور قرآن میں وہ شجرہ ملعونہ ھے [53]

ابن ابی حاتم ،ابن مردویہ ، نسائی اور حاکم نے عبداللہ سے روایت صحیحہ بیان کی ھے کہ جب مروان خطبہ دے رھاتھا تو اس وقت میں مسجد میں موجو د تھا وہ کھنے لگا اللہ تعالی نے امیر المومنین ےعنی معاویہ کو ےزید کے متعلق ایک خوبصورت خواب دکھایا کہ وہ اپنے بعد اس (ملعون)کو خلیفہ بناجائے جس طرح ابو بکر نے حضرت عمر کو خلیفہ منتخب کیا۔ عبدالرحمن بن ابو بکر کھنے لگے:

اے چوڑی باچھوں والے یہ کیا بات ھے خدا کی قسم حضرت ابو بکر نے اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ منتخب نہ کیا اور اسی طرح اپنے خاندان میں بھی کسی کو خلیفہ نہ بنایا تھا ۔لہٰذا معاویہ کو بھی نھیں چاھےے تھا کہ وہ اپنے بےٹے کو خلافت کے لئے منتخب کرے جبکہ یہ سب کچھ اس نے اپنے بےٹے پرلطف و کرم کیا ھے۔

مروان نے کھاکیا اس طرح کھنے سے تو اپنے والدین کو برا بھلا نھیں کہہ رہا؟عبد الرحمن نے کہاکیا تو ابن لعین نھیں ھے کیا تیرے باپ پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت نھینکی تھی؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب حضرت عائشہ نے یہ سنا تو مروان سے کھنے لگیں مراون تو عبدالرحمن کے ساتھ اس طرح کی باتیں کرتاھے یہ(مندرجہ ذیل)آیت عبدالرحمن کے بارے میں نازل نہیں ھوئی بلکہ تیرے باپ کے بارے میں نازل ھوئی ھے اللہ نے فرمایا :

< وَلاَتُطِعْ کُلَّ حَلاَّفٍ مَہِینٍ ۔ ہَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِیمٍ>[54]

اور کسی ایسے شخص کی بات تسلیم نہ کرنا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل خیال، عےب جو اور چغلخور ھو -[55]

جناب ابو ذرحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتے ھیں کہ ابی العاص کے بےٹوں نے تےس (۳۰)افراد کے ساتھ اللہ کے مال کو لوٹا اللہ کے بندوں کو غلام بنا کر ان کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا اور اللہ کا دین اختیار کر کے اس کو خراب کرنے کی کوشش کی۔ حلام بن جفال کھتا ھے کہ جب لوگوں نے ابوذر کی اس بات کو تسلیم نہ کیا توحضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے گواھی دی کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ھے آپ نے فرمایا : ما اظلت الخضراء ولا اقلت الخبراء علی ذی لھجہ اصدق من ابی ذر۔ نیل گوں آسمان کے سایہ میں اور زمےن کے اوپر کوئی اےسا شخص نہیں جو حضرت ابوذر سے زیادہ سچا ھو (ےعنی ابوذر سب سے زیادہ سچے ھیں)

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں یہ بھی گواھی دیتا ھوں کہ یہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ھے ۔
بھرحال آپ لوگ غور فرمائیں یہ حکم ابن ابی العاص کاواضح و روشن چھرہ ھے، اسے شھر سے نکالا گیا تھااور یہ خلےفہ ثالث کا چچا تھا۔
علامہ امینیش اپنی کتاب الغدیر میں ارشاد فرماتے ھیں:
ھمارے ذھن میں یہ سوالات ابھرتے ھیں کہ ھم خلیفہ سے پوچھیں کہ (جس لعین کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے نکال دیا تھا اس کے بارے میں آپ کو بھی تو معلوم تھا)اور قرآن مجےد کی آیت بھی اس کی مذمت میں نازل ھو ئی ھے اور اس طرح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کا بھی علم ھے کہ حضور نے اس پر اور اسکی پوری نسل پر لعنت کی ھے(مگر جو اس کے صلب سے مومن پیدا ھو اور وہ بھت ھی کم ھیں)
اے خلےفہ وہ کونسی وجہ تھی جو آپ کو اسے مدینہ واپس بلانے پر مجبور کر رھی تھی جب کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اور اس کے بےٹوں کو مدینہ سے نکال دیا تھا کیونکہ ان میں اموی پلیدگی اور گند گی پائی جاتی تھی اور اب خلیفہ سوم اسے دور کرنے کی کوشش کررھے ھیں۔ خلےفہ سوم اس سے پھلے حضرت ابو بکر اور پھر حضرت عمر سے بھی واپس بلانے کی درخواستےں کر چکے تھے اور انھوں نے یہ جواب دے کر اس کی درخواستوں کوردّ کردیا تھا کہ یہ ھمارے لئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عھد کو توڑنا جائز نھیں ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حلبی اپنی سیرت کی دوسری جلد کے ۸۵ ویں صفحہ پر لکھتے ھیں: جس کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے نکال دیا تھا اور اس پر حضور نے لعنت کی تھی اور وہ طائف کی طرف چلا گیا تھا اور وہاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر کے زمانے تک رھاحضرت عثمان نے حضرت ابو بکر سے اسے مدینہ واپس لانے کی درخواست کی تو حضرت ابو بکر نے واپس لانے سے انکار کر دیا۔ حضرت عثمان سے کھاتیرے چچا کو واپس لاؤ ں؟تیرا چچا تو جھنم میں ھے میرے لئے بہت ھی مشکل ھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو بدل دوں(ایسا ممکن نھیں) ۔جب حضرت ابو بکر وفات پا گئے اوراس کے بعد حضرت عمر خلیفہ بنے توحضرت عثمان نے وھی جملے حضرت عمر سے دھرائے۔

حضرت عمر نے جواب دیا: عثمان تجھ پر بہت افسوس ھے کہ تو اس شخص کے متعلق درخواست پیش کر رھاھے جس پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی تھی اور اسے مدینہ سے نکال دیا تھا اور وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ھے۔لیکن جب حضرت عثمان خود مسند خلافت پر بیٹھے تو اس لعین کو مدینے واپس لے آئے، یہ بات مہاجرین اور انصار کے دلوں پر بہت سخت نا گوار گزری اور بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے لئے بھی یہ بات بہت گراں تھی اور انھوں نے اس کی مخالفت کی اوریہ بات ان کے نزدیک عثمان کے خلاف قیام کرنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کا بھت بڑا سبب تھا ۔

علامہ امینیش قدس سرہ کھتے ھیں کیاخلیفہ وقت کے لئے رسول کو نمونہ نھیں مانتے تھے؟ جب کہ خدا وند عالم حضرت کے متعلق ارشاد فرماتا ھے ۔:

< لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِی رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا > [56]

مسلمانوں تمہارے لئے تو رسول اللہ کی زندگی ایک بھترین نمونہ ھے(لیکن یہ اس شخص کے لئے ھے)جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتا ھو اور کثرت سے خدا کی یاد کرتا ھو۔

یا یہ کہ خلیفہ سوم اپنی قوم اورساتھیوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ پسند کرتے تھے جب کہ قرآن حکیم بھی ان کے پاس موجود تھا اللہ تعالی ارشاد فرماتا ھے :

< قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوہَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَہَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَہَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنْ اللهِ وَرَسُولِہِ وَجِہَادٍ فِی سَبِيلِہِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللهُ بِأَمْرِہِ وَاللهُ لاَيَہْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ> [57]

اے رسول کہہ دو کہ تمہارے باپ دادا نے اور تمہارے بےٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتہ دار نےز وہ مال جو تم نے کمایا اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمھیں اندےشہ ھے اور وہ مکانات جنھیں تم پسند کرتے ھو اگر (یہ سب چیزےں)تمھیں خدا اور اس کے رسول اور ان کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزےز ھیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ خدا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کا حکم (عذاب)آجائے اور خدا نافرمان لوگوں کو ھدایت نہیں کرتا - [58]

۱۱-غلاموں پر بھروسہ

مملکت چلانے کے لئے غلام زادونپر بھروسہ کیا گیااور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض مخلص اصحاب کو دشمنی کی وجہ سے نظر انداز کیا گیا ان غلام زادوں میں چند مندرجہ ذیل ھیں :

۱- معاویہ بن ابو سفیان

خلیفہ ثانی نے اسے شام کا گورنر بنایا اور اس نے شام میں ۲۲/سال تک حکومت کی-[59]

خدا کی قسم ھماری سمجھ نہیں آتا کہ خلیفہ ثانی کی نظر میں اس کی کونسی سی فضیلت تھی جس کے پیش نظر اسے شام کی گونری کے لئے معین کیا گیاحا لانکہ یہ کافروں کے سردار اور بھت بڑے منافق ابو سفیان کا بیٹا تھا کیا دین اسلام میں اس کا کوئی کردار تھا؟ کیا جھاد میں اس کی کوئی فضیلت تھی؟ کیا اسلام کی تروےج کا اس نے کوئی بوجھ اٹھایا تھا؟ (ےقےنا نھیں)تو پھر سب سے پھلے اسلام لانے والوں جھاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والوں اور تقوی میں بلند مقام حاصل کرنے والے لوگوں کو کیوں نظر انداز کیا گیا؟!! ھمیں نہیں معلوم کہ اللہ کی بارگاہ میں اس کا کیا جواب دیں گے جب کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی نظروں کے سامنے تھا :
من اِستعمل عاملاً من المسلمےن وھو ےعلم أنَّ فےھم أولیٰ بذلک منہ وأعلم بکتاب اللہ و سنۃِ نبیہ فقد خانَ اللہُ ورسولَہ وجمےع المسلمینَ۔
اگر کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کسی بد کردار شخص کو حکومت کے کسی عہدے پر نصب کر ے جب کہ اس سے بہتر افراد مسلمانوں موجود ہوں جو اللہ کی کتاب اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ جانتے ہوں تو اس نے اللہ ، اس کے رسول(ص) اور تمام مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔[60]
ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں معاویہ کے بارے میں کہتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کی رائے کے مطابق معاویہ اپنے دین میں مطعون ہے اور علماء اس کو زندےق سمجھتے ہیں۔اس طرح وہ مزید کہتے ہیں ہمارے بزرگ اپنی علم کلام کی کتابوں میں بیان کرتے ہیں یہ ملحد تھا ، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھگڑتا تھا اس میں جبر اور ارجاء کا عقیدہ پایا جاتا تھا اس کا کوئی اور جرم نہ بھی ہوتا تو بھی اس کے مفسد ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس نے امام علیہ السلام سے جنگ کی تھی۔[61]

۲۔ولید بن عقبہ بن ابی معےط
یہ ماں کی طرف سے خلیفہ ثالث کا بھائی تھا اس کا باپ عقبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت ترےن دشمن تھا اور حضور کو اذیت

پهنچانے میں کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا ۔
حضرت عائشہ روایت بیان کرتی ھیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ابو لھب اور عقبہ بن معےط جیسے گندے اور شرےر لوگوں کاھمسایہ تھا یہ دونوں کوڑاوغیرہ اٹھا کر میرے دروازے پر پھنک جایا کرتے تھے-[62]

اس ملعون کے متعلق مشھورواقعہ ھے کہ اس نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جسارت کی اور آپکے (مقدس اور پاک)چھرے پر لعاب دھن پھےنکا۔

اس ملعون کے بارے میں خدا وند عالم نے اس طرح ارشاد فرمایا :
< وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَی یَدَیْہِ یَقُولُ یَالَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِیلًا۔ یَاوَیْلَتِی لَیْتَنِی لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیلًا ۔ لَقَدْ أَضَلَّنِی عَنْ الذِّکْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَ نِی وَکَانَ الشَّیْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولاً > [63]

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو اپنے دانتوں سے کاٹے گا اور کھے گا کہ کاش میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ھمرا ہ ھوتا ہائے افسوس میں نے فلاں کو اپنا دوست نہ بنایا ھوتا باتحقےق میں تو ذکر کے آجانے کے بعد گمراہ ھوگیا اور شےطان انسان کو بھت ذلیل و رسوا کرتا ھے[64]

یہ تو ولید کے باپ کے متعلق تھا اور جہاں تک خود ولید کا تعلق ھے تو یہ وحی مبین کی زبان میں فاسق زانی ،فاجراورشرابی و کبابی ھے اور اس نے

دین کو تباہ و برباد کیا ھے اور بڑے بڑے اصحاب کو اس نے کوڑے مارے اس نے صبح کی نماز میں چار رکعتےں پڑھیں اور شراب کے نشے میں چور ھو کر یہ شعر کھنے لگا :

علق القلب الربابا بعد ما شابت و شابا

میں جب سے جوانی کا مالک بنا ھوں اس وقت سے میرا دل سرداری کے لئے مچل رھاھے پھر نشے میں کھنے لگا میناس سے بھی زیادہ رکعتےں پڑھوں گا۔

یہ سن کر ابن مسعود نے جوتے سے اس کی پٹائی کی اور تمام نمازیوں نے ھر طرف سے اس پر پتھر بر سائے تویہ بھاگ کر اپنے گھر میں گھس گیا [65]-

قارئین کرام! ھم یہ کھتے ھیں کہ اس جیسے گمراہ شخص کی طرف ان کی نظریں کیوں لگی ھوئی تھیں جب کہ خدا وند متعال نے قرآن مجےد میں اس ملعون کا اس طرح تعارف کروایاھے ۔

اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لائے تو اس میں اچھی طرح چھان بین کر لیا کرو۔

کیااس (ملعون)جیسا فاسق انسان کیو نکر اللہ کے حدود ،اس کے احکام، مسلمانوں کے اموال اور عزتوں کا نگھبان ھو سکتا ھے ؟!

أنّا للّٰہ و اِناّ اِلیہ راجعون۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۔عبداللہ بن ابی سرح

یہ خلیفہ ثالث کا رضائی بھائی تھا اس کو مصر کا گورنر بنایا گیا اس نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور مسلمانوں کے ساتھ ھجرت بھی کی تھی لیکن بعد میں مرتد اور مشرک ھو گیا تھا۔ اور قریش مکہ کے ساتھ جا ملا تھا،اور ان سے کھنے لگا : میں نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی کاری ضرب لگائی ھے جیسی میں چاھتا تھا۔ جب مکہ فتح ھو گیا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا کہ اس(ملعون)کا خون مباح ھے اگرچہ یہ خانہ کعبہ کے غلاف میں ھی کیوں نہ چھپا ھو۔

یہ حضرت عثمان کے پاس چلا گیا اور حضرت عثمان نے اس کو چھپا دیا یہاں تک کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اھل مکہ سے اطمینان حاصل ھو گیا تو حضرت عثمان نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے لئے امان مانگی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی دیر تک خاموش رھے۔ پھر فرمایا ہاں اسے امان ھے۔جب حضرت عثمان چلے گئے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ارد گرد بیٹھنے والے صحابیوں سے ارشاد فرمایا: میں اتنی دیر صرف اس لئے خاموش رھاتھا تاکہ تم میں سے کوئی شخص اس کی گردن اڑا دے۔[66]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن مجےد نے سورہ انعام میں اس کے کفر کا اس طرح اعلان فرمایاگیا ھے:

< وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَی عَلَی اللَّهِ کَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِیَ إِلَیَّ وَلَمْ یُوحَ إِلَیْهِ شَیْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ۔> [67]

اس سے بڑھ کر کون ظالم ھو گا جو خدا پر جھوٹ اور افتراء پر دازی کرے اورکھے کہ ھمارے پاس وحی آئی ھے حا لانکہ اس کے پاس کو ئی وحی وغیرہ نھیں آئی یا وہ یہ دعوی کرے کہ جیسا خدا وند عالم نے قرآن نازل کیا ھے مینبھی اےسا قرآن عنقریب نازل کئے دیتا ھوں۔

تمام مفسرےن اس بات پر متفق ھیں کہ یہ عبداللہ بن ابی سرح کے الفاظ ھیں کہ میں بھی عنقریب ایسا ھی قرآن نازل کرونگا جس طرح اللہ تعالی نے نازل کیا ھے۔[68]

اے اھل دین اور اھل انصاف کیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمال معین کرنے کا یھی معیار اور شرائط بیان فرمائے تھے جن کا ھم معاویہ کے متعلق کی گئی بحث میں ذکر کر چکے ھیں کیا یہ کھلی ھوئی جاھلیت نھیں ھے ؟

کیا یہ حکم خدا اور رسول سے انحراف نھیں ھے ؟یقینا یہ تو الٹے پاؤ ں جاھلیت کی طرف پلٹنا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام سے انحراف کرنا ھے ۔!!!

۴۔سعید بن عاص

خلیفہ ثالث نے ولید کو کوفہ کی گورنری سے معزول کر کے اس کو کوفہ کا امیر بنایا حالانکہ اسلام میں اس کا کوئی کردار نہیں تھا جہاں تک اس کے (ملعون)باپ عاص کا تعلق ھے وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت دشمن تھا اور آپ کو وہ اذیت دیا کرتا تھا اسی(معلون)کو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جنگ بدر میں شرک کی حالت میں فی النار کردیا تھا۔[69]

جہاں تک سعید کا تعلق ھے تو یہ ایک بے راھرو نوجوان تھا اور کسی قسم کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کی اھلیت نہ رکھتا تھا اور اسے گورنر بنا دیا گیا اس نے اپنی گورنری کے پھلے دن سے لوگوں کو بھڑکا یا تو کوفہ کے لوگوں کو اس کی شقاوت اور گفتگو میں تضاد کا پتہ چل گیا وہ کھتا تھا کہ اس باغ(اسلامی حکومت) کی سرداری قریش کے بے راہ رو جوانوں کے لائق ھے۔ اس کودین اوراحکام کے متعلق کسی چیز کا ذرا برابر علم نہ تھا اس نے ایک مرتبہ کوفہ میں کھاکہ تم میں سے چاند کس نے دیکھا ھے(یہ چاند دیکھنا عید الفطر کے موقع پر تھا) لوگوں نے کھاکہ ھم میں سے کسی نے بھی چاند نہیں دیکھا۔

ہاشم بن عقبہ (جو کہ جنگ صفین میں امیرالمومنین علی ا بن ابی طالب کے علمبردار تھے) نے کھاکہ میں نے چاند دیکھا ھے سعید نے اس سے کھاتم نے اپنی ان اندھی آنکھوں کے ساتھ چاند دیکھ لیا ھے اور پوری قوم نے نھیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیکھا ؟ہاشم نے کہاتم میری ان آنکھوں کا عیب نکال رہے ھو جب کہ میری یہ آنکھ تو اللہ کی راہ میں خراب ہوئی ھے (ان کی یہ آنکھ غزوہ یرموک میں خراب ھوئی تھی) جناب ہاشم نے اگلے دن روزہ نہ رکھا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ صبح کھانا تناول کیا جب سعید تک یہ خبر پہنچی تو اس نے اپنے سپاھی بھیجے جنھوں نے ہاشم کو مارا پیٹا اور ان کے گھر کو جلا کر راکھ کردیا۔[70]

قارئین کرام! حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے اس ظالم،سرکش اور بے راہ رو شخص کی جہالت کو ملاحظہ کریں کہ وہ روایت جسے اصحاب صحاح نے نقل کیا ھے یہ اس سے بھی ناواقف اور جاھل تھا ارشاد ھوا :

صوموا لرؤیتہ و افطروا لرؤیتہ۔چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔

بہت سی چیزوں کے متعلق کوفیوں نے اس کی ملامت کی ھے اور خلیفہ سے اس کی شکایت کی لیکن کوئی شنوائی نہ ھوئی اور جب اسے ان شکا یات کا علم ھوا تو اس نے کوفہ والوں کو بہت مارا اور انھیں سخت اذیتیں دیں ۔[71]

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ان فساد امتی علی ید غلمہ سفھاء من قریش ۔ قریش کے بے وقوف جوانوں کے ہاتھوں میری امت میں فساد برپا ھوگا۔[72]

اسی وجہ سے قریش کا چھوکرا سعید بن عاص کوفہ کا والی بن گیا وہ کھتا تھا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہ اس باغ کی سرداری قریش کے چھوکروں کے لائق ھے ۔

۵۔عبداللہ بن عامر بن کریز ۔

یہ خلیفہ ثالث کا ماموں زاد بھائی تھا ابو موسی اشعری کو بصرہ اور عثمان بن ابوالعاص کو فارس سے معزول کرنے کے بعد خلیفہ نے اس کو بصرہ اور فارس کا والی بنایایقینا آپ کو اس بات پر تعجب ھوگا۔ لیکن اس سے زیادہ تعجب انگیز بات مندرجہ ذیل ھے کہ شبل بن خالد عثمان کے پاس آیا اس وقت امویوں کے علاوہ کوئی بھی اس کے پاس موجود نہیں تھا ۔شبل نے کھاائے خاندان قریش تمھیں کیا ھو گیا ھے تم نے اپنے خاندان کے تمام لوگوں کو نجیب بنا دیا ھے اس خاندان کے تمام غریبوں کو غنی بنادیا ھے اور ھر گمنام کو نامور بنادیا ھے تم لوگوں نے ابوموسی اشعری جیسے بزرگوں کو ان کے عھدوں سے معزول کردیا اور عراق کے حق کو نظرانداز کردیا ھے ۔حضرت عثمان نے کھاایسا کس نے کھاھے اس نے عبداللہ بن عامر کی طرف اشارہ کیا ،جس وقت اسے والی بنایا گیا تھا اس وقت اس کی عمر سولہ سال کی تھی [73]-

ابو عمر نے عبداللہ بن عامرکے حالات زندگی میں اسے چوبیس سال کا اور ابو الیقطان نے چوبیس یا پچیس سال کا نوجوان ذکر کیا ھے -[74] حضرت عثمان نے ان جیسے لوگوں کو اپنی خلافت میں والی مقرر کیا ، اور وہ ان کے تمام کرتوت جانتا تھا جبکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وسلم کا یہ فرمان موجود ھے:
من اِستعمل عاملامن المسلمین وھویعلم أن فیھم أولیٰ بذلک منہ وأعلم بکتاب اللہ وسنۃنبیہ فقد خان اللہ و رسولہ و جمیع المسلمین ۔
جو شخص مسلمانوں میں سے کسی کو عامل مقرر کرے اور وہ یہ جانتا ھو کہ (جسے اس نے والی بنایا ھے)اس سے بھتر افراد موجود ھیں جو اللہ کی کتاب اور اس کے نبی (ص)کی سنت کو زیادہ بھتر جانتے ھیں تو گویا اس (والی مقرر کرنے والے) نے اللہ اس کے رسول اور تمام مسلمانوں سے خیانت کی۔[75]
جب آپ ان والیوں کی صلاحیت پر ذرا گھراھی کے ساتھ غور کرینگے تو آپ کو معلوم ھو جائے گا کہ ان میں ایسے اشخاص بھی ھیں جنھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے نکال دیا تھا اور ان پر لعنت کی یا وہ جھوٹوں کے سردار اور فسق و فجور کے پیکر تھے۔
اور قرآن مجید نے ان کی فصیحت بیان کی ھے اور ان تمام غلام زادوں کی جائے پناہ خلیفہ ثالث تھی اس طرح انھوں نے بے راہ رو چھوکرے مسلمانوں پر حاکم اور والی بنادئیے یہ سب لوگ اسلام اور مسلمانوں کے لئے وبال جان بن گئے اور وہ ھمیشہ دین اور اللہ کے صالح افراد کے ساتھ جنگ کرنے میں مشغول رھتے تھے اور ان لوگوں سے ظاھر ھونے والا فسق وفجور ان کے اسلام سے منحرف ھونے کی واضح وروشن دلیل ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[1] بحوت فی الملل والنحل شیخ جعفر سبحانی ج ۴۴،تا ریخ طبری ج ۲ ص۶۲ ،۶۳، تاریخ ابن اثیر ج ۲ ص۴۰ ، ۴۱۔

[2] بحوث فی الملل والنحل ج ۶ ص۴۵ ،صحیح بخاری ۵ باب فضائل اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، باب مناقب حضرت علی علیہ السلام ۲۴۰۔

[3] ابن حجر کی کتاب الصواعق المحرقہ ص۴۳ ،۴۴ ، اسی طرح مسند امام احمد ج ۴ ص۳۷۲۔

[4] بحوث فی الملل والنحل ج ۶ ص ۵۰

[5] شیخ جعفر سبحانی کی کتاب الا لهيات ج ۲ ص ۵۸۶ ، ۵۸۷۔

[6] ابن ابی الحدید کی شرح نہج البلاغہ ج ۱۰ ،ص ۵۶ ،۵۷۔

[7] الغدیر ج ۲ ص ۱۸۱ ۔

[8] الالهيات ج ۲ص۶۰۰۔

[9] مسند احمد ج ۳ ص ۱۷ تا ۲۶ مسند احمد نے اس حدیث کو ابی سعید خدری سے نقل کیا ھے ۔

[10] المستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص ۱۵۱ ۔

[11] بحوث فی الملل والنحل ج ۱ ص ۳۳۔

[12] المستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص۱۴۹۔

[13] سورہ مائدہ :۵۵۔ v

[14] سورہ احزاب:۳۳۔

[15] سورہ آل وعمران آیت ۶۱۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[16] سورہ مائدہ:۳۔

[17] الا لهيات ج ۲ ص۵۸۶ ۔

[18] سورہ شوریٰ آیت۲۳۔

[19] شرح نہج البلاغہ ج۶ ص۴۷۔

[20] شرح نہج البلاغہ ج۶ص ۲۰۔

[21] سورہ نور: آیت۳۶۔

[22] سیوطی درمنثور میں مندرجہ بالاآیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ۔

[23] ابن قتیبہ کی الامامۃ والسیاسۃ ج۱ ص ۲۰۔

[24] الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ ج۱ ص ۱۹۔

[25] امام شرف الدین موسوی کی کتاب النص والاجتہاد ص ۶۸ تا ۷۱۔

[26] سورہ احزاب:۳۳۔

[27] طبرسی کی کتاب الاجتحاج ص ۹۰،۹۲۔

[28] مجلہ رسالہ مصریہ نمبر ۵۱۸ ،السنہ :۱۱ص ۴۵۷۔

[29] شرح نہج البلاغہ ج۴ ص ۱۰۶۔

[30] شہید سید محمد باقر الصدر کی فدک فی التاریخ ص ۴۷۔

[31] تاریخ یعقوبی ج۲ ص ۱۳۱،۱۳۲۔

[32] سورہ انفال:۴۱

[33] بحوث فی الملل والنحل جعفر سبحانی ج۶ص ۹۲،۹۳۔

[34] سورہ بقرہ: ۱۹۶:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[35] بحوث فی الملل والنحل ج ۶، ص ۹۰،۹۲صحیح مسلم ج۱ ص۴۷۲ مسند احمد ج۱ ص۵۰ وغیر ۔

[36] سنن بیہقی ج۷ ص۲۰۶،الغدیر ج۶ ص۲۱۰۔

[37] سورہ توبہ آیت۶۰۔

[38] بحوث فی الملل والنحل ج۶ص۹۳،۹۴منقول از الجوہرہ النیرہ فی الفقہ الحنفی ج۱ص۱۶۴۔

[39] امامت و سیاست ج۱ ص۲۱۔

[40] بحوث فی الملل والنحل ج۶ص۸۷۔

[41] موطا مع شرح الزرقانی ج۱، ص۱۵۰، طبع مصر باب ماجاء فی النداء فی الصلوۃ، حدیث نمبر ۸۔

[42] سیرت ائمہ اثنی عشر ج۱ ص۳۱۳۔

[43] تاریخ یعقوبی ج۲ ص۴۱۔

[44] انساب الاشراف بلاذری ج۵ ص۲۸۔

[45] لعین سے مراد حکم ابن ابی العاص ھے جس پر حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی تھی اور اسے مدینہ سے نکال دیا تھا ۔

[46] ابن قتیبہ کی کتاب المعارف ص ۸۴۔

[47] سنن البیہقی ج۶ ص ۳۲۴،سنن ابی داؤد ج۲ ص ۲۵،مسند احمد ج۶ ص۲۹۔

[48] ابن جوزی کی تاریخ عمر ابن الخطاب ص۷۹،۸۳اور بلاذری کی فتوح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

البلدان ص ۴۵۳۔

[49] سیرت ائمہ اثنا عشر ج۱ ص۳۱۴۔

[50] بلاذری کی کتاب ا نساب ج ۵ ص۲۷۔

[51] حاکم کی کتاب مستدرک ج ۴ ص۴۸۱ ۔

[52] سورہ اسراء آیت:۶۰۔

[53] علامہ امینی ؒکی الغدیر ج ۸ ص۲۳۹۔

[54] سورہ قلم :۱۰۔۱۱۔

[55] سیرت حلبیہ ج۱ ص۳۳۷، تفسیر شو کافی ج ۵ص۲۶۳،درمنثور ،سیوطی ص۴۱ ۔اور ص۲۵۱۔

[56] سورہ احزاب:۲۱

[57] سورہ توبہ :۲۴

[58] کتاب الغدیر ج ۸ ص۲۵۴ ،۲۵۵۔

[59] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص۳۳۸۔

[60] مجمع الزوائد ج ۵ ص۲۱۱، سنن بیہقی ج ۲۰ ص۱۱۸۔

[61] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص۳۴۰ ۔

[62] طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۱۸۶ ۔

[63] سورہ فرقان :۲۷ تا ۲۹ ۔

[64] سیرت ابن ہشام ج۱ ص۳۸۵ ۔

[65] الغدیر علامہ امینی ج۸ ص۲۷۴۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[66] بلازری کی انساب ا لاشراف ج ۵ ص ۴۹۔

[67] سورہ انعام:۹۳

[68] تفسیر قرطبی ج ۷ص۴۰ زمخشری کی تفسیر کشاف ج ۱ ص۴۶۱ وغیرہ ۔

[69] طبقات ابن سعد:ج۱ص۱۸۵۔

[70] طبقات ابن سعد ج۵ ص۲۱۔

[71] الغدیر ج۸ ص۲۷۰۔

[72] حاکم کی کتاب المستدرک ج۴ ص۴۷۰۔

[73] الغدیر ج ۸ص ۲۹۰ ۔

[74] الغدیر ج ۸ ص ۲۹۰۔

[75] مجمع الزوائد الهیثمی ج۵ص۲۱۱۔

نویں فصل

حضرت علی (ع) کاسیاسی دور، خلفاء سے تعلق، دین کی خدمت اور اتحاد بین المسلمین

حضرت علی علیہ السلام کا سیاسی دور

اھلبیت علیھم السلام نے اسلام کی شناخت اور اس کی بقاء اور حفاظت کے

سلسلے میں نمایاں کردار ادا کیا ھے اور اسی سے ان کی پہچان ھوتی ھے انھوں نے مسلمانوں کو اسلام کی عزت و عظمت کی طرف دعوت دی اور انھیں اتحاد کا درس دیا،ان کے درمیان اخوت اور برادری کا سلسلہ قائم کیا ان لوگوں کو الفت محبت کا راستہ بتایا اور انھیں بغض وحسد سے دور رھنے کی ھدایت کی۔

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا گزشتہ خلفاء کے ساتھ رویہّ فراموش نھیں کرنا چاہئے جبکہ انھوں نے حضرت کے ساتھ زیادتی کی آپ کے حق کو غصب کیا آپ کی منصوص خلافت کو انھوں نے چھپایا اور انھوں نے حسد کی وجہ سے اس نص کو ظاھر نہ ھونے دیا۔

لیکن جب خلافت آپ تک پھنچی تو اس وقت جتنے صحابی بچ گئے تھے انھوں نے مشھور و معروف رحبہ والے دن غدیر کی نص پر گواھی دی آپ نے جو کچھ مسلمانوں اور اسلام پر گزشتہ خلافتوں کے دوران ھوا، مصلحت کی وجہ سے اس کی طرف اشارہ تک نہ کیا اور اس عھد کے متعلق اس طرح فرمایا:

فخشیت اِن لم أنصر اِلاسلام وأھلہ أن أریٰ فیہ ثلما أوھدما ۔

مجھے ڈر ھے کہ اگر اسلام اورمسلمانوں کی مدد نہ کی گئی تو میں دیکھ رھاھوں کہ اسلام کو تھوڑا تھوڑا کرکے کاٹ دیا جائے گا یا اسلام کی عمارت کو آھستہ آھستہ گرا دی جائے گی۔[1]

ان تمام حالات میں حضرت علی علیہ السلام نے جو مثال پیش کی ھے اس کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نظیر نهیں ملتی جب کہ ان لوگوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور چچا زاد کے ساتھ جو سلوک کیا وہ کسی پر پوشیدہ نهیں هے۔ آپ نے ذاتی اورشخصی مفاد سے بلندھوکر اسلامی مصالح کے تحت اهل اسلام کی خدمت کی اور اس وجہ سے کوئی ایسا قدم نهیں اٹھایا جو خلفاء کی بادشاھت کی شان وشوکت پر اثر انداز ھو یا ان کی سلطنت کے ضعف کا سبب بنے یا ان کی هیبت کے کم هونے کا سبب هو ۔ آپ اپنے دل پر پتھر رکھ کر گھر میں خاموشی سے بیٹھ گئے ۔ لوگ آپ کے پاس حاضر هوتے اور آپ کو ھر چیز کا عارف جانتے ،حضرت عمر ابن خطاب کئی مرتبہ یہ کهنے پر مجبور هوگیا :

لاکنتُ لمعضلة لیس لها أبوالحسن .

میرے لئے کوئی ایسی مشکل نهیں جس کو حل کرنے کے لئے ابوالحسن موجود نہ هوں۔

اسی طرح خلیفہ ثانی نے متعدد بار کها: لولا علي لهلَکَ عُمر . اگر علی نہ هوتے تو عمر هلاک هو جاتا ۔[2]

ابو سفیان کی منافقت

جب سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکر کی بیعت کی جارهی تھی۔ اس وقت ابوسفیان صنحر بن حرب کهتا هے۔ ”میں نے وهاں ایسا غبار دیکھا جو خون بهانے کے بغیر نهیں چھٹ سکتا تھا “اس نے مدینہ کی تنگ گلیوں میں چکر

لگاتے ہوئے در جہ ذیل چند اشعار کہے :

بني هاشم لا تُطمعو االناس فيكم
ولا سيما تيم ابن مره او عدي

فما الأمر اِلاّفيكم واِليكم
وليس لها اِلا اَبوحسن علي

اے بنی ہاشم ! لوگ تم میں رغبت نہیں رکھتے اور خصوصا تیم بن مره اور عدی قبیلہ میں بھی وه رغبت نہیں رکھتے جبکہ امر خلافت کے فقط آپ ھی سزا وار ھیں اور یہ آپ کو ھی ملنا چاہئے اور ابولحسن علی (ع)کے علاوه کوئی اس کا حق دار نہیں ھے ۔
پھر حضرت علی علیہ السلام کی بارگاه میں عرض کیا:
ابسط یدک اُبایعک فواللہ لئن شئت لأملأنّھا علیہ خیلاً ورجلاً فابیٰ أمیر المؤمنین۔
آپ اپنے ہاتھ پھیلائیے تا کہ میں آپ کی بیعت کروں خدا کی قسم اگر آپ چاھیں تو میں گھوڑوں اور انسانوں سے میدان(جنگ)بھر دوں ۔لیکن حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ایسا کرنے سے انکار کردیا -[3]
شیخ مفیداپنی کتاب ارشاد میں (اس واقعہ کے ذیل میں) بیان کرتے ھیں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ابو سفیان سے کہا: تم یہاں سے چلے جاؤخدا کی قسم جو تیری خواهش هے میں اس طرح کبھی بھی نہ کروں گا کیونکہ تم تو همیشہ سے اسلام اور اهل اسلام کو دهوکا دیتے رهے هو۔[4]

فضل بن عباس کا انداز

جب سقیفہ میں حضرت ابوبکر کی بیعت هونے لگی تو انصار حضرت ابوبکر کو چھوڑ کر ایک طرف هوگئے تو قریش غضبناک هوئے اور انهوں نے ابوبکر کی خلافت کو بچانے کے لئے خطبے دینے شروع کیے عمر ابن عاص کو قوم قریش نے کهاکہ اٹھو اور خطبہ دو وہ کھڑا هوا اور اس نے انصار کے بارے میں گفتگو شروع کردی۔

اس وقت فضل بن عباس کھڑے هوئے اور انهوں نے عمر وبن عاص کو جواب دینا شروع کر دیا پھر وہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس حاضر هوئے اور حضرت علی علیہ السلام کو اس کے متعلق بتایا اور کچھ اشعار پڑھے۔ حضرت علی علیہ السلام غصے کی حالت میں مسجد کی طرف روانہ هوئے اوروہاں پهنچ کر انهوں نے انصار کو نصیحت کی اور عمر بن عاص کی گفتگو کا جواب دیا۔

جب انصار کو اس بات کا پتہ چل گیا تو وہ کهنے لگے کہ حضرت علی علیہ السلام کی گفتگو سے بهتر همارے پاس کوئی بات نهیں هے (یعنی همارے ما

فی الضمیر کو انھوں نے ھم سے بھتر انداز میں بیان کیا ھے) پھر یہ لوگ حضرت حسان بن ثابت کی خدمت میں پھنچے اور کھنے لگے کہ آپ فضل کو جواب دیں توحسان بن ثابت نے کہا: اس نے جو کچھ پیش کیا ھے وہ بکواس ھے ۔لہٰذا تم فقط حضرت علی (ع) کو اپناؤ، اور یہ اشعار کھے:

جزیٰ الله خیراً والجزاءُ بکفّہ۔
أبا حسن عنا ومن کُأ بي حسن۔

سبقت قریشاً بالذي أنتَ أھلُہ۔
فصدرک مشروح و قلُبک مُمتحن۔

تمنت رجال من قریش أعزةً۔
مکانک ھیھات الُھزال من السَمَنِ ۔

الله کی جزا پوری پوری اور مکمل جزا ھے اوروہ یہ ھے کہ ابولحسن ھم سے ھیں اور تم بتاؤ کوئی ابولحسن جیسا ھو سکتا ھے آپ اس خاندان سے ھیں جس کو قریش پر برتری نصیب ھوئی آپ کا سینہ کشادہ ھے اورآپ کا دل ھر چیز کو جانچ لیتا ھے قریشی اسی کی تمنا کرتے رھتے ھیں کہ ھمیں بھی آپ جیسی عزت نصےب ھو۔اور پھر فرمایا:

حفظت رسول الله فےنا وعهدہِ

اِلیکَ و مَن أولیٰ بہ منک مَن ومِن

الستَ أخاهُ في الاخا ووصیہِ۔

وأعلم فهرٍ بالکتابِ وبالسننِ۔

رسول خدا نے آپ کو برگزیدہ اور عهد کا پورا کرنے والا پایا اور فرمایا کہ تیرے اور میرے علاوہ کون بهترهے ؟ اور میرا وصی کون هو سکتا هے؟ کیا تم هی اخوت والے دن میرے بهائی نہ تهے؟(بےشک)تم هی کتاب و سنت کو زیادہ جاننے والے هو۔[5]

خلفاء کو نصیحتیں

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے سے پهلے خلفاء کو جو نصیحتیں کی تهیں تاریخ نے انهیں اپنے دامن میں محفوظ رکها هے اور آپ کے ٹهوس اور پرخلوص مشوروں کوتاریخ نے بیان کیا هے ۔ هم ان میں سے چند نصےحتوں کوسپرد قرطاس کرتے هیں۔

حضرت ابوبکر

جب حضرت ابوبکر نے رومیوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کرلیا تو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اصحاب رسول سے مشورہ کیا بعض نے جنگ کرنے کا اور بعض نے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا آخر میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: جنگ کے لئے نکلو،اگر تم نے میرے مشورے کے مطابق عمل کیا تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی ۔حضرت ابوبکر نے کہا:آپ نے بہت اچھی بشارت دی ہے اور خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور حکم دیا کہ روم کی طرف نکلنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔[6]

حضرت عمر

حضرت عمر ابن خطاب کے عہد خلافت کے بارے میں ،کسی ایک مؤرخ نے بھی یہ بیان نہیں کیا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اس کی خلافت کے مقابل آئے ہوں۔
بلکہ آپ نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح خاموشی اختیار کرلی اورآپ نہ تو جانے والوں کا اور نہ آنے والوں کا ذکر کرتے بلکہ اچھائیوں کا تذکر ے رہتے۔آپ اپنی نیک اور مبارک زبان سے ہمیشہ اچھی گفتگو کرتے رہتے اور انہیں مسلسل نصیحتیں کرتے رہتے تھے ۔
اسلام کی مشکل کشائی اور مصلحت کے لئے آپ نے اپنے اوپر پڑنے والی تمام مشکلات کو برداشت کرلیا اور حاکم اور حکومت کو اسی زاویے (مصلحت اسلام)سے ہی دیکھا کرتے یہاں تک کہ اسلام بڑی سرعت کے

ساتھ سرزمین حجاز سے نکل کربھت دور پھنچ گیا ۔لیکن فاتح حکام کے پاؤں غفلت کی بنا پر لڑکھڑا گئے جس سے خلافت کمزور پڑنے لگی ۔حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کئی مرتبہ یہ ارشادفرمایا :

واللہ لاسالِمَنَّ ما سلمت امور المسلمین ولم یکن بھا جورٌ اِلا عليَّ خاصة ۔

خدا کی قسم میں مسلمانوں کے امور کے سلسلے میں ھمےشہ ان کے ساتھ ھم آھنگ رھاجبکہ فقط میرے لئے ھی ظلم و جورروا رکھا گیا۔[7]

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنی عمومی زندگی کو وسعت دے رکھی تھی آپ نے لوگوں کے حقوق بھترین انداز میں ادا کئے۔آپ نے لوگوں کو تعلیم دینے ،فقہ سمجھانے اور ان کے درمیان قضاوت کرنے کا سلسلہ حضرت ابوبکر کے دور حکومت میں بھی وسیع پیمانے پر جاری رکھا۔

تاریخ گواہ ھے کہ حضرت عمر ابن خطاب بھی آپ کے فیصلوں کا احترام کرتے تھے اور آپ کے ھی مشوروں کو اھمیت دیتے اور تسلیم کرتے تھے یہاں تک کہ شریعت اسلامی کے علاوہ عمومی مسائل میں بھی آپ ھی کی رائے قابل توجہ ھوا کرتی تھی اور حضرت عمر یہ کھتے ھوئے نظر آتے ھیں :

لا أبقاني اللّٰہ لمعضلةٍ لیس لھا أبوألحسن۔

اللہ تعالی مجھے کسی ایسی مشکل میں زندہ نہ رکھے جس کو حل کرنے کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے ابولحسن (ع) نہ ھوں۔

تاریخ ھجری کا آغاز

آج تک جاری رھنے والی مشھور معروف تاریخ ھجری کو شروع کرنے کےلئے حضرت عمر نے پروگرام بنایااوراصحاب کو جمع کیا تاکہ ان سے اس موضوع پر رائے لی جاسکے لیکن ان کی آراء میں بھت زیادہ اختلاف پیدا ھوگیا۔اگر حضرت علی (ع) اس وقت اپنی محکم اور پختہ رائے کیساتھ آگے نہ بڑھتے تو یہ اختلاف شدید تر ھو جاتا ،حضرت عمر آپ کی طرف متوجہ ھوئے اور آپ سے رائے طلب کی چنا نچہ آپ نے فرمایا ھمیں چاھئے کہ ھم لوگ حضرت رسول(ص)کی مکہ سے مدینہ کی طرف ھجرت کرنے والے دن سے اپنی تاریخ کا آغاز کریں حضرت عمر ابن خطاب نے اس (عمدہ اور محکم)رائے پر تعجب کیا اور اسے قبول کر کے کھنے لگے:

لا زلت موفقاً یاأباالحسن

اے ابولحسن ھمیشہ آپ ھی کی رائے تسلیم کی جاتی ھے۔[8]

حضرت علی کی مدح عمر کی زبان سے:

ا بن ابی الحدید،حسین بن محمد سبتی سے روایت بیان کرتے ھینکہ ایک دن حضرت عمر انتہائی پریشان تھے پریشانی میں کبھی بھی اٹھتے اور کبھی بیٹھتے اور پھر جھوم کر کھتے کہ اے حاضرین محترم! آپ کی اس امر کے بارے میں کیا رائے ھے ؟انھوں نے کھااے امیر آپ ھی تو جزع و فزع کرنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

والے ھیں ۔یہ سن کر حضرت عمر غضبناک ھوئے اور قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی :

اے ایمان لانے والو!اللہ سے ڈرواور محکم بات کیا کرو۔[9]

پھر کھامیں اور آپ سب لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ھیں کہ اللہ تعالی کے اس فرمان کا مصداق کون ھے ؟ان لوگوں نے کہا: گویا آپ کی مراد اس سے علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) ھیں؟

حضرت عمر نے کہا: یقینا وھی اس کے مصداق ھیں اور میں اس سے کبھی رو گردانی نھیں کر سکتا اور یہ بڑے عالی ظرف انسان ھیں اورکوئی بھی ان کی مثل نھیں ھے ان لوگوں نے کھا:اے امیرپھر تو آپ انھیں ضرور یہاں دعوت دیں اور بلائیں ۔ حضرت عمر نے کھاکتنے افسوس کی بات ھے کیا ان کے علاوہ کوئی بنی ہاشم کا چشم و چراغ ھے جو نبی(ص) کے علم کا وارث ھو اور اس کا گوشت، رسول کا گوشت ھو۔

لہٰذا ھم خود ان کے پاس چلتے ھیں اور انھیں یہاں بلانے کی ضرورت نھیں۔

راوی کھتا ھے کہ ھم لوگ ان کی طرف چل پڑے جب ان کے پاس پہنچے تو ھم نے دیکھا کہ وہ ایک چار دیواری کے اندر چادر اوڑھ کر تشریف فرما ھیں اور قرآن مجید کی اس آیت مجیدہ کی آیت ”أَیَحْسَبُ الانْسَانَ اَنْ یُتْرِکَ سَدیٰ“[10] (کیا انسان گمان کرتا ھے کہ وہ بےکار چھوڑ دیا جائے گا۔)سے لے کر آخر سورہ تک تلاوت فرما رھے ھیں۔

اوران کے رخساروں پر آنسو جاری تھے اور ان کے اس گریہ نے لوگوں کو بہت متاثر کیا اور لوگ بھی حضرت کے ساتھ مل کر گریہ کرتے رھے ،جب وہ خاموش ھوئے تو یہ سب لوگ بھی خاموش ھوگئے ۔حضرت عمر نے اس واقعہ کے متعلق آپ سے دریافت کیا توآپ نے اس کا جواب عنایت فرمایا ،حضرت عمر کھنے لگے: خدا کی قسم ھم نے تو آپ کے حق کو مدنظر رکھا لیکن آپ کی قوم نے آپ کو حق دینے انکار کردیا حضرت نے فرمایا: اے ابوحفص !آپ فورا یہاں سے تشریف لے جائیں کیونکہ ان یومَ الفصل کانَ میقاتاً۔[11]

حضرت عمر نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا اور بڑی تیزی کے ساتھ وہاں سے نکل گئے اور یوں لگتا تھا کہ گویا وہ سراب کو دیکھ رہاتھا [12]

بیت المقدس کی فتح اور آپ کا مشورہ

حضرت علی علیہ السلام کے مشوروں میں سے ایک مشورہ یہ تھا کہ جب خلیفہ ثانی نے بیت المقدس کی کے فتح مسئلہ میں لوگوں سے مشورہ مانگا جب کہ ابوعبیدہ نے خط کے ذرےعہ اس کی توجہ اس طرف مبذول کی تھی لہٰذا حضرت عثمان بن عفان نے اس سلسلے میں یہ مشورہ دیا کہ کہ ھمیں انکی طرف نھیں نکلنا چاھےے کیونکہ ھم انھیں حقےر جانتے ھیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے اس سلسلے میں یہ مشورہ دیا کہ ھمیں ان کی طرف جانا

چاھےے کیونکہ اگر وہ مسلمانوں کا محاصرہ کر لیں تو یہ ھر مسلمان کی ذلت اور رسوائی کا سبب بن جائے گا۔ چنانچہ جب خلیفہ وہاں سے اٹھا تو اس نے وھی کیا جو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تھا اور جو کچھ حضرت عثمان نے کھاتھا اس نے نہ مانااور ایک بڑے لشکر کے ساتھ ان لوگوں پر حملہ کر دیا، اس طرح انھوں نے بیت المقدس کو فتح کر لیا اس دوران حضرت علی علیہ السلام مدینہ کے امور کی نگرانی کرتے رھے -[13]

واقعہ نہاوند میں جب باب ،سند ،خراسان اور حلوان کے ایک لاکھ پچاس ہزار گھوڑے سوار مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جمع ھوگئے توجب خلیفہ ثانی کویہ معلوم ھوا تو اس نے لوگوں کو مشورہ کے لئے جمع کیا لیکن خود اس نے ان کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا، طلحہ بن عبےداللہ نے بھی یھی نظریہ دیا اور کھاکہ ھمارا کام تو آپ کی اطاعت اور پیروی کرنا ھے جو آپ کی مرضی ھے وھی رائے میری بھی ھے،حضرت عثمان اس سلسلے میں یو ں ھمکلام ھوئے میرا خیال یہ کہ آپ اھل شام کو خط میں لکھیں کہ وہ شام سے نکلیں اور اھل یمن یمن سے چلیناور تم کوفہ اور اور بصرہ والوں کو لیکر نکلونتا کہ تمام مسلمان تمام مشرکین کے سامنے صف آرا ھوجائیں ۔ چنا نچہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اگر تمام شامی شام سے نکل پڑےں تو روم والے ان کے بچوں پر حملہ کر دیں گے اسی طرح اگر تمام ےمنی ےمن سے نکل پڑےں تو حبشہ والے ان کی اولادپر حملہ کر دیں گے اور اگر تم یہاں سے نکل پڑے تو گرد ونواح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے تمام عرب تم پر ٹوٹ پڑےں گے۔ لہٰذا میری رائے یہ ھے کہ تم بصرہ والوں کوخط لکھو، کہ وہ تےن گروہ میں تقسیم ھوجائیں ایک گروہ مستورات اور بچوں کے پاس رھے اور دوسرا گروہ اھل عھد کے ساتھ اور تےسرا گروہ اپنے کوفی بھائیوں کی مدد کے لئے نکلے اور وہاں پھےل جائے کیونکہ عجمی کل تمھیں دیکھیں گے تو وہ لوگ کھیں گے کہ یھی عربوں کا امیر المومنین اور ان کی اصل ھے لہٰذا تیرے خلاف ان کے دل زیادہ سخت ھوجائیں گے حضرت عمر نے کھایھی وہ رائے ھے جسے میں پسند کرتا ھوں اور چاھتاھوں کہ اس کے مطابق عمل کروں۔ [14]

دور عثمان

خلیفہ سوم کے زمانے میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے بھت زحمتےں اٹھائےں جب شوریٰ قائم ھوئی تو حضرت نے فرمایا: واللہ لاسالِمَنَّ ما سلمت امور المسلمین ولم یکن بھا جورٌ اِلا عليَّ خاصة۔ خدا کی قسم میں مسلمانوں کے امور کے سلسلے میں ھمےشہ ان کے ساتھ ھم آھنگ رھاجبکہ فقط میرے لئے ھی ظلم و جورروا رکھا گیا۔ ان تمام مشکلات کے باوجود حضرت علی علیہ السلام خلیفہ ثالث کے ساتھ ھمیشہ اخلاص کے ساتھ پیش آتے تھے اسی طرح وہ مشکلات جو انھیں اپنی ظاھری خلافت کے دوران پیش آئےں ان کے متعلق آپ(ع) نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم میں عثمان کو دشمنوں سے دور کرتا ھوں لیکن مجھے خوف تھا

کہ اس کے باوجود گنھگار میں ھی ٹھہرایا جاؤں گا -[15]

ابن قتےبہ اپنی کتاب امامت وسیاست میں کھتے ھیں کہ جب عثمان کے خلاف بغاوت بڑھتی چلی گئی تو حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کسی وادی میں چلے گئے اور وہاں مقےم ھوگئے۔

حضرت علی علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد عثمان کے خلاف بغاوت مزید بڑھ گئی جب کہ طلحہ اور زبیرکو یہ امید تھی کہ وہ لوگوں کے دلوں کو عثمان کی طرف مائل کر لیں گے اور بغاوت پر غلبہ حاصل کر لیں گے، انھوں حضرت علی علیہ السلام کی عدم موجودگی کو غنیمت سمجھا لیکن جب بغاوت حد سے بڑھ گئی تو عثمان نے حضرت علی علیہ السلا م کو اس طرح خط لکھا:

معاملہ میرے ہاتھ سے نکل چکا ھے اور میرے خلاف ایک طوفان ا مڈ آیا ھے، لوگ میری توھین کر رھے ھیں اور وہ میرا خون بہانے اور میرے قتل کے درپہ ھیں اور میں اس مصیبت کو اپنے سر سے دور نھیں کر سکتا، اور پھریہ شعر کہا:

فان کنت ماکولافکن خیر اکل ولا فارکنی ولما افرق

اگر آپ پر بھروسہ کیا جائے تو آپ بہترین بھروسہ والے ھیں میری مدد کو آئےے مجھ سے اتنا دور کیوں ھیں ؟[16]

ابن اثیر اپنی کتاب کامل میں کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام جب واپس لوٹ آئے تو اس وقت لوگ عثمان کی طرف رجوع کر چکے تھے آپ

نے ان سے فرمایا:تم لوگوں سے ایسی گفتگو کرو جسے وہ تم سے سنیں اور تم پر گواہ قرار پائےں اور جو کچھ تمہارے دل میں ھے اللہ اس پر گواہ ھے۔ اس وقت تک امن امان قائم نہیں ھوگا جب تک کوفہ اور بصرہ سے دوسرے سوار نہ آجائیں، عثمان نے کھااے علی ان کی طرف سوار بھےجئے اگر آپ نے اےسانہ کیا تو مجھے معلوم ھورھاھے کہ وہ ھم سے قطع رحم کرےں گے اور آپ کے حق کو تسلیم نہیں کرےں گے حضرت عثمان باھر آئے انھوں نے خطبہ دیا اور لوگوں کے سامنے توبہ کی اور کھامیں پھلا شخص ھو ں جو پناہ چاھتا ھوں جو کچھ میں نے کیا ھے اس پر میں اللہ سے معافی چاھتا ھوں۔

خدا کی قسم حق کو اس کے عبد کے سپرد کر دیتا ھوں جو ھمیشہ ثابت قدم رھاھے تم اس کی پیروی کرنا اور خدا تک پھنچنے کا وھی بھترین ذرےعہ اور راستہ ھے اس سلسلے میں تم پر کوئی بات مخفی نہیں ھے۔ لوگ روتے ھوئے متفرق ھو گئے اور خلیفہ بھی رو پڑے ،جب عثمان اپنے گھر آئے تو وہاں مروان سعید اور بنی امیہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص موجود تھا(یعنی حضرت عثمان کے خطبہ کے دوران یہ لوگ وہاں موجود نہیں تھے) حضرت عثمان ان کے درمیان آکر بےٹھ گئے تو مروان نے کہا: اے امیر المؤمنین کیا میں آپ سے کچھ کھوں یا خاموش رھوں؟ عثمان کی بیوی نائلہ بنت فرا فصہ نے کھاتم خاموش رھو، یھی وہ لوگ ھیں جنھوں نے اسے قتل کیا اور موت کی نیند سلا دیا انھوں نے ایسی گفتگو کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جس پر نزاع نہیں ہونا چاہیے تھا۔
مروان نے نائلہ سے کھاتو اس وقت نہیں تھی جب یہ سب کچھ ہوا خدا کی قسم تیرا باپ وضو خانہ میں مارا گیا، نائلہ نے کھااسے تو صحیح طور پر وضو کرنا بھی نہیں آتا تھا !مروان ٹھہر جا اور باپ کا تذکرہ چھوڑ دے ۔خدا کی قسم چچا کو اس بات سے غم و الم پھنچنے گا اگر خوف نہ ھوتا تو میں ضرور اس کے متعلق تجھ کو بتاتی اور ثابت کرتی کہ یہ بات صداقت پر مبنی ھے۔

مروان نے پھر کہا:اے امیر المومنین میں بات کروں یا چپ رھوں ۔ خلیفہ نے کھاکھو کیا کھنا چاھتے ھو، مروان نے کھامیرے ماں باپ آپ پر قربان ھوں خدا کی قسم میں آپ کی اس قسم کی گفتگو کو پسند کرتا ھوں لیکن آپ کو روک دیا گیا اور آپ پھلے شخص ھیں جو اس پر راضی ھو گئے البتہ آپ کو جو کھنا چاھیے تھا وہ آپ نے نہیں کھااور انھوں نے معاملے کی سنگین خلاف ورزی کی جبکہ ناچیز و ذلیل حصہ دیا گیا۔ خدا کی قسم گناہ پر استغفار کرنا بھتر ھے ،اس توبہ سے جس کے بعد خوف ھراس چھاجائے اگر تم چاھتے توتوبہ کے ذریعے قریب ھو جاتے اور خطا کا اقرار نہ کرتے اس وقت دروازے پر لوگ پھاڑ کی طرح ڈٹے ھوئے تھے۔ عثمان نے کھاان کے پاس جاؤ اور ان سے کھو کہ مجھے تم سے گفتگو کرتے ھوئے شرم آتی ھے مروان باھر گیا اس نے لوگونسے کھاتمھارا یھاں جمع ھونا تمھاری شان کے خلاف ھے گویا تم مال غنیمت لوٹنے آئے ھو ؟ کیا تم اس ارادے سے آئے ھو

کہ جو کچھ ھمارے قبضہ میں ھے اس کو زبردستی ھم سے چھین لو، تو خدا کی قسم ھم نے تمہارے خلاف قدم اٹھالیا تو مشکل ھوجائیگی۔ لہٰذا تم اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ خدا کی قسم ھمارے ہاتھوں میں جو کچھ ھے ھم اس کی بدولت تم سے مغلوب نہیں ھونگے، چنانچہ سب لوگ واپس لوٹ گئے اور کچھ لوگ حضرت علی کے پاس آئے اور انھیں اس واقعہ کی اطلاع دی۔
حضرت علی علیہ السلام عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ کیا تم بھی عثمان کا خطبہ سننے والوں میں موجود تھے؟اس نے کھاجی ہاں ۔حضرت نے فرمایا: جو کچھ مروان نے لوگوں سے گفتگو کی ھے اس میں بھی تم موجود تھے ؟اس نے کھاجی ہاں ۔
اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:اے اللہ کے بندو!اے مسلمانو!اگر میں اپنے گھر میں رھوں تو تم کھتے ھو کہ میں نے رشتہ داروں کو چھوڑ دیا ھے اور اگر میں کوئی بات بتاتا ھوں تو اس کو نظر انداز کر کے جس طرح مروان چاھتا ھے ویسا ھی کرتے ھیں اس نے تو اپنے ھی بازار سے گناھوں کا جتنا بار اٹھانا تھا اٹھالیا ھے۔
حضرت علی غضبناک حالت میں وہاں سے اٹھے اور عثمان کے پاس جاکر فرمایا :جہاں تک مروان کا تعلق ھے وہ تجھ سے اس وقت تک راضی نہ ھو گا جب تک تو اپنے دین اور عقل میں تحریف نہ کر لے اس کی مثال اس سرکش اونٹ جیسی ھے جدھر اس کا منہ ھوتا ھے ادھر ھی چل دیتا ھے ۔خدا کی قسم مروان اپنے دین اور اپنے نفس میں صاحب رائے نہیں ھے اور اللہ

کی قسم میں لوگوں کو تجھ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھ رھاھوں لیکن اس وقت تجھ سے کچھ نہ ھو سکے گا اور آج کے بعد میں یہاں نہیں آؤں گا یہ تیرا اپنا ھی تجھ پر عتاب ھے ،اس سے تیری عزت وشرف جاتا رھے گا اور تیری رائے مغلوب ھو جائے گی .

جب حضرت علی علیہ السلام نصیحت کر کے وہاں سے نکلے تو اس وقت اس کی بیوی نائلہ آئی اور کھنے لگی ۔میں نے تیرے متعلق حضرت علی کی گفتگو کو سن لیاھے یہ سمجھ لے کہ یہ تمہارے دشمن نہیں ھیں لیکن تم نے فقط مروان کی اطاعت کی ھے وھی تمہارا دشمن ھے جس طرح اس نے چاھاھے دشمنی کی ھے، حضرت عثمان کھتے ھیں میں کیا کروں ؟وہ کھتی ھے!اللہ سے ڈرو اور مروان کی پیروی ترک کردو، اگر تم مروان کی اطاعت کرتے رھے تو وہ تمھیں قتل کرا دے گا ،دوسرے لوگوں کے نزدیک مروان کی کوئی قدر منزلت نہیں ھے اسی وجہ سے تجھے لوگوں نے چھوڑدیا ھے تم حضرت علی کو بھیجو تاکہ وہ اصلاح کریں یہ آپ کے قرابت دار ھیں اور وہ اس کا انکا ر بھی نہ کریں گے .

چنا نچہ حضرت عثمان نے حضرت علی (علیہ السلام)کی طرف پیغام بھیجا لیکن حضرت نہ آئے اور فرمایا میں جانتا ھوں کہ اسے میری ضرورت نہیں ھے .

مروان تک نائلہ کی بات پھنچ گئی اور وہ عثمان کے پاس بیٹھ کر نائلہ سے کھنے لگا۔ اے فرافصہ کی بیٹی! یہ سن کر حضرت عثمان نے کھاکہ اے

مروان چپ ھوجاؤتمہارا منہ کالا ھو جائے خدا کی قسم اس نے تو مجھے نصیحت کی ھے اور اس سلسلے میں اس کا مجھ پر زیادہ حق ھے یہ سن کر مروان خاموش ھوگیا.

اس کے بعد حضرت عثمان رات کی تاریکی میں حضرت علی کے گھر آئے اور ان سے کہا: میں نے غیر ضروری امور انجام دئیے ھیں اور اس کا میں ھی ذمہ دار ھوں حضرت علی (علیہ السلام)نے اس سے کہاتم حضرت رسول اعظم کے منبر پر گفتگو کرنے کے بعد آج اس چیز کا اظہار کر رھے ھو تم گفتگو کرنے کے بعد گھر میں چلے جاتے ھو ،اور مروان تمہارے دروازے پر آکر لوگوں کو اذیت پھنچاتا۔ حضرت عثمان باھر آئے جبکہ وہ کہہ رھے تھے کہ اے مروان تم نے مجھے دھوکہ دیا اور لوگوں کو میرے خلاف ھوا دی ھے حضرت علی (علیہ السلام)نے فرمایا اکثر لوگ تمہاری حمایت کرتے ھیں لیکن جب بھی تجھے میں نے کوئی مسئلہ بتایا تو تم کو مروان نے اس کی خلاف ورزی کرنے کو کہااور تم نے مروان کی بات مان لی اور میری بات کو ٹال دیا۔[17]

خلیفہ ثالث کے حق میں حضرت علی علیہ السلام کا رویّہ

جب حضرت علی علیہ السلام خیبر سے واپس لوٹ رھے تھے تو آپ نے دیکھا کہ لوگ طلحہ کے پاس جمع ھیں ان میں اس کا کافی اثر رسوخ تھا جب حضرت علی (علیہ السلام)وہاں تشریف لائے تو ان کے پاس حضرت عثمان

بھی آگیا تو اس نے کہا:
اما بعد! مجھ پر اسلام کا حق ھے بھائیوں اور رشتہ داروں کا حق ھے۔ اگر ان حقوق کا پاس ولحاظ نہ ھوتا تو ھم جاھلیت کی طرف لوٹ جاتے اور بنی عبد مناف کے لئے یہ مناسب نھینھے کہ وہ اپنے بنی تمیم بھائیوں کے ساتھ لڑیں (یہ اطلاع طلحہ نے انھیں دی تھی)۔
اس وقت حضرت علی نے اس سے کہا: تیری یہ خبر درست نھیں ھے پھر حضرت علی (ع)مسجد کی طرف روانہ ھوئے، وہاں انھوں نے اسامہ کو دیکھا جو لوگوں سے دور ایک طرف بیٹھا تھا ۔ اس کو اپنے ھمراہ لیااور طلحہ کے گھر آئے، حضرت نے کہا: اے طلحہ !وہ معاملہ کیا ھے جو واقع ھوا ھے اس نے کھااے ابوالحسن یہ حزام طبین کے بعد کا واقعہ ھے، حضرت علی علیہ السلام وہاں سے بیت المال کی طرف روانہ ھوئے اور وہاں پھنچ کر فرمایا:اس کا دروازہ کھولو لیکن چابیاں نہ ملیں تو انھوں نے اس کا دروازہ توڑدیا اور لوگوں میں مال تقسیم کر دیا لوگ طلحہ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے یہاں تک کہ طلحہ اکیلا رہ گیا ۔ یہ خبر سن کر عثمان بہت خوش ھوئے اس کے بعد طلحہ عثمان کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے امیرالمومنین !میں نے ایک کام کا ارادہ کیا ھے لیکن اس کے اور میرے درمیان اللہ حائل ھے۔ عثمان نے کھاخدا کی قسم تم توبہ کرکے نھیں آئے بلکہ مغلوب ھو کر آئے ھو، اے طلحہ اللہ تیرا محاسبہ کرنے کے لئے کافی ھے۔[18]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا اور اس پر پانی بند کر دیا گیا اس وقت حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے طلحہ سے کہا: میں ان کے پاس پانی و غذا لے کر جانا چاھتا ھوں، حضرت نے اس پر شدید غصہ کیا یہاں تک کہ حضرت عثمان کے پاس پانی وغذالے گئے۔[19]

حضرت کا خلیفہ ثالث کے ساتھ ایک عمدہ رویہّ یہ تھا کہ آپ نے اپنے بچوں حسن (علیہ السلام)اورحسین(علیہ السلام)کو حضرت عثمان کے دفاع کے لئے بھیجا ۔اور وہ اس کے دروازے پر کھڑے ھو گئے اور اس کے دشمنوں میں سے کسی کی طاقت نہ ھوئی کہ اس کو اذیت دیں یہ اصحاب سیرت اور تاریخ میں مشہور و معروف واقعہ ھے۔

جب حضرت عثمان کا قتل ھوا تو مدینہ اور مدینہ سے باھر مختلف مقامات میں اس پر خوشی کا اظہار کیاگیا بالخصوص وہ لوگ اس پر زیادہ خوش تھے جو عوام کو اس کے خلاف اکسانے میں پیش پیش تھے جیسے طلحہ ،زبیر ،سعد بن ابی وقاص،عائشہ اور معاویہ کیونکہ اس سلسلہ میں ان لوگوں کے ذاتی مقاصد تھے۔

وہ لوگ عثمان کی ان باتوں سے ناراض تھے کہ اس نے مروان بن حکم اور بنی امیہ کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیا ھے اور مختلف شہروں میں حکومتی عھدے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دئےے چنا نچہ اکثر لوگوں نے اس کے قتل پر خوشی کا اظہار کیا اگرچہ اس سلسلہ میں ان کے نظریات اور خواھشات جدا جدا تھے ۔لیکن جہاں تک حضرت علی علیہ السلام کا تعلق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے تو انھوں نے اس پیچیدہ معاملے کو سنبھالنے کی ھر ممکن کوشش کی اور یہ ان کے لئے امتحان کا وقت تھا لیکن معاملات بھت بگڑ چکے تھے۔ آپ کئی مرتبہ خلیفہ کے پاس تشریف لائے اور انھیں نصیحتیں کیں کہ وہ اعتدال پر رھیں اور حکمت سے کام لیں خلیفہ کو نصیحت کی کہ عدل سے کام لیں مظلوموں کے ساتھ انصاف کریں تاکہ امت کی اصلاح ھو سکے اور وہ اپنے مقصد مینکامیاب ھو جائیناور ان کے امور کو غیروں کے حوالے نہ کیا جائے، حکومتی اداروں میں دین کو پائیدار بنایا جائے اور شرعی حدود کے مطابق عمل کو جاری رکھا جائے اور غریبوں فقیروں پر خصوصی توجہ دی جائے۔

لیکن حضرت علی (علیہ السلام)خلیفہ کے رویہّ کو بدلنے پر قادر نھیں تھے لہٰذا اس وجہ سے آپ اپنے گھر میں خاموشی سے بیٹھ گئے اور اپنا دروازہ بند کر لیا اور ظالم اور مظلوم کے درمیان قضاء کے فیصلے کا انتظار کرنے لگے۔

کلمات قصار میں آپ کا یہ رویہّ پوری کتاب لکھنے کی نسبت زیادہ واضح نظر آتا ھے۔ حضرت نے فرمایاکہ میں نے اس بات کو جامع شکل میں بیان کیا ھے کہ بے شک تم متاثر ھوئے لیکن یہ تاثر مفید نھیں رہا، تم روئے اور گڑگڑائے لیکن کوئی فائدہ نھیں ھوا البتہ متاثر اور گڑگڑانے والے کے بارے میں خدا بھتر جانتا ھے۔[20]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[1] عقاید امامیہ شیخ محمد رضا مظفر ص ۱۱۵،۱۱۶۔

[2] عقاید امامیہ ص۱۱۶۔

[3] امام شرف الدین موسوی کی کتاب الفصول المهمہ ص ۵۵،۵۶۔

[4] الارشاد ج۱ ص۱۹۰۔

[5] تاریخ یعقوبی ج۲ ص۱۲۸۔

[6] تاریخ یعقوبی ج۲ ص۱۳۲۔۱۳۳۔

[7] سیرت ائمہ اثنی عشر ج۱ ص۳۳۳۔۳۳۴۔

[8] سیرت ائمہ اثنی عشر ج۱ ص۳۳۴۔

[9] سورہ احزاب:۷۰۔

[10] سورہ قیامة آیت ۳۶۔

[11] سورہ نباء:۱۷

[12] شرح نهج البلاغہ ج ۱۲۔ص۷۹۔۸۰۔

[13] البدایہ والنهایہ ابن کثیر ج۷ ص۵۳۔

[14] ابن اثیر کی تاریخ کامل ج ۲ص۱۷۹،۱۸۱ سے اختصار کے ساتھ

[15] سیرت آئمہ اثنی عشری ج ۱ ص۳۸۶۔

[16] امامت و سیاست ج۱ ص۳۷۔

[17] ابن اثیر کی کامل فی التاریخ ج۲۔ص۲۸۴۔۲۸۶۔

[18] ابن اثیر کی کامل فی التاریخ۲ ص۲۸۶۔

[19] کامل فی التاریخ ابن اثیر ج۲ ص۲۸۶۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[20] سیرت ائمہ اثنی عشر ج۱ ص ۳۸۹۔

دسویں فصل

حضرت علی (ع) اور خلافت

خطبہ شقشقیہ میں حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیعت کے حوالے سے اپنے ساتھ مسلمانوں کے رویہّ کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اس وقت مجھے لوگوں کے ھجوم نے دھشت زدہ کردیا جو میری طرف بجوّکے ایال کی طرح لگاتار بڑھ رھاتھا۔ یہاں تک کہ عالم یہ ھوا کہ حسن(علیہ السلام)اور حسین (علیہ السلام) کچلے جارھے تھے۔ اور میری ردا کے دونوں کنارے پھٹ گئے تھے۔ وہ سب میرے گرد بکریوں کے گلے کی طرح گھیرا ڈالے ھوئے تھے لیکن اس کے باوجود جب میں امور خلافت کو لے کر اٹھا تو ایک گروہ نے بیعت توڑ ڈالی اور دوسرا دین سے نکل گیا اورتیسرے گروہ نے فسق اختیار کیا گویا انھوں نے اللہ کا یہ ارشاد سنا ھی نہ تھا۔

< تِلْکَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِینَ لاَیُرِیدُونَ عُلُوًّا فِی الْأَرْضِ وَلاَفَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِینَ > [1]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”یہ آخرت کا گھر ھم نے ان لوگوں کے لئے قرار دیا ھے جو دنیامیں نہ (بے جا)بلندی چاھتے ھیں نہ فساد پھیلاتے ھیناور اچھا انجام پرھیز گاروں کے لئے ھے۔

پھر آپ خلافت کے متعلق اپنے نظریہ کو بیان کرتے ھوئے اسے قبول کرنے کی وجہ بیان فرماتے ھیں ۔

دیکھو! اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ذی روح چیزیں پیدا کیں ،اگر بیعت کرنے والوں کی موجودگی اور مدد کرنے والوں کے وجود سے مجھ پر حجت تمام نہ ھو گئی ھوتی اور وہ عھد نہ ھوتا جو اللہ نے علماء سے لے رکھا ھے کہ وہ ظالم کی شکم پری اورمظلوم کی گرسنگی پر سکون وقرار سے نہ بیٹھیں تو میں خلافت کی باگ ڈور اسی کے کندھے پر ڈال دیتا اور اس کے آخر کو اسی پیالے سے سیراب کرتا جس پیالے سے اس کے اول کو سیراب کیا تھا اور تم اپنی دنیا کو میری نظروں میں کسی چھینک سے بھی زیادہ ناقابل اعتناء پاتے۔[2]

ثابت بن قیس بن شماس انصاری کھتا ھے جب کہ ثابت، انصار میں پھلے شخص تھے جو بیعت کے بعد حضرت علی علیہ السلام سے گفتگو کر رھے تھے ۔

خدا کی قسم! اے امیرالمومنین اگر وہ آپ سے ولایت میں پھلے تھے تو وہ دین میں آپ سے مقدم نہ تھے اگر وہ کل آپ سے پھلے حکومت کر گئے ھیں تو آج آپ کے پاس امر خلافت ھے ان لوگوں پر آپ کی منزلت بھی مخفی نہ تھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور آپ کی عزت سے جاھل نہ تھے وہ جو چیزیں نہیں جانتے تھے ان میں آپ ھی کے محتاج رھتے تھے لیکن آپ کے علم کے ھوتے ھوئے (ھم)کسی کے محتاج نہیں ھیں-[3]

صعصہ ابن صوحان کھتے ھیں:

یا امیر المومنین (ع)! خد ا کی قسم خلافت آپ کو زیب دیتی ھے اور آپ ھی اس خلافت کے مستحق و سزا وار ھیں،خلافت کو آپ نے سر بلندی عطا کی نہ کہ خلافت نے آپ کو بلند کیا، خلافت تو آپ کی محتاج ھے- [4]

خزیمہ بن ثابت انصاری ذوالشہادتین فرماتے ھیں :

یا امیرالمومنین! ھم آپ کے علاوہ کسی کو خلافت کے لائق نہیں سمجھتے ،اور ھم فقط آپ کی ذات کی طرف ھی لوٹ سکتے ھیں یقینا آپ ھی کو صدق دل سے تسلیم کرتے ھیں کیونکہ آپ لوگوں میں سب سے پھلے ایمان لانے والے ھیں ،سب سے زیادہ علم رکھنے والے ھیں اور آپ کی ذات کے علاوہ رسول اللہ (ص)کا جانشین مومنین کے لئے کوئی نہیں ھے اور ان میں آپ جیسا کوئی نہیں ھے -[5]

پھر مالک بن حارث ابن اشتر کھڑے ھوتے ھیں اور کھتے ھیں :

اے لوگو! یہ وصیوں کے وصی ھیں ،انبیا ء کے علم کے وارث ھیں ،عظیم مرتبہ والے ھیں اور سب سے بڑے سخی ھیں ،اللہ کی کتاب نے جس کے ایمان کی گواھی دی اور اللہ کے رسول نے آپ کی جنت رضوان کی گواھی دی ،وہ کون ھے جس میں اس قدر کامل فضائل ھوں جوکہ بلا شک و تردید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سابق الایمان ھیں اور گذشتہ و آئندہ میں سب سے زیادہ عالم اور فاضل ھیں-[6]

ابو ثور کھتے ھیں جب حضرت علی علیہ السلام کی بیعت ھو رھی تھی آپ اپنی جگہ سے اٹھے تو لوگ آپ کے اردگرد جمع ھو گئے اورآپ کی بیعت کرنے لگے -اورحضرت بنی مازن کے صحن میں آگئے اور ایک کھجور کے درخت کے پاس ٹےک لگا کر کھڑے ھوگئے لیکن لوگ میرے اور ان کے درمیان حائل ھو گئے -

میں نے لوگونکی طرف دیکھا کہ وہ کھنیوں تک اپنے ہاتھ آگے بڑھا کر آپ کے ہاتھوں پر بےعت کر رھے ھیں،مختلف ہاتھ نظر آرھے تھے، پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے-

سب سے پھلے جس شخص نے منبر پر چڑھ کر آپ کی بیعت کی، وہ طلحہ تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر بیعت کی اس کی انگلیاں شل تھیں اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا وہ بیعت نہ کرے جو بعد میں اس کو توڑ دے ،پھر زبیر آیا اس نے آپ کی بیعت کی اور پھر سعد اور دیگر اصحاب رسول نے بیعت کی-[7]

انساب الاشراف میں بلاذری کھتے ھیں کہ حضرت علی (علیہ السلام) نے اس امر کو ضروری سمجھا جب آپ دوگروھوں کے درمیان اصلاح کرانے میں مایوس ھوگئے ، اورجب عثمان قتل کر دیے گئے-

لوگ اس معاملے میں پریشان تھے اور چاھتے تھے کہ حتمی طور پر ان کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کوئی امام هو جس کے زیر سایہ یہ جمع هوں سب لوگ حضرت علی (علیہ السلام)کے پاس آئے اور وہ یہ کہہ رهے تھے۔ همارے امیر حضرت علی ابن ابی طالب (ع)هیں اور آپ کے گھر میں داخل هوگئے اور کهنے لگے، اپنے ہاتھ بڑھائیے تاکہ هم آپ کی بیعت کریں۔

آپ نے فرمایا : تم میں کوئی ایسا شخص نهیں هے! ہاں البتہ اس خلافت کے حق دار اهل بدر هیں، کسی بدر والے کو راضی کر لو کہ وہ تمہارا خلیفہ بن جائے جب کوئی اهل بدر نہ مل سکا تو حضرت علی (علیہ السلام)کے پاس آئے اور کهنے لگے۔ اے ابوالحسن! اس خلافت کاهمیں آپ سے زیادہ کوئی حق دار نظر نهیں آتا۔[8]

ابن اثیر اپنی کامل میں کهتے هیں کہ جب حضرت عثمان قتل کر دئے گئے تو حضرت رسول اعظم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے مہاجراور انصاری صحابہ کرام جمع هو گئے ان میں طلحہ اور زبیر بهی تھے۔

یہ لوگ حضرت علی(علیہ السلام)کے پاس آئے اور ان سے عرض کی کہ لوگوں کے لئے امام کا هونا ضروری هے۔

حضرت نے فرمایا :مجھے کوئی حاجت نهیں هے لہٰذا اپنی خلافت کے لئے اس کو منتخب کر لو جو اس پر راضی هو ۔

وہ کهنے لگے هم آپ کے علاوہ کسی کو پسند نهیں کرتے اور یهی جملہ انهوں نے کئی مرتبہ دهرایا اور حضرت سے کهنے لگے: هم آپ کے علاوہ کسی کو خلافت کا حق دار نهیں جانتے کیونکہ آپ سے پهلے ایمان لانے والا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کوئی نهیں هے اور حضرت رسول اکرم(صلی الله علیہ و آلہ وسلم)کے قرابت داروں میں بھی آپ سے زیادہ قربت رکھنے والا کوئی نهیں هے ۔ لیکن حضرت نے فرمایا:ایسا نہ کرو ،میں امیر بننے کے بجائے وزیر و وصی رسول بننے کو زیادہ پسند کرتا هوں ۔وہ کهنے لگے خدا کی قسم هم کبھی بھی ایسا نهیں کر سکتے یہاں تک کہ آپ کی بیعت نہ کر لیں ۔ حضرت نے فرمایا : چلو پھر مسجد میں چلتے هیں میری بیعت نہ تو مخفی هو سکتی هے اور نہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر هو سکتی هے ۔ حضرت مسجد میں گئے لوگ آپ کی بیعت کرنے لگے لوگوں میں سب سے پهلے جس نے بیعت کی وہ طلحہ بن عبدالله تها، حبیب بن ذؤیب نے اس کی طرف دےکھا اور کہا: اِنّا للّٰہ واِنّا اِلیہ راجعون سب سے پهلے جس نے آپ کی بیعت کی اس کا ہاتھ شل (سوکھا هوا)هے لہٰذا یہ خلافت بخوبی تمام نہ هو گی یعنی میں نے اس کی بیعت کو بد شگونی کی علامت سمجھا ،اس کے بعد زبیر نے بیعت کی۔[9]

حضرت امیرالمومنین علی (علیہ السلام)نے اپنی خلافت میں فتنہ کو ختم کرنے کے لئے سب سے پهلا قدم یہ اٹھایا کہ آپ نے عثمان کے مقرر کئے هوئے گورنروں کو معزول کردیا۔

یعقوبی اپنی تاریخ میں کهتے هیں کہ ابو موسیٰ اشعری کے علاوہ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت عثمان کے تمام والیوں کو معزول کر دیا ،اورقثم بن عباس کو مکہ کا عبدالله بن عباس کو یمن کا قیس بن سعد بن عبادہ کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مصرکا اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کا والی بنایا۔[10]
بزرگ اور بااثر لوگوں کے ہوتے ہوئے حضرت عثمان نے اپنے قریبی رشتہ داروں اور اپنے بھائیوں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کردیا تھا لیکن حضرت علی علیہ السلام نے اپنی خلافت میں عدل و انصاف پر مبنی سیاست اورحضرت رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے مطابق عمل کیا آپ نے اپنی خلافت کو سیرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق چلایا۔ آپ نے بعض ایسے لوگوں کو خلافت سے معزول کیا جنھینگذشتہ خلفاء نے بیس سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ سے حکومت دے رکھی تھی اور وہ اس پر پوری طرح قابض ھوچکے تھے، یہ موثق بات ھے کہ حضرت عمر بھی بیت المال کو مساوی تقسیم نہ کرتے تھے بلکہ وہ لوگوں کے اقدار اور سبقت اسلام کا لحاظ کرتے تھے اور ان کااس طرح تقسیم کرنا اسلامی اصول کے تحت نہ تھا بلکہ اپنے ذاتی مفاد کے لئے ھوتا تھا اوراسی طرح عثمان بن عفان نے اچھے اچھے لوگوں کو چھوڑدیا اور زمین میں فساد کرنے والوں کو والی بنا دیا اور اس طرح ان میں جاھلیت کا زمانہ پلٹ آیا ،اور اموی روح اسلام پر قابض ھو گئی۔ جو لوگوں کوبغیر حساب و کتاب کے دیتا تھا ۔ چنانچہ حضرت علی (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا :
اے لوگو!میں تم میں سے ھی ایک شخص ھوں۔ میرا حصہ تمہارے برابر ھے اور جو تمھیں مشکلات ھیں ۔وہ مجھے بھی ھیں ‘‘میں تم کو تمہارے نبی(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے راستہ پر چلانے والا ھوں اور تمہارے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

درمیان اس چیز کو نافذ کرونگا جس کا مجھے حکم دیا گیا ھے -[11]
سیاست کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کے عدل و انصاف کی وجہ سے تمام مومن اور مستضعف راضی تھے لیکن بعض خود غرض لوگ جنھوں نے دنیا کو ھی سب کچھ سمجھ رکھاتھا وہ آپ سے ناراض ھو گئے لیکن حضرت علی (علیہ السلام)نے سیاست میں قدم رکھتے ھی اپنے نظریہ کا اعلان کر تے ھوئے ارشاد فرماتے ھیں:
خبردار ھر وہ زمین کا ٹکڑا جسے عثمان بن عفان نے بخش دیا اور ھر وہ مال جو مال خدا تھا اور لوگوں میں بانٹ دیا گیا وہ اللہ کے گھر دوبارہ لوٹا دیا جائے گا کیونکہ حق کسی چیز سے باطل نھیں ھوسکتا اور اگر ایسا مال عورتوں کے مھر اور کنیزوں کے خریدداری پر بھی صرف کیا گیا ھو اور شھروں میں پھیلا دیا گیا ھو تو میں اس کو بھی وآپس پلٹا لوں گا کیونکہ عدل کے تقاضوں کو پورا کرنے میں وسعت ھے اور جسے عدل کی صورت میں تنگی محسوس ھو اسے ظلم کی صورت میں اور زیادہ تنگی محسوس ھو گی۔
اے لوگو! تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہ کھے کہ وہ دنیا پر مر مٹے، انھوں نے زحمتیں اٹھائیں، دریاؤں میں راستے بنائے، گھوڑوں پر سوار ھوئے اور انھوں نے وظائف لئے لیکن جب ان سے یہ سب چیزیں روک لی گئیں اور انھیں ان کاموں سے دور کر دیا گیا جو وہ کرتے تھے تو وہ یہ نہ کھینکہ ابن ابی طالب نے ھمارے حقوق ھم پر حرام کر دئے ھیں۔
آگاہ ھو جاؤکہ حضرت رسول اعظم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے اصحاب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں سے مہاجر ہو یا انصار اس کی فضیلت اس کے صحابی ہو نے پر موقوف نہیں ھے کیونکہ فضل تو اللہ کے پاس ھے اور اس کا ثواب اور اجر دینا بھی اللہ پر ھے ۔آگاہ ہو جاؤکہ جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسول کی پےروی کرے گا تو گویا اس نے همارے دین کی تصدیق کی ھے اور وہ همارے دین میں داخل ہوا ھے اور اس نے همارے قبلہ کو قبول کیا ھے پس تم اسلام کے حقوق اور حدود کا خیال رکھو ۔ تم اللہ کے بندے ہو اور یہ مال اللہ کا مال ھے اور یہ تم سب کے درمیان مساوی طور پرتقسیم کیا جائے گا یہ مال حاصل کرنے میں کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں ھے ۔[12]

عہد علی (ع)میں سیاسی اورمعاشرتی حالات

۱۔ بعض اصحاب کی بےعت شکنی،

اکثر انصار نے آپ(ع) کی بےعت کی مگر (اس وقت)چند لوگوں نے آپ(ع) کی بےعت نہ کی ان میں حسان بن ثابت، کعب بن مالک ،مسلمہ بن مخلد ،ابوسعید حذری ،محمد بن مسلمہ نعمان بن بشےر ،زید بن ثابت، رافع بن خدےج ،فضالہ بن عبےد ، کعب بن عجرة، یہ لوگ عثمانی تھے۔ جہاں تک احسان کاتعلق ھے تو یہ ایک شاعر تھا جو کچھ وہ کھتا ھے اس کی کوئی پروانھیں کرتا تھا اور زید بن ثابت کو عثمان نے اپنے دیوان اور بیت المال کا والی بنارکھاتھا جب عثمان کا محاصرہ ہوا تو اس نے کہا:آے گروہ

انصار دوبارہ اللہ کے انصار بنو، اس سے ابو ایوب انصاری نے کھاوہ تمہاری اس لئے مدد نہیں کرتے کہ تم میں اکثر غلام ھیں۔

کعب بن مالک کوعثمان نے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا تھا اور جب ان سے یہ عھدہ واپس لیا تو اس نے عثمان کو چھوڑ دیا، اسی طرح عبداللہ بن سلام ، صھیب بن سنان ،مسلمہ بن سلمہ بن وقش، اسامہ بن زید ،قدامہ بن مظعون اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی آپ کی بےعت نہ کی -[13]

یعقوبی کھتے ھیں تےن افراد کے علاوہ قریش کے تمام لوگوں نے آپ کی بےعت کی ،یعنی مروان بن حکم ،سعید بن عاص اور ولید بن عقبہ یہ اپنی قوم کے سردار تھے چنانچہ انھوں نے کہا:

ھم نے آپ کو اس لئے اکےلا چھوڑ دیا ھے چونکہ آپ نے ابی صبرا کو جنگ بدر میں اور جہاں تک سعید کا تعلق ھے اس کے باپ کو بھی آپ نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا اور اس کا باپ قریش کا نور تھا اور جہاں تک مروان کا تعلق ھے اس کے باپ کو بھی آپ نے برا بھلا کھا،جب و ہ عثمان کے پاس چلاگیا تھا -

ان لوگوں نے کہاکہ ھم اس بناء پرآپ کی بےعت کرےں گے جو کچھ ھم پہ گزرا ھے آپ اس کا جبران کرےں گے اور جو مال ھمارے پاس ھے ،وہ ھمارے پاس رھنے دیا جائے اور ھمارے بزرگوں کے قاتلوں کوقتل کیاجاناچاہئے، اس پر حضرت علی علیہ السلام غضبناک ھوئے اور فرمایا: تم نے جو کچھ ذکر کیا ھے اور خاص طور پر مجھے چھوڑ دیا ھے ،تو کیا

حق ےھی ھے!کہ جو کچھ تم پر گزرا ھے میں اس کا جبران کروں، تو یہ ممکن نہیں ھے کیونکہ جو کچھ ھوا وہ خدا کے لئے ھوا اور رھایہ کہ جو کچھ تمہارے پاس ھے وہ میں بخش دوں، تو کیا اس میں خدا اور مسلمانوں کا حق نہیں ھے؟

بھرحال عدالت میں ھی تمہارے لئے آسانی ھے اور جہاں تک عثمان کے قاتلوں کو قتل کرنے کا مسئلہ ھے ان کا قتل کرنا جس طرح آج مجھ پر ضروری ھے کل بھی ضروری ھوگا۔

لیکن تم لوگوں نے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی(ص) کی سنت کوچھوڑ دیا تو جس پر حق مشکل دکھائی دے تو باطل اس کے لئے مزید مشکل بن کر سوار ھو گا، اگر تم چاھو تو اپنے حامیوں کے ساتھ جاکرملحق ھو جاؤ۔

اس کے بعدمروان کھتا ھے کہ ھم آپ کی بےعت کرتے ھیں اور آپ کے ساتھ ھیں جو آپ کا نظریہ ھے وھی ھمارا بھی ھے -[14]

ابن کثیر اپنی سند کے ساتھ کھتے ھیں کہ مروان بن حکم ،ولید بن عقبہ اور کچھ دوسرے لوگ شام کی طرف بھاگ گئے اسی طرح واحدی کھتے ھیں کہ لوگوں نے مدینہ میں حضرت علی علیہ السلام کی بےعت کی اور سات افراد نے بےعت نہیں کی انمیں ابن عمر ،سعد بن ابی وقاص وغیرہ شامل ھیں -[15]

۲۔سیاسی حیلوں اور کچلنے والی د شمنی کا ظھور،

یعقوبی اپنی تاریخ میں بیان کرتے هیں کہ حضرت عائشہ حضرت عثمان کے قتل سے پهلے مکہ سے چلی گئیں تهینچنا نچہ جب حج کر کے واپس آرهی تهیں توواپسی میں ابن ام کلاب سے ملاقات هوئی اس سے پو چھا عثمان کا کیا هوا اس نے کهاکہ وہ قتل هوگیا هے اس نے کهاکہ یہ سن کر عائشہ نے کهایہ تو غضب هو گیا۔
کچھ دیر کے بعد کسی دوسرے سے ملاقات هوئی اس سے پو چھا افراد کس کی بےعت کررهے هیں اس نے کہاکہ طلحہ کی۔
حضرت عائشہ کهتی هیں اس دو انگلیوں والے کی اور پهر راستے میں کسی دوسرے سے ملاقات هوئی تواس سے بهی پوچهتی هیں لوگ کیا کررهے هیں وہ شخص کهتا هے کہ حضرت علی علیہ السلام کی بےعت کررهے هیں۔
حضرت عائشہ کهتی هیں کہ خدا کی قسم میں اس کی بےعت نہ هونے دونگی، اور پهر مکہ میں واپس لوٹ آئیں کچھ دن قیام کیا ادهر چند روز بعد پهر طلحہ اور زبیر حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئے اوردونوں نے کهاکہ هم عمره کرنا چاهتے هیں لہٰذاآپ همیناجازت دے دیں ۔
ان میں سے بعض لوگوں نے کهاکہ حضرت علی(علیہ السلام)نے ان دونوں سے یا بعض اصحاب سے فرمایا: خدا کی قسم انهوں نے عمره کا اراده نهیں کیا تهابلکہ ان دونوں نے تباهی وبربادی کااراده کیا تها اوروه مکہ میں حضرت عائشہ کے ساتھ جاملے اور اسے میرے خلاف خروج اوورقیام کے لئے مجبور کیا۔[16]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب(علیہ السلام)کو معلوم ھواکہ طلحہ اور زبیر صرف اس وجہ سے مخالفت کر رھے ھیں کہ ھم مسلمانوں کے درمیان بیت المال کی تقسیم برابر اور عدل کے ساتھ کرتے ھیں ، تو ارشاد فرمایا:

جہاں تک بیت المال کاتعلق ھے تو،اس کے بارے میں کسی کا کسی پر کوئی اثر نہیں ھے اللہ تعالی نے اس کی تقسیم کو پورا پورا کر دیا ھے پس یہ اللہ کا مال ھے اور تم اللہ کے مسلمان بندہ ھو اور یہ اللہ کی کتاب ھے اس کا ھم نے اقرار کیا ھے اور اسے تسلیم کیا ھے اورھمارے نبی کا زمانہ ھم پر واضح ھے اور جو شخص اس پر راضی نہیں ھے وہ جوچاھے کرے ،اللہ کی اطاعت میں عمل کرنے والے کے لئے کسی قسم کی کوئی وحشت نہیں ھے ۔

پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے آپ(ع) نے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر عمار بن یاسر اور عبدالرحمن بن حسل کو طلحہ اور زبیر کے پاس بھےجا اور ان سے کھاتمہاراحصہ تھوڑا ھے اور تمہاری امیدیں زیادہ ھیں میں تمہارے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ھوں۔

مجھے معلوم ھوا ھے کہ تم کھتے ھو کہ میں نے تمہارا کچھ ضروری حق ادانھیں کیاھے ،تو وہ کھنے لگے معاذاللہ ،پھر فرمایا کہ کیا اس مال سے میں اپنے لئے بھی کچھ رکھتا ھوں ؟انھوں نے کھامعاذ اللہ ایسا نہیں ھے، پھر فرمایا :کیا کسی مسلمان کا کوئی ایسا حکم یا حق ھے جسے میں نے ادا نہ کیاھو یا کم دیاھو ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کھنے لگے معاذاللہ ایسا بھی نھیں ھے، حضرت نے فرمایا: پھر کیا وجہ ھے کہ تم لوگ اسے پسند نھیں کرتے اور میرے خلاف غلط پروپیگنڈہ کر رھے ھو اس پر وہ کھنے لگے کہ آپ عمر ابن خطاب کی تقسیم کے خلاف لوگوں میں مال تقسیم کرتے ھیں آپ نے ھمارا حصہ عام لوگوں کے برابرکر دیا ھے

۔

تب حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

جہاں تک مساوی تقسیم کا تعلق ھے تو مساوی ھی رھے گی کیونکہ مجھے اور تمھیں معلوم ھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ھی کیا کرتے تھے اور اللہ کی کتاب بھی اس پر شاھد ھے ۔

اورجہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ھے کہ ھمیں مال اضافی دیا جائے اور جو ھماری تلوارےں اور تیروں کی وجہ سے ھمیں حاصل ھوا ھے اس میں ھم اور دوسرے لوگ برابر کے شرےک نھیں ھیں بلکہ وہ لوگ جو سابق الاسلام ھیناور انھوں نے اپنی تلواروں اور تیروں کے ساتھ اسلام کی نصرت کی ھے انھیں اس میں مقدم کیاجائے۔

لیکن اس سلسلہ میں پیغمبر اکر(ص)م کسی کو فضیلت نھیں دیتے تھے اور ان کے سابق الاسلام ھونے کا بھی کوئی اثر نہ تھا اللہ تعالی سابق اور مجاھد کو قیامت کے دن ان کے اعمال کی جزا دے گا۔

خدا کی قسم! میرے نزدیک تم دونوں اوردوسرے لوگوں کے لئے اس مساوی تقسیم کے علاوہ کچھ نھیں ھے پھر دعائیہ کلمات فرمائے اللہ تعالی اس شخص

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پر رحم کرے جو حق کی رعاےت اوراس کی مدد کرتا هے اور جب ظلم کو دےکھتا هے تو اسے دور کرتا هے-[17]

اس زمانہ میں جو مشکلات اور مسائل سامنے آئے ان میں سے ایک یہ هے کہ بصرہ کے رافضی بهی مروان بن حکم کی قیادت میں جنگ جمل کافتنہ ختم هونے کے بعد معاویہ سے جاملے اور عمر بن عاص کا گروہ بهی معاویہ سے جاملا -

یعقوبی اپنی تاریخ میں کهتے هیں کہ معاویہ نے عمر ابن عاص کے پاس خط لکها :

اما بعد: جب کہ حضرت علی علیہ السلام، طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ کے معاملے (کی خبر)تم تک پهنچ چکی هے اورمروان نے بصرہ کے رافضیوں کو ان سے علیحدہ کر کے همارے پاس بهیج دیا هے اور همارے پاس حضرت علی علیہ السلام کی بےعت کے لئے جرےد بن عبداللہ آیا هے، تمہارے بارے میں میرا بهی یهی خیال هے کہ تم بهی جلد میرے پاس پهنچ جاؤ-[18]

٣۔حضرت امیرالمؤمنین (ع)کی بےعت سے معاویہ کا انکار

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے معاویہ کو ایک خط لکها جس میں آپ نے اسے بےعت کرنے کی دعوت دی اور اهم امور کی خبر دیتے هوئے ارشاد فرمایا :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امابعد ! تمہارامدینہ میں آکر میری بےعت کرناضروری هے اور تم (ابھی تک) شام میں هی هو جب کہ ان تمام لوگوں نے میری بےعت کر لی هے جنھوں نے ابو بکر، عمر اور عثمان کی بےعت کی تھی اورحاضر و غائب تمام لوگوں نے بیعت کرلی هے اور کسی نے بھی انکار نهیں کیا هے اور مہاجرین وانصار کی شوریٰ هے جس نے اتفاق کے ساتھ مجھے اپنا امام تسلیم کرلیا هے۔اور میری خلافت میں اللہ کی رضا بھی هے اور جوشخص اس امر کی مخالفت کرے گا تو وہ غیر سمجھا جائے گا اوراسے ان لوگوں کی طرف لوٹایا جائے گا جو غیر هیں۔

اور جواللہ کی ولایت اور مومنین کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستہ کا اتباع کرےگا تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور جس نے اس ولایت کو تسلیم نہ کیا وہ واصل جهنم کیا جائے گا اورجهنم بهت براٹھکانا هے ۔

طلحہ اور زبیر نے میری بےعت توڑدی هے اور دونوں دھوکا کرنے کے بعد تیرے پاس آگئے هیں ،جب کہ حق آگیا هے اور باطل بھاگ گیا هے اور اللہ کا امر ظاهر هوگیا هے جب کہ یہ لوگ اسے پسند نهیں کرتے۔

جس طرح دوسرے مسلمانوں نے بیعت کی هے تم بھی اسی طرح بیعت کرو کیونکہ تمهارے لئے یهی بهتر هے اور اسی میں تمهاری عافےت هے اور تو کسی مصیبت مینگرفتار نهیں هو گا اور اگر تو نے اس سے انکار کیا توتجھے سرکوب کرنے کیلئے مجھے اللہ کی مدد کافی هے اورمجھ تک تیرے بارے میں عثمان کے قتل کے متعلق بهت سی باتیں پهنچی هیں لہٰذا اس میں تیری

بھلائی ھے کہ اس بےعت میں داخل ھوجا جس میں دوسرے مسلمان داخل ھوئے ھیں پھر ان کا محاکمہ کرنا میرے ذمہ ھوگا اورمیرا کام تمھیں اللہ کی کتاب کے مطابق دعوت دینا ھے اور جو باتیں تم اپنے خیال میں تصور کرتے ھو وہ صرف فریب بازی اور دھوکا دھڑی پر مبنی ھیں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم اگرتم حقےقت کو عقل کی نگاھوں سے غور وخوض کرو اور اپنی خواھشات کو دور کرو تومجھے عثمان کے خون سے بری پاؤ گے اور تمھیں یہ بھی معلوم ھو جائے گاکہ تم جس گروہ سے تعلق رکھتے ھو اس کا خلافت اور شوری میں کوئی حصہ اور مقام نھیں ھے میں نے تمہاری طرف جرےد بن عبداللہ کو بھیجا ھے وہ اھل ایمان اور اھل ھجرت سے ھے پس تم بےعت کرو طاقت ا ور قوت فقط اللہ کے لئے ھے۔ والسلام [19]

جب جرےر معاویہ کے پاس پھنچے تو اس نے عمر بن عاص سے مشورہ طلب کیا، عمرو نے اسے خط لکھا اور اس میں یہ مشورہ دیا کہ حضرت عثمان کے خون کے انتقام کے معاملہ پر ڈٹے رھو اور بہانہ بنا کر اھل شام کوجنگ کے لئے آمادہ کرلو۔

اس لئے معاویہ نے جامع دمشق میں عثمان کا خون آلود کرتہ اور اسکی بیوی نائلہ کی انگلیوں کے خون سے آلودہ قمیص کولٹکادیا اور اھل شام سے عھد لیا کہ وہ اس وقت تک آرام سے نھیں بےٹھیں گے اور اپنی عورتونکے قریب نہ جائیں گے جب تک عثمان کے خون کا بدلہ نہ لے لیں اس کے بعدمعاویہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے جرےد کے ہاتھ حضرت علی علیہ السلام کے خط کا جواب اس طرح لکھا۔

امابعد :اگرچہ قوم نے آپ کی بےعت کر لی ھے اور آپ حضرت عثمان کے خون سے بری ھیں اور آپ بھی حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کی طرح ھیں لیکن آپ نے مہاجرین وانصار کو عثمان کے حوالہ سے دھوکا دیا ھے یہاں تک کہ ان کے جاھلوں نے آپ کی بےعت کر لی اور کمزور لوگوننے آپ کی تقویت کی جب کہ اھل شام آپ سے جنگ کرنا چاھتے ھیں مگر یہ کہ آپ عثمان کے قاتلوں کو ھمارے حوالے کر دیں۔ یھی آپ کیلئے بھترھوگا مسلمانوں کے درمیان امر شوریٰ قرار دیں اور شوریٰ بھی اھل شام کے افراد پر مشتمل ھو نہ کہ اھل حجازکے افراد پر ،البتہ آپ کے قریش میں سب سے پھلے اسلام لانے اور حضرت رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرابت جیسی فضیلتوں کا میں منکر نہیں ھوں -[20]

اس و قت حضرت علی علیہ السلام نے معاویہ کے خط کا جواب دیتے ھوئے ارشادفرمایا :

اما بعد:مجھے ایسے شخص کا خط ملا جو ایسی بصارت نہیں رکھتا ھے جس سے وہ ھدایت حاصل کرے اسے سعادت اور ھدایت کی طرف بلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ وہ اپنی خواھشات پر سوار ھے وہ یہ تصور کرتا ھے کہ میں نے اسے عثمان کے سلسلہ میں دھوکا دیاھے مجھے اپنی زندگی کی قسم مینخود مہاجرین و انصار میں سے ھی ایک فرد ھوں۔میں نے بھی کیا جو انھوں نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کیا،اور جیسا کہ انھوں نے کھامیں نے وھی کیا لہٰذا میں کسی دوسری قوم کے ساتھ نہیں ھوں۔

جہاں تک تمہارا یہ کھنا ھے کہ اھل شام کی شوریٰ قائم کی جائے تو بتاؤ شام میں کون ھے جو خلافت کی صلاحیت رکھتا ھو تم جس کا بھی نام لوگے بتاؤ تو مہاجرین اور انصار اس کی تکذےب کرےں گے اور جہاں تک تو نے میرے سوابق اور فضائل کا اعتراف کیا ھے تو اسمیں تو ناتواں و عاجز ھے کیونکہ اگر تو ان کوختم کرنے پر قادر ھوتا تو یقینا ختم کرنے کی لاحاصل کوشش کرتا ۔

پھر آپ نے اصبغ بن نباتہ تمیمی کے ہاتھ خط روانہ کیااور خودلشکر کی طرف نکل آئے اور اصبغ شام کی طرف روانہ ھو گیا اصبغ کھتا ھے کہ میں جب معاویہ کے پاس پھنچا تو عمر ا بن عاص معاویہ کے دائےں طرف اور ذوالکلا ع و حو شب اس کی بائےں طرف اور ان کے ساتھ اس کا بھائی عقبہ اور ابن عامر، ولید بن عتبہ ،عبد الرحمن بن خالد بن ولید ،شرحبیل بن ا لسمط اور ابو ھرےرہ بیٹھے ھوئے تھے جب کہ اس کے سامنے ابو داؤد ،نعمان بن بشےر ابو امامہ باھلی بےٹھے تھے میں ان کے پاس گیا اور انھیں حضرت علی (ع)کاخط دیا اس نے خط کو پڑھااور کھنے لگاکہ: اےسا لگتا ھے کہ علی(علیہ السلام) عثمان کے قاتل ھمارے حوالے نھیں کرنا چاھتے اصبع کھتا ھے کہ میں نے کھاکہ اے معاویہ تمھینعثمان کے قاتلوں کی ضرورت نھیں بلکہ تم کو تو صرف حکومت اور سلطنت کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ضرورت ھے اگر تجھے عثمان کے قاتلوں سے کوئی سروکار ھوتا تو تم علی(علیہ السلام) کی مدد کرتے لیکن تم نے اس مسئلہ کو نظر انداز کردیا ھے اور اس مسئلہ سے انتہائی دور ھو گئے ھو یہ دنیا حاصل کرنے کا ایک بہانہ ھے یہ سن کر معاویہ غضبناک ھوگیا اورمیں نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ھوئے ابو ھریرہ سے کہا:

اے ابو ھرےرہ تم تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ھو مجھے اس رب کی قسم جس کے علا وہ کوئی معبود نہیں ھے مینتجھے رسول خداکا واسطہ دے کر پوچھتا ھوں کہ تو بتا کیا تم نے بھی غدیر خم پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام کے حق میں یہ کھتے سنا ھے جس کا میں مولا ھوں اس کا علی مولا ھے ۔

ابو ھرےرہ کھتا ھے کیوں نہیں خدا کی قسم میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کلمات فرماتے ھوئے سنا ھے، میں نے کھااے ابو ھرےرہ کیونتو اس کے دشمن کو والی سمجھ رھاھے اور حضرت کے دشمن کی محبت میں سرمست ھے ابوھرےرہ نے سرد آہ لی اور کہا:

اِنّا للّٰہ واِنّا اِلیہِ راجعون۔

یہ سننا تھاکہ معاویہ کا چھرہ متغیر ھوا اور کھنے لگا تم نے یہ کیا گفتگو شروع کر رکھی ھے تم اھل شام کو عثمان کے خون کا مطالبہ کرنے میندھوکہ نہیں دے سکتے کیونکہ وہ مظلومےت کے ساتھ محترم شھر اور رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حرم میں اپنی بیوی کے سامنے مارا گیا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ وھی لوگ ھیں جنھوں نے اس کو دھوکہ دے کر قتل کر دیا اور آج وہ اس کے مدد گار اور دست وبازوبنے بےٹھے ھیں حضرت عثمان کی طرح کسی کا خون نھیں بہایا گیا .

ذوالکلا ع ،حوشب اور معاویہ بن خدےج کھتے ھیں کہ اے معاویہ ھم تیری مدد کریں گے یہاں تک کہ تیری مراد بر آئے یاکسی ایک کو قتل کر دیا جائے اس وقت اصبغ کھڑے ھو کر کچھ اشعارپڑھتے ھیں جن کو سن کر معاویہ نے کھاکہ تم قاصد بن کر آئے ھو یا ھماری عیب جوئی کرنے آئے ھو؟یہ سن کو اصبغ عراق کی طرف روانہ ھوگئے[21]

۴۔ حصول دنیا کےلئے کھلم کھلا دشمنی اور زمانہ جاھلیت کے رسم و رواج۔

اس زمانے میں حصول دنیا کے لئے کھلم کھلا دشمنی ، زمانہ جاھلیت کی طرف پلٹنا‘ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے دوری اوراحکام اسلام سے انحراف عام ھو گیا تھا اور ھماری بات پر زید بن عوام کی لوٹ گھسوٹ شاھد ھے جس کا تذکرہ بخاری کی جلد۵صفحہ ۲۱ کتاب جہاد کے باب برکة الغازی فی مالہ پر کیا ھے۔

جناب زیدکے مدینے میں گیارہ اور بصرہ میں دو گھر تھے جبکہ مصر اور کوفہ میں ایک ایک گھر تھا اس کی چار بیویاں تھیں اور ھر بیوی کی جائیداد ۷۷ لاکھ کے لگ بھگ تھی بخاری کھتے ھیں اس کا تمام مال ۵کروڑ اور دو لاکھ پر مشتمل تھا۔[22]

جہاں تک طلحہ بن عبداللہ التیمی کاتعلق ھے تواس نے کوفہ میں ایک ایسا گھر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بنایا ھوا تھا جولوگوں میں دارطلحتےن کے نام سے معروف تھا اور اس کا عراق میں روزانہ ایک ہزار دینا ریا اس سے کھیں زیادہ کا غلے کا کاروبار تھا۔

اور اس سے بھی کھیں زیادہ مال ناحےۃالسراۃ میں تھا اور اس کا مدینہ میں ایک بھت بڑا گھر تھا جسے اس نے چونے ،اینٹوں اور کاشی سے بنوایا تھا ابراھیم بن محمد کھتے ھینکہ جو طلحہ نے جو مال چھوڑاتھا اس کی قیمت تقریبا ۳۰ لاکھ درھم بنتے ھیں ابن جوزی کھتے ھیں کہ طلحہ نے بے ایمانی سے تےن سو سونے کے لادے ھوئے اونٹ ھتھیا لئے تھے -[23]

جہاں تک عبد الرحمن بن عوف زھری کا تعلق ھے اس کے متعلق ابن سعد کھتے ھیں کہ عبد الرحمن اپنے بعد ایک ہزار اونٹ تےن ہزار بھےڑےں اور سو گھوڑے چھوڑ ے جو بقیع میں چرتے تھے اور وہ زر اعت کرتا تھا اور اس نے سونے کے کاروبار میں کافی دھوکا دھڑی کی تھی اور اس کی موجودگی مینیہ کام انجام پایاجب کہ لوگوں میں یہ بات ظاھر ھے-[24]

ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی (انھیں مثالوں کی روشنی میں) دےکھ لیں چنا نچہ ان جیسے لوگوں کے لئے حضرت علی علیہ السلام نے اپنی خلافت کے ابتدائی دنوں میں ارشاد فرمایا:

خبر دار : جس دنیامیں تم نے آنکھیں کھولی ھیں اس میں تمہاری خواھشےں اور تمنائیں بھی ھیں کبھی تم اسمیں ناراض اور کبھی راضی رھو گے یہ دنیا تمہارا کوئی گھر نھیں جس کے لئے تمھیں پیدا کیا گیاھے کھیں یہ تمھیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دھوکہ نہ دے دے اس لئے میں تمھیں اس سے آگاہ کرتا ھوں -[25]
ابن ابی الحدید بیان کرتے ھیں کہ جب حضرت عمر نے خلافت کی باگ ڈور سنبھال لی تو اس نے مال فئی میں بعض لوگوں کو دوسروں پر فضیلت دی اور جس طرح پھلے مال تقسیم کیا جاتا تھا اس روش کو بھلادیااسطرح عمر کی خلافت (کی مدت) میں اضافہ ھو گیا کیونکہ اس نے لوگوں کے دلوں کو مال ودولت کی وجہ سے جیت لیا تھا اور جن لوگونکے حقوق کم کئے گئے تھے انھوں نے صبرکرلیا اوروہ قناعت کے عادی بن گئے اورحکمرانوننے یہ خیال تک نہ رکھاکہ یہ سلسلہ کب تک جاری رھے گا۔ یااس میں کبھی کوئی تبدیلی بھی واقع ھوگی ۔جب حضرت عثمان خلیفہ بنے تو انھوں نے حضرت عمر کے طریقہ کارکو جاری رکھا اور اپنے باوثوق ساتھیوں کو پھلے سے بھی زیادہ مال غنیمت دیا۔ لیکن جب حضرت علی علیہ السلام مسند خلافت پر جلو ہ فگن ھوئے توانھوں اس معاملے کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مطابق چلا یا حالانکہ پھلے دونوں خلفاء کے زمانے میں (۲۲سال تک) حضرت رسول خدا(ص)کی سیرت اورر وش کے خلاف عمل ھوتا رھالیکن جب حضرت علی (ع) سیرت کے مطابق عمل شروع ھو اتو یہ ان لوگوں کو برا لگا ،اسی وجہ سے انھوننے کینہ و حسدکی بنا پر آپ کی مخالفت کی اور جو ان کے جی میں آیا وہ انھوں نے کھا۔[26]
آپ ملاحظہ کرےں گے کہ کس طرح زمانہ جاھلیت کے کےنے ظاھر ھو

گئے اور دوبارہ نئے انداز میں حق کے ساتھ برسر پیکارھوگئے ابن ابی الحدید حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت میں بعض سرداروں کی مخالفت کو بیان کرتے ہوئے کھتے ھیں کہ صبح کی نماز کے بعدلوگ مسجدمیں تھے کہ طلحہ اور زبیرحضرت علی علیہ السلام کے نزدیک سے اٹھ کر دوسری جگہ جا بیٹھے اس کے بعد مروان ، سعید اور عبد اللہ بن زبیر بھی ان دونوں کے پاس جا بےٹھے پھر قریش کا ایک گروہ آیا اور وہ بھی ان کے ساتھ بےٹھ گیا۔

یہ لوگ راز داری میں کافی دےر باتیں کرتے رھے اس کے بعد ولید بن عقبہ بن ابی معےط وہانسے اٹھا اور حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیااور کھنے لگا اے ابو لحسن :آپ نے ےقےنا ھم سب پر ظلم کیا تھا جنگ بدر میں آپ نے میرے باپ کوقتل اور میرے بھائی کوذلیل و رسواکیا ھے۔ جہاں تک سعید کا تعلق ھے تو آپ نے اس کے باپ کوجنگ بدر میں قتل کر دیا تھا حالانکہ کہ وہ قریش کا سردار تھا اور جہاں تک مروان کی بات ھے تو اس کا باپ جب عثمان کے پاس آیا تھا تو آپ نے اس کے باپ کی بے عزتی کی تھی۔

جب کہ ھم بنی عبد مناف آپ کے بھائی بند کھلاتے ھیں۔ آج ھم نے آپ کی بےعت کی ھے تا کہ آپ بھی عثمان کی طرح ھمیں مال ودولت سے نوازتے رھیں اورعثمان کے قاتلوں کو قتل کرےں اور اگر آپ نے ھمینسب کو برابر سمجھا تو ھم آپ کاساتھ چھوڑ دیں گے اور شام میں جا کرآپ کے مخالفوں

میں شامل ھو جائیں گے۔

اس وقت حضرت علی (ع)نے ارشاد فرما یا :

تم لوگوں نے جس ظلم کا تذکرہ کیا ھے در حقیقت خود تم لوگوننے ظلم کیا ھے میں نے نھیں کیا اور جہاں تک اس بات کا تعلق ھے کہ پھلے کی طرح جو کچھ مال ومتاع تمھیں ملتا تھا میں بھی اسی طرح تمھیں دے دیتاھوں تو سن لو میرے لئے ضروری نھیں ھے کہ میں اللہ کے حق کو تم اور تم جیسے دوسرے لوگوں پر ضائع کردوں اور جہاں تک عثمان کے قاتلوں کا تعلق ھے تو جس طرح ان کو کیفر کردار تک پھنچانا آج مجھ پرضروری ھے اسی طرح کل بھی مجھ پرلازم تھا۔

اب تم مجھے ڈراتے ھو کہ میں تم پر احسان کروں اور میں تمھیں گرفتارھونے کا خوف دلاتا ھوں۔چنا نچہ ولید وہاں سے اٹھ کر اپنے ساتھیوں کے پاس چلاگیا اور ان سے بات چیت کرنے میں مشغول ھو گیاپھر یہ لوگ حضرت علی (ع) کی عداوت اور دشمنی کی قسم کھا کروہاں سے اٹھ کھڑے ھوئے [27]-

اگر ھم ان کے زمانہ جاھلیت کی طرف پلٹنے کے تمام شواھد پیش کرنا چاھیں تو یہ کتاب اس کی اجازت نھیندیتی البتہ اس قسم کے بھت سے شواھد (تاریخ میں)موجود ھیں۔

ان میں ایک واضح ترےن شاھد یہ ھے کہ ان لوگوں نے غلاموں ' غلام زادوں، فاسقوں 'فاجروں ' حضرت رسول خدا (ص)کے دشمنوں اوراپنی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حکومت میں بڑے بڑے عھدے دیئے اورانھینگورنر تک بنایا۔
اسلام کے دشمنوں اور اسلام کو دھوکا دینے والوں کوان کی داستانےں تاریخ اور سیرت کی کتب میں مشھور ومعروف ھیں ۔
ان میں ایک شاھد یہ ھے کہ اپنے عھدیدارونکے ساتھ خلیفہ ثالث تشریف فرما تھے اس واقعہ کو ابوھلال عسکری نے اپنی کتاب اوائل میں اس طرح بیان کیا ھے کہ معاویہ عثمان کی خلافت کے آخری ایام میں مدینہ آیا عثمان بعض لوگوں کے درمیان بےٹھے ھوئے تھے اور پیش آنے والے اھم مسائل کے بارے میں گفتگو کرتے ھوئے کہہ رھے تھےکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر کی توبہ قبول فرماتے تھے لہٰذا میں بھی اپنے چچا کو دوبارہ واپس بلاتا ھوں کیونکہ اس نے توبہ کر لی ھے اور اس کی توبہ قبول کر لی گئی ھے اگرحضرت ابو بکر اورحضرت عمر کی بھی اس کے ساتھ وہ رشتہ داری ھوتی جو میرے ساتھ ھے وہ بھی اسے ضرورپناہ دیتے ۔
جہاں تک مجھ پر یہ اشکال کیا جاتا ھے کہ میں خدا کے مال سے لوگوں کو نوازتا ھوں تو یہ اس لئے ھے کہ میں خلیفہ ھوں اور اس مال کے متعلق وھی حکم دیتا ھوں جس میں امت کی مصلحت دےکھتا ھوں اگر اےسا نہ ھو تو پھر خلیفہ کس چیز کا ھوا۔معاویہ نے اس کی بات کاٹی اور اس کے سامنے جو مسلمان موجود تھے انھیں مخاطب کر کے کھنے لگا (ھماری شاھد مثال بھی یھی ھے)
اے مہاجرین! آپ جانتے ھیں کہ اسلام سے پھلے یہ اپنی قوم کا سردار تھا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمام امور اسی کے سپرد تھے یہاں تک کہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس نے اسلام قبول کیا ۔بڑے بڑے لوگ اس کی رائے کے سامنے کمزور پڑ جاتے تھے اور تم پربھی سبقت کی وجہ سے ھی مقدم ھے نہ کسی اور وجہ سے۔

لیکن آج یہ کھاجاتا ھے کہ فلاں قبیلہ فلاں خاندان جب کہ اس سے پھلے یہ چیزے ں نہ تھیں اور جن امور میں تمہاری استقامت ھے اسی میں تم دوام پیدا کرو اور اگر تم نے ھمارے اس شےخ کو چھوڑا تو منہ کے بل گرو گے اور یہ تمہارے اختیار میں ھے اگر اےسا ھوا تو تمہارااس جگہ ثابت قدم رھنا اور ھجرت کرنا تمھیں کوئی فائدہ نہیں دے گا ۔

حضرت علی علیہ السلام نے اس سے کھاکہ اے کثیف عورت کے فرزند! ان تمام باتوں کا تم سے کیا تعلق ھے تو معاویہ کھتا ھے اے ابولحسن میری ماں کا اس طرح تذکرہ نہ کرو کیونکہ وہ عورتوں میں اس قدر خسےس نہ تھی اگر آپ کے علاوہ کوئی اور اس طرح کھتا تومیں جواب دیتا۔ حضرت علی(علیہ السلام) غصے کی حالت مینوہاں سے اٹھ کر باھر جانے لگے تو عثمان نے کہابےٹھ جائےے آپ نے فرمایا کہ میں نہیں بےٹھوں گا ،عثمان کھنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ھوں کہ بیٹھ جائیں ۔ حضرت نے انکار کیا اور چلے گئے [28]

---

[1] سورہ قصص آیت۸۲۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[2] شرح نہج البلاغہ ج۱ص۲۰۰۔۲۰۲۔
[3] تاریخ یعقوبی ج۲ ص۱۷۹۔
[4] تاریخ یعقوبی ج۲ ص۱۷۹۔
[5] تاریخ یعقوبی ج۲ص۱۷۹۔
[6] تاریخ یعقوبی ج۲ص۱۷۹۔
[7] امامہ و سیاسة،ابن قتیبہ ج۱ ص۴۷۔
[8] سیرت ائمہ اثنی عشر ج۱ ص۳۹۱۔
[9] الکامل فی التاریخ ج۲ ص۳۰۲۔
[10] تاریخ یعقوبی ج۲ص۱۷۹۔
[11] سیرت ائمہ اثنی عشر ج۱ ص۳۹۳۔۳۹۴۔
[12] شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۲۶۹۔اور ج ۷ ص۳۷۔
[13] الکامل فی التاریخ ابن اثیر ج۲ص۳۵۳ ۔
[14] تاریخ یعقوبی ج۲ ص۱۷۹،۱۷۸۔
[15] لبدایہ والنہایہ ج ۷ص۲۱۴۔
[16] تاریخ یعقوبی ج۲ ص۱۸۰۔
[17] شرح نہج البلاغہ ج۷ص۴۲،۴۰۔
[18] تاریخ یقعوبی :ج۲ص ۱۸۴۔
[19] سبط جوزی کی تذکرہ الخواص ۔صفحہ۸۱۔
[20] تذکرةالخواص۔ ص۸۱ ،۸۲۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[21] تذکرۃالخواص ص۸۴۔

[22] لغدیر ۔ ج ۸ ۔ ص ۲۸۲۔

[23] ا لغدیر۔ ج ۸ ص۔۲۸۳۔

[24] الغدیر ج۸ ص۲۸۴

[25] شرح نہج البلاغہ ج۷ ص۴۰

[26] شرح نہج البلاغہ ج۷ ص ۴۲ ،۴۳۔

[27] شرح نہج البلاغہ ج۷ ص۳۸،۳۹۔

[28] شرح نہج البلاغہ ج۱ص۳۳۹۔

گیارھویں فصل

اصلاح امت

قارئین کرام!یہ عنوان بھی روز روشن کی طرح واضح ھے جس طرح اگر حضرت علی علیہ السلام کی تلوار نہ ھوتی تو اسلام کبھی نتیجہ بخش نہ ھوتا اسی طرح اگر آپ کا عمدہ بیان نہ ھوتا تو دین کے ستون اس قدر پختہ نہ ھوسکتے چنا نچہ یہ بات طے ھے کہ حضرت کے کلام اور فرامین کی وجہ سے اسلام مستحکم ھوا۔

آپ نے اپنے کلام میں حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعارف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرایا جسکی وجہ سے ان پاک و صاف نفسوں کا آپ کی طرف اشتیاق ھوا جنھیں اللہ تعالیٰ کی محبت پر خلق کیا گیا تھا اور ان میں آپ کے قرب و رضا کا عشق موجودتھا۔

آپ ھی وہ ھستی ھیں جن کے ذریعے لوگوں کے طور طریقوں میں موجودہ کج روی کی اصلاح ھوئی ، گمراہ لوگ دوبارہ ھدایت کی طرف پلٹ آئے ان کا قول و فعل ایک ھوگیا۔اور یہ لوگ اللہ کی وعظ ونصیحت ،اس کی آیات ،شریعت اور احکام سے وابستہ ھو گئے اور حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر چلنے لگے اور اسلامی احکام کے مطابق عمل کرنے لگے نیز آپ کے علاوہ کسی غیر کی طرف نھیں جھکے۔

۱۔انداز عبادت

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علی (ع)کی بارگاہ میں عرض کیا ! یاامیرالمومنین آپ جو اس قدر اللہ کی عبادت کرتے ھیں کیا آپ نے اسے دیکھا ھے ؟تب حضرت امیر امومنین علیہ السلام نے اسے جواب دیا:

لم أکُ با لذي أعبد من لم اره

میں اس کی عبادت نھیں کرتا جسے میں نے نہ دےکھا ھو۔

وہ شخص کھتا ھے آپ خدا کو کس طرح دےکھتے ھیں تب حضرت علی (ع)نے جواب دیا:

یا ویحک لم تره العیون بمشاھدة الابصار و لکن رأ تہ القلوب بحقائق الأِیمان

معروف با لدلالات منعوت با لعلامات لُا یقاس بالناس ولا تدرکہ الحواس ۔
وائے هو تجھ پر ان آنکھوں کے ذریعہ اس کو نہیں دیکھا جا سکتالیکن دل اسے ایمان کی حقےقتوں کے ساتھ دےکھ سکتا هے دلائل اور علامتوں کے ساتھ تو اس کی تعرےف کی جا سکتی هے لیکن لوگوں کے ساتھ اس کا قیاس نہیں کیا جاسکتا اور حواس خمسہ اسے نہیں پا سکتے چنا نچہ وہ شخص یہ کہتے هوئے وہاں سے چل دیا :

اللہ أعلم حیث یجعل رسا لتہ۔ اللہ هی بهترجانتا هے کہ وہ اپنی رسالت کوکہاں قراردیتا هے -[1]

یعنی اللہ نے مناسب مقام پر رسالت رکھی هے ۔

۲۔عظمت خدا

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام غفلت خدا،مقصد مخلوقات کو بیان کرتے هوئے ارشاد فرماتے هیں:

قدعلم السرائر و خبر الضمائر لہ الاحاطة بکل شيء والغلبةُ لکل شيء والقوة علیٰ کل شيء فلیعمل العامل منکم في ایام مہلہ قبل اِزهاقِ أجلہ۔

وہ دل کی نیتوں اور اندر کے بھیدوں کو جانتا اور پہچانتا هے، وہ هر چیز پراحاطہ کئے هوئے هے وہ هر چیز پر غالب هے وہ هر چیزسے قوی هے اور تم میں سے کسی کو اگر کچھ کرنا هے تو موت کے حائل هونے سے پہلے مهلت کے دنوں میں کرلینا چاهئےے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کے بعدحضرت نے مزید فرمایا :

فالله الله أيها الناس فيما استحفظكم من كتابہ و استودعكم من حقوقہ فاِن الله سبحانہ لم يخلقكم عبثا ولم يترككم سدى ولم يدعكم في جهالة ولا عمىٰ قد سمّىٰ آثاركم و علم أعمالكم و كتب آجالكم۔

وأنزل عليكم الكتاب تبياناً لكلِّ شيء و عمَّر فيكم نبيّہ أزمانا حتىٰ أكمل لہ ولكم فيما أنزل من كتابہ دينہ الذي رضي لنفسہِ وأنهىٰ اِليكم على لسانہ محابہ من الاعمال و مكارهہ و نواهيہ و أوامرہ۔

وألقىٰ اِليكم المعذرة واتخذ عليكم الحجہ و قدم اِليكم بالوعيد و أنذركم بين يدي عذاب شديد ۔

اے لوگو! اللہ نے اپنی کتاب میں جن چیزوں کے حفاظت تم سے طلب کی ھے اور جو حقوق تمہارے ذمہ عائدکئے ھیں ،ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رھو۔کیونکہ اللہ سبحانہ نے تمھیں بے کار پیدا نھیں کیا اور نہ اس نے تمھیں بے قید و بند جہالت و گمراھی میں کھلا چھوڑ دیا ھے، اس نے تمہارے کرنے اور نہ کرنے کے اچھے اور برے کام تجویز کر دیئے ھیں اور(پیغمبراکرم(ص) کے ذریعہ) سکھا دئیے ھیں ۔

اس نے تمہاری عمریں مقررومعین کر دی ھیں اور تمہاری طرف ایسی کتاب بھیجی ھے جس میں ھر چیز کا کھلا کھلا بیان ھے۔ اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندگی دے کر مدتوں تم میں رکھا، یہاں تک کہ خداوندکریم نے قرآن مجیدمیں اپنے نبی(ص)(ص)کے لئے اور تمہارے لئے دین کو پسند

کر لیا اسے کامل کر دیا۔ پیغمبر اکرم (ص)کے ذریعہ پسندیدہ اور نا پسندیدہ افعال (کی تفصیل)اور اوامر و نواھی تم تک پھنچا دیئے ، اس نے اپنے دلائل تمہارے سامنے رکھ دئیے ،اور تم پر اپنی حجت قائم کر دی اور (آنے والے)سخت عذاب سے پھلے ھی خبردار کر دیا -[2]

تو حےد و اصول علم

حضرت امیر المومنین علیہ السلام تو حےد سے متعلق خطبہ میں علم و معرفت کے اصول بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ھیں:

ما وحّده مَن کیفّہ ولا حقےقَتہُ أصاب مَن مَثّلہ ولا اِیاہ عنٰیٰ من شبْہّہ ولاصمده مَن أشارَ اِلیہ و توھمہ کل معروف بنفسہ مصنوع و کل قائم فی سواہ معلول فاعل لا باضطراب آلہ مُقّدِ ر لا بجول فکر ہ غنيٌّ لا باستفادہ لا تَصحَبُہُ الأوقات ولا تر فِدُہ الاد وات سبق الأوقات کونُہ والعدم وجودةُ واِلا بتداءَ أولہ ۔

جس نے اسے مختلف کےفےتوں سے متصف کیا اس نے اسے ےکتا نھیں سمجھا جس نے اس کا مثل ٹھھرایااس نے اس کی حقیقت کو نھیں پایا،جس نے اسے کسی چیز سے تشبیہ دی اس نے اس کاقصد وارادہ نھیں کیا جس نے اسے قابل اشارہ سمجھا اس نے اسے اپنے تصور کاپابند بنالیا۔ ھر معروف چیز اپنی ذات میں مصنوع و مخلوق ھے وہ آلات کو حرکت میں لائے بغیر فاعل ھے وہ ھر چیز کا مقرر کرنے والا ھے وہ فکر کی جو لانی کے بغیر ھی وہ اپنے کام میں دوسرونکا محتاج نھیں ھے اس کاکوئی ھم نشین

نهیں هے اور نہ آلات اس کے معاون و معین هیں اس کی هستی زمانہ سے پهلے اور اس کا وجودعدم پر سبقت رکھتا هے اور اس کی ابتدا هی اول هے اس کے بعد حضرت امیر المؤمنین ارشاد فرماتے هیں۔

ولا تجري علیہِ الحرکۃ و السکون و کیف ےجري علیہ ما هو أجراہ و ےعود فیہ ما هو أبدا ہ و یحدث فیہ ما هو أحدثہ۔

حرکت و سکون اس پر طاری نهیں هو سکتے ،بھلا جو چیز اس نے مخلوقات پر طاری کی هو ،وہ اس پر کیونکر طاری هوسکتی هے جو چیز سب سے پهلے اس نے پیدا کی هو وہ اس کی طرف کیونکر لوٹ سکتی هے اور جس چیز کو اس نے پیدا کیا هو وہ اس میں کیونکر پیدا هو سکتی هے، اس کے بعد پھر حضرت ارشاد فرماتے هیں :

اَلذي لا ےحول ولا ےزو ل ولا ےجوز علیہ الأفول لم یلد فیکون مولودا ولم یو لد فےصےر محدودا جل عن اِتخاذ الأ بناء و طَہُرَ عن ملامسۃ النساء لا تنالہ الأ وهام فتقدرہ ولا متوهمہُ الفطَن فتصورہ ولأتدرکہ الحواس فتُحسَّہَ۔

اس میں تبدیلی واقع نهیں هوتی هے اور نہ اس پر زوال طاری هوتاهے، نہ اس کے لئے غروب هونا روا هے اور نہ هی اس کی کوئی اولاد هے اور نہ وہ کسی کی اولاد هے، ورنہ یہ محدود هو کر رہ جائے گا،وہ اهل و عیال رکھنے سے بلند وبالا اور عورتوں کو چھونے سے پاک و منزہ هے ۔ تصورات اسے نهینچھو سکتاکہ اس کا اندازہ لگاسکیناور عقلیں اس کا تصور نهیں کر سکتیں تاکہ اس کی کوئی صورت مقرر کرسکیں حواس اس کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ادراک نہیں کر سکتے کہ اسے محسوس کرسکیں ۔

اس کے بعدحضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :

ولا یوصف بشیء من اَلأجزا ء ولا با لجوارح والأ عضاء ولا بعرضٍ من الأعراض ولا بالغیریة والا بعا ض ولا یقال لہ حدٌّ ولانہایة ولا اِنقطاع و لاغایة۔ ولا أنَّ الاشیاء تحویہ فتقلّہ أوتُھویہ۔ أوأنَّ شیئاً یحملہ فیمیلہُ أو یعدلہ لیس من الاشیاء بِوالِج ولا عنھا بخارج----

یخبر لابلسان ولھوات و یسمع لا بخروق وأدوات یقول ولا یلفظ و یحفظ ولا یتحفظ و یرید ولا یضمر یحب ویرضیٰ من غیر رقہ و یُبغضُ و یغضب من غیر مشقة۔

ےقول لمن أراد کونہ' کن فیکون لا بصوت ےَقرَعُ ولا بنداء یُسمع واِنماکلامہ سبحانہ فعل منہ أنشأہ ومَثَّلَہ لم یکن من قبل ذلک کائناً ولوکان قدےما لکان اِلٰھا ثانیا--"

اسے اجزا اوراعضاء وجوا رح میں سے کسی کے ساتھ متصف نہیں کیا جاسکتا اس کے لئے کسی حد اور اختتام ،زوال پذےری اور انتھاء کو نہیں بیان کیا جاسکتا اور نہ یہ چیزےں اس پر غالب ھیں کہ ان اشیاء کے ھو نے یا نہ ھونے سے اس کی عظمت میں کوئی فرق پڑتاھو۔ اورتمام اشیاء اس کے ارادے کے تابع ھیں، وہ نہ چیزوں کے اندر ھے اور نہ چیزوں کے باھر ،وہ زبان کی حرکت کے بغیر خبر دیتا ھے وہ آلات سماعت اور کانوں کے سوراخوں کے بغیر سنتا ھے اور وہ تلفظ کے بغیر بات کرتا

ھے وہ یاد کرنے کے بغیر ھی ھر چیز کو یاد رکھتا ھے اور وہ ضمےر اور قلب کے بغیر ارادہ کرتا ھے اور وہ رقت طبع کے بغیر دوست رکھتا اور خوشنود ھوتا ھے وہ غم وغصہ کے بغیر ھی دشمن رکھتا ھے اور غضبناک ھوتا ھے ۔

وہ جس چیز کو پیدا کرنا چا ھتا ھے تواسے ”کن “کھتا ھے توو ہ ھوجاتی ھے بغیر ایسی آواز کے جو کانوں کے پردوں سے ٹکرائے اور بغیر ایسی صدا کہ جو سنی جاسکے بلکہ اللہ سبحانہ کا کلام اس کا اےجاد کردہ فعل ھے اور اس طرح کا کلام پھلے سے موجود نھیں ھوسکتا ،اگر وہ قدےم ھوتا تو دوسرا خدا ھوتا۔[3]

لوگوں کواللہ نبی (ص)اور اھلبیت (ع)کی طرف رجوع کرنے کی تاکید

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام لوگوں کو اللہ ،نبی(ص) اور اھلبیت علیھم السلام کی طرف رجوع کرنے پر زور دیتے ھوئے فرماتے ھیں:

اِنَّ اللّٰہ خَصَّ محمداً بالنبوة واصطفاہ بالرسالةو أنبأہُ بالوحي فانال بالناس و أنال وعندنا أھل البیت معاقلُ العلم وأبوابُ الحکم و ضیاءُ الأمر فمن یُحبُّنا ینفعہ اِیمانُہ و یُتَقَبَّل عملہ و من لا یُحبُّنا لا ینفعہ اِیمانہ ولا یُتَقَبّل عملہ و اِن دأب اللیل و النھار ۔

بے شک اللہ تبارک و تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ساتھ مختص فرمایا اور رسالت کے لئے ان کا انتخاب کیا اور انھیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وحی کے ذریعہ خبریں دیں اور انہیں لوگوں کی نسبت خیر کثیر عطا فرمایا۔ ہمارے نزدیک اہلبیت ھی علم کی عقلیں، ابواب حکمت اور امر خدا کے نور ھیں جو شخص ہمارے ساتھ محبت رکھے گا اس کا ایمان اسے نفع دے گا اور اس کا عمل مقبول ہو گا اور جو شخص ہمارے ساتھ محبت نہیں رکھے گااس کا ایمان بھی اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا اور اس کا عمل بھی قبول نہیں ہوگا اگرچہ وہ عمل کرتے کرتے دن رات ایک کر دیں۔[4]

قارئین کرام!اسی گذشتہ خطبہ کی طرح آپ کا ایک اور خطبہ بھی ھے جس میں آپ اس طرح ارشاد فرماتے ھیں :

ألا اِن أبرار عترتي و أطايب أرومتي أحلم الناس صغاراً وأعلم الناس كباراً ألا و اِنّا أهل بيت من عِلم اللّٰه عُلِّمنا و بحكم اللّٰه حَكمنا۔ وبقول صادق أخذنا فاِن تتَّبعوا آثارنا تهتدوا ببصائرنا و اِن لم تفعلوا يُهلِكُكَم اللّٰه بايدنا معنا راية الحق مَن تبعها لحق ومَن تأخر عنها غرق ألا وبنا

خبردار! یہ میری عترت(ع) کے نیک افراد ھیں اور اصل میں پاکیزہ افراد ھیں ان کے بچے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ حلیم اور ان کے بڑے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ عالم ھیں ۔

تُدَرک ترة كلِّ مؤمن وبنا تُخلع رِبقةُ الذل من أعناقكم و بنا فَتَح لابكم و بنا يختم لابكم۔

خبردار! بے شک ہم اہلبیت کا علم اللہ کے علم سے ھوتاھے اور اللہ کے حکم سے ھی ہمارا حکم ھوتاھے اور ہم ھی اپنی گفتگو میں صادق ھیں ۔اگر تم

لوگوں نے هماراتباع کیا تو تم بهی هماری بصیرتونتک پهنچ جاؤ گے اور اگر تم نے همارا اتباع نہ کیا توا ﷲ تعالی تم کو همارے ہاتهوں هلاک کردے گا۔ حق و صداقت کا پر چم همارے پاس هے ۔ جس نے اس کی پیروی کی وه همارے ساتھ مل جائے گا اور جس نے اسے چهوڑ دیا وه غرق و بر باد هو جائے گا همارے ذریعے هر مومن حق کو پا سکتا هے اور همارے وسیلے سے هی گردنوں میں پڑے ذلت کے طوقوں سے نجات مل سکتی هے ،همارے ذریعہ سے فتح حاصل کی جاسکتی هے نہ تمہارے ذریعے سے ،اورسر انجام همارے ہاتھ میں هے نہ تمہارے ہاتھ میں۔[5]

۵۔اسلام اور شریعت کے اوصاف

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اسلام اور شریعت کے اوصاف بیان کرتے هوئے ارشاد فرماتے هیں :

الحمدُ ﷲ الذي شرّع الأسلام فسّهل شرائعہُ لمن ورده وأعز أركانہ علیٰ مَن غالبہ فجعلہ أمنا لمن علقہَ وسلماً لمن دَخَلَہ۔ وبرهاناً لمن تكلم بہ و شاهداً لمن خاصم عنہ و نوراً من اِستضاء بہ وفهما لمن عقل ولباً لمن تدبر و آیۃً لمن توسم وتبصرةً لمن عزم وعبرة لمن اِتعظ ونجاةً لمن صدق وثقةً لمن توكل وراحةً لمن فوّض وَجَّنةً لمن صبر۔

تمام حمد اس ذات کے لئے هے جس نے شریعت اسلام کو جاری کیا اور اس (کے سرچشمہ)هدایت پر اترنے والوں کے لئے اس کے قوانین کو آسان بنایا

اور اس کے ارکان کو حریف کے مقابلے میں غلبہ وسرفرازی عطاکی چنانچہ جو اس سے وابستہ ھوا اس کے لئے امن ھے اور جواسمیں داخل ھوا اس کے لئے سلامتی ھے جو اس کی بات کرے اس کیلئے دلیل اور جو اس کی حمایت میں لڑے تو یہ اس پر شاھد و گواہ ھے ۔ جواس سے ضیاء حاصل کرے اسکے لئے نورھے ،عقل مند کیلئے فھم و فراست ھے ،غور کرنے والے کے لئے تدبیر ،تصدیق کرنے والے کے لئے نجات ، بھروسہ کرنے والے کے لئے باعث اعتماد اورراحت ھے اس کیلئے جو امور کو اس کے سپرد کرے، اور صبر کرنے والے کے لئے سپرھے۔ اس کے بعدمزید ارشاد فرماتے ھیں:

التصدیق منهاجُہ والصالحات منارۃُ والموت غایتۃُوالدنیا مضمارَہ والقیامة حَلَبتُہ والجنة سُبقَتہُ۔

تصد ےق اس (اللہ اور رسول)کا راستہ ھے اور اچھے اعمال (اس کے)نشانات ھیں دنیا گھوڑے سواری کا میدان اور موت اس کی انتھاھے ،اور دنیا اس کا میدان ھے،اور قیامت ا نعام کی جگہ اور جنت انعام ھے-[6]

۶۔فرائض اسلام کی دعوت

ایک اور خطبہ جس میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرائض کا تذکرہ کرتے ھوئے لوگوں کو ان فرائض کی طرف دعوت دیتے ھیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اِنَّ أفضل ما توسّل بہِ المتوسلون اِلیٰ الله سبحانہ و تعالی الایمانُ بہ وبرسولہ والجہاد في سبیلہِ فاِنہ ذروۃ الاِسلام و کلمۃُ اِلاخلاص فاِنہا الفطرہ واِقامُ الصلوٰۃ فاِنہا المِلَّہ واِیتاٰء الزکاٰۃ فاِنہا فریضۃٌ واجبة و صوم شہر رمضان فانہّ جنة من العقاب۔ وحَجُّ البیت واِعتمارہ فاِنَّہما ینفیان الفقر ویرحضان الذنب ، وصلة الرحم فاِنہامثراۃٌ في المال ومنسأ ۃ في الاجِل وصدقة السرّ فانہاتکفرّ الخطیئۃً وصدقة العلانیة
۔

فانہا تدفع میتة السوء وصنائع المعروف ،فانہا تقی مصارع الہوان۔ أفیضوا في ذکرالله فاِنّہُ أحسن الذکر وارغبوا فیما وعدالمتقین فاِن وعد ہُ أُصدقُ الوعد ۔واہتدوا بہدیٰ نبیکم۔

فاِنّہ أفضل الہدُی واستنوٗا بسَنَّتہ فاِنہا أہدیٰ السُنن وتعلموا القرآن فاِنہَّ أحسن الحدیث وتفقہوا فیہ فاِنہ ربیعُ القلوب واستشفوا بنورہ فاِنہ شفاء الصدور وأحسنوا تلا وتہ فاِنّہ أنفع القصص۔

واِنّ العالم العامل بغیر علمہ کالجاہل الحائر الذي لایستفیق من جہلہِ بل الحجۃ ُعلیہ أعظم والحسرۃُ لہ أَلزَم وہو عندالله أَلَومْ۔

الله تعالی کی طرف و سیلہ ڈھونڈنے والوں کے لئے بہترین وسیلہ الله اور اس کے رسول(ص) پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرناھے اس لئے وہ اسلام کی سربلند چوٹی ھے اور کلمہ توحیدکو اپنانا اس لئے کہ وہ فطرت (کی آواز)ھے اور نماز کی پابندی کرناکیونکہ وہ عین دین ھے اور زکوۃ ادا کرنا کیونکہ وہ فرض اور واجب ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا کیونکہ وہ عذاب کی سپر ھیں اور خانہ کعبہ کا حج وعمرہ بجالانا کیونکہ وہ مال کی فراوانی اور عمر کی درازی کا سبب ھیں اور مخفی طور پر خیرات اداکرناکیونکہ وہ گناھوں کا کفارہ ھے اور کھلم کھلا خیرات دینااس لئے کہ وہ بری موت سے بچاتا ھے اور لوگوں پر احسان کرنا کیونکہ وہ ذلت اور رسوائی کے مواقع سے بچاتا ھے ۔ ھمیشہ اللہ کا ذکرکرتے رھو کیونکہ وہ بھترین ذکر ھے،اور اس چیز کی تمنا رکھو کہ جس کا اللہ نے پرھیز گاروں سے وعدہ کیا ھے اور اس کا وعدہ سچا ھے ۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کی پیروی کروکہ وہ بھترین سیرت ھے اور ان کی سنت پر عمل کرو کیونکہ وہ ھدایت کا بھترین طریقہ ھے اور قرآن کا علم حاصل کرو کیونکہ وہ بھترین کلام ھے اور اس میں غور و فکر کرو کیونکہ یہ دلوں کی بہار ھے۔ اور اس کے نور سے شفا حاصل کرو کہ وہ(سینوں کے اندر چھپی ھوئی بیماریوں) کے لئے شفا ھے۔ اور اس کی اچھی طرح تلاوت کروکیونکہ اس کے قصے ،سب سے زیادہ فائدہ مند ھیں ،وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل نھیں کرتا وہ اس سرگرداں جاھل کی مانند ھے جو جہالت کی سرمستیوں سے ھوش میں نھیں آتا بلکہ اس پر(اللہ کی)عظیم حجت قائم ھے اور حسرت و افسوس اس کامقدر ھے، اور اللہ کے نزدیک وہ زیادہ قابل ملامت ھے۔[7]

۷۔دنیا اور اس کی زینت سے دور رھنے پر تاکید

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام دنیا اور اس کی زینت سے ڈراتے ہوئے اور موت اور اس کے حالات کی یاد دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں :

واُحذِّرکُم الُدنیافاِنہا منزل قُلعَۃٍ و لیست بدار نُجعۃٍ قد تزیَّنت بغرورھا و غرَّت بزینتھا دارٌ، ھانت علیٰ ربِّھا فخلط حلالَھا بحرامھا وخیرھا بشرھا و حیاتھا بموتھا و حلوھا بمرھا۔

لم یصفھا اللّٰہ تعالیٰ لاولیائہِ ولم یَضِنَّ بھاعن أعدائہِ خیرُھا زھید و شرُّھا عتید و جمعھا ینفذُو ملُکھا یُسلَب و عامِرھُا یَخرَب فما خیر دارٍ تُنقضُ نَقض البنا ء وعمرٌ یُفنیٰ فیھا ۔

فنا ء الزاد و مدّۃ تنقطع اِنقطاع اِلسیر! اِجعلوا ماافترضَ اللّٰہ علیکَم من طلبتکمُ واَسأ لوہ من أداء حقّہِ کما سألکم وأسمعِوا دعوۃ الموت آذا نَکم قبل أن ےُدعیٰ بِکُم۔

میں تمھیں دنیا سے خبردار کئے دیتا ھونکیونکہ یہ ایسے شخص کی منزل ھے ۔

جس کے لئے قرار نہیں ھے اور ایسا گھر ھے جس میں آب و دانہ نہیں ڈھونڈا جا سکتا ۔یہ اپنے باطل سے آراستہ ھے اور اپنی آرائیشوں سے دھوکہ دیتی ھے یہ ایک ایسا گھر ھے جو اپنے رب کی نظروں میں ذلیل و خوار ھے۔ چنانچہ اس نے حلال کے ساتھ حرام اور بھلائیوں کے ساتھ برائیاں اور زندگی کے ساتھ موت اور شیرینیوں کے ساتھ تلخیاں مخلوط کر دی ھیں اور اپنے دوستوں پر اس کی خصوصیات کو واضح کردیا اور دشمنوں پر بھی کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ئی چیز پوشےدہ نہیں رکھی -

اس کی بھلائیاں بہت ھی کم ھیں اور برائیاں جہاں چاھوموجود ھیں ، اسمیں اکٹھا کیا ھوا مال ختم ھو جانے والا ھے اور اس کاملک چھن جانے والا اور اس کی آبادیاں ویران ھو جانے والی ھیں ۔بھلا اس گھر میں خیر وخوبی ھی کیا ھو سکتی ھے جو کمزور عمارت کی طرح گر جائے اوروہ عمر میں جو زاد راہ کی طرح ختم ھو جائے اوروہ مدت میں جو چلنے پھرنے کی طرح تمام ھو جائے جن چیزوں کی تمھیں طلب و تلاش رھتی ھے ان میں اللہ تعالی کے فرائض کو بھی شامل کر لو اور جو اللہ نے تم سے چاھاھے اسے پورا کرنے کی توفیق بھی اس سے مانگو ،موت کا پیغام آنے سے پھلے اس پر توجہ دو -

اس کے بعداسی خطبہ میں حضرت(ع) مزید فرماتے ھیں :

اِنَّ الزاھدین في الدنیا تبکي قلوبھم واِن ضَحِکو ا ویشتُدحزنُھم واِن فَرِحوا و یکثُر مقتُھم أنفُسَھُم واِن اِغتبطوابمارُزقواقِد غاب عن قلوبکم ذکرُ الآجال وحضر تکم کواذب الآمال فصارت الدنیا۔ اَمَلکُ بکم من الأخرة والعاجلہَ أَذھبَ بکمُ من الآجلہَ و اِنّما أنتم اِخوانُ علیٰ دین اللہ ما فرق بینکم اِلّاخبُثُ السرائر وسوُ ءُ الضمائر فلا توازرون ولا تناصحون ولا تباذلون ولا توادوُن ۔ مابالَکم تفرحون بالیسیر من الدنیا تُدرکونہ۔ولا یحزُنُکم الکثیر من الآخرةِ تُحرّمونہُ و یُقلقُکم الیسیر من الدنیا یفوُتکم حتیٰ یتبیِّن ذلک في وجوھِکُم وقِلّةِ صبرِکمُ عمازويَ منھا عنکم کأنھا دار مُقامکم و کأن متاعَھا باقِ علیکم۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس دنیا میں زاھدوں کے دل روتے ھیں ،اگرچہ وہ ھنس رھے ھوں اور ان پرغم و اندوہ طاری رھتاھے اگرچہ ان (کے چھروں) سے مسرت ٹپک رھی ھو اور انھیں اپنے نفسوں پر انتہائی غلبہ ھوتا ھے اگرچہ وہ رزق جو انھیں میسر ھے وہ قابل رشک ھے ۔ تمہارے دلوں سے موت کی یاد ختم ھو گئی ھے اور جھوٹی امید وں نے تمہارے اندر گھر بنالیا ھے ،آخرت کی بنسبت تمہارا جھکا ؤدنیا کی طرف زیادہ ھے اور وہ عقبیٰ سے زیادہ تمھیں اپنی طرف کھینچتی ھے ۔تم دین خدا کے سلسلہ میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ھو۔

لیکن بد نیتی اور بد گمانی نے تم میں تفرقہ ڈال دیا ھے ،نہ تم ایک دوسرے کا بوجھ بٹاتے ھو نہ باھم پند و نصیحت کرتے ھو،نہ ایک دوسرے پر خرچ کرتے ھو، اور نہ تمھیں ایک دوسرے کی چاھت ھے ۔

تھوڑی سی دنیا پا کر تم خوش ھوجاتے ھولیکن آخرت کے بیشتر حصہ سے محرومی تمھیں غم زدہ نھیں کرتی ذرا سی دنیا کاتمہارے ہاتھ سے نکلنا تمھیں بے چین کر دیتا ھے ۔

یہاں تک کہ بے چینی تمہارے چھروں سے ظاھر ھونے لگتی ھے اور کھوئی ھوئی چیز کے سلسلہ میں تمہاری بے صبری آشکار ھو جاتی ھے گویا یہ دنیا تمہارا (مستقل)مقام ھے اور دنیا کا ساز و برگ ھمیشہ رھنے والا ھے ۔[8]

۸۔ توکل خدا

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنی ایک دعا میں لوگوں کو خدا پر توکل اور بھروسہ کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ھیں :

اللّٰھم صن وجھي بالیسار ولا تبذُل جاھي بالاِ قتار فاستَر زقُ طالبي رزقکِ وأستعِطف شرار خلقک وأُبتلیٰ بحمد مَن اعطاني واُفتتن بذمِّ مَن مَنعني و أنتَ مِن وراء ذلک کلِّہ ولي الاعطا ءِ والمنع اِنک علیٰ کلِّ شیءٍ قدیر۔

خدایا!میری آبرو کو غناء و توانگری کے ساتھ محفوظ رکھ اور فقر و تنگ دستی سے میری منزلت کو نظروں سے نہ گرا کہ میں تجھ سے رزق مانگنے والوں سے رزق مانگنے لگوں ۔

اورتیرے بندوں کی نگاہ لطف وکرم کواپنی طرف موڑنے کی تمنا کروں اور جو مجھے دے اس کی مدح وثناء کرنے لگوں اور جو نہ دے اس کی برائی کرنے مینمشغول ھو جاؤں اور ان سب چیزوں کے پس پردہ توھی عطا کرنے اور روک لینے کا اختیار رکھتا ھے بے شک تو ھر چیز پر قادر ھے۔[9]

ظلم سے ممانعت

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ظلم اور ظالمونکا تعاون کرنے سے منع کرتے ھوئے، اپنے خطبے میں اس طرح ارشاد فرماتے ھیں:

واللّٰہ لان أبیت علیٰ حَسَک السَّعدانِ مُسھّدا، أواُجَرَّ في الاغلالِ مُصفَّداًأحب اِليَّ مِن أن اُلقی اللّٰہ ورسولَہُ یوم القیامۃِظالماً لبعضِ العبادِ۔ وغاصباً لشيءٍ من الحُطام، وکیف أظلِمُ أحداً لنفسٍی یسرع اِلیٰ البِلیٰ قُفُولھا

وےطولُ في الثریٰ حلولُها۔واللہِ لقد رأیت عقیلًا، وقد أمَلَقَ حتّٰی استما حني من بُرِّکم صاعاً، ورأیت صبیا نہ شُعثَ الشعور غُبرَ الالوانِ من فقرِھم کأنما سوُدَتْ وُجوُھُھم بالعظِلم
وعاودنی مؤکداًوکُررعليَّ القول مردّداً فأصغیت اِلیہ سمَعي فظن أنی أبیعہ دیني وأتبع قیادَہُ مفارقاًً طریقتي فاحمیتُ لہُ حدیدۃً ثم أدنیتَھا من جسمہِ لیعتبرَبھا فضج ضجیج ذي دَنَفٍ من ألمِھا، وکاد أن یحترق من میسمھا، فقلتُ لہ ثَکِلْتکَ الثواکِلُ یاعقیل أتئنُّ من حدیدۃٍ أحماھا اِنسانُھا للعبِہِ، وتجرني اِلیٰ نارٍ سجَّرھا جبارُھا لغضبہِ أتئنُّ من الأذیٰ ولا أئِنّ من لظیٰ۔
خدا کی قسم مجھے سعدان کے کانٹوں پر جاگتے ہوئے رات گزارنا ، اور طوق و زنجےر میں جکڑ کر گھسےٹ کرلے جانا اس سے کھیں زیادہ پسند ھے کہ میں اللہ اور اس کے رسول(ص) سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ میں نے اس کے کسی بندے پر ظلم کیا ھویا کسی کامال غصب کیا ھو میں اپنے اس نفس کی خاطر کیونکر کسی پر ظلم کر سکتاھوں جو جلد ھی فناھونے والا اور مدتوں تک مٹی کے نےچے پڑا رھنے والا ھے ۔ خدا میں نے(اپنے بھائی)عقےل کوسخت فقروفاقہ کی حالت میں دےکھا یہاں تک کہ وہ اپنے (حصہ کے)گیھونمیں ایک صاع مجھ سے اضافی مانگنے لگے اور میں نے ان کے بچوں کو بھی دےکھا جن کے بال بکھرے ھوئے اور فکر وبے نوائی سے ان کے چھرے مرجھائے ھوئے تھے گویا ان کے چھرے نیل چھڑک کر سیاہ کر دےے گئے ھیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہ اصرار کرتے ھوئے میرے پاس آئے اور اس بات کو بار بار دھرایا میں نے ان کی باتوں کو کان لگا کر سنا تو انھوں نے یہ خیال کیا کہ میں ان کے ہاتھ اپنا دین بےچ ڈالوں گا اور اپنی روش کوچھوڑ کر ان کے دباؤ میں آ جاؤں گا مگر میں نے یہ کیا کہ ایک لوھے کی سلاخ کوگرم کیا اور پھر ان کے جسم کے قریب لے گیا تاکہ وہ عبرت حاصل کرےں۔ چنانچہ وہ اس طرح چیخے جس طرح بےمار درد وکرب سے چیختا ھے اور قریب تھا ان کابدن اس داغ دینے سے جل جائے پھر میں نے ان سے کھاکہ اے عقیل رونے و الیانتجھ پر روئےں کیا تم اس لوھے کے ٹکڑے سے چےخ اٹھے ھو۔ جسے ایک انسان نے ھنسی مذاق میں (جلانے کی نےت کے بغیر)گرم کیا ھے۔ اور تم مجھے اس آگ کی طرف دعوت دے رھے ھو کہ جس کو خداوند قھار نے اپنے غضب سے بھڑکایا ھے ۔تم تو اذےت سے چےخو۔اور میں جھنم کے شعلوں سے نہ چلاؤں۔[10]

۱۰۔ تقویٰ اور خوف خدا

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام لوگوں کو تقویٰ اور خوف خدا اختیار کرنے پرتحریک کرتے ھوئے ارشاد فرماتے ھیں : عبادُاللہ اُوصےکم بتقویٰ اللہ فاِنھا حق اللہ علیکم والمُوجِبةُ علیٰ اللہِ حَقَّکم وأن تستعینوا علیھاباللّٰہ وتستعینوا بھا علیٰ اللہ فاِنَّ التقویٰ في الیوم الحرزوالجنة وفي غدٍ الطریق اِلیٰ الجنة مَسلَکھُا واضح وسالِکُھا رابح ومستَودَعھُا حافِظلم تَبرح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عارضةٌ نَفسها علیٰ الأُمم الماضَین منکم والغابر ےن۔
لحاجتِھم اِلیھا غداً اِذا أعاد اللّٰہُ ماأبدیٰ وأُخذما أعطیٰ وسأل عمّا أسدیٰ فما أقلَّ مَن قَبِلَھا وحَمَلَھا حقَّ حَمِلھَا أولئِکَ الا قلّون عدداًً وَھم أھلُ صفةِ اللّٰہ سبحانَہُ أذیقول ”وقلیلٌ مِن عبادي الشکور“
اے بندگان خدا میں تمھیں اللہ سے ڈرتے رھنے کی وصیت کرتا ھوں کہ اللہ کا تم پر حق ھے جو اللہ پر تمہارے حق کوثابت کرنے کا مؤجب بنتا ھے۔تقویٰ کے ذریعہ اللہ سے مددطلب کرواور (تقرب) الٰھی کے لئے اس سے مدد مانگواس لئے کہ تقوی اس دنیا میں پناہ و سپر ھے اور کل جنت میں وہ ایک واضح اورآشکارراستہ ھے اور اس کی راہ پر چلنے والا نفع میں رھے گاجو اس کا حامل ھے اس کا یہ نگھبان ھے ۔
یہ تقوی اپنے آپ کوگذشتہ اور آئندہ آنے والی امتوں کے سامنے ھمیشہ پیش کرتا رھاھے کیونکہ ان سب کو کل اس کی ضرورت ھو گی ۔کل جب خداوند عالم اپنی مخلوق کو دوبارہ پلٹائے گا اور جو ان کو دے رکھا ھے وہ واپس لے گا اور اپنی بخشی ھوئی نعمتوں کے بارے میں سوال کرے گا تو اسے قبول کرنے والے اور اس کا پورا پورا حق ادا کرنے والے بھت ھی کم نکلیں گے وہ گنتی کے اعتبار سے کم اوراللہ کے اس قول کے مصداق ھیں”میرے بندوں میں شکر گزار بندے کم ھیں اس کے بعدحضرت اسی خطبہ میں مزید فرماتے ھیں:
أیقظوا بھا نومَکُم واقطعوا بھا یَومَکم واشعروھا قلوبَکم وارحَضوا بھا ذُنُوبَکم

وداووا بها الأسقام و بادروا بها الحِمام واعتبروابمَن أضاعها ولا يَعتَبِرَنَّ بكَم مَن أطاعها۔

اسے خواب غفلت سے چونکنے کا ذریعہ بناؤاور اسی میں اپنے دن کاٹ دو اور اسے اپنے دلوں کا شعار بناؤ اور گناھوں کو اس کے ذریعہ سے دھوڈالو اور اس سے اپنی بیماریوں کا علاج کرو اور موت سے پھلے اس کا توشہ حاصل کرو اور جنھوں نے اسے ضائع و برباد کیا ھے ان سے عبرت حاصل کرو جوتقویٰ پر عمل کرے گا دوسروں کیلئے نمونہ عمل قرار پائے گا ۔[11]

کلمات قصار، جلالت معنیٰ اور بھترین روش کا ایجاد کرنا

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ اسلام کے کلمات قصار جلالت معنیٰ اور بداعات سبب کا اعلیٰ نمونہ ھیں جیسا کہ آپ ارشاد فرماتے ھیں :

فاِنَّ الغاية أمامَکُم وأنَّ وراء کُم الساعةَ تحدوکم تَخففّوا تلحقو افاِنّما يُنَتظَرُ باوّلِکُم آخرِکم ۔

تمھاری منزل مقصود تمھارے سامنے ھے موت کی ساعت تمھارے پیچھے ھے جو تمھیں آگے کی طرف لئے چل رھی ھے ھلکے پھلکے رھوتاکہ آگے بڑھنے والوں کو پاسکوتم سے پھلے جانے والے، آنے والوں کے منتظر ھیں تاکہ یہ بھی ان تک پھنچ جائیں ۔

سید رضی فرماتے ھیں کہ کلام خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس کلام سے بھی ان کلمات کا موازنہ کیا جائے تو حسن و خوبی مینان کا پلہ

بھاری رھے گا اور ھر حیثیت سے یہ کلمات ممتاز نظر آئیں گے -[12]

لوگوں کوعمل صالح کی طرف رغبت دلانا

لوگوں کو عمل صالح کی طرف رغبت دلاتے ہوئے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ارشاد فرماتے ھیں :

اِن المالَ والبنینَ حرثُ الدنیاوالعمل الصالح حرثٌ الآخرة۔ ُوقد یجمعُھما اللہ تعالیٰ لأقوام فاحذروامن اللّٰہ ما احذّرکم مِن نفسہ واخشوہُ خشیة لیست بتعزیر واعملوا من غیر ریاءٍ ولا سمعةٍ فاِنہ من یعمل لغیرِ اللّٰہ یکلہُ اللّٰہ اِلیٰ مَن عَمِلَ لہ نسأ ل اللّٰہَ منازلَ الشھداء و معایشة السعداء و مرافقة الأنبیاء۔

بے شک مال اور اولاد دنیا کی کھیتی اور عمل صالح آخرت کی کھیتی ھے اور بعض لوگوں کے لئے اللہ ان دونوں کوایک جگہ جمع کردیتا ھے ،جتنا اللہ نے ڈرایا ھے اتنا اس سے ڈرتے اورخوف کھاتے رھو کہ تمھیں عذر نہ کرنا پڑے ،اس لئے بغیر ریاکے عمل انجام دوکیونکہ جوشخص کسی اور کے لئے عمل انجام دیتا ھے،اللہ اس کو اسی کے حوالے کردیتا ھے۔ ھم اللہ سے شھیدوں کی منزلت اور نیک لوگوں کی معاشرت اور انبیاء کی رفاقت کا سوال کرتے ھیں-[13]

موت کے بعدکا خوف وھراس

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام موت کے بعد پیش آنے والے خوف وھراس کامنظر اپنے ایک خطبہ میں اس طرح پیش کرتے ھیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فاِنکم لو قدعاینتم ماقد عاینَ من ماتَ منکم لجزعتُم و وَھلتم و سَمِعتمُ و أَطعتم ولکن محجوبٌ عنکم ماقد عاینواـو قریبٌ مایُطرح الحجاب ولقد بُصِّرتم ان أبصرتم و أُسمِعتُم اِن سَمِعتم و ھُدیتم اِن اِھتدیتم وبحقٍ أقول لُکم: لقد جاھرتکم العبِرَ و زُجِرتُم بما فیہ۔ مزدَجَر وما یبلِّغُ عن اللہ بعد رُسُل السماءِ اِلاّ البشر ۔

جن چیزوں کو تمہارے مرنے والوں نے دیکھا ھے ۔اگر تم بھی انھیں دیکھ لیتے توتم پریشان، سراسیمہ اور مضطرب ھو جاتے اور (حق کی بات)سنتے اور اس پر عمل کرتے لیکن جو انھوں نے دیکھا ھے وہ ابھی تک تم سے پوشیدہ ھے اور قریب ھے کہ وہ پردہ اٹھا دیا جائے۔ اگر تم چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے ھو تو تمھیں سنایا اور دکھایا جاچکاھے اور اگر تم کوھدایت کی طلب ھے تو تمھیں ھدایت کی جاچکی ھے میں سچ کہہ رھاھوں کہ عبرتیں تمھیں بلند آواز سے پکار رھی ھیں اور دھمکانے والی چیزوں سے تمھیں دھمکایا جا چکا ھے۔ آسمانی رسولوں (فرشتوں)کے بعد بشر ھی ھیں جو تم تک اللہ کا پیغام پھنچاتے ھیں[14]

علم اور علماء کی فضیلت ۔

حضرت امیر المومنین علی (ع)بن ابی طالب علیہ السلام حضرت کمیل بن زیاد کو ایک وصیت میں علم اور علماء کی فضیلت بیان کرتے ھوئے ارشاد فرماتے ھیں :

یاکُمیل اِنَّ ھذہ القلوب أوعیة فخیرُھا أوعاھا احفظ ما أقول لک اَلناس ثلاثةُ عالم

رَبّاني و متعلِّم علیٰ سبیل النجاۃ و ھمج رعاعٌ اَتباع کل ناعق یمیلون مع کل ریح لم یستضیئوابنور العلم۔

ولم یلجئوا اِلیٰ رکن وثیق۔یاکمیل العلم خیر مِنَ المال ،العلم یحرسُک و أنت تحرس المال العلم یزکوٰ علیٰ اِلانفاق والمال یزول و محبة العلم دین یُدان بہ یکسبہ الطاعة فی حیاتہ و جمیل الاحدوثۃ بعد مماتہ العلم حاکم والمالُ محکوم علیہ یا کمیل مات خزانِ المال وھم أحیاء والعلما ء باقون ما بقي الدھر أعیانھم مفقودہ و أمثالھم في القلوب موجودۃ۔

اے کمیل! یہ دل، اسرار ورموز کے ظروف ھیں ان میں سب سے بھتر وہ ھے جو زیادہ نگھداشت رکھنے والا ھو لہٰذا جو میں تمھیں بتاؤں، تم اسے یاد رکھنا ۔

دیکھو! تین قسم کے لوگ ھیں ایک عالم ربانی ،دوسرا متعلم جو نجات کی راہ پر برقرار ھے اور تیسرے عوام الناس کا وہ پست گروہ ھے کہ جو ھر پکارنے والے کے پیچھے ھوجاتا ھے ،اور ھر ھوا کے رخ پر مڑ جاتا ھے ،نہ انھوں نے نور علم سے کسب ضیاء کیا اورنہ کسی مضبوط سھارے کی پناہ لی۔

اے کمیل!یاد رکھنا علم مال سے بھتر ھے کیونکہ علم تمھاری حفاظت کرتا ھے اور مال کی تم اور مال خرچ کرنے سے کم ھوتا ھے لیکن علم صرف کرنے سے بڑھتا ھے۔

اے کمیل!علم کی محبت ایک فریضہ ھے جس کو ادا کرنا ضروری ھے علم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے ذریعہ انسان اپنی زندگی میں اطاعت کا اندازسیکھتا ھے، اور مرنے کے بعداس کی خوبیاں باقی رھتی ھیں یاد رکھو کہ علم حاکم ھوتا ھے اور مال محکوم۔

اے کمیل! مال اکٹھاکرنے والے مردہ ھوتے ھیں اور علماء رھتی دنیا تک باقی رھتے ھیں، بے شک ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ھوجاتے ھیں لیکن ان کی صورتیں دلوں میں باقی رھتی ھیں۔[15]

غصب شدہ حق سے متعلق

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے غصب کئے گئے حق سے متعلق ارشاد فرماتے ھیں :

اما بعد !جب خداوندعالم نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح کو قبض فرمایا تو ھم نے کھا:ھم ھی اس کے اھلبیت رشتہ دار اس کے وارث اور اولیاء ھیں ،باقی عوام کی نسبت ھم اس کے زیادہ حق دار ھیں ھم اس کے حق اورحکومت میں جھگڑا نھیں کرتے ۔ جب منافقوں نے اعراض کیا اور انھوں نے ھمارے نبی کے حق و حکومت کو ھم سے چھین لیا اوراس کو ھمارے غیر کے حوالے کردیا ،خدا کی قسم اس وقت ھمارے دلوں اور ھماری آنکھوں نے مل کر سخت گریہ کیااور ان کے اس عمل سے ھمیں سخت صدمہ پھنچا جس سے ھمارا دل ٹکڑے ٹکڑے ھو گیا۔

خدا کی قسم اگر ھمیں مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور ان میں سے اکثر لوگوں کے دین چھوڑ کر کفر کی طرف پلٹ جانے کا خوف نہ ھوتا ،توھم بتادیتے کہ ھمارے اندر بھی بیعت لینے کی طاقت موجود ھے اوراس وقت لوگ میری بیعت کرتے ان دونوں(طلحہ اور زبیر) نے مجبورا میری بیعت کی۔

پھر یہ دونوںبصرہ کے لالچ میں کھڑے ھوگئے اور تمہارے درمیان اختلاف ڈالنے مینکمر باندھ لی یہ اس ارادے کے ساتھ اٹھے کہ بصرہ میں تمہاری جماعت میں تفرقہ ڈالیں اور یہ دونوں تمہارے پاس آگئے ۔ پروردگار! انھیں اس امت کو دھوکا اور عوام کو فریب دینے پر سخت مصیبت میں گرفتار فرما [16]۔

اللہ تعالی سے شباھت کی نفی

شعبی کی روایت کے مطابق حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اللہ تعالی سے تشبیہ کی نفی کرتے ھوئے ارشاد فرماتے ھینکہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک شخص کو یہ جملے کھتے ھوئے سنا :مجھے قسم ھے اس ذات کی جو ساتویں طبق پر چھپا ھوا ھے اور اس کی بلندی کی کس طرح مثال پیش کروں ۔چنا نچہ پھرحضرت نے اس سے کہا:

یا ویلک اِن اللہ أجلّ من أن یحتجب عن شیءٍ أو یُحتجب عنہ شَیء سبحان الذي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لایحویہ مکان ولا یخفیٰ علیہ شیءٍفي الأرض ولا في السماء۔ وائے ھوتجھ پر !اللہ تعالی اس سے بھت بلند و بالا ھے کہ وہ کسی چیز میں چھپے یا کوئی چیز اس میں پوشیدہ ھو،اللہ تو وہ پاک و پاکیزہ ذات ھے جو کسی جگہ قبضہ نھیں کرتی اور زمین وآسمان مینجو کچھ ھے وہ اس سے مخفی نھیں -[17]

قضاء و قدر

قضاء وقدر ان ابحاث میں سے ھے جس میں اکثر لوگ غلطی کر جاتے ھیں اور بعض لوگ تو اس سے منحرف ھو گئے ھیں ۔لیکن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے کلام میں اس کی اس طرح تصریح فرمائی ھے کہ یہ مسئلہ واضح اور اس کا ابہام دور ھو گیا۔ چنا نچہ مرحوم کلینی علی بن محمد کی سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ھیں کہ جنگ صفین ختم ھونے کے بعد ایک شخص حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ھوا اور عرض کی : اے امیر المومنین !ھمیں بتائیں کہ آپ کے اور اس قوم کے درمیان ھونے والی جنگ اللہ تعالی کی قضاء وقدرکے مطابق ھے؟تب حضرت امیر المومنین نے فرمایا :

ماعَلَوُتم تلعةًولا ھَبَطتُم وادیاً اِلاّولِلّٰہِ فیہ قضاء و قدر۔ تمہارا بلندی پر پھنچنا اور وادی میں اترنا سب قضا ؤ قدر کے مطابق ھے۔

وہ شخص کہتا ھے کہ اے امیرالمومنین !کیایہ کام اللہ کے نزدیک عنایت شمار ہوگا۔تب حضرت نے اس سے فرمایا :

مہ یا شیخ!فواللّٰہ لقد عظَّمَ اللّٰہ الأ جر في مسیر کم وأنتم سائرون وفي مقامکم وأنتم مقیمون ،وفي منصرفکم وأنتم منصرفون ولم تکونوافي شيءٍ من حالاتکم مکرھین ولا اِلیہ مضطرّین۔

اے شیخ منتظرر ھو، خدا وندا عالم انھیں کاموں کے ذریعہ تمھیں اجر دیتا ھے اور تم تمام کام انجام دیتے رھتے ھو اور کسی بھی کام میں مجبور اور مضطر نھیں ھو۔

پھرشیخ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ھے کہ یہ کیسے ممکن ھے کہ ھم اپنے حالات میں کسی چیز کی طرف مجبور و مضطر نہ ھوں جبکہ قضاء وقدر ھی ھمارا راستہ ھے اور اسی سے ھم منقلب اور منصرف ھوتے ھیں ؟

حضرت نے جواب میںارشاد فرمایا :

و تظن أنہّ کان قضاءً حتماً وقدراًلازماً اِنہ لو کان کذلک لبطل الثواب والعقاب والأمر والنھي والزجر من اللہ وسقط معنیٰ الوعد والوعید فلم تکن لائمةللمذنب ولا محمدہ للمحسن ولکان المذنب أولیٰ بالاحسان من المحسن ولکان المحسن أُولیٰ بالعقوبةِ من المذنب ،

تلک مقالة اِخوان عبدة الأوثان و خُصماء الرحمن وحزبْ الشیطان وقدریة ھذہ الامة ومجوسھا۔ان اللہ تعالی کلّف تخییراً ونھیٰ تحذیرا ًوأعطیٰ علیٰ القلیل کثیراً ولم یُعصَ مغلوباً۔

ولم یُطَع مکرَھا ولم یملّک مفوّضاً ولم یَخلق السماوات والأرض ومابینھما باطلا ولم یبعث النّبین مبشرین ومنذرین عبثاً ذلک ظن الذین کفروافویل للذین کفروا من النار۔

شاید تم نے قضاء و قدر کوحتمی و لازمی سمجھ لیا ھے (کہ جس کے انجام دینے پر ھم مجبور ھیں) اگر ایسا ھوتا تو پھر نہ کوئی ثواب کا سوال پیدا ھوتانہ عذاب کا ،اور نہ ھی اللہ تعالی کے امر ونھی اورڈرانے کا کوئی مفھوم ھوتا ،نہ وعدہ کے کچھ معنی رھتے نہ وعید کے ،گناہ گار کا کوئی گناہ نہ ھوتا اور محسن کی کوئی تعریف نہ ھوتی اور گناھگار محسن کی نسبت احسان کا زیادہ حق دار ٹھھرتا اور محسن ،گناہ گار کی نسبت عقاب کا زیادہ سزاوار بن جاتاھے۔

یہ ان لوگوں کی گفتگوھے جو بتوں کے پجاری اوررحمن کے دشمن اور شیطان کے لشکر کے سپاھی ھیں ۔اللہ تبارک و تعالی نے تو بندوں کو خود مختار بنا کر مامور کیا ھے اور عذاب سے ڈراتے ھوئے نھی کی ھے اور تھوڑا کرنے پر زیادہ اجر دیتا ھے اس کی نافرمانی اس لئے نھیں ھوتی کہ وہ مغلوب ھو گیا ھے اسکی اطاعت اس لئے نھیں کی جاتی ھے کہ اس نے مجبور کر رکھا ھے اور وہ ایسا مالک بھی نھیں ھے جو مفوض ھو اور آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ھے اس نے اسے بیکار پیدا بھی نھیں کیاھے ۔

اس نے بشارت دینے والے ،اورڈرانے والے نبیوں کو بے فائدہ نھیں بھیجا یہ

تو ان لوگوں کا خیال ھے جنھوں نے کفر اختیار کیا اور کفر اختیارکرنے والوں کیلئے جھنم ھے۔
یہ سن کر شیخ نے یہ اشعار پڑھے :

أنت الامام الذي نرجو بطاعتہ
یوم النجاۃمن الرحمن غفرانا ۔

أوضحت من أمرِنا ماکان ملتبساً
جزاک ربُّک بالأِحسان اِحسانا۔

آپ وہ امام ھیں جن کی اطاعت کے ذریعے ھم امید رکھتے ھیں کہ قیامت کے دن خدا وند رحمن ھمارے گناہ معاف کر دے گا،ھم پر یہ پوشیدہ معاملہ ظاھر ھوگیا اللہ ھی آپ کواپنے احسان کے ساتھ بھترین جزادے گا ۔[18]
ایک اور روایت میں حضرت امیر المومنین علی (ع)بن ابی طالب علیہ السلام قضاء وقدر کی وضاحت بیان کرتے ھیں ۔جس کووالبی نے جناب ابن عباس سے بیان کیا ھے کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ھوا اور اس نے عرض کی کہ مجھے قدر کے متعلق بتائیں کہ قدر کیا ھے ؟
چنانچہ حضرت نے فرمایا:

طریق مظلم فلا تسلکوہ۔
یہ ایک تاریک راستہ ھے لہٰذا تم اس کے مسافر نہ بنو ۔
وہ پھر عرض کرتا ھے کہ مجھے قدر کے متعلق بتائیں۔
حضرت نے فرمایا:
سرٌّ اللہ فلاتفشہ۔
یہ اللہ کا ایک راز ھے اسے افشا نہ کرو۔
وہ پھر کھتا ھے کہ مجھے قدر کے متعلق بتائیں ۔
حضرت نے فرمایا:
بَحرٌ عمیق فلا تَلِجّہُ۔
یہ ایک گھرا سمندر ھے اس میں نہ اترو۔
پھر ارشاد فرمایا :
اے سائل بتا !اللہ تعالی نے تجھے کس طرح خلق کیا ھے ؟کیا اس نے تجھے تیری مرضی کے مطابق پیدا کیا یا اپنی مرضی کے مطابق ؟
وہ کھنے لگا کہ اس نے مجھے اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیا ھے۔
حضرت نے پھر پوچھا :
کیا تمہاری موت اسی کی مرضی کے مطابق ھو گی یاتیری مرضی کے مطابق؟وہ کھنے لگا کہ میری موت اسی کی مرضی کے مطابق ھو گی جس طرح وہ چاھے گااسی طرح موت دے گا۔
حضرت نے ارشاد فرمایا :

اَلکَ مشیّہ فوق مشیّۃ اللّٰہ ام لک مشیّہ مع مشیّۃ اللّٰہ أولکَ مشیّۃ دون مشیّۃاللہ فاِن قلت لکَ مشیّۃ فوقَ مشیّۃاللّٰہ فقد ادعیت الغلبہ للّٰہ تعالیٰ واِن قلتَ لک مشیّہَ مع مشیّۃ اللہ فقد اِدعیت اَلشرکہ واِن قلتَ مشیتّي دون مشیتہ فقد اِکتیفت بمشیّتک دون مشیّۃاللہ۔

کیا تیری مشیت اللہ کی مشیت سے ما فوق ھے ؟یا تیری مشیت اللہ کی مشیت کے برابرھے ؟یا تیری مشیت اللہ کی مشیت کے علاوہ ھے؟اگر تم نے یہ کھاکہ تیری مشیت اللہ کی مشیت سے مافوق ھے تو تم نے اللہ پرغلبہ کا دعوی کیا ھے اور اگر تم نے کھاکہ میری مشےت اللہ کی مشیت کے برابر ھے تو تم نے اللہ کے ساتھ شریک ھونے کا دعوی کیا اور اگر تم نے یہ کھاکہ میری مشیت اللہ کی مشیت کے علاوہ ھے تو پھر تم نے صرف اپنی مشیت پر اکتفاء کیا اور اللہ کی مشیت کو ضروری نہ سمجھا۔

پھر حضرت نے اس سے ارشاد فرمایا کہ تم یہ جملہ اداکرو: لاحول ولا قوۃ الاباللہ۔

اللہ تعالی کے سواکوئی طاقت اور قوت نھیں ھے ،اس نے یہ جملہ ادا کیا پھر اس نے حضرت سے عرض کی کہ آپ اس کی تفسیر سے آگاہ فرما دیں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا : لاحول عن معصیۃاللّٰہ اِلاّبعصمتہ ولا قوّۃعلیٰ طاعتہِ اِلاّ بمعونَتہِ۔

اللہ کی عصمت کے بغیر اس کی معصےت سے بچنا مشکل ھے اس کی مدد کے بغیر اس کی اطاعت کرنا دشوار ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت نے پوچھا :کیا اب تم نے اللہ کو سمجھ لیا ھے ؟اس نے کھاجی ہاں۔
حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا :
الأن أسلم اَخوکم قوموااليہ فصافحوہ۔
اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ھوگیا ھے اٹھو اور اس کے ساتھ مصافحہ کرو۔[19]

مسلمانونکے درمیان اس بات میں اختلاف چلاآرھاھے کہ آیا عمل ایمان میں داخل ھے یاداخل نھیں ھے ؟شیعہ اور معتزلہ کھتے ھیں داخل ھے اور مرجعہ کھتے ھیں کہ داخل نھیں ھے، چنانچہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام جن کے متعلق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ھیں:
” علی مع الحق والحق مع علی۔“
علی (ع)حق کے ساتھ ھیں اور حق علی (ع)کے ساتھ ھے ۔
ارشاد فرماتے ھیں:
لانسُبَنَّ الأِسلام نِسبةًًلم ينسُبها أحدٌ قبلي،اِلاسلام هو التسليم والتسليم هو اليقين واليقين هو التصديق والتصديق هو اِلاقرار واِلاقرار هو الأَداء والأداء هو العمل۔
اسلام کے ساتھ مجھے وہ نسبت دو جومجھ سے پھلے کسی کونصےب نہ ھوئی ھو (کیونکہ)اسلام ھی تسلیم ھے اور تسلیم ھی یقین ھے اور یقین کسی چیز کی تصدیق کرنا ھے اور کسی چیز کی تصدیق کرنا ھی اقرار کھلاتا ھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور کسی چیز کا اقرار ادا ھوا کرتا ھے اور ادا کا نام ھی عمل ھوتا ھے-[20]

حضرت حجت کے بارے میں بشارت

جیساحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت مینیہ بات گزر چکی ھے کہ حضرت نے امام منتظر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظھور کی بشارت دی ھے اور حضرت علی (ع) بھی اس سلسلہ میں ارشاد فرماتے ھیں:

لتعطفن الدنیا علینا بعد شمارسھا عطف الضّروس علی وَلَدِھا: و تلا عقیب ذلکَ:

یہ دنیااپنا زور دکھانے کے بعد پھر ھماری طرف جھکے گی جس طرح کاٹنے والی اونٹنی اپنے بچے کے طرف جھکتی ھے اس کے بعد حضرت نے (سورہ قصص کی پانچویں آیت کی تلاوت فرمائی) ھم یہ چاھتے ھیں کہ جو لوگ زمین میں کمزور کر دیے گئے ھیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انھی کو (اس زمین کا)مالک قرار دیں -[21]

ایک اور مقام پر حضرت امیر المومنین اپنے کلام میں کمیل بن زیاد نخعی کو حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظھور کے متعلق بتاتے ھیں -

اللھم بلیٰ لاتخلوالأرض من قائم للهِ بحجّة اِماّ ظاھراً مشھوراً واِما خائفاً مغموراً لئَلّا تَبطُل حججُ اللهِ و بیّناتِہِ-

ہاں زمین کبھی ایسے فرد سے خالی نھیں رہ سکتی جو خدا کی حجت کو برقرار رکھتا ھے چاھے وہ ظاھرو مشھور ھو یا خائف و پنہاں ،تاکہ اللہ کی دلیلیناور بینات مٹنے نہ پائیں-[22]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حکمت اور موعظہ

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب(علیہ السلام)دنیا کی بے ثباتی او ر آخرت کیلئے زاد راہ مہیا کرنے کے سلسلے میں وعظ ونصےحت فرماتے ھیں :

خذوا۔رحِمَکَم اللّٰہ۔مِن مَمرِّ کم لمقرّکم ولا تَہتکوا أستارَکم عند مَن لا تخفیٰ علیہ أسرارَ کم وأخرجوا مِن الدنیا قلوبَکم قبل أن تخرج منھا أبدَانکم فللآخرة خُلقتُم و في الدنیا حُبستم اِنّ المرء اِذا ھلک قالت الملائکة ما قدّم؟ وقال الناس ماخلّف ؟ فللّٰہ آباؤکم قدموابعضاً یکن لکم ولا تُخلِّفوا کلَّا فیکون علیکم فاِنما مثلُ الدُنیا مثلُ السّمِّ یاکلہ مَن لا یَعرفہُ۔

اے لوگو!

اللہ تم پر رحم کرے اس راہ گزر سے اپنی منزل کے لئے توشہ اٹھالو ، جس کے سامنے تمہارا کوئی بھےد چھپا نہیں رہ سکتا اس کے سامنے اپنے پردے چاک نہ کرو قبل اس کے کہ تمہارے جسم اس دنیا سے الگ کر دئےے جائیں اپنے دل اس سے ہٹالو اس دنیا میں تمھیں محبوس کیا گیا ھے لیکن تمھیں آخرت کے لئے پیداکیا گیا ھے جب کوئی انسان مرتا ھے تو فرشتے کھتے ھیں اس نے آگے کے لئے کیا سازوسامان بھیجا ھے۔ اور لوگ کھتے ھینکہ وہ یہاں کیا چھوڑکر گیا ھے خدا تمہارا بھلا کرے کچھ آگے کے لئے بھےجو خدا کی قسم تمہارے بزرگوں نے آگے کیلئے کچھ نہ کچھ روانہ کیا ھے جس کا تمھیں کوئی فائدہ نہیں ملے گا لہٰذاتم بھی سب کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سب پیچھے نہ چھوڑ جاؤ کہ وہ تمہارے لئے بوجھ بنے گا کیونکہ یہ دنیا زھر کی مانند ھے جو اسے نہیں پہچانتا اسے وہ ہڑپ کر جاتی ھے۔

اسی کے متعلق حضرت امیر المومنین علی (ع)بن ابی طالب علیہ السلام مزید اس طرح ارشاد فرماتے ھیں:

لا حیاۃ اِلاّ بالدین ولا موت الا بجحود الیقین فاشربوا العذب الفرات یُنَبّھکم من نومة السبات واِیّاکم والسّمائم المھلکات ۔

دین زندگی ھے اور یقین کا انکار موت ھے اورگوارپانی کاذائقہ چکھنا ھے تمھیں غفلت سے بےدار کیا گیا ھے اس سے بچو ،اور ھلاک کنندہ زھر سے دور رھو۔

اس کے بعدآپ نے مزید فرمایا :

الدنیا دارصدقٍ لمن عَرَفھا ،ومضمارُ الخَلاص لِمَن تزوُّد منھا ، ھی مَھبطُ وحي اللّٰہ ومتّجَرَأولیائہ اتَّجَروا فَربحوا الجنّة۔

دنیا صداقت کی جگہ ھے جس نے اسکو پہچان لیا اور جو اس دنیا سے اپنا زادر اہ فراھم کرتا ھے وہ نجات پا جاتا ھے (کیونکہ)یھی دنیا ھے جہاں اللہ کی وحی نازل ھوتی ھے یہ اولیاء خداکی تجارت گاہ ھے تم بھی یہاں تجارت کرو تاکہ فائدہ حاصل کر سکو ۔[23]

شناخت پروردگار

جب ذعلب یمانی نے آپ(ع) سے سوال کیا کہ یاا میر المومنین کیاآ پ نے

اپنے پروردگار کو دےکھا ھے تو حضرت امیر المؤمنین (ع) نے ارشاد فرمایا
:أفا أعبد مالا اری۔
کیا میں اس اللہ کی عبادت کرسکتا ھوں جسے میں نے دےکھانہ ھو، حضرت امیرالمومنین علی (ع)بن ابی طالب علیہ السلام کے اس کلام سے مختلف پھلو نکلتے ھیں جن میں ایک پھلو یہ بھی ھے کہ آپ نے اس کلام میں اللہ کے ساتھ تشبیہ کی نفی فرما ئی ھے)ذعلب کھتا ھے مولا آپ (ع) کس طرح دےکھتے ھیں۔
حضرت نے ارشاد فرمایا:
لا تُدرکہ العیون بمشاھدۃِ العیان ولکن تدرکہُ القلوب بحقائقِ الایمان قریب مَن الاشیاء غیر ملَامسٍ بعیدٌ منھا غیر مُباےنٌ متکلّم بلا رویّۃ مُرےد لا بھمّہ صانعٌ لا بجارحۃٍ لطیف لا یوصَفُ بالجفاء کبےرٌ لا یوصف بالجفاٍ بصےرٌ لا یوصَفُ بالحاسَّۃ رحیمٌ لا یوصفُ بالرِّقۃ تعنواالوجوۃ لعظمتہِ وتجِبُ القلوب من مخافتہ۔
اسے ظاھری آنکھوں سے نھیں دےکھا جا سکتا بلکہ اسے دل کی آنکھوں اورایمان کے حقائق کے ذرےعہ سے دیکھا جا سکتا ھے لیکن جسمانی اتصال کے طور پر نھیں وہ ھر شیء سے دور ھے لیکن الگ نھیں وہ غوروفکر کرنے کے بغیر کلام کرنے والا اورآمادگی کے بغیر قصد وارادہ کرنے والا اور اعضاء کی مددکے بغیر بنانے والا ھے۔
اللہ تبارک وتعالی لطیف ھے مگر پوشےد گی سے اسے متصف نھیں کیا جاسکتا وہ بزرگ وبر تر ھے لیکن تند خوئی اور بد خلقی کی صفت اس میں

نهیں هے وہ دےکھنے والا هے مگر حواس سے اسے موصوف نہیں کیا جاسکتا وہ رحم کرنے والا هے اس صفت کو نرم دلی سے تعبےر نہیں کیا جاسکتا چھرے اس کی عظمت کے سامنے ذلیل وخوار اور دل اس کے خوف سے لرزاں و هراساں هیں -[24]

خواهشات کی پیروی

حضرت امیر المومنین علی (ع)بن ابی طالب علیہ السلام اپنے پاک کلام میں نفسانی خواهشات کی پیروی کرنے سے ڈراتے هوئے قرآن مجےد کی عظمت اوراس کے دلونپر اثرات کو بیان کرتے هوئے ارشاد فرماتے هیں ۔

انتفعوا ببیان اللّٰہ واتعظوابمواعظِ اللّٰہ واقبلوا نصےحة اللّٰہ فاِن اللّٰہ قد أعذَر اِلیکم بالجلےةّ وأخذعلیکم الحُجّة وبین لکم محابَّہُ من الأعمال ومکارهَہُ منها لتتبعوا هذه وتَجتنبوا هذه۔

خدا وند عالم کے ارشاد ات سے فائدہ اٹھاؤ اور اسکے موعظوں سے نصےحت حاصل کرو اور اس کی نصےحتوں پر عمل کروکیونکہ اس نے واضح دلیلوں سے تمہارے لئے عذر کی گنجائش نہیں رکھی اور تم پر (پوری طرح)حجت کوتمام کردیا هے اور اپنے پسندےدہ اور ناپسندیدہ اعمال تم سے بیان کر دےے هیں تاکہ اچھے اعمال بجالاؤ اور برے اعمال سے دوری اختیار کرو۔

جیساکہ اس سلسلہ میں حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہے :

ان الجنۃ حُفَّت بالمکارہِ واِنَّ النارَ حُفَّت بالشہوات ۔

بے شک جنت سختیوں سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشوں میں گھرا ہوا ہے۔

حضرت مزید ارشاد فرماتے ہیں:

واعلموا أنّہ مامن طاعۃ للّٰہ في شيءَ اِلاّ یاتي في کرہٍ وما مِن معصیۃ للّٰہ في شيء اِلا یاتي في شہوۃ فرحم اللّٰہ اِمرء اً نزع عن شہوتہِ وقمع ہویٰ نفسہِ فاِن ہذہ النفس أبعدُ شيءٍ منزعاً واِنّھا لاتزال تَنزِعُ اِلیٰ معصیۃً في ہویٰ ۔

یاد رکھو کہ اللہ کی اطاعت سختی کے ہمراہ ہے اور اسکی معصیت ہوا و ہوس کے ہمراہ ہے خدا اس شخص پر رحم فرمائے جوخواہشوں سے دوری اختیار کرے اورہوا وہوس کی بنیاد کو اکھاڑ پھینکے کیونکہ نفس خواہشات میں لامحدود حد تک بڑھنے والا ہے اور وہ ہمیشہ خواہش وآرزوئے گناہ کی طرف مائل ہوتی ہیں۔

عظمت قرآن

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام قرآن کی عظمت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں :

واعلموا أنَّ ہذا القرآنَ ہو الناصح الذي لاَیغُشُّ ، والہادي الذي لا یضل ،والمحدّثُ الذي لا یکذب وما جالَسَ ہذا القرآن أحدٌ اِلاّ قامَ عنہُ بزیادۃٍ أونقصانٍ

زيادة في هدىٰ أونقصان من عمىٰ ۔
واعلموا أنہ ليس علىٰ أحد بعد القرآن مِن فاقة ولا لأحد قبل القرآن مِن غنىٰ فاستشفوه من أدوائِكم واستعينوا بہ علىٰ لأ وائكم فاِن فيہ شفاءً من أكبر الداء وهو الكفرُ والنفاقُ والغُّي والضلال فاسألوا اللّٰہَ بہ وتوجّهوا اِليہ بِحُبہّ ولا تسألوا بہ خَلقِہِ اِنّہ ماتوجّہ اِلىٰ الله تعالىٰ بمثلہ ۔
ياد ركهو ! يہ قرآن مجےد اےسا نصےحت كرنے والا هے جو فرےب نهيں ديتا، اےسا هدايت كرنے والا هے جو گمراه نهيں كرتا اور اےسا بيان كرنے والا هے جو جهوٹ نهيں بولتا جو بهی قرآن كا هم نشےن هوا وه گمراهی و ضلالت سے نكل كر هدايت پا گيا۔ جان لو كسی كو قرآن (كی تعليمات)كے بعد كسی اور لائحہ عمل كی ضرورت نهيں رهتی اور نہ كوئی قرآن سے (كچه سےكهنے)سے پهلے اس سے بے نياز هو سكتا هے اسكے ذرےعے بيماريوں سے بچنے كی شفاء طلب كرو اور اپنی مصيبتوں پر اس سے مدد مانگو۔اس ميں كفر ونفاق اورضلالت وگمراهی جيسی بڑی بڑی بيماريوں كی شفاء پائی جاتی هے اس كے ذريعے الله سے مانگواور اس كی محبت كو ليكراس كا رخ كرو اور اسے لوگوں سے مانگنے كا ذرےعہ نہ بناؤ يقينا يہ بندوں كے لئے الله كی طرف متوجہ هونے كا بهترين ذرےعہ هے۔
اس كے بعدحضرت مزيد ارشاد فرماتے هيں:
واعلموا أنہّ شافعٌ مُشفَّعُ وقائلٌ مصدّق وأنہ من شَفع لہ القرآنُ يوم القيامة شفَّع فيہ ومن مَحَل بہ القرآن يوم القيامة صُدِّق عليہ فاِنہُ ےنادي منادِ يوم القيامةُ۔الا اِنّ كل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حارثٍ مبتلیٰ في حرثہِ وعاقبة عملہِ غیر حَرَثۃِ القرآن ۔
فکونوا من حَرثَتہِ وأتباعہ واستدلّوہُ علی ربِّکم واستنصحو ہُ علیٰ أنفسکم واتھموا علیہ آراء کمُ واُستغشوا فیہ اھواء کم۔ العمل العَمَل ثم النھایة النھایة والأ ستقامةَ الاستقامةَثم الصبرَ الصبرَ والورَعَ الورعَ۔
تمھیں معلوم ھونا چاہئے کہ قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ھے جس کی شفاعت مقبول ھے اور ایسا کلام کرنے والا ھے (جس کی ھر بات) تصدیق شدہ ھے قیامت کے دن جس کی یہ شفاعت کرے گا وہ اس کے حق میں مانی جائے گی اور اس روز جس کے عیوب بتائے گا تو اس کے بارے میں بھی اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی قیامت کے دن ایک ندا دینے والا پکار کر کھے گا۔
دیکھو! قرآن کی کھیتی بونے والو نکے علاوہ ھر بونے والا اپنی کھیتی اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں مبتلا ھے لہٰذا تم قرآن کی کھیتی بونے والے اور اس کے پیرو کار بنو اور اپنے پروردگار تک پھنچنے کے لئے اسے دلیل راہ بناؤ اپنے نفسوں کے لئے اس سے پند ونصیحت حاصل کرواور اس کے مقابلہ میں اپنی خواھشوں کو غلط وفریب خوردہ سمجھو، عمل کرو عمل کرو اور عاقبت وانجام کو دیکھو، استوار وپائدار رھو پھر یہ کہ صبر کرو صبر کرو ،تقویٰ اور پر ھیز گاری اختیار کرو۔[25]

---

[1] ارشادشیخ مفید ج۱ ص ۲۲۵۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[2] شرح نهج البلاغہ ج۶ ص۳۵۰ .
[3] شرح نهج البلاغہ ابن حدید ج ۱۳ ص۸۲،۶۹.
[4] ارشاد ج۱ص۲۴۱.
[5] ارشاد ج۱ ص۲۴۰.
[6] شرح نهج البلاغہ ابن حدید ج ۷ ص۱۷۱.
[7] شرح نهج البلاغہ ابن حدید ج۷ص۲۲۱.
[8] ابن حدید کی شرح نهج البلاغہ ج۷ ص۲۴۶.
[9] شرح نهج البلاغہ ج۱۱ص۲۵۵.
[10] شرح نهج البلاغہ ج۱۱،ص۲۴۵.
[11] شرح نهج البلاغہ ج۱۳ص۱۱۵-۱۱۶.
[12] شرح نهج البلاغہ ج۱ ص۳۰۱.
[13] شرح نهج البلاغہ ج۱ ص ۳۱۲.
[14] شرح نهج البلاغہ ج۱ ص۲۹۸.
[15] تذکرة الخواص ص ۱۳۲.
[16] ارشاد ج۱ ص۲۴۵-۲۴۶.
[17] ارشاد ج۱ ص۲۲۴.
[18] جناب کلینی کی کافی ،کتاب توحید ص۱۵۶،۱۵۵.
[19] سبط ابن جوزی کی تذکرة الخواص ص۱۴۴.
[20] شرح نهج البلاغہ ج۱۸ص۳۱۳.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[21] شرح نہج البلاغہ ج١٩ ص٢٩۔

[22] شرح نہج البلاغہ ج١٨ص٣٤٧۔

[23] ارشاد ج ١ ص ٢٩٥ ، ٢٩٦ ۔

[24] شرح نہج البلاغہ ج ١٠ص ٦٤ ۔

[25] شرح نہج البلاغہ ج ١٠ ص١٦،٢٤ ۔

بارھویں فصل

حضرت علی (ع)کا عوام کے ساتھ طرز عمل

جب کہ آپ پوری امت کے امام تھے اور سبھی لوگوں نے آپ کی بیعت کی تھی لیکن آپ لوگونکے درمیان ایک عام شخص کی طرح زندگی بسر کرتے ' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے'سلاطےن اور بادشا ھونکی سطوت و تکبر سے بھت دوررھتے آپ لوگونکے درمیان زندگی بسر کرتے اور ان کی مشکلات حل کرتے ' اور ان کی اس طرح تربیت فرماتے جس طرح اللہ تعالی نے اپنی پاک کتاب میں حکم دیا ھے ۔ ابحر ابن جرموز اپنے باپ سے روایت بیان کرتا ھے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ سے باھر نکلتے ھوئے دےکھا آپ بازار تشریف لے گئے آپ کے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا ۔اور آپ لوگوں کو اللہ تبارک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وتعالیٰ سے ڈرنے ،سچ بولنے ، اورعمدہ خرید وفروخت کرنے اورپوری ناپ تول کرنے کی ھدایت فرمارھے تھے-[1]

ابو مطر روایت بیان کرتے ھیں کہ میں مسجد سے نکلا وہاںایک شخص لوگوں کو خد اسے ڈرا رھاتھا اور انھیں ناپ اورتول کے سلسلے میں وعظ و نصیحت کر رھاتھا جب میں نے غور سے دیکھا تو وہ علی (ع) تھے ان کے پاس کوڑا تھا اور اسی طرح وعظ کرتے ھوئے وہ ”بازار ابل“ کی طرف بڑھ گئے اور لوگوں سے کھنے لگے کہ خرید وفروخت ضرور کرو لیکن قسمیں نہ کھاؤ کیونکہ قسمیں کھانے سے بخل پیدا ھوتا ھے اور برکت ختم ھوجاتی ھے۔ پھر آپ ایک کھجوروں کے مالک کے پاس آئے وہاں اس کی ملازمہ رو رھی تھی حضرت نے پوچھا تمھیں کیا ھوا ھے؟

اس نے کھامیں نے ان کھجوروں کو ایک درھم میں خریدا ھے اور میرا مولا اس کو قبول کرنے پر راضی نھیں ھے۔

حضرت نے اس کو ایک درھم دے دیا اور کھاکہ اپنے مالک کو دے دینا اور وہ راضی ھو جائے گا۔

راوی کھتا ھے میں نے مالک سے کھاکہ کیا تم جانتے ھویہ کون ھیں اس نے کھانھیں، میں نے بتایا یہ امیر المومنین علی (ع)بن ابی طالب علیہ السلام ھیںاس نے کھجور اٹھائے اور درھم دے دیا اور کھامیں چاھتا ھوں کہ امیرالمومنین علیہ السلام مجھ سے راضی رھیں۔

آپ نے فرمایا جب تم نے معاملہ ٹھےک کر لیا ھے میں تجھ سے راضی ھوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور پھر آپ دوسرے کھجوریں بیچنے والوں کے پاس گئے اور فرمایا مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور انھیں اپنے جیسا لباس پھناؤ کہ اس سے تمہارے کاروبار میں برکت پیدا ھو گی پھرمچھلی فروشونکے پاس گئے اور ان سے فرمایا: بازار مینحرام مچھلی نہ بیچا کرو۔[2]

نیز ایک اور روایت میں ابن مطر بیان کرتے ھیں کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام" دار بزاز" تشریف لائے (یہ کھدر کے کپڑے کا بازار تھا) چنانچہ حضرت نے فرمایا:

مجھے ایک قمیص کی ضرورت ھے اور میرے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور تےن درھم میں مجھے قمیص دے دو ،لیکن جب اس شخص نے آپ کو پہچان لیا تو پیسے لینے سے انکار کر دیا ۔

کچھ دےرکے بعد اس کا نوجوان ملازم آگیا آپ نے اس سے تےن درھم میں قمیص خریدلی اور اسے زیب تن فرمایا جو کہ پنڈلیوں تک لمبی تھی۔جب دکان کے مالک کومعلوم ھوا کہ اس کے ملازم نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو دودھم کی قمیض تےن درھم میں فروخت کی ھے۔

تو اس نے ایک درھم لیا اور خود حضرت علی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ھو کر عرض کرنے لگا:

مولا یہ ایک درھم آپ کا ھے حضرت نے پوچھا یہ کیسا درھم ھے اس نے عرض کی آپ نے جو قمیص خریدی ھے اس کی قیمت دو درھم تھی لیکن میرے ملازم نے اسے آپ کو تےن درھم میں فروخت کیا ھے، حضرت نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ارشاد فرمایا:اسے میں نے اپنی رضا ورغبت سے خریدا ھے اور اس نے رضا ورغبت سے فروخت کیا ھے۔[3]

زاذان نے روایت بیان کی ھے کہ میں نے حضرت علی (ع)بن ابی طالب علیہ السلام کو مختلف بازاروں میندےکھا ھے کہ آپ (ع) بزرگوں کو اپنے ہاتھوں سے سہارا دیتے اور بھولے ھوئے کو راستہ دکھا تے اور بار اٹھا نے والوں کی مدد کرتے ھیں اور قرآن مجیدکی اس آیت تلاوت کی فرماتے تھے: تلک الدارُ الآخرۃُ نجعلُھا للذین لا یُریدون علوّا في الأَرض ولا فساد اً و العاقبۃُ للمتقین[4]

یہ آخرت کا گھر ھے جسے ان لوگوں کیلئے قرار دیا گیا ھے جو زمین پر تکبر اور فسادبرپا نہیں کرتے اور اچھا انجام تو فقط متقین کے لئے ھے ۔پھر فرمایا یہ آیت صاحب قد رت لوگوں کے حق میں نازل ھوئی ھے ۔

شعبی روایت بیان کرتے ھیں کہ ایک دن حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام بازار گئے وہاں ایک نصرانی کوڈھا ل فروخت کرتے ھوئے دےکھا حضرت علی علیہ السلام نے اس ڈھال کو پہچان لیا اور فرمایا: یہ تو میری زرع ھے خدا کی قسم تیرے اور میرے درمیان مسلمانوں کا قاضی فیصلہ کرے گا اس وقت مسلمانوں کا قاضی شریح تھا حضرت علی علیہ السلام نے اسے فےصلہ کرنے کے لئے کھا۔

جب شریح نے حضرت امیر المومنین علی (ع)بن ابی طالب علیہ السلام کو دےکھا تو مسند قضاء سے اٹھا اور وہاں حضرت کو بٹھایا اور خود نیچے

نصرانی کے ساتھ آکر بےٹھ گیا۔
حضرت علی علیہ السلام نے شریح سے فرمایا اگر میرا مخالف مسلمان ہوتا تو میں بھی اسکے ساتھ بےٹھتا لیکن میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔
کہ ان سے مصافحہ نہ کرو انہیں سلام کرنے میں پھل نہ کرو ان کی مرضی کے مطابق نہ چلو، ان کے ساتھ ملکرنہ بیٹھو ،انہیں نیچی جگہ پر بٹھاؤ اور انہیں حقےر جانو جس طرح انہیں اللہ نے حقےر کیا ھے بھر حال اسکے اور میرے درمیان فےصلہ کرو۔
شریح : یا امیر المومنین آپ کیا کھنا چاھتے ھیں۔
حضرت امیر المومنین علیہ السلام : میری یہ ڈھال کچھ وقت پھلے گم ہو گئی تھی۔
شریح: نصرانی تم کیا کھتے ھو۔
نصرانی: امیرالمومنین نے جھوٹ نھیں بولا لیکن یہ میری ڈھال ھے۔
شریح: تیرے پاس کوئی ایسی دلیل ھے جس سے ثابت ھو کہ یہ تیر ی ڈھال ھے۔
نصرانی کھتا ھے:
میں گواھی دیتا ھوں کہ یھی انبیاء کے احکام ھیں کہ امیرالمومنین ھونے کے باوجود قاضی کے پاس آئے کہ قاضی ان کے بارے میں فےصلہ کرے۔
خدا کی قسم اے امیرالمومنین یہ آپ کی ڈھال ھے جنگ کے دوران آپ سے

کهیں گم هوگئی تهی اورمیننے اسے اٹهالیا تها اور اب میں آپ سے متاثر هوکر گواهی دیتا هوں کہ الله کے علاوه کوئی معبود نهیں اور بےقےنا محمدصلی الله علیہ وآلہ وسلم الله کے رسول هیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اب جب کہ تم مسلمان هوچکے هو میں یہ ڈهال تمهیں دیتا هوں اورآپ نے نصرانی کو ایک عمده گهوڑے پر سوار کیا، راوی کهتاهے:اس کے بعد میں نے اسی نصرانی کو مشرکوں کے ساتھ جنگ کرتے هوئے دےکهاهے [5]-

سوده بنت عماره همدانیہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی شہادت کے بعد معاویہ کے پاس گئی تو اس نے جنگ صفین کے قصے بیان کرنا شروع کئے اور معاملہ جهگڑے تک آپهنچاتومعاویہ نے کها: کیا تیری کوئی حاجت هے؟

سوده نے کهاالله تم سے همارے معاملہ میں پوچهے گا تواس وقت تمهاری گردن پر همارے جتنے حقوق هیں ان کے متعلق جواب هوگا اور همیشہ تو هم پرمقدم نهیں رهے گاجیسا کہ تم نے خودکواتنا اونچا بنا رکها هے۔ تم نے اپنی حکومت کی طاقت سے همیں گرفتار کیا اور همیں قےد خانوں میں ڈالا اور تم نے همیں اپنے پاؤں تلے روندا همیں غلام بنا کر فروخت کیا هماری توهین کی، اور اس بُسربن ارطاة کو هم پرفضیلت دی همارے مردوں کو قتل کیا همارے اموال کولوٹ لیا اگرهم اس کی اطاعت کریں تو پهر هماری عزت هے اوراگراطاعت نہ کرےں تو کفر کے فتوے لگیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاویہ کھتا ھے اے سودہ تم اپنی قوم کے ذریعہ ھم کو تھدےد کرتی ھو انھوں نے تمھیں اس مقام پر پھنچایا ھے کہ آج تم میرے پاس آئی ھوتا کہ میں تمہارے متعلق فےصلہ کرونسودہ کچھ دےر خاموش رھی اور پھر یہ اشعار پڑھے !

لی الألہ علی روح تضمنھا قبر فأصبح فیہ العدلمدفونا
قدحالف الحق لایبغی بہ بدلا فصار بالحق والأ یمان مقرونا

اس پاک روح پر درود وسلام ھو ں جسے ھم قبر کے سپرد کر چکے ھیں اور اسی کے ساتھ عدل بھی دفن ھو گیا ھے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کھتی ھوں کہ میں اس کا بدل نھیں چاھتی کیونکہ وہ حق کے ساتھ ملحق تھا اور ایمان اس کے ساتھ ملا ھوا تھا۔
معاویہ کھتا ھے سودہ تمہارے اشعار سے کون مرادھے ؟سودہ کھتی ھیں کہ خدا کی قسم حضرت علی (ع)بن ابی طالب علیہ السلام کی ذات مرادھے کیا تم نے نھیں دےکھا کہ اسے نماز کی حالت میں قتل کر دیا گیا حالانکہ اس کا رحم وکرم اور لطف ومھربانی تو ضرب المثل ھے۔ انھوں نے کھابتا تیری کوئی حاجت ھے ؟تو میں نے کھاجی ہاںآپ نے ایک حدیث بیان کی اور رونا شروع ھوگئی اور پھر کھاپروردگارامجھ پر اور ان پر گواہ رھنا میں نے بھی تیری مخلوق پر ظلم کرنے کا حکم نھیں دیا اور پھر اس نے ایک فائل نکالی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جس میں لکھا ھوا تھا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔قد جاءَ تکم بینۃ مِن ربکم فأوفوا الکَیل و المیزانَ ولا تبخَسوا الناسَ أشیا ء ھم۔

تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آچکی ھے لہٰذا ناپ تول پورا رکھو اور لوگوں کو کم چیزیں نہ دو جب تم میرایہ خط پڑھو تو تمہار ے سامنے جو ھماراعمل ھے اس کی حفاظت کرو اور تم پر وہ مقدم ھے جو تم سے یہ حاصل کرلے۔والسلام [6]

القعدالفرید میں ھے کہ معاویہ حج پر گیا اور اس نے بنی کنانہ کی ایک خاتون سے سوال کیا کہ جس پر لقوے کا اثر تھا اسی وجہ سے اسے دارمیہ جحونیہ کہاجاتاتھا اس کا رنگ سیاہ تھا اور اس پر بہت گوشت تھا اسے بتایا گیا کہ تم صحیح ھو سکتی ھو اور اسے معاویہ کے پاس لایا گیا اس نے کہاا ے آوارہ پھرنے والی عورت کی بیٹی میرے پاس کیو ں آئی ھو؟ اس نے کہامیں آوارہ نہیں ھوں بلکہ میں بنی کنانہ کی ایک خاتون ھوں اس نے کہاخوب یہ بتاؤ تم جانتی ھو کہ تمھیں کیوں لایا گیا ھے کھنے لگی : اللہ کے علاوہ کوئی علم غیب نہیں جانتا ۔

معاویہ نے کہاتمھیں اس لئے لایا گیا ھے تاکہ تم سے سوال کیا جائے کہ تم علی علیہ السلام سے محبت کیوں کرتی ھو اور مجھ سے بغض کیوں رکھتی ھو اور اسے ولی کیوں مانتی ھو اور مجھ سے دشمنی کیوں رکھتی ھو۔

عورت کہتی ھے اگر مجھے معاف رکھوتو بتاؤں؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کھنے لگا میں تجھے معاف نھیں کرسکتا ۔
اس عورت نے کہا:
جب اس طرح ھے تو سن میں حضرت علی علیہ السلام سے محبت اس لئے رکھتی ھوں کہ وہ رعیت کے ساتھ عدل وانصاف کرتے ھیں ،مال خدا کو برابر تقسیم کرتے ھیں۔
تجھ سے بغض اس لئے رکھتی ھوں کہ تم اس سے جنگ کرتے ھو جو تجھ سے زیادہ اس خلافت کا حقدار ھے، اور تو اس چیز کاطلب گار ھے کہ جس پر تیراکوئی حق نھیں۔
حضرت علی (ع) کو دوست رکھتی ھونکیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ولی بنایا ھے وہ مسکینوں سے محبت کرتے ھیں، صاحبان دین میں سب سے زیادہ معظم و مکرم ھیں اور تجھ سے اس لئے دشمنی رکھتی ھوں کہ تو بے گناہ خون بہاتا ھے اور تیرے فیصلے ظلم و جور اور خواھشات پر مبنی ھوتے ھیں ۔معاویہ کھنے لگا اسی وجہ سے تیرا پیٹ بھت پھولا ھوا ھے اور تیرے پستان بڑے بڑے ھیں اور تو بوڑھی ھوگئی ھے۔
وہ عورت کھنے لگی یھی صورت ھند کی تھی اسی لئے وہ تیرے باپ کے لئے ضرب المثل بن گئی تھی یہ سن کر معاویہ اس کو بھت برا بھلا کھاجس کو سن کر وہ عورت چپ ھو کر چلی گئی۔[7]

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی وصیت

آپ(ع) جن افراد کو زکوۃ اور صدقات وصول کرنے پر مقرر فرماتے تو ان کے لئے ایک ھدایت نامہ تحرےر فرماتے،یہاں پر ھم اس کے چند نمونے اس لئے بیان کر رھے ھیں تاکہ معلوم ھوجائے کہ آپ(ع) ھمیشہ حق کی حمایت کرتے تھے اور ھر چھوٹے بڑے اور پوشےدہ وظاھر امور میں عدل و انصاف کے نمونے قائم فرماتے تھے ۔چنا نچہ آپ ان عمال کو اس طرح وصیت فرماتے ۔

اللہ وحدہ لاشریک کا خوف دل میں لئے ھوئے یہاں سے جاؤ اور دےکھو ،کسی مسلمان کو خوف زدہ نہ کرنا اور اس کے (املاک پر) اس طرح سے نہ گزرنا کہ اسے ناگوار گزرے اور جتنا اس کے مال میں اللہ کا حق نکلتا ھو اس سے زائد نہ لینا جب کسی قبےلے کی طرف جانا تو لوگونکے گھروں میں گھسنے کی بجائے پھلے ان کے کنوؤں پر جا کر اترنا ۔ پھر وقار اور سکون کے ساتھ ان کی طرف بڑھنا اور جب انکے درمیان پھنچنا،تو ان پر سلام کرنا ،اور آداب تسلیم میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا اس کے بعد ان سے کھنا۔

اے اللہ کے بندو!مجھے اللہ کے ولی اور خلیفہ نے تمھارے پاس بھیجا ھے کیا۔ تمھارے اموال میں اللہ کا کوئی حق واجب الادا ھے ؟ اگر ھے تو اسے اللہ کے ولی تک پھنچاؤاگر کوئی انکار کرے تو اس سے دوبارہ نہ پوچھنا۔اگر کوئی اقرار کرے تو اسے ڈرانے دھمکانے یا اس پر سختی یا تشدد کیے بغیر اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے ساتھ ھو لینا اور جو سونا یا چاندی وہ دے اسے لے لینا اگر اس کے پاس گائے ،بکری یا اونٹ ھوں تو ان کے غول میناس کی اجازت کے بغیر داخل نہ ھونا کیونکہ ان میں زیادہ حصہ تو اسی کا ھے اور اگر وہ اجازت دےدے تو ھرگز نہ سوچنا کہ تمھیں اس پر مکمل اختیار ھے ۔ دیکھو!نہ کسی جانور کو بھڑکانا ،نہ ڈرانااور نہ اس کے بارے میں اپنے غلط رویہ سے مالک کو رنجیدہ کرنا ،جتنا مال ھو اس کے دو حصے کردینا۔ اور مالک کو یہ اختیار دینا کہ وہ جو حصہ چاھے پسند کرلے ۔اور جب وہ کوئی سا حصہ منتخب کرے تو اس کے انتخاب سے تعرض نہ کرنا اور اس مال مینسے جو اللہ کا حق ھے وہ پورا کرکے اسے اپنے قبضہ میں کرلینا اور اس پہ بھی اگر وہ پھلے انتخاب کو مسترد کرکے دوبارہ انتخاب کرنا چاھے تو اسے اس کا موقع دینا اور دونوں حصوں کو ملا کر پھر نئے سرے سے وھی کرنا جس طرح پھلے کیا تھا یہاں تک کہ اس کے مال سے اللہ کا حق لے لو[8]

نصر بن مزاحم کھتے ھیں کہ حضرت علی (علیہ السلام)واقعہ جمل کے بعد کوفہ تشریف لائے اھل بصرہ کے اشراف بھی آپ کے ھمراہ تھے اھل کوفہ نے آپ کابڑا استقبال کیا۔ آپ نے مسجد اعظم میں دو رکعت نماز ادا کی اور لوگوں کو خطبہ دیتے ھوئے ارشاد فرمایا:

تمہارے لئے اللہ کا تقوی اختیار کرنا ضروری ھے اور اھلبیت نبی(ص) سے، جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ھے ان کی اطاعت کرنا تم پر لازم ھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھمارے مخالفےن کی اطاعت کے بجائے اھلبیت(ع) کی اطاعت واجب ھے کیونکہ انھیں ھمارے فضل کی وجہ سے فضیلت ملی ھے۔ لیکن انھوں نے ھمارے امر میں ھمارے ساتھ جھگڑا کیا ھے اور ھماراحق غصب کر لیا ھے اور ھم سے کنارہ کشی اختیار کر لی ھے انھوں نے وھی چکھا اور پایا ھے جو انھوں نے چاھاوہ عنقریب تاریک گڑھے میں جاپڑیں گے البتہ کچھ لوگ میری مدد کے لئے اٹھ کھڑے ھوئے لیکن میں نے ان کو ڈانٹ کر بھگا دیا اور جو کچھ وہ ناپسند کرتے تھے وہ سب ان کو سنا دیا یھاں تک کہ انھوں نے اس تفرقہ کی وجہ سے حزب خدا کو پھچاننے کی کوشش شروع کر دی ۔

اس وقت مالک بن حبیب ےربو عی کھڑے ھوئے اور کھنے لگے: خدا کی قسم میں نے حضرت علی (ع) سے ناپسندیدگی اور غلط بات کونہ دےکھا اور نہ سنا ھے۔ اس کے بعد آپ کو مخاطب کر کے کھنے لگا خدا کی قسم اگر آپ ھمیں حکم دیں تو ھم انھیں قتل کردیں۔ تب حضرت علی (علیہ السلام)نے فرمایا: سبحان اللہ اے مالک !تو نے نامناسب جزاکا فےصلہ کیا ھے اور حد کے متعلق مخالفت کی ھے اور اپنے آپ کوجھگڑے میں ڈال دیا ھے۔وہ کھنے لگا اے امیرالمومنین !اس معاملے میں تو بعض لوگ دھوکے سے اس حد تک پھنچ چکے ھیں۔لہٰذا آپ کو چاھیے کہ انھیں جڑ سے اکھاڑ پھینکیں ۔حضرت نے فرمایا: اے مالک اللہ کا حکم اس طرح نھیں ھے۔ اے مالک اللہ تعالی فرماتا ھے:(النفس بالنفس) جان کے بدلے میں جان، اور یھاں

دھوکے کے ذکرکابھی کوئی حرج نہیں ھے کیونکہ اللہ فرماتا ھے جو مظلومیت کی حالت میں قتل ھوجائے تو اس کے ولی کو ھم نے سلطنت دی ھے۔
البتہ قتل میں حد سے نہ بڑھو ۔اور قتل میں اسراف سے مراد یہ ھے کہ جس نے تمھیں قتل کیا ھے اس کے علاوہ کسی اور کو قتل کرو ،اس سے اللہ نے منع کیا ھے اور یھی دھوکا بھی ھے ۔اس کے بعد ابوبردہ بن عوف ازدی کھڑا ھوا ھے جس نے آپ کی بیعت بھی توڑی تھی اس نے کہا:اے امیرالمومنین حضرت عائشہ ،طلحہ اور زبیر کے اردگرد جو لوگ قتل ھوئے ھیں وہ کیوں قتل ھوئے یا یوں کھاجائے کہ وہ کس لئے قتل کیے گئے ھیں؟۔
تب حضرت علی (ع)نے ارشاد فرمایا: وہ لو گ اس لئے قتل کئے گئے ھیں کیونکہ انھوں نے میرے شیعوںاورمیرے عمال کو قتل کیا تھا اور وہ مسلمانوں سے تعصب میں ربیعہ عبیدی کے بھائیوں کی وجہ سے قتل کئے گئے ھیں وہ کھتے ھیں ھم بےعت نھیں توڑےں گے جس طرح تم نے بےعت توڑی ھے ھمیں اس دھوکے میں نہ رکھا جائے جس میں تم ھو پس ان پر حملہ کرواور انھیں قتل کر دو تم ان سے معلوم کرو کہ کیوں انھوں نے مجھ پر حملہ کیا ھے؟ اور کیوں میرے بھائیوں کو قتل کیا ھے؟کیا میں نے ان کے ساتھ جنگ کا آغاز کیا تھا؟ اللہ کی کتاب میرے اوران کے درمیان حَکم ھے، انھوں نے میرا انکار کیا اور مجھ سے جنگ کی حالانکہ ان کی گردنوں پر میری بیعت تھی یعنی میری بیعت کرنے کے باوجود انھوننے میرے ساتھ جنگ کی اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تقریبا میرے ایک ہزار شیعوں کا خون بہایا اس لئے انہیں بھی قتل کیا گیا ،کیا تمھیں اس میں کوئی شک وشبہ ھے ؟وہ کھنے لگا پھلے میں یقینا شک میں مبتلا تھا لیکن اب مجھ پر حقیقت حال واضح ھوگئی ھے اور مجھے قوم کی غلطی معلوم ھوگئی ھے اور آپ حق بجانب اور کاروان ھدایت کے رھنما ھیں-[9]

الواحدی دمشقی کھتے ھیں کہ حوشب خیری (یا حمیری)نے جنگ صفین میں حضرت علی (علیہ السلام)کو پکارا اور کھنے لگا اے ابن ابی طالب آپ ھم سے دور ھوجائیں ھم اپنے اور تمہارے خون کے متعلق اللہ سے سوال کریں گے -

اور ھم آپ سے اور آپ کے عراق سے دور ھو جانا چاھتے ھیں۔ لہٰذا آپ بھی ھمیں اور ھمارے شام کو الگ کردیں تاکہ مسلمانوں کا خون محفوظ رہ سکے اس وقت حضرت علی (ع)نے فرمایا: اے ظلم کے بانی ایسا کرنا بھت بعید ھے۔ خدا کی قسم اگر میں یہ جانتا فریب دینے کی اللہ کے دین میں وسعت ھے تو میں ایسا کرتا اور یہ کام مجھ پربھت آسان ھوتا لیکن اللہ تعالی اھل قرآن کے لئے دھوکے اور خاموشی کو پسند نھیں کرتا بلکہ یہ تو خدا کی معصیت ھے -[10]

سبط ابن جوزی ابی النوار کی سند سے روایت بیان کرتے ھوئے کھتے ھیں کہ

میں نے حضرت علی (علیہ السلام)کو ایک درزی کی دکان پر کھڑے ھوئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیکھا آپ اس سے کہہ رہے تھے کہ دھاگے کو سخت رکھو اور کپڑے کی سلائی میں بارےک بینی اور دقت سے کام لو کیونکہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا قیامت کے دن خائن درزی کو لایا جائے گا اوراس کے سامنے اس کی سِلی ہوئی وہ قمیص اور چادر رکھی جائے گی جس میں اس نے خیانت کی ھے اور اس طرح لوگوں کے سامنے اس کی رسوائی ھو گی ۔

پھر فرمایا : اے درزی! قمےص کی سلائی کے بعد جو اضافی کپڑا بچ جائے اس سے بچو۔ کیونکہ کپڑے کا مالک زیادہ حق دار ھے اگر کوئی کمی بےشی رہ جائے تو اس دنیامیں ھی اس سے اجازت طلب کر لو ۔[11]

زمخشری ربیع ابرار میں ابی اعور کی سند بیان کرتے ہوئے کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام سے دنیامیں سخت زندگی گزارنے کے متعلق پوچھاگیا تو حضرت نے روتے ہوئے فرمایا کہ حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)ھمشیہ راتوں کو جاگتے تھے اور کبھی بھی انھوں نے پےٹ بھر کر کھانا تناول نھیں فرمایا۔

ایک دن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے پر نقش ونگار والا پردہ دےکھا تو آپ پلٹ آئے اور داخل نہ ہوئے اور آپ نے فرمایا ھمیں اس کی کیا ضرورت ھے اسے میری آنکھوں سے دور لے جاؤ یہ تو دنیا کے لئے ھے۔

آپ بھوک کی حالت میں پیٹ پرپتھر باندھ لیا کرتے تھے ۔اس سے آپ کو بھت

تکلیف ھوا کرتی تھی ۔آیا خدا کے نزدیک یہ عزت و اکرام ھے یا توھین ؟ اگر کوئی یہ کھے کہ یہ توھین ھے وہ انتہائی جھوٹا اور مکار ھے اگر کوئی یہ کھے کہ اس سے عزت واکرام ھے اور اسے معلوم ھے کہ اللہ نے اس کے غیر کی توھین کی ھے اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ خدا کے قریب وہ ھے جو دنیا کوحقےر سمجھے ۔

انھیں دنیا والوں پر خدا نے عزت و شرف عطا کیا ھے وہ دنیا سے بھوکے جاتے ھیں اور آخرت میں صحیح و سالم داخل ھوتے ھیں وہاں پتھر پہ پتھر اور اےنٹ پر اےنٹ نھیں اٹھائےں گے اس کے بعد ھمیں اس راستے پر چلایا ھے۔

خدا کی قسم ھمیں اتنی قوت و بلندی عطا کی کہ اب مجھے اس بلندی عطا کرنے والے کے سامنے حیا محسوس ھوتی ھے مجھے کھاگیا کہ میں آخرت کو اس کے غیر سے بدل لوں تو میں کھنے والوں سے کھوں گاوائے ھو تم پر کیونکہ قیامت کا دن تو نےک لوگوں کے لئے بشارت اور خوشخبری کا دن ھے۔[12]

سوید بن غفلہ کھتے ھیں کہ ایک دن ھم حضرت علی علیہ السلام کے پاس گئے ایک چٹائی کے علاوہ ان کے گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی ،آپ اسی چٹائی پر بیٹھے تھے ۔

میں نے عرض کی اے امیرالمومنین آپ مسلمانوں کے خلیفہ اور ان کے حاکم ھیں اور آپ کے ہاتھ میں بیت المال بھی ھے اس میں سے آپ لوگوں کو بھت

زیادہ عنایت فرماتے ھیں جبکہ آپ کے گھر میں اس چٹائی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ھے۔!!

آپ نے فرمایا :اے سوید عقل مند ایسی چیزیں اس عارضی گھر میں نہیں لاتا کیونکہ اس کے سامنے آخرت کا گھر بھی ھے ھم تو اپنے مال ومتاع کو اس گھر میں منتقل کرتے ھیں اور ھم جلد ھی اس گھر سے جانے والے ھیں ۔راوی کھتا ھے خدا کی قسم آپ کے اس کلام نے مجھے رلادیا ۔[13]

سعید بن قیس کھتے ھیں کہ جنگ صفین کے موقع پر ایک سردار حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ھواوہ کھتا ھے کہ میں ظھر کے وقت باھر نکلا جبکہ لوگ شدید گرمی کی وجہ سے آرام کررھے تھے۔

میں نے اس گرمی کے موسم میں حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھا اور ان کی خدمت میں عرض کی یاامیرالمومنین ! آپ اور اتنی شدید گرمی میں اس وقت یہاں ھیں جب کہ لوگ آرام و سکون سے سورھے ھیں حضرت نے ارشاد فرمایا :خدا کی قسم میں گھر سے اس لئے نکلا ھونتا کہ میں مظلوم اور نادار لوگونکی مدد کروں اب جب معاملہ اس طرح ھے تو میں آرام نہیں کرسکتا۔

اس وقت حضرت کے پاس ایک عورت آئی جس کا دل خوف ھراس کی وجہ سے دھڑک رھاتھا۔ وہ حضرت سے کھنے لگی میرے ساتھ میرے گھر چلینکیونکہ میرا شوھر مجھے گالیاں دے رھاھے اور مجھے مارتا پیٹتا ھے۔

حضرت نے اپنا سر بلند کیا اور پھراس کے ساتھ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے :

جس مقام پربھی مظلوم کا حق ہوگا میں اسے حاصل کرکے رہوں گاپھر حضرت نے اس عورت سے پوچھا ،تیراگھر کہاں ھے؟ اس نے کہافلاں جگہ پر میرا گھر ھے .

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اس کے ساتھ اس کے گھر کی طرف چل دئیے جب گھر کے پاس پہنچ گئے تو حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے دق الباب کیا تو ایک جوان گھر سے باھر نکلا اس نے مختلف رنگوں والی چادر پہنی ہوئی تھی۔ حضرت نے اس سے فرمایا:

اے شخص اللہ کے عذاب سے ڈرو تجھے اپنی بیوی پر ظلم کرتے ہوئے شرم نہیں آتی راوی کہتا ھے کہ (یہ شخص حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو نہیں پہچانتا تھا)۔ بہرحال اس نے جواب دیا آپ کا اور اس کا کیا تعلق ھے ؟خدا کی قسم میں اس کو آپ کی باتوں کی وجہ سے ضرور مزا چکھاؤں گا ۔ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تیرے لئے ویل و ھلاکت ھے ،میں تو تجھے امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کر رہاھوںاور تو ھے کہ میری باتوں کا اس طرح جواب دے رھاھے۔ ابھی توبہ کرو۔ ورنہ میں تمھیں قتل کردوں گا ۔چنا نچہ شور سن کر لوگ جمع ھو گئے۔ اس وقت اس نوجوان کو معلوم ھوا کہ میرے ساتھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گفتگو کرنے والی شخصیت حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ھیں ۔وہ معذرت کرتے ھوئے حضرت کی خدمت میں عرض کرنے لگا ۔یا امیرالمومنین آپ مجھ سے راضی ھو جائیں اور میں اس کو راضی رکھوں گا۔

حضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی :

< لاَخَيْرَ فِی کَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاہُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِکَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيہِ أَجْرًا عَظِيمًا۔>[14]

ان لوگوں کی اکثر راز کی باتونمیں کوئی خیر نھیں ھے مگر شخص جو کسی صدقہ ،نیکی یالوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے اور جویہ سارے کام رضائے الٰھی کی طلب میں انجام دے گا ھم اسے اجر عظیم عطا کریں گے [15]-

راوی کھتا ھے کہ یہ روایت میرے مرحوم والد نے مجھے بیان کی تھی اس کو میں پھلے سے نہ جانتا تھا ۔

ابی سعید حذری کھتے ھیں ایک مرتبہ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام بازار میں تشریف لائے اور فرمایا :

یا اهل السوق،اتقواالله وایاکم والحلف فان الحلف ینفق السلعہ و یمحق البرکة وان التاجر فاجر الامن اخذ الحق واعطی الحق ۔والسلام علیکم۔

اے اھل بازار !اللہ سے ڈرو اور قسمیں کھانے سے بھی ڈرو کیونکہ قسمیں معاملے کو ختم کر دیتی ھیں ان کی وجہ سے برکت ختم ھوجاتی ھے اور یقینا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حق لینے اور حق ادا کرنے والے تاجرکے علاوہ باقی سب تاجر فاسق فاجر ہیں - والسلام علیکم[16]

---

[1] ابن عبدالبرکی استیعاب ج ۲ ص ۴۶۵ -

[2] کنزالعمال ج ۶ ص۴۱۰-

[3] کنزالعمال ج۶ ص ۴۱۰-

[4] ریاض النضرہ ج ۲ص ۲۳۴-

[5] سنن بیہقی ج۱۰ ص۱۳۶

[6] الامام علی منتھی الکمال البشری عباس علی مو سوی ص۱۷۲ -۱۷۳-

[7] المجالس السنیة -سید محسن الا مین ج۱ ص۶۶-۶۷-

[8] شرح نہج البلاغہ ج۱۵ص۱۵۱-

[9] شرح نہج البلاغہ ج۳ص۱۰۲-۱۰۴-

[10] حیلةالاولیاء ج۱ ص۸۵-

[11] تذکرةالخواص -۱۱۱-

[12] تذکرة الخواص،ص۱۱۱-

[13] ائمتنا،علی محمد علی دخیل ج۱ ص۵۲-۵۳-

[14] سورہ نساء /۱۱۴)

[15] قارئین کرام !یہ روایت والد محترم کی لکھی ہوئی ہے اگر چہ جلدی کی وجہ سے اس کا مدرک نہیں ڈھونڈ پائے-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[16] مختصر تاریخ دمشق ،ابن عساکر ج۱۸،ص۲۶

تیرھویں فصل

علی (ع) اور آپ کے عمال

صاحب استعاب اپنی کتاب میں بیان کرتے ھیں کہ حضرت علی (علیہ السلام) روزانہ بیت المال کو عوام میں تقسیم کردیتے تھے اور کچھ بھی باقی نہ رکھتے تھے مگر یہ کہ تقسیم کرتے کرتے تھک جاتے ۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ اے دنیا میرے غیر کو دھوکا دے۔ اس طرح آپ مال فئی میں سے کچھ بھی نہ لیتے تھے اورناھی اپنے قریبی رشتہ داروں اوردوستوں کو عطافرماتے، اسی طرح اھل دین و دیانت کے علاوہ کسی والی کے ساتھ بھی اسے مختص نہ فرماتے۔[1]

صاحب اسد الغابہ بنی ثقیف کے ایک شخص کی سند سے روایت بیان کرتے ھیں کہ میں حضرت علی (علیہ السلام)کا” مدرج سابور“ میں عامل تھا ۔ حضرت نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو بھی درھم کے لئے کوڑے نہ لگانا اور ان سے سردیوں اور گرمیوں میں لباس اور کھانا نہ لینا اوروہاں کام کرنے والے کی سواری بھی نہ لینا اور جس شخص کے ذمہ مال کا مطالبہ ھو اس پر حدود تعزیر قائم نہ کرنا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں نے عرض کی کہ مولا!اسے پکڑ کر آپ کی خدمت میں لایا جائے جس طرح اس نے آپ سے فرار کیا ھے ۔ آپ نے فرمایا اگر میرے پاس پکڑکر لائے تو تجھ پرافسوس ھے ھمارا کام تو ان پر عفویعنی فضل کرنا ھے ۔[2]

خراج وصول کرنے والے عاملوں کے نام حضرت کا خط

خدا کے بندے علی امیرالمومنین کاخط خراج وصول کرنے والوں کے نام۔ اما بعد! لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف سے پےش آو اور ان کی خواھشوں کا احترام کرو۔ صبر و تحمل سے کام لو اس لئے کہ تم رعیت کے خزانہ دار ،امت کے وکےل اور ائمہ کے سفےر ھو کسی سے اس کی ضروریات کو قطع نہ کرو ۔

اس کے مقصد میں رکاوٹ نہ ڈالو اور کسی مسلمان یا ذمی کے مال کو ہاتھ نہ لگاؤ مگر یہ کہ اس کے پا س اےسا گھوڑا یا ھتھیار ھو جسے وہ اھل اسلام کے خلاف استعمال کرنے والا ھو اس لئے کہ یہ ایک ایسی چیز ھے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ھے کہ وہ اس کو اسلام کے دشمنوں کے ہاتھوں میں رھنے دے جو مسلمانوں پر غلبہ کا سبب بن جائے ۔ اپنونسے خیر خواھی ،ان سے نیک برتاؤ ، رعیت کی امداد اور دین خدا کو مضبوط کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھو اللہ کی راہ میں جو تمہارا فریضہ ھے ، اسے انجام دو۔ اللہ سبحانہ نے اپنے احسانات کے بدلہ میں ھم سے اور تم سے یہ چاھاھے کہ ھم مقدور بھر اس کا شکر اور طاقت کے مطابق اس

کی نصرت کریں اور ھماری قوت و طاقت بھی توا علیٰ و عظیم خدا ھی کی طرف سے ھے -[3]

ایک مرتبہ جب حضرت علی علیہ السلام کے پاس یہ خبر پھنچی کہ ان کے ایک عامل کی عوام کے ساتھ رفتار و گفتار شریعت کے مخالف ھے تو آپ نے اس کو کام کرنے سے روک دیا اور اللہ اور لوگوں کے حقوق کی حفاظت میں اس پر سختی کی لہٰذا" اردشیر خرہ" میں آپ کی طرف سے نصب شدہ حاکم مصقلہ بن ھبیرہ شیبانی کو لکھے گئے خط میں یہ واقعہ موجود ھے ۔

حضرت ارشاد فرماتے ھیں: مجھے تمھارے متعلق ایک ایسے امر کی خبر ملی ھے اگر تم نے اسے کیا ھے تو اپنے خدا کو ناراض کیا اور اپنے امام کو بھی غضبناک کیا ھے وہ یہ کہ مسلمانوں کے اس مال غنیمت کو جیسے ان کے نیزوں (کی انیوں)اور گھوڑوں(کی ٹاپوں)نے جمع کیا تھا جس پر ان کے خون بہائے گئے تھے۔

اس کو تم اپنی قوم کے ان بدوؤ میں بانٹ رھے ھو جو تمھارے ھواخواہ ھیں۔

اس بابرکت ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور جاندار چیزوں کو پیداکیا اگر یہ صحیح ثابت ھوا تو تم میری نظروں میں ذلیل ھو جاؤ گے اور تمھاراپلہ ھلکا ھوجائے گا اپنے پروردگار کے حق کو سبک نہ سمجھو اور دین کو بگاڑ کر اپنی دنیا کو نہ سنوارو، ورنہ عمل کے ا عتبار سے خسارہ اٹھانے والوں میں سے قرار پاؤگے ۔

دیکھو!وہ مسلمان جو میرے اور تمھارے پاس ھیں اس مال کی تقسیم میں برابر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے حصہ دار ھیں اسی اصول پر وہ اس مال کو میرے پاس لینے کے لئے آتے ھیں اور لے کر چلے جاتے ھیں-[4]

حضرت کا خط زیاد بن ابیہ کے نام

عبداللہ بن عباس بصرہ ،شھر اھواز ،فارس اور کرمان پر حکمران تھا اور یہ بصرہ میں ان کاقائم مقام تھا ۔اس خط میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ جب حکمران لوگوں کی امانت میں خیانت کرتے ھیں تو حضرت ان کے ساتھ کس قدر سخت رویہ اپناتے ھیں بھرحال زیاد کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا : میں اللہ تعالی کی سچی قسم کھاتا ھوں اگر مجھے پتہ چل گیا کہ تم نے مسلمانوں کے مال میں خیانت کرتے ھوئے کسی چھوٹی یا بڑی چیز میں ھیرا پھیری کی ھے تو یاد رکھو میں ایسی مار ماروں گا کہ جو تمھیں تھی دست بنا دے گی اور تم پر گراں گزرے گی اور تمھیں ذلےل کر دے گی -[5]

صاحب استیعاب کھتے ھیں کہ جب حضرت علی علیہ السلام کے پاس اپنے کسی عامل کی نامناسب شکایت پھنچی تو آپ نے اسے خط لکھا ”بے شک تمھارے پاس رب کی طرف سے موعظہ حسنہ آچکا ھے “ناپ تول میں عدل و انصاف سے کام لو، لوگوں کی چیزوں کی طرف مائل نہ ھو اور زمین پر ظلم و زیادتی کرکے فساد برپا نہ کرو۔ بقیۃاللہ تمھارے لئے بھتر ھے اگر تم مومن ھو اور میں تم پرحفیظ نھیں ھوں، جب میرا خط تمھارے پاس پھنچے تو ھم نے جو کام تمھارے سپرد کیا ھے اس کی اچھی طرح حفاظت کرو یھاں

تک کہ ہم تیری طرف کسی کو روانہ کرےں پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: اے اللہ تو جانتا ھے کہ میں نے انھیں تیری مخلوق پر ظلم کرنے کو نھیں کھااور تیرے حق کو چھوڑنے کاحکم نھیں دیا -[6]

جب بھی حضرت کسی شخص کوکوئی کام سونپتے تھے تو اسے اس کے بارے میں مکمل طور پر بتاتے تھے کہ اسے کس طرح کام انجام دینا ھے اس کی عمومی حالت کیا ھے جیسا کہ حضرت نے زکوۃجمع کرنے کے لئے جس عامل کو بھیجا اس کے نام یہ عھدنامہ تحریر فرمایا :

میںتمھیں تقویٰ کا حکم دیتا ھوں کہ اپنے پوشیدہ ارادوں اور مخفی کاموں میں اللہ سے ڈرتے رھوجھاں نہ اللہ کے علاوہ کوئی گواہ ھوگا اور نہ اس کے سوا کوئی نگران ھو گااورمیں حکم دیتا ھوں کہ ایساکام نہ کرو جس میں بظاھر اللہ کی اطاعت ھو لیکن باطن میں اسکی مخالفت ھو جس شخص کا ظاھر و باطن اور رفتار و گفتار یکساں ھو تو اس نے درحقیقت امانت داری کا فرض انجام دیا اور اللہ کی عبادت میں خلوص دل سے کام لیا ھے اور میں نصیحت کرتا ھوں کہ تم لوگوں کو آرزدہ اورپریشان نہ کرو اور نہ ان سے اپنے عھدے کی برتری کی وجہ سے بے رخی کرو کیونکہ وہ تمھارے دینی بھائی اور زکوۃ و صدقات برآمد کرنے میں معین و مدد گار ھیں۔

یہ معلوم ھے کہ اس زکوۃ میں تمھارا بھی معین حصہ اور جانا پھچانا ھوا حق ھے اور اس میں بیچارے مسکین اور فاقہ کش لوگ بھی تمھارے شریک ھیں اور ھم بھی تمھارا حق پوراا پورا ادا کرتے ھیں تو تم بھی ان کا حق پورا پورا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ادا کرو۔یاد رکھو ! اگر ا ےسا نہ کیا تو روز قیامت تمہارے ھی سب سے زیادہ دشمن ھوں گے اور اس شخص کی انتہائی بدبختی ھے جس کے خلاف فقیر، نادار، سائل، دھتکارے ھوئے لوگ اللہ کے حضور میں قیامت کے دن فریق بن کر کھڑے ھونگے ۔

یاد رکھو !جو شخص امانت کو بے وقعت سمجھتے ھوئے اسے ٹھکرا دے اور خیانت کی چراگاھوں میں چرتا پھرے ،اور اپنے دین اور خود کو اس کی آلودگی سے نہ بچائے تو اس نے دنیا میں بھی خود کو ذلت و خواری میں ڈالا اور وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ھوگا ،سب سے بڑی خیانت امت کی خیانت ھے اور سب سے بڑافریب پیشوائے دین کو فریب دینا ھے ۔[7]

آپ کا خط مالک اشتر کے نام

جب حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے مالک اشتر کو مصر کی حکومت سپرد فرمائی ۔تو ایک نامہ تحریر فرمایا۔اس دستاویز میں آپ نے حاکم کے لئے دستور کامل بیان فرمایا جس میں تقرب خدا بھی ھے اور اللہ جسے رعیت کے لئے محبوب جانتا ھے وہ دستور بھی ھے ھمیشہ بحث کرنے والوں اور مفسرین نے ا س غور وفکراور دقت کی نگاہ سے دیکھاھے ،کیونکہ یہ جامع اور مانع امور پر مشتمل ھے اور ھم برکت اور ثواب کے لئے اس کا تذکرہ کئے دیتے ھیں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا :رعایا کے لئے اپنے دل کے اندر رحم و رافت اور

لطف ومحبت کو جگہ دو ،ان کے لئے پھاڑ کھانے والا درندہ نہ بنوجو انھیں نگل جانے کی تاک میں ھوکیونکہ رعایا میں دو قسم کے لوگ ھوتے ھیں ایک تو تمہارے دینی بھائی دوسرے تمہارے جیسی مخلوق خدا ،ان سے لغزشیں بھی ھوں گی ان کی خطاؤں سے بھی سابقہ پڑے گا۔ان سے عمداً یا سھواً غلطیاں بھی ھوں گی۔ تم ان سے اس طرح عفوو درگزر سے کام لینا جس طرح اللہ سے اپنے لئے عفو و درگزر کو پسند کرتے ھو اس لئے کہ تم ان پر حاکم ھو اور تمہارے اوپر تمہارا امام حاکم ھے اور جس(امام)نے بھی تمھیں والی بنایا ھے اس کے اوپر اللہ حاکم ھے اور اس نے تم سے لوگوں کے معاملات کو صحیح طور پر انجام دینے کا مطالبہ ھے اور ان کے ذریعہ تمہارا امتحان لے رھاھے۔

خبردار اللہ سے مقابلے کے لئے نہ اترنا اس لئے کہ اس کے غضب کے سامنے تم بے بس ھو اور اس کی عفو و رحمت سے بے نیاز نہیں ھو سکتے اپنی ذات کے بارے میں اور اپنے خاص عزیزوں اور رعایا میں سے اپنے دل پسند افراد کے معاملے میں حقوق اللہ اور حقوق الناس کے بارے میں بھی انصاف کرنا ۔

اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ظالم ٹھھرو گے اور جو خدا کے بندوں پر ظلم کرتا ھے تو بندوں کی بجائے اللہ اس کا حریف و دشمن بن جاتا ھے اور جس کا وہ حریف و دشمن ھو جائے وہ اس کی ھر دلیل کو کچل دے گا اور اللہ اس وقت

تک برسرپیکار رهے گایہاں تک کہ وہ باز آجائے اور توبہ کرے کیونکہ ظلم پر باقی رهنے سے اللہ کی نعمتیں سلب هوجاتی هیں اور اس کا عذاب جلد نازل هوتا هے اللہ مظلوموں کی پکار کو سنتا هے اور ظالموں کےلئے وہ موقع کا منتظر رهتا هے۔

اور تمہاری رعایا میں سب سے زیادہ دور اور سب سے زیادہ ناپسند تمهیں وہ شخص هونا چاهیے جو زیادہ تر لوگوں کی عیب جوئی میں لگا رهتا هے ،کیونکہ لوگوں میں عیب تو هوتے هی هیں۔

حاکم کےلئے سب سے بڑی شان یہ هے کہ ان پر پردہ ڈالے لہٰذ ا جو عیب تمہاری نظروں سے اوجهل هوں انهیں نہ اچهالنا کیونکہ تمہارا کام انهی عیبوں کو چهپانا اور مٹانا هے کہ جو پوشیدہ هوں، ان کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں هے اس لئے جہاں تک هوسکے عیبوں کو چهپاؤ تاکہ اللہ بهی تمہارے ان عیوب کی پردہ پوشی کرے جنهیں تم رعیت سے پوشیدہ رکهنا چاهتے هو ۔

لوگوں سے کینہ کی هر گرہ کهول دو اور ان سے دشمنی کی هر رسی کو کاٹ دو اور هر ایسے رویہ سے جو تمہارے لیے مناسب نهیں هے، بے خبر بن جاؤ اور جلدی سے چغل خور کی هاں میں هاں مت کهو کیونکہ وہ فریب کار هوتا هے اگرچہ خیر خواهوں کی صورت میں سامنے آتا هے ۔

اپنے مشورہ میں کسی بخیل کو شامل نہ کرنا وہ تمهیں دوسروں کے ساتھ بهلائی کرنے سے روکے گا اور فقرو افلاس کا خطرہ دلائے گا۔ اور نہ کسی بزدل سے سخت کاموں میں مشورہ لینا کیونکہ وہ تمہاری همت پست کردے گا

نہ کسی لالچی سے مشورہ کرنا کیونکہ وہ ظلم کی راہ سے مال اکھٹا کرنے کو تمہاری نظروں میں سجا دے گا۔

یاد رکھو! بخل، بزدلی اورحرص اگرچہ الگ الگ خصلتیں ھیں مگر اللہ سے بد گمانی ان سب میں شریک ھے تمہارے لئے سب سے بدتر وزیر وہ ھو گا جو تم سے پھلے بد کرداروں کا وزیر اور گناھوں میں ان کا شریک رہ چکا ھے۔اس قسم کے لوگوں کو تمہارے خواص میں سے نہیں ھونا چاھیے کیونکہ وہ گناھگاروں کے معاون اور ظالموں کے ساتھی ھوتے ھیں۔

پھر تمہارے نزدیک ان میں زیادہ ترجیح ان لوگوں کو ھونا چاھیے جو حق کی کڑوی باتیں کھل کر تم سے کھنے والے ھوں اور ان چیزوں میں جنھیں اللہ اپنے مخصوص بندوں کےلئے ناپسند کرتا ھے تمہاری بھت کم مدد کرنے والے ھونے چاھیے وہ تمہاری خواھشوں سے کتنی ھی میل کھاتی ھوں۔

پرھیزگاروں اور راست بازوں سے خود کو وابسطہ رکھنا پھر انھیں اس کا عادی بنانا کہ وہ تمہارے کسی کارنامے کے بغیر تمہاری تعریف کرکے تمھیں خوش نہ کریں کیونکہ زیادہ تعریف غرور پیدا کرتی ھے اور سرکشی کی منزل سے قریب کر دیتی ھے اور تمہارے نزدیک نیکوکار اور بد کار برابر نہ ھوں کیونکہ ایسا کرنے سے نیکوں کو نیکی سے بے رغبت کرنا ھے اور بروں کو برائی پر آمادہ کرنا ھے۔

تمھیں معلوم ھونا چاھیے کہ رعایا میں کئی طبقے ھوتے ھیں جن کی فلاح بھبود ایک دوسرے کے ساتھ وابسطہ ھوتی ھے اور وہ ایک دوسرے سے بے

نیاز نهیں هوسکتے۔

ان میں سے ایک طبقہ اللہ کی راہ میں کام آنے والے فوجیوں کا ھے اور دوسرا طبقہ وہ ھے جو عمومی اور خصوصی تحریروں کا کام انجام دیتا ھے اور تیسرا انصاف کرنے والے قاضیوں کا ھے اور چوتھا حکومت کے ان کارندوں کاھے جو امن وانصاف قائم کرنے پر مامور ہوتے ھیں۔پانچواں طبقہ خراج دینے والے مسلمانوں اور جزیہ دینے والے ذمی کافروں کا ھے چھٹا طبقہ تجار اور ھنرمندوں کا ھے اور ساتواں طبقہ فقراء مساکین کا ھے جو سب سے پست ھے اور اللہ تعالی نے ھر ایک کا حق معین کردیا ھے اور اپنی کتاب یا سنت نبوی میں اس کی حد بندی کردی ھے اور وہ (مکمل) دستور همارے پاس محفوظ ھے۔

پهلا طبقہ فوج یہ خدا کے حکم سے رعیت کی حفاظت کا قلعہ ،فرمانرواؤں کی زینت دین و مذھب کی قوت اور امن کی را ھیں ھیں اور رعیت کا نظم و نسق انھیں سے قائم رہ سکتا ھے اور فوج کی زندگی کا سہارہ وہ خراج ھے جو اللہ نے ان کے لئے معین کیا ھے کہ جس سے وہ دشمنوں سے جہاد کرنے میں تقویت حاصل کرتے ھیں۔

اور اپنی حالت کو درست بناتے اور ضروریات کو بهم پهنچاتے ھیں۔ پھر ان کے نظم ونسق اور بقاء کے لئے دوسرے طبقوں کی ضرورت ھے جو قضاۃ،عمال اور دفاتر کے کاتبوں پر مشتمل ھیں جن کے ذریعے باھمی معاھدوں کی مضبوطی خراج اور دیگر منافع کی جمع آوری ھوتی ھے ۔اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معمولی اور غیر معمولی معاملوں میں ان کے ذریعے وثوق اور اطمینان حاصل کیا جاتا ھے ۔
سب کا دارمدار تاجروں اور صنعت گروں پر ھے کہ وہ ان کی ضروریات کو فراھم کرتے ھیں بازار لگاتے ھیں اور اپنی کاوشوں سے ان کی ضروریات کو مھیا کر کے انھیں آسودہ خاطربناتے ھیں ،اس کے بعد پھر فقیروں اور ناداروں کا طبقہ ھے جن کی اعانت و دستگیری ضروری ھے ۔
اللہ تعالی نے ان سب کے گزارے کی صورتیں پیدا کر رکھی ھیں اور ھر طبقہ کا حاکم پر یہ حق ھے کہ وہ ان کے لئے اتنا سامان مھیا کرے کہ جس سے ان کی حالت بھتر ھوسکے۔
پھر یہ کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے کے لئے ایسے شخص کاانتخاب کرو جو تمہارے نزدیک تمہاری رعایا میں سب سے بھتر ھو جو واقعات کی پےچیدگیوں کو اچھے ڈھنگ سے سلجھا سکے اور غےض و غضب سے دور رھے اور اپنی غلطی پر مصر نہ رھے،نہ حق کو پہچان کر اسے اختیار کرنے میں طبیعت پر بار محسوس کرتا ھو ،نہ اس کا نفس ذاتی طمع پر جھک جاتا ھو اور نہ پوری طرح چھان بین کئے بغیر سرسری طور پر کسی معاملہ کو سمجھ لینے پر اکتفاء کرتا ھو۔
شک و شبہ کے موقع پر قدم روک لیتا ھو اور دلیل و حجت کو سب سے زیادہ اھمیت دیتا ھو اور فریقین کی بحث سے اکتانہ جاتا ھو ،معاملات کی تحقیق میں بڑے صبر و ضبط سے کام لیتا ھو اور جب حقیقت واضح ھو جاتی ھو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

،تو یہ بے دھڑک فیصلہ کردیتا ھو وہ ایساھو جسے تعرےف مغرور نہ بنائے۔
اگرچہ ایسے لوگ کم ھی ملتے ھیں۔
پھر یہ کہ تم خود ان کے فیصلوں کا بار بار جائیزہ لیتے رھنا ،دل کھول کر انھیں اتنا دینا ۔کہ جو ان کے ھر عذر کو غیر مسموع بنا دے۔ اور لوگوں سے انھیں کوئی احتیاج نہ رھے اور اپنے دربار میں انھیں ایسے باعزت مرتبہ پر رکھو کہ لوگ انھیں ضرر پھنچانے کا کوئی خیال نہ کر سکیں تاکہ وہ تمہارے التفات کی وجہ سے لوگوں کی سازش سے محفوظ رھیں۔
اس کے بارے میں انتہائی بالغ نظری سے کام لینا کیونکہ (اس سے پھلے)یہ دین بد کرداروں کے پنجے میں اسیر رہ چکا ھے جس میں نفسانی خواھشوں کی کارفرمائی تھی اور اسے دنیا طلبی کا ایک ذریعہ بنا دیا گیا تھاپھر اپنے عھدے داروں کے بارے میں نظر رکھنا اور ان کو خوب آزمائش کے بعد منصب دینا، کبھی صرف رعایت اور جانبداری کی بنا پر انھیں منصب عطا نہ کرنا کیونکہ یہ باتیں ناانصافی اور بے ایمانی کا سرچشمہ ھیں۔ ایسے لوگوں کو منتخب کرنا جو آزمودہ اور غیرت مند ھوں ،ایسے خاندانوں میں سے جو اچھے ھوں اور جن کی خدمات اسلام کی سلسلہ میں پھلے سے ھوں ان کا انتخاب کرنا کیونکہ ایسے لوگ بلند اخلاق کے مالک اور شرافتمند ھوتے ھیں ۔
حرص و طمع کی طرف کم جھکتے ھیں اور عواقب و نتائج پر زیادہ نظر رکھتے ھیں ۔اور سچے اور وفادار مخبروں کو ان پر معےن کر دینا کیونکہ

خفیہ طور پر ان کے امور کی نگرانی انھیں امانت داری اور رعیت کے ساتھ نرم رویہ رکھنے کی پابند بنا دے گی ۔

مالیات کے معاملہ میں مالیات ادا کرنے والوں کا مفاد پیش نظر رکھنا کیونکہ انھی کی بدولت دوسروں کے حالات درست کیے جاسکتے ھیں سب اسی خراج اور خراج دینے والوں کے سہارے پر جیتے ھیں۔خراج کی جمع آوری سے زیادہ زمین کی آبادی کا خیال رکھنا کیونکہ خراج بھی تو زمین کی آبادی سے حاصل ھو سکتا ھے۔

اور جو آباد کئے بغیر خراج چاھتا ھے وہ ملک کی بربادی اور خدا کے بندوں کی تباھی کاسامان کرتا ھے اور اس کی حکومت زیادہ نھیں چل سکتی۔ اب اگر وہ خراج کی گر انباری یا کسی ناگھانی آفت یا نھری اور بارانی علاقوں میں ذرائع آبپاشی کے ختم ھونے یا زمین کے سیلاب میں گھر جانے یا سیرابی کے نہ ھونے کے باعث اس کے تباہ ھونے کی شکایت کریں تو خراج میں اتنی کمی کر دو جس سے تمھیں ان کے حالات سدھر نے کی توقع ھو ۔

پھر خصوصیت کے ساتھ پسماندہ و افتادہ طبقہ کے بارے میں اللہ کا خوف کرنا جن کا کوئی سہارا نھیں ھوتا وہ مسکینوں محتاجوں، فقیروں ،اور معذوروں کا طبقہ ھے ان میں کچھ تو ہاتھ پھیلا کر مانگنے والے ھوتے ھیں اور کچھ کی صورت (ھی)سوال ھوتی ھے اللہ کی خاطر ان بے کسوں کے بارے میں اس کے اس حق کی حفاظت کرنا جس حق کا اس نے تمھیں ذمہ دار بنایا ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ان کے لئے ایک حصہ بیت المال سے مختص کر دینا اور ایک حصہ ہر شہر کے اس غلہ میں سے دینا جو اسلامی غنیمت کی زمینوں سے حاصل ہوا ہو کیونکہ اس میں دور والوں کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا نزدیک والوں کا ہے اور تم سب ان کے حقوق کی نگھداشت کے ذمہ دار بنائے گئے ہو ۔ خصوصیت کے ساتھ ایسے افراد کی خبر رکھنا ۔

جو تم تک نہیں پہنچ سکتے جنھیںآنکھیں دیکھنے سے کراھت کرتی ہوں اور لوگ انہیں حقارت سے ٹھکراتے ہوں گے ۔تم ان کے لئے اپنے کسی باوثوق انسان کو مقرر کرنا جو خوف خدا رکھنے والا ہو اور متواضع ہو تاکہ وہ ان کے حالات تم تک پہنچاتا رہے۔پھر ان کے ساتھ وہ طرز عمل اختیار کرنا جس سے قیامت کے روز تم اللہ کے سامنے حجت پیش کر سکو کیونکہ رعیت میں دوسروں سے زیادہ یہ لوگ انصاف کے محتاج ہیں اور یوں تو سب ہی ایسے ہی ہیں کہ تمہیں ان کے حقوق کو ادا کرکے اللہ کے سامنے سرخرو ہونا ہوگا ۔

دیکھو!یتیموں اور ضعےفوں کا خیال رکھنا جو نہ کوئی سہارا رکھتے ہیں اور نہ سوال کے لئے اٹھتے ہیں یہی وہ کام ہے جو حکام پر گراں گزرا کرتا ہے، ہاں جو لوگ عقبیٰ کے طلب گار رہتے ہیں خدا ان کی مشکلوں کو آسان بنا دیتا ہے اور وہ اسے اپنی ذات پر برداشت کرلیتے ہیں اور اللہ نے جو ان سے وعدہ کیا ہے وہ اس کے سچے وعدے پر اعتماد رکھتے ہیں ۔ تم اپنے اوقات کا ایک حصہ حاجتمندوں کے لئے معین کردینا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جس میں ہر کام چھوڑ کر انہیں کے لئے مخصوص ھوجانا اور ان کے لئے ایک عام دربار قائم کرنا اور اس میں اپنے پیدا کرنے والے اللہ کے لئے تواضع و انکساری سے کام لینا۔ فوجیوں نگھبانوناور پولیس والوں کو ہٹا دینا تاکہ کھنے والے بے دھڑک کہہ سکیں کیونکہ میں نے رسول خدا (ص)کوکئی موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا ھے :

اس قوم میں پاکیزگی نہیں آسکتی جس میں کمزوروں کو طاقتوروں سے حق نہیں دلایا جاتاھو۔پھر کچھ امور ایسے ھیں جنھیں خود تم ھی کو انجام دینا چاہئے ان میں سے ایک حکام کے ان مراسلات کا جواب دینا ھے جو تمہارے منشیوں کے بس میں نہ ھوں، دوسرا تمہارے سامنے پیش ھونے والے لوگوں کی حاجتیں۔

ہر دن کا کام اسی دن ختم کر دیا کرو کیونکہ ہر دن اپنے ھی کام کے لئے مخصوص ھوتا ھے اور اپنے اوقات کا بھتر و افضل حصہ اللہ کی عبادت کے لئے خاص کردینا اگرچہ وہ تمام کام بھی اللہ کے لئے ھیں جب نیت بخیر ھو اور ان کاموں سے رعیت کی خوشحالی ھو ان مخصوص کاموں میں سے جن کے ساتھ تم خلوص کے ساتھ اللہ کے لئے اپنے دینی فریضہ کو ادا کرتے رھو ان واجبات کی انجام دھی ھونا چاھیے جو اس کی ذات سے مخصوص ھیں ۔تم شب و روز کے اوقات میں اپنی اپنی جسمانی طاقتوں کا کچھ حصہ اللہ کے سپرد کردو اور جو عبادت بھی تقرب الھی کی غرض سے بجالانا وہ ایسی ھو کہ اس میں کوئی خلل اور نقص نہ ھو۔ اس میں تمھیں کتنی ھی جسمانی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زحمت اٹھانا پڑے ۔

اور دیکھو!جب لوگوں کو نماز پڑھانا تو ایسا نہ ہو کہ (طول دیکر)لوگوں کو بیزار کر دو اور نہ اتنی مختصر ہو کہ نماز ھی نہ رھے کیونکہ نمازیوں میں بیمار بھی ھوتے ھیں اور بعض وہ ھوتے ھیں جنھیں کوئی ضرورت درپیش ھوتی ھے۔ مجھے جب رسول خدا(ص)نے یمن کی طرف روانہ کیا تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ انھیں کس طرح نماز پڑھاؤں؟ آپ نے فرمایا "جیسی ان کے سب سے زیادہ کمزور و ناتواں کی نماز ھو سکتی ھے اور تمھیں مومنوں کے حال پر مھربان ھونا چاھئیے "۔[8]

آپ کا خط عثمان بن حنےف کے نام

اس بحث کا اختتام حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اس خط پر کرتے ھیں جو آپ نے والی بصرہ عثمان بن حنیف کو اسوقت تحریر فرمایا۔ جب اسے وھاں کے بعض افراد نے کھانے کی دعوت دی اور وہ ان کھانے میں شریک ھوئے، حضرت نے ارشاد فرمایا : اے ابن حنیف!مجھے یہ اطلاع ملی ھے کہ بصرہ کے جوانوں میں ایک شخص نے تمھیں کھانے پر بلایا ھے اور تم لپک کر اس کے پاس پھنچ گئے ۔اور وھاں رنگا رنگ کے عمدہ عمدہ کھانے تمھارے لئے چن چن کر لائے جارھے تھے اور بڑے بڑے پیالے تمھاری طرف بڑھائے جارھے تھے ۔مجھے امید نہ تھی کہ تم ان لوگوں کی دعوت قبول کر لو گے جن کے ھاں

سے فقیر و نادار تو دھتکارے گئے ھوں اور دولت مند مدعو کئے گے ھوں، تمھیں معلوم ھونا چاھیے کہ ھر مقتدی کا ایک پیشوا ھوتا ھے جس کی وہ پیروی کرتا ھے اور جس کے نور علم سے کسب ضیاء کرتا ھے۔ دیکھو! تمہارے اس امام کی حالت تو یہ ھے کہ اس نے دنیا کے سا زو سامان میں دو پھٹی پرانی چادروں اور کھانوں میں سے دو روٹیوں پر قناعت کر لی ھے ۔میں مانتا ھوں کہ یہ تمہارے بس کی بات نھیں ھے ۔ لیکن اتنا تو کروکہ پرھیز گاری،سعی وکوشش،پاکدامنی اور سلامت روی میں میرا ساتھ دو۔ خدا وند متعال کی قسم میں نے تمہاری دنیا سے سونا سمیٹ کر نھیں رکھا اور نہ اس کے مال و متاع میں سے انبار جمع کر رکھے ھیں اور نہ ان پرانے کپڑوں کے بدلہ میں (جو پھنے ھوئے ھوں)اور کوئی نیا کپڑا میں نے مھیا کیا ھے اور نہ ایک بالشت زمین خریدی ھے۔ اس آسمان کے سائے تلے لے دے کر ایک فدک ھی ھمارے ہاتھوں میں تھا اس پر بھی کچھ لوگوں کے منہ سے رال ٹپکی اور دوسرے فریق نے اس کے جانے کی پروا نہ کی اور بھترین فیصلہ کرنے والی اللہ تعالی کی ذات ھے۔ بھلا میں فدک یا فدک کے علاوہ کسی اور چیز کو لے کر کیا کروں گا جبکہ کل نفس کی منزل قبر قرار پانے والی ھے کہ جس کی تاریکیوں میں اس کے نشان مٹ جائیں گے اور اس کی خبریں نا پید ھوجائیں گی ۔ وہ تو ایک ایسا گڑھا ھے کہ اگر اس کا پھیلاؤ بڑھا بھی دیا جائے اور چنانچہ ہاتھ اسے کشادہ بھی کردیں جب بھی پتھر اور کنکر اس کو تنگ کریں گے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور مسلسل مٹی کے ڈالے جانے سے اس کی دراڑیں بند هوجائیں گی ۔میری توجہ تو صرف اس طرف هے کہ میں تقوی الٰهی کے ذریعہ اپنے نفس کو بے قابونہ هونے دونتاکہ جس دن خوف حد سے بڑھ جائے وہ مطمئن رهے اور پهسلنے کی جگهوں پر مضبوطی سے جما رهے ۔

اگر میں چاهتا تو بهترین شهد ،عمده گیهوناور ریشم کے بنے هوئے کپڑوں کے ذرائع مهیا کر سکتا تها لیکن ایسا کهاں هو سکتا هے کہ خواهشیں مجهے مغلوب بنا لیں اور حرص مجهے اچهے اچهے کهانوں کی طرف دعوت دے جبکہ شاید حجاز اور یمامہ میں ایسے لوگ بهی هوں جنهیں ایک روٹی ملنے کی بهی آس نہ هو اور انهیں پیٹ بهر کر کهانا کبهی نصیب نہ هوا هو ۔کیا میں شکم سیر هو کر پڑا رهو؟جبکہ میرے اردگرد بهوکے پیٹ اور پیاسے جگر تڑپتے هوں یا میں ویسا هو جاؤں جیسا کهنے والے نے کهاهے۔ ”کہ تمهاری بیماری یہ کیا کم هے کہ تم پیٹ بهر کر لمبی تان لو اور تمهارے گرد کچه ایسے جگر هوں جو سوکهے چمڑے کو ترس رهے هوں“

کیا میں اسی میں مگن رهوں کہ مجهے امیرالمومنین کهاجاتا هے۔ مگر میں زمانہ کی سختیوں میں مومنوں کا شریک و همدم ،اور ان کی زندگی کی تلخیوں میں ان کے لئے نمونہ عمل نہ بنوں میں اس لئے تو پیدا نهیں هوا هوں کہ اچهے اچهے کهانوں کی فکر میں لگا رهوناس بندهے هوئے جانور کی طرح جسے صرف اپنے چارے کی فکر لگی رهتی هے۔ یا اس کهلے هوئے جانور کی طرح کہ جس کا کام منہ مارنا هوتا هے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہ گھاس سے پیٹ بھر لیتا ھے اور جو مقصد اس کے پیش نظرھوتا ھے اس سے وہ غافل رھتا ھے۔ کیا میں بے قید و بند چھوڑدیا گیا ھوں یا بیکار کھلے بندوں کی طرح رھاکر دیا گیا ھوں کہ گمراھی کی رسیوں کو کھینچتا رھوں اور بھٹکنے کے مقامات میں سرگردان رھوں -[9]

---

[1] مناقب اهلبیت ماردتہ العامہ الشرو انی ص۲۱۷۔

[2] سید محسن الامین کی اعیان الشیعہ ج۱ ص۳۴۸۔

[3] شرح نہج البلاغہ ج۱۷ ص۱۹۔۲۰۔

[4] الامام علی منتھی الکمال البشری ص۱۶۷۔

[5] شرح نہج البلاغہ ج۱۵۔ص۱۳۸۔

[6] ما روتہ العامہ فی مناقب اهلبیت علیھم لسلام شیروانی ص ۲۱۶۔

[7] شرح نہج البلاغہ ج۱۵ص۱۵۸۔

[8] شرح نہج البلاغہ ج۱۷ص۳۲۔۸۹۔

[9] شرح نہج البلاغہ ج۱۶ص۲۰۵۔۲۸۷۔

چودھویں فصل

تینوں جنگوں میں علی علیہ السلام کا کردار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جنگ جمل:

حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ھیں کہ جب تم لوگوں نے عثمان کے حادثہ کے بعد تو میرے پاس آکر کھاھم آپ کی بیعت کرنا چاھتے ھیں ،میں نے کھامیں اس پر راضی نھیں ھوں تو تم نے اصرار کیا کہ آپ مانیں ،میں نے واضح طور پر کھاایسا نھیں ھو سکتا میں نے اپنی مٹھی بند کرلی لیکن تم اسے کھول رھے تھے میں تمہارے ساتھ جھگڑرھاتھا اور تم سر تسلیم خم کئے ھوئے تھے۔ وہ اس معاملہ میں مجھ سے بیمار اونٹ کی طرح مضطرب ھو رھے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کھیں مجھے قتل نہ کر دو ،یا کھیں ایک دوسرے کو قتل نہ کر بیٹھو ،یہ سوچ کر میں نے مٹھی کھول دی اور تم لوگوں نے اپنے اختیار اور مرضی کے ساتھ میری بیعت کی۔۔ تم میں سب سے پھلے طلحہ اور زبیر نے میری بیعت کی،یہ دونوں کسی مجبوری کے بغیر میری اطاعت میں آئے، پھر انھوں نے اس بیعت کو توڑ دیا ،اللہ جانتا ھے کہ ان دونوں نے دھوکے کا ارادہ کیا تھا میں نے دوسری مرتبہ پھر ان سے تجدید بیعت کروائی تھی تاکہ امت مرحومہ میں بغاوت نہ پھیل جائے، انھوں نے دوسری مرتبہ بیعت کی لیکن اسے بھی پورا نہ کیا اور میرے عھد و پیمان اور بیعت کو توڑ دیا ۔[1]

جب حضرت عائشہ ،طلحہ اور زبیر (مکہ سے بصرہ جاتے وقت) مل گئے تو حضرت علی (ع) نے اللہ کی حمد وثناء کرنے کے بعد ارشاد فرمایا عائشہ ،طلحہ اور زبیر جب اس راہ پر چل نکلے ھیں تو میں بتا دینا چاھتاھوں کہ ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں سے ھر ایک فقط اپنی ذات کے لئے خلافت کا مدعی ھے۔
طلحہ اس لئے مدعی خلافت بنا کہ میں حضرت عائشہ کا چچا زاد ھوں اور زبیر اس لئے خلافت کا دعوے دار بنا کہ میں اس کے باپ کا سر ھوں خدا کی قسم اگر یہ دونوں اپنے مقصد میں کامیاب ھو جاتے تو زبیر' طلحہ کی گردن اڑا دیتا اور طلحہ' زبیر کی گردن اڑا دیتا اور یہ دونوں ملک حاصل پر جنگ شروع کر دیتے ۔

خدا کی قسم! میں جانتا ھوں عائشہ اونٹ پر سوار ھوئی تو یہ مشکلات کو حل کرنے کے لئے اور کسی مقام کو پانے کے لئے نہ تھا بلکہ یہ معصیت اور گناہ تھا یہاں تک کہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے دل میں جو کچھ بھی تھا اس کو لئے ھوئے میدان جنگ میں کود پڑے۔ ایک تہائی لوگ مارے گئے ایک تہائی لوگ بھاگ گئے اور ایک تہائی ھمارے پاس لوٹ آئے ۔
خدا کی قسم طلحہ اور زبیر جانتے ھیں کہ انھوں نے گناہ کیا ھے اوروہ اس سے جاھل نھیں ھیں ،کبھی کبھی انسان جانتا ھے کہ اس کا جھل اس کا قاتل ھے اور اس کے ساتھ اس کا علم کوئی فائدہ نھیں دیتا ۔خدا کی قسم اس پر حواب کے کتے بھونکے تھے کیا کوئی معتبر شخص اس پر اعتبار کر سکتا ھے ؟یا کوئی مفکر ایسی فکر رکھ سکتا ھے ؟پھر آپ نے ارشاد فرمایا :باغی گروہ جنگ کرنے کے لئے آمادہ ھے پس احسان کرنے والے کہاں ھیں ؟[2]
جب حضرت علی علیہ السلام نے ربذہ سے بصرہ کی طرف جانے کاا رادہ ظاھر کیا تو رفاعہ بن رافع کا بیٹا پوچھتا ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اے امیرالمومنین !آپ کس چیز کا ارادہ رکھتے ھیں اور کہاں جانا چاھتے ھیں۔

حضرت نے فرمایا جہاں تک میرے ارادے اور نیت کا تعلق ھے اگر انھوں نے اس کو قبول کیا اور ھمارا جواب دیا تو ھم ان لوگوں کی اصلاح کرنا چاھتے ھیں۔ وہ کہتا ھے اگر انھوں نے جواب نہ دیا تو؟حضرت نے فرمایا: ھم انھیں بلا کر عذر پوچھیں گے ،حق کی اطاعت کھیں گے اور صبر کرینگے۔

وہ کہتا ھے اگر وہ اس پر بھی راضی نہ ھوئے تو ؟ حضرت نے فرمایا: ھم کھیں گے کہ ھمارا پیچھاچھوڑدو۔ وہ کہتا ھے اگر انھوں نے نہ چھوڑا تو ؟ آپ نے فرمایا: ھم خود کو ان سے دور رکھیں گے۔ وہ کہتا ھے ،یھی اچھا ھے -[3]

معاویہ کا خط زبیر بن عوام کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیرالمومنین عبداللہ بن زبیرکی طرف معاویہ بن سفیان کا خط

سلام علیک۔

میں نے اھل شام کو تمہاری بیعت کے لئے آمادہ کر لیا ھے اور انھوں نے اس کو قبول کیا اور شھر کے شھر پر جمع ھو گئے البتہ کوفہ اور بصرہ تیرے

لئے نہیں ہے۔

ان کی طرف تم سے پہلے ابن ابی طالب سبقت نہ کر بیٹھیں کیونکہ اگر ان دونوں شہر وں پر قبضہ نہ ہوا تو گویا کچھ بھی نہ ہوا، میں نے تیرے بعد طلحہ بن عبداللہ کی بیعت لی ہے۔

لہٰذا واضح طور پر عثمان کے خون کا مطالبہ کر دو اور اس معاملہ پر لوگوں کو جمع کرو، تمھیں چاھیے کہ تم دونوں ایک بن جاؤ ،اللہ تمھیں فتح دے گا اور مخالفین کو دھوکا۔

جب یہ خط زبیر کوملا تو اس کی خوشی کی انتہاء نہ رھی، اس نے طلحہ کو بتایا اور اس کے سامنے خط پڑھا اور معاویہ کی اس چالاکی پر دونوں نے شک تک نہ کیا اور دونوں عثمان کے معاملہ میں حضرت علی علیہ السلام کے خلاف اکٹھے ہو گئے -[4]

جب طلحہ زبیر اور عائشہ جنگ شروع ہونے سے قبل بصرہ میں اکٹھے ہوئے تو آپ نے انھیں خط لکھا :

تم دونوں نے اطاعتاً میری بیعت کی تھی اب تم دونوں جہاں پر بھی ہو اللہ تعالی سے معافی مانگو،اور اگر تم دونوں نے مجبورا بیعت کی تھی تو پھر تمہارے لئے کوئی راہ نکل سکتی ھے یا تو اطاعت کرنے کے ساتھ پاک ھوجاتے ۔جبکہ نافرمانی اور معصیت تمہارے اندر پوشیدہ تھی، اے زبیر تم تو فارس قریش کھلاتے تھے اور اے طلحہ تم تو مہاجرین کے شیخ مشھور تھے اس معاملہ میں داخل ہونے سے پہلے میں تمھیں روک رھاھوں، اقرار

کرلینے کے بعد جنگ میں کودنے سے یہ زیادہ بھتر ھے۔ تمہارا یہ کھنا کہ میں نے عثمان بن عفان کو قتل کروایا ھے تمہارے اور میرے درمیان اللہ گواہ ھے کہ تم نے اھل مدینہ میں سے میری مخالفت کی ۔ اوریہ عثمان کی اولاداس کے اولیاء ھیناگرچہ وہ مظلومیت میں مارا گیا جیسا کہ تم دونوں کھتے ھو اور تم مہاجرین کے مرد ھو ،تم نے میری بیعت کی اور پھر اسے توڑا اور مجھ سے جنگ کے لئے نکل کھڑے ھوئے اور تم نے اس گھر سے نکلنے کا حکم لگادیا جس کو گھر میں رھنے کا حکم اللہ نے دیا تھا اور اللہ ھی تمھیں کافی ھے۔ والسلام۔[5]

ایک خط جناب عائشہ کے نام

اما بعد! یقینا تو گھر سے اللہ اور اس کے رسول (ص)کی نافرمانی کرتے ھوئے نکلی ھے اور تو اس چیز کا مطالبہ کرتی ھے جو تیرے لئے مناسب نھیں ھے اور اپنے سے بنا لیا ھے کہ میں لوگوں کی اصلاح کر نے کے لئے نکلی ھوں۔مجھے بتا کہ عورتوں کا فوج کے لشکروں میں کیا کام ھے اور پھر تو سوچتی ھے کہ میں عثمان کے خون کا مطالبہ کر رھی ھوں جبکہ عثمان بنی امیہ سے تھا اور تو بنی تمیم کی عورت ھے۔ اپنی جوانی کی قسم تم نے خود کو مصیبت میں پھنسا دیا ھے اور تم نے عثمان کے قتل سے بھی بڑا گناہ کیا ھے اور تمہارا غضب خود تمہارے اوپر ھے اور تم نے فقط اپنی توھین کی ھے ۔

اے عائشہ اللہ سے ڈرو اور گھر مینچلی جاؤمیں نے تیرے پردے کا اهتمام کردیا هے -

والسلام -

حضرت عائشہ نے آپ (ع)کو جواب دیا معاملہ اب غصہ سے ظاهر هوگا هم کبھی بھی آپ کی اطاعت میں داخل نہ هوں گے آپ کا جو جی چاهتا هے وهی کرو۔ والسلام۔[6]

جنگ کے موقع پر حضرت کا خطبہ

جب حضرت علی علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے هیں آپ نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کیا اور انهیں خطبہ دیتے هوئے فرمایا۔

اے لوگو! جان لو میں نے اس قوم کو بھانپ لیا هے اور انهیں ڈرایا دھمکایا هے کہ کس راہ پر چل پڑے هو، انهوں نے انکار کیا اور مجھے صحیح جواب نہ دیااور مجھے پیغام بھیجا، مجھے طعنے دئیے اور جلاّد معین کیا، میں جنگ نهیں کرنا چاهتا تھا اور نہ میں اس کا دعوےدار تھا۔ قارہ قبیلہ کے لوگوں نے تیر اندازی شروع کی اور میں ابولحسن نے اس قوم کے قلب کو توڑا انهیں ،بھاگنے پر مجبور کیا انکی جماعت کو متفرق کردیا اسی وجہ سے ان کے دل میں میری مخالفت پیدا هوگئی لیکن میں اپنے رب کی واضح دلیل پر هوں کہ اس نے مجھ سے نصرت و کامیابی کا وعدہ فرمایا

ھے -

مجھے اپنے معاملے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ھے خبردار موت (تو یقینی ھے) ٹھھرنے والے کو معاف نہیں، بھاگنے والے سے عاجز نہیں ھے اور جس نے جنگ نہ کی وہ بھی مارا جائے گا اور افضل موت میدان جنگ میں شہادت ھے۔پھر آپ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے ارشاد فرمایا : پروردگارا!

اس طلحہ نے میری اطاعت کی قسم کھائی تھی پھر اس نے میری بیعت کو توڑ ڈالا ،پروردگارا اسے بلا لے اور اسے مہلت نہ دے اور زبیر بن عوام نے میری قرابت داری کو ختم کیا ھے میرے عھد کو توڑا ھے اور ظاھر بظاھر میرا دشمن بن گیا ھے اور مجھ سے جنگ کی ھے اور یہ بھی جانتا تھا کہ مجھ پر ظلم کر رھاھے پروردگارا تو جس طرح چاھے اسے برباد کر -[7]

حوّ اب کے کتوں کا بھونکنا

ابن جریر اپنی تاریخ میں بیان کرتے ھینکہ حضرت عائشہ جب بصرہ کے راستہ میں ایک جگہ پھونچی جہاں پانی بھرا ھوا تھا اور اسے حواب کھتے ھیں ۔ وہاں کے کتوں نے اس پر بھونکا تو عائشہ نے پوچھا یہ کون سی جگہ ھے اونٹ چلانے والے نے جواب دیا یہ حواب ھے ۔ اس نے فوراً (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) پڑھااور بلند آواز سے رونا شروع کر دیا اور اونٹ کی کوہان پر خود کو مارنا شروع کر دیا ۔

اور پھر کھاخدا کی قسم میں ھی وہ ھوں جس پر حواب کے کتے بھونکے ،اور تین مرتبہ کھامجھے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حرم میں واپس لے چلو -[8]

ابن سعید، ھشام بن محمد الکلبی سے حکایت بیان کرتا ھے جب حضرت عائشہ رکی ،اور واپس جانے کا ارادہ کیا اور اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا یہ فرمان یاد آگیا کہ جس میں حضور نے یہ فرمایا تھا کہ میری اس بیوی کا کیا حشر ھوگا کہ جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے ۔ طلحہ اور زبیر نے اس سے کھاکہ یہ حواب نھیں ھے اور اونٹ چلانے والے کو غلط فھمی ھوئی ھے ۔پھر انھوں نے پچاس آدمیوں کو بلا کر گواھی دلوائی اور خود بھی ان کے ساتھ گواھی دی اور قسم کھائی کہ یہ مقام حواب نھیں ھے شعبی کھتے ھیں کہ یہ اسلام میں سب سے پھلی جھوٹی گواھی دی گئی-[9]

سیف بن عمر کھتے ھیں جب عائشہ بصرہ پھنچ گئی اور اپنی اونٹنی سے نیچے اتری اس وقت عثمان بن حنیف حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے بصرہ میں گورنر تھے تو عائشہ نے ان کے درمیان جنگ شروع کرو ادی تواس سے ابن قدامہ سعدی کی کنیز حارثہ نے پکار کر کھا: اے ام المومنین !اس معلون اونٹ پر سوار ھوکر گھر سے نکلنے کی نسبت عثمان کا قتل زیادہ آسان ھے کیونکہ اللہ نے تیرے لئے پردہ واجب قرار دیا ھے تم نے اپنے پردے کی توھین کی ھے جو تیرے ساتھ جنگ کر سکتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھیں تیرے قتل کا بھی سوچ سکتے ھیں۔
اگر تواطاعت کے عنوان سے آئی ھے تو اپنے گھر لوٹ جا اور اگر تو اس کو پسند نہیں کرتی تو میں استغاثہ بلند کرتی ھوں -[10]
اس طرح بخاری نے بھی مندرجہ بالا حدیث کے ایک حصے کو حضرت ابوبکر سے بیان کیا ھے،
اللہ تعالی مجھے اپنے کلمات سے نفع دے میں نے رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے سنا ھے کہ جنگ جمل میں عنقریب حق اصحاب جمل کے ساتھ نہیں ھوگا پس ان سے جنگ کرو۔
بخاری کھتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے پاس سے خبر پھنچی کہ اھل فارس پر کسری کی بیٹی حاکم بن گئی ھے تو آپ نے فرمایا وہ قوم کبھی بھی فلاح نہیں پاسکتی جن کے امور ایک عورت کے ہاتھ میں ھوں-[11]
طلحہ اور زبیر نے عثمان بن حنیف کو رات کی تاریکی میں دھوکا دیا اس وقت وہ مسجدمیں نمازپڑھ رھے تھے جب وہاں کوئی باقی نہ رھاتو انھوں نے اس کے چھرے کے بال اس طرح نوچ لئے کہ کوئی بال چھرے پر باقی نہ رھاپھر اسے عائشہ کے پاس لے آئے تاکہ اسے سزا دے۔
عائشہ نے کھااسے قتل کر دو اس کی بیوی نے کھااللہ سے ڈرو یہ تو حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کا صحابی ھے عائشہ نے کھااسے گرفتار کر لو اور اسے چالیس کوڑے لگاؤ اور اس کے سر ،داڑھی ،ابرو،اورآنکھو

ں کے بال نوچ لو چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح کیا ،بصرہ کے بیت الما ل کو لوٹ لیا اور ستر مسلمان بغیر جرم و خطاء قتل کر دیئے گئے یہ اسلام میں ظلماً پہلا قتل عام تھا۔[12]

حضرت علی (ع) نے اپنے ساتھیوں کو ان لوگوں کے ساتھ جنگ پر آمادہ کرتے ھوئے ارشاد فرمایا:اے اللہ کے بندو اس قوم کے حملوں کو روکو اورجنگ میں اپنے سینوں کو ان کے سامنے تان لو کیونکہ انھوں نے میری بیعت توڑی ھے اور میرے عامل ابن حنیف کو بھت زیادہ مارنے اور سزا دینے کے بعد بصرہ سے نکال دیا ھے، انھوں نے نیک وصالح لوگوں کو قتل کیا ھے (یہ وہ صالح افراد تھے جن کے سپردحضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بصرہ کا بیت المال کیا تھا۔) اور انھوں نے حکیم بن جبلہ عبدی اور بھت سے نیک لوگوں کا قتل کیا ھے، پھر فرمایا جو لوگ بھاگ گئے انھیں پکڑ کر لاؤ یہاں تک کہ وہ کسی دیوار وغیرہ کے پیچھے ھی کیوں نہ چھپے ھوں، پھر انھیں لاؤ اور ان کی گردنیں توڑ دو انھیں اللہ نے میرے ہاتھوں قتل کیا ھے-[13]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کون ان کے سامنے قرآن پیش کرے گا ایک نوجوان نکلا اس نے قرآن اٹھایا اور صفوں سے ظاھر ھوا اور کھااللہ اللہ!ھمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ھے انھوں نے اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا پھر دوسروے ہاتھ میں قرآن اٹھایا وہ بھی کٹ گیا پھر دانتوں میں لیا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا گیا حضرت نے بلند آواز سے کھااب تمہارے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے ان کے ساتھ جنگ کرنا ضروری ھو گیا ھے لہٰذاان پر حملہ کردو۔[14]
جنگ جمل میں حضرت علی علیہ السلام نے زبیر کوبلایا۔ وہ تھکا ماندہ آپ کی طرف آیا اس نے ذرہ پھنی ھوئی تھی اور مکمل طور پر ھتھیار بند تھا۔ آپ نے زبیر سے کھاتو جو یہ مسلح ھو کر آگیا ھے کیا اللہ کی بارگاہ میں اس کا کوئی عذر پیش کر سکتا ھے زبیر نے کھاھم نے تو اللہ ھی کی بارگاہ میں لوٹ کرجانا ھے۔
حضرت علی نے فرمایا تجھے میں نے اس لئے بلایا تھا تاکہ تجھے وہ بات یاد دلاؤں جو تمھیں اور مجھے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے فرمائی تھی ۔
کیا تجھے یاد ھے کہ جب تجھے (حضرت نے)دیکھا تھا اور تو میرے ساتھ جھگڑ رھاتھا اور مجھ سے پوچھا کہ کیا تم اس سے محبت کرتے ھو اور میں نے کہاتھا کہ میں اس سے محبت کر تا ھونکیونکہ یہ میرا بھائی اور میرا خالہ زاد ھے۔ اس وقت حضرت نے فرمایا تھا یہ عنقریب تیرے ساتھ جنگ کرے گا۔
یہ سننا تھاکہ زبیر نے” انا للہ و انا الیہ رجعون“ کا ورد کیااور کھاآپ نے مجھے وہ چیز یاد دلائی ھے جو میں بھول چکا تھا اور یہ کہہ کر وہ اپنی صفوں میں واپس لوٹ گیا۔
اس کے بیٹے عبداللہ نے اس سے کہا: تم تو لڑنے کے لئے گئے تھے اور بغیر لڑے کیوں واپس آگئے ھو ،اس نے کھامجھے حضرت علی علیہ السلام

نے وہ بات یاد دلائی ھے جسے میں بھول چکا تھا میں اب ان سے کبھی جنگ نہ کروں گا۔ میں لوٹ آیا ھوں اور آج تمھیں چھوڑ کر جا رھاھوں ۔ عبداللہ نے کھامیرے خیال میں تم بنی عبدالمطلب کی تلواروں سے ڈر گئے ھو جو بھت تیز تلواریں ھیں اور بڑی تباھی مچا دیتی ھیں ۔ زبیر کھتا ھے تیرے لئے ھلاکت ھو تم مجھے جنگ کرنے پر ابھارتے ھو جبکہ میں نے قسم کھائی ھے کہ میں کبھی ان سے جنگ نہ کروں گا۔ وہ کھتا پھر تم اپنی قسم کا کفارہ دو تجھ سے قریش کی عورتیں بات نہ کریں گی۔تم نے بزدلی کا مظاھرہ کیا ھے ۔پھلے تو تم بزدل نہ تھے،زبیر نے کھامیرا غلام مکحول میری قسم کا کفارہ ھے ۔پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت علی علیہ السلام کے لشکر پر بے جان سا حملہ کیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اس کا غم دور کردو یہ بھت تنگ ھوا ھے ۔پھر یہ اپنے ساتھیوں کے پاس بھاگ گیا پھر اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ حملہ کیا ۔لیکن اس سے کچھ نہ بن سکااور اپنے بیٹے سے آکرکھاتو ھلاک ھو جائے !بتا کیا یہ بزدلی ھے ؟اس کے بیٹے نے کھایقینا اب تو معذور ھے -[15]

جس اونٹنی سے حضرت عائشہ گر گئی تو اسوقت جنگ اپنی انتہاء پہ تھی تو اس نے ایک عجیب سے آواز نکالی جو پھلے نہ سنی گئی تھی اور جب عائشہ کو شکست ھو گئی تو لوگ وہاں سے اس طرح بھاگے جس طرح ٹڈی پرواز کرتی ھے -

حضرت علی علیہ السلام نے بلند آواز سے حکم دیا ،بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرو۔ زخمی پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ ان کے گرد حصار نہ بناؤ۔ ان کے ھتھیار اور لباس نہ چھینو،ان کا مال و متاع نہ لو۔ جو شخص ھتھیار پھینک دے وہ امن میں ھے اور جو اپنے دروازے بند کردے وہ بھی امان میں ھے۔[16]

کلبی کھتے ھیں میں نے ابوصالح سے پوچھا کہ حضرت علی علیہ السلام نے جنگ جمل میں کامیابی حاصل کر لینے کے بعد اھل بصرہ کو کس طرح معاف کر دیا؟اس نے کھاانھوں نے اس طرح انھیں امن و سلامتی کا حکم صادر فرمایا تھا جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے فتح مکہ کے بعد اھل مکہ کو معاف کردیا تھا ۔[17]

ابو الاسوددؤلی کھتے ھیں؟

جب حضرت علی (ع)جنگ جمل میں کامیاب ھو گئے تو مہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ بصرہ کے بیت المال میں داخل ھوئے اس وقت میں بھی ان کے ساتھ تھا جب آپ نے بھت زیادہ مال و دولت دیکھا تو کئی مرتبہ ارشاد فرمایا:

”میرے غیر کو دھوکا دے“

پھر آپ نے مال کو دیکھنے کے بعد فرمایا:

میرے اصحاب میں پانچ، پانچ (۵۰۰)سو درھم تقسیم کردوچنانچہ وہ یہ مال ان لوگوں میں تقسیم کردیا گیا ،اس کے بعد فرمایا:مجھے اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے ایک درھم نہ کم ھوا اور نہ زیادہ ۔گویا آپ اس کی مقدار جانتے تھے۔ وہ کل ساٹھ لاکھ درھم تھے اور بارہ ہزار لوگ تھے۔[18]

حبہ عرنی کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے بصرہ کے بیت المال کو اپنے اصحاب کے درمیان(پانچ، پانچ سو درھم) تقسیم کردیا اور خود بھی فقط پانچ سو درھم لئے۔ گویا آپ بھی ان میں سے ھی ایک شخص تھے۔ اسی لمحے ایک ایسا شخص آگیا جو جنگ میں شریک نہ تھا وہ کھنے لگا یاامیرالمومنین !آپ شاھد ھیں کہ میں قلباًآپ کے ساتھ تھا اگرچہ جسماًجنگ میں شریک نہ ھوسکا تو حضرت نے اپنے پانچ سو درھم اس کے حوالے کردیئے اور مال فئی میں کوئی چیز باقی نہ رھی ۔[19]

اس بات پر تمام راویوں کا اتفاق ھے کہ جنگ جمل کے لشکر کے جو ھتھیار اور سازو سامان تھے وہ لوگوں میں تقسیم کردئےے گئے۔ لیکن و ہ لوگ حضرت سے کھنے لگے کہ آپ اھل بصرہ کو بھی غلام بنا کر ھم میں تقسیم کردیں۔

تب حضرت نے فرمایا:

ایسا ھر گز نھیں ھوسکتا، انھوں نے کھایہ کیسے ممکن ھے کہ ان کا خون تو ھم پر حلال ھو اور ان کے بچے ھم پر حرام ھوں ! حضرت نے فرمایا: جس طرح کمزور لوگوں کی اولاد اسلام میں تجھ پر حلال نہ تھی البتہ میدان جنگ میں جومال متاع چھوڑ کر گئے ھیں وہ مال غنیمت ھے لیکن جو لوگ ساتھ لے گئے ھیں یا جنھوں نے اپنے دروازے بند کرلئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھیں وہ سب ان کا مال ھے اس میں سے ذرا برابر بھی تمہارا حصہ نہیں ھے۔ جب اکثر لوگ اس پر راضی نہ ہوئے تو آپ نے فرمایاپھر تو تم حضرت عائشہ کے لئے بھی قرعہ ڈالوجس کا قرعہ نکلے وہ اسے لے جائے ۔وہ کھنے لگے امیرالمومنین ھم اللہ سے استغفار کرتے ھیں ، چنانچہ اس طرح وہ اپنے مطالبے سے ہٹ گئے [20]

مرحوم کشی نے رجال میں اپنی سند کے ساتھ ،مفید امالی اورالکافیہ میں سنی شیعہ دونوں سندوں کے ساتھ اور اسی طرح ابن ابی الحدید شرح نھج البلاغہ میں اسی سے ملتی جلتی روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت امیرالمومنین نے جنگ جمل کے بعد عبداللہ ابن عباس کو حضرت عائشہ کے پاس بھیجا تاکہ اسے سواری پر بٹھاکر واپس جانے کا انتظام کرے۔

ابن عباس کھتے ھیں میں ان کے پاس آیا اور وہ بصرہ کے مضافات میں بنی خلف کے محل میں قیام پذیر تھیں میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی لیکن اس نے مجھے اجازت نہ دی اور میں بغیر اجازت کے ھی اندر چلا گیا لیکن وہ میرے ساتھ بیٹھنے پر آمادہ نہ ھوئےں اور پردے کے پیچھے کسی نے اس کے لئے چادر بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئےں اور مجھ سے کہا:

ابن عباس تم نے سنت گویا پا ئمال کر دیا ۔اور ھمارے گھر میں بغیر اجازت آئے ھو اور ھمارے سامنے ھماری اجازت کے بغیرآ بیٹھے ھو۔

ابن عباس نے کھاھم آپ کی نسبت سنت کے زیادہ حق دار اور زیادہ جاننے والے ھیں آپ کا گھر تو وھی ھے جسے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و سلم نے آپ کے لئے چھوڑا ھے اور آپ اس سے باھر آگئےں ھیں جب آپ اپنے گھر لوٹ جائیں گی تو میں آپ کی اجازت کے بغیر وہاں داخل نہ ھوں گا۔[21]

ھشام بن محمد کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے جناب عائشہ کے لئے بھترین سواری کا انتظام کیا اور انھیں بھت زیادہ مال ودولت عطا کیا اور ان کے ھمراہ انکے بھائی عبدالرحمن کو ۳۰مرد اور اشراف بصرہ کی بیس ۰ ۲ عورتوں کو عمامے پھنا کر مردوں کی طرح تلواروں کے ھمراہ انھیں روانہ کیا۔[22]

حضرت عائشہ اس واقعہ سے بھت پشیمان تھیں اور ھمیشہ واقعہ جمل کو افسوس وپشیمانی کے ساتھ رو رو کر بیان کرتیں تھیں اور ایک روایت یہ ھے کہ ان کی موت سے پھلے ان سے پوچھاگیا کہ آیا آپ کو حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے پاس دفن کردیں ؟تو آپ نے کھانھیں کیونکہ انجانے میں ان کے بعد کیا کچھ کر بیٹھی ھوں۔[23]

ُزر کھتے ھیں کہ میں نے حضرت علی (علیہ السلام)کو یہ فرماتے ھوئے سنا میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑدی ھے ۔اگر میں اھل نھر اور اھل جمل کو قتل نہ کرتااور اگر میں گھبراجاتا اور اس کام کو ترک کر بیٹھتا تو تمھارے لئے وہ چیزیں ظاھر نہ ھوتےں جو اللہ تعالی نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد(ص) مصطفی(ص)کی زبان مبارک پر جاری فرمائی تھیں یعنی وہ کون شخص ھے جو انھیں ان کی گمراھی میں قتل کرے گا اور اس ھدایت کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جاننے والا ھو گا جس پر ہم قائم ھیں-[24]

جنگ صفین

خوارزمی اپنی کتاب مناقب میں ابو سعید خدری سے روایت بیان کرتے ہوئے کھتے ھیں کہ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے ھمیں ناکثین ، قاسطین،اور مارکین کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم صادر فرمایا ،ھم نے عرض کی : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم آپ نے جو ان کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم صادر فرمایا ھے۔ ھم کس کے ساتھ مل کر ان سے جنگ کریں ؟

آپ نے فرمایا :تم لوگ حضرت علی (ع) کے ساتھ مل کر ان سے لڑیں اور عمار بن یاسر بھی حضرت علی علیہ السلام کا ساتھ دیتے ہوئے شھید ھوں گے -[25]

عتاب بن ثعلبہ کھتے ھیں مجھے حضرت ابوایوب انصاری نے حضرت عمربن خطاب کی خلافت کے وقت بتایا تھا کہ"مجھے رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ مل کر ناکثین ،قاسطین ،اور مارکین کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم فرمایا تھا -[26]

عکرمہ کھتے ھیں کہ ابن عباس نے مجھے اور علی بن عبداللہ بن عباس سے کھاکہ تم دونوں ابو سعید کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو ،ھم دونوں ابو سعید کے پاس گئے وہ ایک صحن میں بےٹھے تھے جب انھوں نے ھمیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیکھا تو ھماری طرف چل دیئے۔
انھوں نے اپنی چادر اٹھائی اور پھر بیٹھ گئے اور پھر ھم سے باتیں کرتے رھے یہاں تک کہ ھماری گفتگو مسجد کی تعمیر تک پھنچی تو انھوں نے کھاھم لوگ ایک ایک اینٹ اٹھایا کرتے تھے اور عمار دودو اینٹیں اٹھا لاتے تھے جب حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے اسے دیکھا تو آنحضرت جناب عمار کے سر سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا :
عمار! تم اتنی اینٹیں کیوں نھیں اٹھاتے جتنی تمہارے ساتھی اٹھا رھے ھیں؟
جناب عمار نے عرض کی : میں بارگاہ خداوندی میں اجر کا طالب ھوں ،حضرت آپ سے مٹی جھاڑتے ھوئے ارشاد فرماتے ھیں ”اس باغی گروہ کے لئے ھلاکت ھو ،جو تجھے قتل کرے گا ،تو انھیں جنت کی طرف دعوت دے گا اور وہ تجھے جھنم کی طرف پکاریں گے۔[27]
علقمہ اور اسود کھتے ھیں ھم ابو ایوب انصاری کے پاس آئے اور ان سے کھا خداوندعالم نے ھمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی سواری کو تمہارے دروازے پر رکنے کی وحی نازل فرما کر تمھیں عزت بخشی اور حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم آپ کے مھمان ھوئے اوراللہ تعالی نے اس طرح آپ کو فضیلت عنایت فرمائی۔
ھمیں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ مل کرجنگ کرنے کی خبر دی ، حضرت ابو ایوب کھتے ھیں میں تمہارے سامنے قسم کھاتا ھوں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اسی گھر میں جس میں تم ھو اور وہاں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول کے علاوہ کوئی نہ تھا فقط حضرت علی علیہ السلام آپ کے دائےں طرف اور میں آپ کے بائےں طرف بیٹھا ہوا تھا اور انس بن مالک سامنے کھڑے تھے۔

اچانک دق الباب ہوا حضرت نے فرمایا دیکھو دروازے پر کون ھے ؟ انس گئے اور دیکھا اور کھاعمار بن یاسر ھیں حضرت نے فرمایا پاک وپاکیزہ عمار کے لئے دروازہ کھول دو، انس نے دروازہ کھولا اور عمار اند ر داخل ہوئے حضرت کو سلام کیا آپ اس سے خوش ہوئے اور پھر عمار سے فرمایا :

”عنقریب میرے بعد میری امت میں جھگڑا ھوگایھانتک کہ تلواریں آمنے سامنے تلواریں چلےں گی اور کہ بعض مسلمان دوسرے مسلمانوں کو قتل کریں گے ۔اور ایک دوسرے سے برائت کا اظہار کریں گے۔ جب یہ وقت آن پھنچے تو تمھارے لئے میرے دائےں طرف بیٹھے ہوئے علی ابن ابی طالب (علیہ السلام)کادامن تھامنا ضروری ھے۔

اگرچہ سب لوگ ایک وادی کی طرف جائیں اور علی (ع)دوسری وادی کی طرف جائے تم بھی علی (ع)کے وادی کی طرف چلو اور دوسرے لوگوں کو چھوڑ دو، علی (ع) تجھے ھلاکت سے دور کریں گے۔ اے عمار علی (ع)کی اطاعت میری اطاعت ھے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ھے ۔[28]

معاویہ کی طرف ایک اور خط

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امیر المومنین نے جریر بن عبداللہ بجلی کو معاویہ کی طرف ایک خط دے کر روانہ کیا جس میں اسے بیعت اور اطاعت کرنے سے متعلق مذکور تھا۔

حضرت کی تحریر اس طرح ھے:

امابعد!مدینہ میں میری بیعت ھو چکی ھے اور تم شام میں ھو کیونکہ جن لوگوں نے ابوبکر عمر اور عثمان کی بیعت کی تھی انھوں نے میرے ہاتھ پر اسی اصول پر بیعت کی ھے جس اصول پر وہ ان کی بیعت کر چکے تھےلہٰذا جو حاضر ھے اسے نظر ثانی کرنے کا حق نہینھے۔ جو بروقت موجود نہیں اسے رد کرنے کا اختیار نہیں اور شوری کا حق صرف مہاجرین اور انصار کو ھے وہ اگر کسی پر اتفاق کرلیں اور اسے خلیفہ سمجھ لیں تو اسی میں اللہ کی رضا اور خوشنودی سمجھی جائے گی ۔ اب جو کوئی اس کی شخصیت پر اعتراض یا نیا نظریہ اختیار کر کے الگ ھوجائے تو اسے وہ سب اسی طرح وآپس لائےں گے جدھر سے وہ منحرف ھوا ھے اور اگر انکار کرے تو اس سے لڑیں گے ۔ کیونکہ وہ مومنوں کے طریقے سے ہٹ کر دوسری راہ اختیار کرلی ھے۔ جدھر سے وہ پھر گیا ھے اللہ تعالی بھی اسے ادھر ھی پھیر دے گا اس کا مقام جھنم ھے جوکہ بہت برا ٹھکانہ ھے ،طلحہ اور زبیر نے میری بیعت کی اور پھر اسے توڑ دیا گویا ان کا بےعت توڑنا ان کے انکار کے برابرھے اوراس پر وہ ڈٹ گئے یہاں تک کہ حق آگیا اور اللہ تعالی کا امر ظاھر ھوگیا اور وہ انکار کرتے رھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لہٰذا تم بھی اسی بیعت میں داخل ہو جاؤ جس میں باقی مسلمان داخل ہوئے ھیں یھی معاملہ اچھا ھے اور اسی میں تیری عافیت ھے ورنہ تم مصیبتوں میں پھنس جاؤ گے، اگر تم نے انکار کیا تو تیرے ساتھ جنگ کی جائے گی اور میں اللہ سے تیرے خلاف مدد چاھوں گا اور تو عثمان کے قتل کے معاملہ میں حد سے بڑھ گیا ھے اور تو اس امر میں شامل ھو جا جس میں لوگ شامل ھوئے ھیں جبکہ لوگوں نے مجھے تم پر حملہ کرنے کو کھاھے۔ انھیں اللہ کی کتاب سے ڈراؤ لیکن اگر تم اسی پر ڈٹے رھے جس کا تم نے ارادہ کیا ھے، تو یہ بچے کو دودھ کا دھوکا دینا ھوا مجھے اپنی زندگی کی قسم اگر میں تیری عقل اور تیری خواھش کو مدنظر نہ رکھتا تو سمجھا جاتا کہ قریش عثمان کے خون سے بری الذمہ ھیں اور جان لو کہ تم ان آزاد شدہ(غلاموں) سے ھو جن کو خلیفہ نھیں بنایا جاسکتا اور شوری کے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نھیں ھے ،بھرحال میں نے تیری طرف جرید بن عبداللہ بجلی کو بھیجا ھے جو کہ اھل ایمان اور مہاجرین میں سے ھیں لہٰذا اس کے ہاتھ پر بیعت کرو کیونکہ طاقت و قوت فقط اللہ کی ذات کے لئے ھے۔[29]

معاویہ کاخط عمر ابن عاص کے نام

نصر بن مزاحم کھتے ھیں کہ معاویہ نے عمر ابن عاص کو خط لکھا جو کہ فلسطین میں اس کی بیعت کروانے گیا ھواتھا۔

اما بعد! یقینا تم پر علی(علیہ السلام)طلحہ اور زبیر کا معاملہ واضح ھو گیا

ہوگا اہل بصرہ نے مروان بن حکم کو نکال دیا ہے اور ہمارے پاس جرید بن عبداللہ بجلی کو حضرت علی (علیہ السلام)نے بیعت کے لئے بھیجا ہے جبکہ میرا گمان تیرے متعلق وہی ہے لہٰذا جس طرح تجھے کھاگیا ہے وےسا ہی کرنا [30]-

جرجانی کہتے ہیں کہ عمرو عاص نے معاویہ کے پاس ایک رات گزاری جب صبح ہوئی تو اسے مصر کی گورنری مل گئی جس کی وہ خواہش رکھتا تھا وہ اسے مل گئی اور اس کے ساتھ اسے ایک خط بھی دیا-- پھرمعاویہ نے عمروعاص سے پوچھا حضرت علی (علیہ السلام)کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے ؟

عمرو نے کھامیں تو فقط اس میں خیر ہی خیر دیکھتا ہوں اور تیرے لئے اور اہل عراق کے لئے اس بیعت میں بھلائی نظر آتی ہے اور وہ لوگوں میں بہترین شخص ہیں اور اہل شام کے متعلق تیرا یہ دعویٰ کہ وہ بیعت کو رد کردیں گے- اس میں بہت خطرہ ہے-

اہل شام کا سردار شر حبیل بن سمط کندی ہے جو کہ تیری طرف خط لانے والے جریر کا بڑا دشمن ہے اس کی طرف اپنے کسی قریبی کو بھیجو تاکہ وہ لوگوں میں یہ خبر مشہور کردے کہ حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام)نے عثمان کو قتل کیا ہے تاکہ وہ شرجیل کے نزدیک پسندےدہ ہوجائیں یہ تیرے حق میں تیرے ماتحت شامیوں کے لئے بڑی بات ہے -[31]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاویہ کا شرحبیل کو خط

معاویہ نے شرحبیل کو خط لکھا حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) نے جریر بن عبداللہ کو ھمارے پاس بیعت کے لئے بھیجا ھے۔ اب ھم کیا کریں؟ اور معاویہ نے یزید بن اسد، بسر بن ارطاہ، عمر بن سفیان،محارق بن حارث زبیدی ،حمزہ بن مالک حابس بن سعد طائی وغیرہ (یہ سب قحطان اور یمن کے سردار اور حضرت معاویہ کے خصوصی لوگ ھیں)اور اپنے چچا زاد شرحبیل بن السمط کو حکم دیا کہ اس کے ساتھ شامل ھو جائیں۔انھیں بتایا کہ حضرت علی (ع)نے عثمان کو قتل کیا ھے جب شرحبیل آیا تومعاویہ نے اس سے کھاحضرت علی (ع)نے جریر بن عبداللہ کو ھمارے پاس بیعت کے لئے بھیجا ھے۔لیکن اگر عثمان بن عفان کو قتل نہ کرتے تو حضرت علی (ع)لوگوں میں سب سے بھتر شخص تھے ۔لیکن میرا خیال ھے کہ یہ سب کچھ تیرے متعلق ھے جبکہ میں تو شام کا ایک عام آدمی ھو ں۔ شرحبیل نے کھاباھر نکل جاؤ اور وہ باھر نکل گیا پھر شرحبےل نے بعض افراد سے ملاقات کی تو سب نے اسے بتایا کہ حضرت علی (ع)نے عثمان قتل کیا ھے۔

لہٰذا وہ غصے کے عالم میں معاویہ کی طرف نکلا اور کھامعاویہ سب لوگ کھتے ھیں کہ عثمان کو حضرت علی نے قتل کیا ھے خدا کی قسم اگر اس کی بیعت کی تو ھم تجھے شام سے نکال دیں گے اور تیرے ساتھ جنگ کریں گے معاویہ نے کھامیں نے تو تمھاری مخالفت نھیں کی میں تو شام کا ایک عام

آدمی هوں اس نے کھاکہ فوراً جرےر بن عبداللہ کو یہاں نکال کراس کے ساتھی کی طرف واپس بھیج دو -[32]

معاویہ اور عمر ابن عاص نے جو کھیل کھیلا تھا ۔وہ اسی طرح چلتا رھااور انھوں نے جو ارادہ کیا تھا ۔وہ اختتام کو پھنچا ،شرحبیل بن لسمط شام کے اردگرد جاکر لوگوں کو حضرت علی(علیہ السلام)کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کرتا رہا-[33]

معاویہ کا جواب

معاویہ نے حضرت علی (علیہ السلام)کو جریروالے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا:

اما بعد ! جس طرح دوسرے لوگوننے آپ کی بیعت کی ھے اس طرح یہ قوم بھی آپ کی بیعت کرے تو آپ خون عثمان سے بری الذمہ ھو جائیں گے اور حضرات ابوبکر عمر و عثمان کی طرح خلےفہ بن جائیں گے لیکن آپ نے مہاجرین و انصار کو دھوکہ دیا اور عثمان کے خون کے بارے میندھوکا میں رکھا ھے یہاں تک کہ جاھلوں نے آپ کی اطاعت کی ھے اور ناداروں نے آپ پر بھروسہ کیا ھے-

جبکہ اھل شام آپ کے ساتھ جنگ کا ارادہ رکھتے ھیں مگر یہ کہ آپ عثمان کے قاتلوں کو ھمارے سپرد کردیں پھر وہ آپ کے خلاف قدم بڑھانے سے رک جائیں گے اور مسلمانوں کے درمیا ن شوریٰ قرار دو اور شوریٰ بھی

اهل شام کی هوگی نہ کہ اهل حجاز کی۔
بھرحال آپ کی فضیلت قریش میں سب سے پھلے اسلام لانے اور حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے سب سے زیادہ قریبی هونے میں کوئی کلام نهیں هے -[34]

حضرت علی (علیہ السلام) کا معاویہ کو جواب

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے معاویہ کو جواب میں لکھا اس طرح لکھا:

امابعد! ایسے شخص کا نامہ میرے پاس پهنچا هے جس کے پاس اتنی بصارت نهیں هے کہ اسے هدایت کی جاسکے اور نہ هی اس کو نصیحت کر نے میں کوئی فائدہ هے وہ تو اپنی خواهشات کے جال میں پھنس کر رہ گیا هے اور یہ سوچتا هے کہ عثمان کے معاملہ میں میں نے دهوکا دیا هے ۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم میں تو مهاجرین اور انصار میں سے ایک هوں میں وهاں گیا هوں جهاں وہ گئے هیں میں نے وہ کیا هے جو انهوں نے کیا هے اور میں قاتلان عثمان کے ساتھ نهیں تھا اور تیرا یہ کهنا کہ اهل شام شوری بنائےں گے ۔بتاؤ شام میں کون هے ؟جو خلافت کی صلاحیت رکھتا هے؟اگر تم کسی کا نام لو گے تو مهاجرین و انصار تجھے جھٹلائےں گے، اور تیرا یہ اعتراف کرنا کہ میں سابق الاسلام هوں اگر تو اس کے انکار پر قادر هو تاتو یقینا اس سے بھی انکار کردیتا لیکن تم تو اس کے انکار سے عاجزهو، پھر

آپ نے اصبغ بن نباتہ کو خط دیا اور لشکر سے دور ایک طرف چلے گئے-[35]

اصبغ بن نباتہ کھتے ھیں کہ میں معاویہ کے پاس گیا تو اس کی دائیں جانب عمرو بن عاص اورذوالکلاع اور حوشب اس کے بائیں جانب اور اس کے ساتھ اس کا بھائی عتبہ بن عامر، ولید بن عقبی، عبدالرحمن بن خالد بن ولید، شرحبیل بن السمط اور ابو ھریرہ بیٹھے تھے اور اس کے سامنے ابو الدرداء، نعمان بن بشیر اور ابو امامہ باھلی بیٹھے تھے-میں نے اسے خط دیا جب اس نے خط پڑھا تو کھنے لگا،

حضرت علی (علیہ السلام)عثمان کے قاتل ھمارے سپرد نھیں کرنا چاھتے

اصبغ کھتے ھیں، میں نے کھا:معاویہ تو عثمان کے قاتلو ں کا مطالبہ نہ کر، تو توصرف حکومت اور سلطنت چاھتا ھے اگر تجھے عثمان سے کوئی محبت ھوتی تو اس کی زندگی میں اس کی مدد کرتا جب کہ تم نے اس سے آنکھینپھیرلی تھیں اور اسے چھوڑدیاتھا یہ سب کچھ تیری دنیاداری کی وجہ سے ھے،یہ سن کر وہ غضبناک ھوا اور کچھ کرنے کا ارادہ ظاھر کیا- میں نے کھااے ابو ھریرہ تم تو خود کو رسول کا صحابی سمجھتے ھو، میں تجھے اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ھوں جس کے علاوہ کوئی معبود نھیں اور تجھے اس کے رسول بر حق کا واسطہ دے کر پوچھتا ھونکیا تو نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کو حضرت علی کے حق میں غدیر خم پر یہ کھتے ھوئے نھیں سنا :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"من کنت مولاہ فعلی مولاہ "

جس جس کا میں مولا ھوں اس کے علی مولا ھیں۔

وہ کھنے لگا خدا کی قسم یقینا میں نے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے ۔

میں نے کھالیکن اب تم اس کے دشمن کو ولی سمجھ رھے ھو اور حقیقی ولی سے عداوت کرنے لگے ھو ،ابو ھریرہ نے لمبی اور ٹھنڈی سانس لی اور کھا:

انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

معاویہ کا چھرہ متغیر ھوگیااور کھنے لگا اب خاموش ھوجا،عثمان کے خون کے مطالبہ میں تو اھل شام کو دھوکا نھیں دے سکتا کیونکہ وہ شھر حرام اور حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے حرم میں ،اپنی بیوی کے سامنے مظلومیت کے ساتھ مارا گیا،یھی وہ ھے جنھوں نے اسے دھوکا دے کر قتل کردیا اورآج ان کے نزدیک اسی کے مددگار و انصار اوردست بازو بنے ھوئے ھیں ،حضرت عثمان اس لئے نھیں قتل ھوا تھا کہ اس کا خون رائیگاں جائے۔[36]

معاویہ اور جرےر کی گفتگو اور حضرت کا خط

جرجانی کھتے ھیں کہ معاویہ سب سے پھلے جرےر کو اپنے گھر لایا اور اس سے کھاجریر میری ایک رائے ھے ،جریر نے کھابیان کرو معاویہ نے کھا:

کہ تم اپنے مولاکو خط لکھو کہ وہ شام اورمصر میرے حوالے کردے اور اپنی وفات کے بعد کسی کو ھم پر مسلط نہ کرے تو مینسب کچھ تسلیم کرلونگا اور تم اسے خلافت کے متعلق لکھ دو۔

جریر کھتے ھینجو جی چاھے لکھوجب حضرت امیرالمومنین کے پاس معاویہ کا خط پھنچا تو حضرت نے جرےرکی طرف اس کا جواب لکھا :

امابعد! معاویہ نے جو یہ ارادہ کیا ھے کہ جس کے بعد اس کی گردن پر بیعت کا قلادہ نھیں رھے گا اور اسے جو کچھ پسند تھا وھی لکھ دیا اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ ھر چیز کا مالک بن بیٹھے اور اس کا ذائقہ اھل شام کو بھی چکھائے ۔مجھے مغیرہ بن شعبہ نے بھی اسی جانب اشارہ کیا ھے کہ شام کی حکومت معاویہ کے سپرد کردی جائے جبکہ میں مدینہ میں ھوں اور اس نے اس بیعت کا انکار کردیا ھے اور اللہ مجھے نھیں دیکھ رھاکہ میں گمراھوں کو اپنے دست و بازو بناؤں بھرحال اگر یہ شخص بیعت کرتا ھے تو ٹھیک ورنہ تم واپس آ جاؤ والسلام -[37]

جب حضرت علی علیہ السلام صفین کی طرف گئے تو معاویہ نے پھلے سے ھی پانی پر قبضہ جمالیا تھا اور حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب کو پانی کے قریب تک نہ آنے دیا حضرت علی علیہ السلام نے مالک اشتر اور جناب صعصعہ بن صوحان کو معاویہ کے پاس بھیجا۔

انھوں نے کھاتم ھمیں بھی اپنی طرح پانی استعمال کرنے دو۔ معاویہ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ طلب کیا تو ان مینولید بن عقبی کھتا ھے:ان پر پانی اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طرح بند رہنے دیا جائے جس طرح عثمان پر چالیس دن تک پانی بند تھا ، عبداللہ بن سعد کہتا ھے ان پر اس وقت تک پانی بند رہنے دیا جائے جب تک یہ ھماری طرف رجوع نہیں کرتے اور یھی ان کی کمزوری کا موجب بنے گا اور اللہ تعالی نے قیامت تک کے لئے ان پر پانی بند کردیا ھے۔ صعصعہ بن صوحان کہتے ھیں اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے دن تمہارے اور ولید بن عقبیٰ جیسے فاسق و فاجر پر شراب طھور کو حرام قرار دیا ھے یہ سن کر ولید گالیاں بکنے لگا۔ صعصعہ بن صوحان کہتے ھیں اللہ تم سب پر لعنت کرے پھر وہ اس لشکر سے نکل کر اپنے لشکر کی طرف چل دئے [38]-

عمر ابن عاص، معاویہ سے کہتا ھے ان کے لئے پانی کی بندش ختم کردو دیکھتے نہیں ھو کہ ابن ابی طالب پیاس سے نڈھال ھو رھے ھیں اور ان کے ساتھ عراق کے دوسرے بزرگ مہاجرین و انصار بھی ھیں خدا کی قسم ھم نے اس سے پھلے اتنے بزرگ اس طرح اکٹھے نہیں دیکھے تم پانی بند کرنے والا غلط کام نہ کرو اور خود کومصیبت میں نہ ڈالو۔ لیکن معاویہ نے انکار کردیا وہ کھنے لگا خدا کی قسم یہ ان کی پھلی کامیابی ھے اللہ تبارک وتعالی ابو سفیان بن حرب کو حوضِ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے ایک قطرہ بھی نصیب نہ ھوگا ۔ اس وقت فیاض بن حرث ازدی معاویہ سے مخاطب ھو کر کہتا ھے: اے معاویہ خدا کی قسم آج تم نے انصاف نہیں کیا اگر آج رسول ھوتے تو ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پر پانی بند نہ کیا جاتا جبکہ ان پر کس طرح پانی بند کیا جارھاھے حالانکہ یہ اصحاب رسول ھینان میں بدر کے غازی ،مہاجر اور انصار بھی موجود ھیں ان میں حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے چچا زاد، ان کے بھائی ،ان کے رازدار،اور ان کے حبیب اور دوست موجود ھیں۔ اے معاویہ کیا تو اللہ سے نھیں ڈرتا خدا کی قسم یہ بھت بڑی بغاوت ھے ، خدا کی قسم اگر وہ تم سے پھلے پانی پر پھنچ جاتے تو یقینا تم پر پانی بند نہ کرتے یہ کھتے ھوئے وہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے لشکر کی طرف چل پڑا -[39]

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے معاویہ کی طرف عبداللہ بن بدیل الخراعی کو بھیجا اسی شخصیت نے حضرت عمر کی خلافت کے دوران اصفہان کو فتح کیا تھا، حضرت نے اس سے کھاکہ معاویہ سے کھنا ،اگر ھم تم سے پھلے پانی پر پھنچتے تو تم لوگوں پر پانی بند نہ کرتے، تمہارے لئے پانی کی بندش کا حکم دینا حرام ھے تم حضرت رسول خدا (ص)کے اصحاب کو پانی پینے کی اجازت دو تاکہ وہ پانی سے سیراب ھو سکیں یہاں تک کہ ھمارے درمیان کوئی معاملہ طے ھو۔ بھرحال جنگ شدید ھو گی بعید نھیں ھے کہ شھرالحرام میں جنگ ھو جائے لیکن معاویہ اپنی بات پر اٹل رھااورمعاویہ نے حضرت کو کھلوا یاکہ عثمان کے قاتلوں کو میرے حوالے کر دو تاکہ میں ان کو قتل کر دوں۔ عبداللہ نے معاویہ سے کھا،کیا تو یہ سوچ رھاھے کہ حضرت علی(علیہ السلام) پانی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لینے سے عاجز ھیں ایسا ھرگز نھیں ھے وہ تو صرف اتمام حجت کررھے ھیں [40]-

لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خون بہانے کا معاملہ بھت بڑا ھے اسی وجہ سے میں نے ایک کے بعد دوسری مرتبہ اتمام حجت کی ھے۔ میں نے انصار اور غیر انصار میں سے مختلف لوگوں کو اس کی طرف بھیجا ھے تاکہ حجت تمام ھوجائے یہ لوگ اس کے پاس گئے اور اس سلسلے میں اس سے بات چیت کی یہ لوگ اس کے پاس پھنچ کر اس سے کھنے لگے -اے معاویہ اس سے پھلے کہ ھم تلوا کے زرو کے ساتھ تجھ سے پانی حاصل کر لیں تو خود ھی ھم پر پانی آزاد کردے اس نے کھاکل بھی میرے پاس تمہارا پیغام رساں آیا تھا اور آج یہ گروہ میرے پاس آگیا ھے۔ حضرت علی علیہ السلام نے ایک مرتبہ پھر معاویہ کے پاس اپنے دس بزرگ اصحاب کو بھیجا تاکہ وہ پانی کے متعلق اس سے بات چیت کریں اس موقع پر سلیل نامی شاعر نے یہ اشعار کھے:

اِسمع الیوم مایقول سلیل
اِنّ قولي قولٌ لہ تأویل

اِمنع الماء مِن صحاب علي

لا یذوقوہ و الذلیلُ ذلیل

سنو آج سلیل نے جو کچھ کیا ھے اسے بیان کرر ھاھے میری یہ گفتگو ان کے لئے ھے نہ جانے وہ اس کی کیا تاویل کریں گے علی (ع)کے اصحاب پر پانی بند کردیا گیا اور وہ ایک گھونٹ پانی بھی نہ پی سکے بھرحال ذلیل تو ذلیل ھی ھوتا ھے۔[41]

اشعث بن قیس حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آ کر عرض کرتا ھے یا امیرالمومنین کیا ھم پیاس سے مر جائیں ؟آپ نے تو اس سلسلے میں ھمیں تلوار اور نیزے اٹھانے سے بھی منع کردیا ھے ،خدا کی قسم میں فرات پر قبضہ کیے بغیر واپس نہ پلٹوں گا ۔اس کے بعد مالک اشتر بھی آئے (حضرت امیر ا لمو منین علیہ السلام اپنی طرفسےجنگ کا آغاز نھیں چاھتے تھے)جب سارا لشکر جمع ھو گیا اور انھوں نے اپنی تلواریں اپنی گردنوں پر رکھ لیں اشتر اور اشعث بارہ ہزار کے لشکر سے آگے بڑھے اور معاویہ کی طرف سے ابوالاعور اٹھارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ آگے بڑھا اور دیکھتے ھی دیکھتے یہ فرات پر جا پھنچے۔[42]

ابوہانی بن معمر سدوسی کھتے ھیں کہ اس وقت میں اشتر کے ساتھ تھا اس پر پیاس کے آثار نمایاں تھے اس نے اپنے چچازاد بھائی سے کھاھمارے امیر پیاسے ھیں ،اس نے کھاکہ سب لوگ پیاسے ھیں۔ میرے پاس پانی کے کچھ برتن موجود ھیں لیکن میں نے انھیں اپنی ذات کے

لئے حرام قرار دے رکھاتھا اس نے یہ مالک اشتر کے حوالے کئے اس نے اورپانی پیش کیا انھوں نے کھاجب تک دوسرے لوگ پانی نہ پئیں گے میں نھینپےؤں گا ۔اسی اثنا میں ابی عور کے ساتھی قریب ھوئے اور انھوں نے تیر اندازی شروع کر دی ۔

مالک اشتر نے آواز دی:

اے لوگو! صبر کرو، پھر انھوں نے ابی اعور کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا ۔ تیروں کا آمنا سامنا ھوا اور ان کے سات آدمی مارے گئے ان میں سب سے پھلا شخص صالح بن فیروزا لعکّی تھا جو بڑا شجاع مشھور تھا اشتر نے اپنا گھوڑا دریائے فرات میں داخل کیا اور انھوں نے اشعث پر حملہ کرکے پانی کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ [43]

جب حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اصحاب نے فرات پر قبضہ جما لیا اور شامیوں کو اس سے دور بھگا دیا معاویہ نے حضرت امیر علیہ السلام کے پاس ۱۲آدمیوں کو پانی لانے کے لیے بھیجا یہ لوگ حضرت علی علیہ اسلام کے پاس گئے ان میں سے پھلے حوشب کھنے لگا ۔

آپ نیک اور پاکیزہ نفس کے مالک ھیں ھمیں پانی فراھم کیجئے اور جو کچھ معاویہ نے کیا ھے اسے فراموش کر دیجئے۔ان شامیوں میں سے ایک شخص جسکانام مقاتل بن زید العکّی تھا وہ کھنے لگا ۔

اے امیرالمومنین امام المسلمین رسول دو عالم کے چچاذاد بھائی! معاویہ عثمان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے خون کے معاملہ میں دھوکہ بازی سے کام لے رھاھے اسے صرف اور صرف بادشاھت کی چاھت ھے وہ بہانہ بنا کر بادشاھت اور حکومت کے حصول کے کوشش میں لگا ھے۔

خدا گواہ ھے کہ اگرچہ میں شامی ھوں لیکن آپکا محب ھوں خدا کی قسم میں معاویہ کی طرف لوٹ کر نہ جاؤں گا بلکہ یہاں آپ کی خدمت کروں گا اور جنگ کی صورت میں، مینآپکی طرف سے ان کے سا تھ جنگ کرنے والا پھلا شخص ھوں گا اور جلد ھی آپ کے سامنے جام شہادت نوش کروں گا کیونکہ آپ کی اطاعت میں جان دینا شہادت کی موت ھے ۔

اسکے بعد حضرت امیرلمومینین حضرت علی ابن ابی طالب نے اس انداز سے تکلم فرمایا۔ جاؤ اور معاویہ سے کھو! جتنا چاھو پانی پیئو اور اپنے حیوانات کو سیراب کروپانی کے معاملہ مینتمھیں کوئی نہ روکے گا اور کوئی بھی تم پر پانی بند نھینکرے گا[44]

جب حضرت امیرالمومنین علیہ اسلام نے جنگ صفین میں پانی پر غلبہ پا لیا اور آپ نے اھل شام کے ساتھ فیاضی اور بخشش کا سلوک کیا آپ نے کچھ دن معاملہ اسی طرح رھنے دیا، نہ تو آپ نے کسی کو معاویہ کے پاس بھیجا اور نہ ان کی طرف سے کوئی آیا تاکہ اھل شام کے دل نرم پڑ جائیں ۔

اھل عراق نے آپ سے جنگ کرنے کی اجازت طلب کی اور کھنے لگے :بعض لوگ گمان کرتے ھیں کہ آپ جان بوجھ کر جنگ سے کترا رھے ھیں اور آپ کو اپنی زندگی کی فکر ھے اور بعض لوگوں کا خیال ھے کہ اھل شام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے ساتھ جنگ کرنے میں آپ کسی شک میں مبتلا ھیں۔
حضرت نے ارشاد فرمایامیں اور جنگ سے کتراؤں !
تعجب کی بات تو یہ ھے کہ میں جب جوان تھا تو مجھے زندگی کی فکر نہ تھی اب اس بڑھاپے میں زندگی کی کیا فکر، میں اپنی زندگی گزار چکا ھوں۔ میرا آخری وقت بھی قریب آ چکا ھے ! اب میں موت سے کیا ڈروں گا؟ نہیں ایسا ممکن نہیں ھے۔
اور جہاں تک اس قوم کے متعلق شک کا تعلق ھے آپ کو ان کے متعلق شک ھے اور مجھے اھل بصرہ کے متعلق شک ھے خدا کی قسم میں نے اس معاملہ کے ظاھر اور باطن دونوں کو ان کے سامنے پیش کیا ھے تو مجھے اس کے علاوہ کچھ اور معلوم نہیں کہ یا جنگ کریں یاا للھاور اس کے رسول(ص) کی نافرمانی کریں .
میں اس قوم کو یہ بتا دینا چاھتا ھوں کہ عنقریب ان میں سے ایک گروہ یا میری اطاعت کرے گا یا اسی کی !جبکہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن مجھ سے فرمایا تھا :
لان یھدی ا للہ بک رجلاواحدا خیرلک مما طلعت علیہ الشمس۔
اگر اس کائنات میں اللہ تعالی آپ کے ذریعے ایک شخص کو بھی ھدایت یافتہ بنا دے تو یہ ھر اس چیز سے بھتر ھے جس پر خورشےد طلوع ھوتا ھے۔ [45]
جب حضرت علی علیہ السلام نے پانی حاصل کر لیا تو اس وقت فردی اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گروھی جھڑپےں جاری رھیں بعض موت کے خوف سے ایسے بھاگے کہ پھر واپس نھیں آئے۔ بھرحال ذوالحجہ کے آخر تک اسی طرح جنگ کا سلسلہ جاری رھاجب محرم الحرام کا مھینہ آگیا دونوں طرف سے ایک نیک مھینے میں جنگ ختم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ ایلچیوں کی رفت وآمد شروع ھو گی۔ حضرت امیرعلیہ السلام نے یزید بن قیس ارحبی کو معاویہ کی طرف بھیجا انھوں نے معاویہ سے کہاھم تیرے پاس اس لیے آئے ھیں تاکہ تمھیناس چیز سے آگاہ کریں جس کے لیے ھمیں بھیجا گیا ھے آپ ھماری بات غور سے سنیں البتہ مجھے آپ لوگوں کو نصیحتیں کرنے کے لیے نھیں بھیجا گیا۔ بھرحال ھم تجھے تذکر دینے آئے ھینتاکہ تم پر حجت تمام ھو جائے اور ھم تیرے پاس الفت و محبت کا پےغام لے کر آئے ھیں ھمارے سردار وہ ھیں جنھیں کون ھے جو نھیں جانتا تم اور تمام مسلمان اس کے فضل و کمال سے آگاہ ھو اور میرے خیال میں اس کے فضیلت تمہارے اوپر مخفی نھیں ھے۔ اھل دین اور اھل فضل تجھے حضرت علی (ع) کے برابر نھیں سمجھتے اور تجھے ھر گز ان سے بلند وبالا نھیں سمجھتے۔اے معاویہ اللھسے ڈرو اور علی (ع) کی مخالفت نہ کرو۔

خدا کی قسم ھم نے اس دنیا میں ان سے بڑا متقی اوران سے بڑا زاھد کسی اور کو نھیں پایا۔ساری کائنات کی تمام نیکیانصرف اور صرف اسی کی ذات مینموجود ھیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاویہ کاجواب :

امابعد! تم نے اطاعت اور جماعت کی دعوت دی ھے جہاں تک جماعت کا تعلق ھے تم نے دعوت دی ھے یہ تو ٹھیک ھے لیکن جہاں تک تمہارے دوست کی اطاعت کا تعلق ھے میں اسے تسلیم نہیں کرتا آپ کے سردار نے ھمارے خلیفہ کو قتل کیاھے،ھماری جماعت میں تفرقہ ڈالا ھماری خواھشات کو پامال کیااور پھر تمہارے سردار کہتے ھیں کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا ھم لوگ اسے تسلیم نہیں کرتے ۔

کیا تم نے ھمارے سردار کو قتل ھوتے ھوئے دیکھا تھا؟ کیا تم نہیں جانتے تھے کہ وہ سب تمہارے سر دار کے افراد تھے؟ آپ انھیں ھمارے پاس بھیجئے ھم انھیں قتل کرنا چاھتے ھیں۔

ھم تم سے زیادہ اطاعت اور جماعت کے حقدار ھیں۔شبث بن ربعی نے معاویہ سے کہا: معاویہ تو نہیں جانتا کہ عمار کے متعلق حضرت رسول (ص)خدا نے کیا کہاھے؟ اور پھر تم نے اس کو قتل کیا ھے! معاویہ نے کہاکہ مجھے اس کو قتل کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

خدا کی قسم اگر میرے لیے ممکن ھوتا کہ تمہارا سردار ابن سمیہ (سمیہ بن حنباط عمار بن یاسر کی مادر گرامی پھلی خاتون شھیدہ ھیں) کا فرزند ھے تو پھر میں اس کو عثمان کے بدلے میں قتل نہ کرتا لیکن آپ لوگوں نے ھمارے سردار عثمان بن عفان کو قتل کر دیا۔ شبث نے کھاآسمانوں کے رب کی قسم تم نے عدل و انصاف سے کام نہیں لیا مجھے اس با برکت ذات کی قسم جس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تم نے ابن یاسر کو قتل کر کے لوگوں کی تلواروں کو باھر نکلنے پر مجبور کیا ھے۔[46]
حضرت علی(ع) کی ھمےشہ یہ سیرت رھی ھے کہ وہ تمام حالات میں محارم خدا سے پرھےز گاری اور تقوی اختیار کرتے تھے اس چیز کا آپ کے دشمن بھی واضح طور پر اعتراف کرتے ھیں ۔آپ کبھی بھی اچانک جنگ شروع کر دینا پسند نہیں کرتے تھے۔نصر بن مزاحم اپنی سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ھیں جب محرم ختم ھوا حضرت علی(ع) نے مرثد بن حارث جشمی کو حکم دیا اور انھوں نے سورج ڈوبنے کے وقت آواز دی کہ اے شام والو آگاہ ھو جاؤ کہ امیرلمومنین آپ سے فرما رھے ھیں: تم حق کی طرف پلٹ آؤ اور اس کی طرف رجوع کرو اور میں نے تم پر اللہ کی کتاب حجت کے طور پر پیش کر دی ھے اور تمھیں اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دی ھے لیکن پھر بھی تم لوگوں نے سر کشی کو نہ چھوڑا اور حق کو قبول نہ کیا اور میں نے تم پر واضح کر دیا ھے کہ اللہ تعالی خیانت کرنے والے کو پسند نہیں کرتااس کے بعد نصر بن مزاحم کھتے ھیں : نبذ سے مراد یہ ھے کہ دو گروھوں کے درمیان جنگ کے سلسلے میں ایک معاھدہ صلح ھونا جسے جنگ سے پھلے وہ توڑ ڈالےں ۔[47]
عبداللہ بن جندب اپنے والد سے روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت علی(ع) نے فرمایا جب جنگ میں دشمن سے تمہاراآمنا سامنا ھو تو اس وقت تمہاری ذمہ داری یہ ھے کہ۔

جب تک دشمن جنگ شروع نہ کر دے تم پہل نہ کرنا کیوں کہ تم الحمداللہ دلیل و حجت رکھتے ھو اور تمہارا انھیں چھوڑ دینا کہ وھی پہل کریں یہ ان پر دوسری حجت ھو گی اور جب تمہارے جوابی حملہ سے دشمن بھاگ کھڑا ھو تو پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے کو قتل نہ کرنا اورکسی زخمی کی جان نہ لینا۔ ان کا لباس نہ اتارنا، مرنے کے بعد ان کا مثلہ(ناک اور دوسرے اعضاء کاٹنا) نہ کرنا اور جب تم اس قوم کے مرکز میں پھنچ جاؤ انھیں مزید شرمندہ نہ کرنا اور ان کی اجازت کے بغیر ان کے گھروں میں داخل نہ ھونا انکے گھروں سے کسی چیز کو نہ اٹھانا لیکن میدان جنگ میں جنگی ھتھیار لے سکتے ھو۔ ان کی عورتوں کو اذیت نہ پھنچا نا اگرچہ تمھیں وہ برا بھلا کھیں اور تمہارے افسروں کو گالیاں دیں کیونکہ وہ جان، قوت اور عقل کے اعتبار سے ضعیف اور کمزور ھوتی ھیں ھمیں (پیغمبر اسلام(ص) کے زمانہ میں بھی) یہ حکم تھا کہ ان سے کوئی تعرض نہ کریں حالانکہ وہ مشرک ھوتی تھیں اگر جاھلیت میں بھی کوئی شخص کسی عورت کو پتھر یا لاٹھی سے گزند پھنچاتا تو اس کی اور اس کے بعد آنے والی نسلوں کو مطعون سمجھا جاتا تھا۔[48]

حضرمی کھتے ھیں کہ میں نے حضرت علی(ع) کو جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نھروان کے موقع پر وعظ کرتے سنااور آپ نے فرمایا۔ اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو اپنی آنکھیں نیچی رکھو اپنی آوازیں بلند نہ کرو اور کم بولو خود کو جنگ، مقابلہ، مبارزہ اور معانقہ کے لیے آمادہ رکھو، اور ثابت قدم رھو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، جنگ میں کسی

سے پھل نہ کروتاکہ تمھیں اللہ کے سامنے شرمندہ نہ ھونا پڑے۔ صبر وتحمل سے کا م لو کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ھے پھر یہ دعا فرمائی پروردگار! ھمیں صبراور نصرت اور اجر عظیم عنایت فرما ۔[49]

نصر بن مزاحم اپنی سند سے روایت بیان کرتے ھیں تو حضرت علی(ع) نے فرمایا کہ کون ھے جو اس قوم کے پاس قرآن لے کرجائے جو انھیں سمجھائے؟ توایک نوجوان آگے بڑھا جس کا نام سعد بن قیس تھا اس نے کھامیں جاؤں گا حضرت نے پھراس بات کو دھرایا۔ دوسرے لوگ خاموش رھے اس نوجوان نے کھامیں جاؤں گا۔حضرت(ع) نے فرمایاکیا تیرے سوا کوئی اور نھیں؟!! وہ جوان معاویہ کے پاس آیا اور اس نے چنا نچہ معاویہ کو قرآ ن سنایا اور اسے قرآن کی طرف دعوت دی لیکن معاویہ نے اسے قتل کردیا۔

اس وقت حضرت علی(ع) نے عبداللہ بن بدیل خزاعی سے کھااب ان پر حملہ کر دو چنا نچہ سب نے حملہ کر دیا۔[50]

نصر بن مزاحم اپنی سند سے کھتے ھیں کہ ھم جنگ صفین میں حضرت علی(ع) کے ساتھ موجود تھے اس وقت عمر وبن عاص کھڑا ھوا اس نے سیاہ کپڑے کو نےزے کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ لوگوں نے کھایہ حضرت رسول (ص)خدا کے پرچم کا ایک حصہ ھے وہ اس طرح باتیں کرتے ھوئے حضرت علی (ع) کے پاس پھنچ گئے۔

حضرت نے فرمایا کیا تم اس چادر کے متعلق جانتے ھو بے شک عمرو اللہ کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دشمن ھے اسے اللہ کے رسول(ص) نے اسے چادر کے حصے کے ساتھ نکال دیا تھا حضرت نے اس سے پوچھا تھا اسے کہاں سے لیا تھا؟۔
عمرو نے کھاتھا یا رسول(ص) اس سے کیا ھوتا ھے؟۔
حضرت نے فرمایا: اسے لے کر (اسے پھن کر) مسلمانوں کے ساتھ جنگ نہ کرنااور کافروں کا تقرب حاصل نہ کرنا بس اس نے وہ لے لیا۔
لیکن بے شک وہ مشرکوں کے قریب ھو گیا ھے اور آج مسلمانوں سے جنگ کرنے پر آمادہ ھے مجھے اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ذی روح چیزوں کو پیدا کیا وہ کبھی بھی مسلمان نہ ھوئے انھوں نے تو صرف اسلام کا اظہار کیا ھے۔
اور کفر اُن کے اندر پوشیدہ طور پر موجود ھے جب یہ کافروں میں سے کسی کو اپنا مدد گار اور معاون پاتے ھیں تو اپنے کفر کا اظہار کردیتے ھیں۔[51]

نصر بن مزاحم کھتے ھیں کہ زید بن ارقم معاویہ کے پاس گئے اس وقت اس کے قریب عمر بن عاص کرسی پر بیٹھا ھوا تھا جب زید نے یہ منظر دیکھا تو خود ان دونوں کے درمیان حائل ھوگیا یہ دیکھ کر عمرو بن عاص کھنے لگا۔
تم دیکھ نہیں رھے ھوکہ ھم اکٹھے بیٹھے ھیں تو میرے اور میرے امیر کے درمیان آکر بیٹھ گیا ھے ھمارے درمیان سے اٹھ جا، زید نے کھاکہ ایک جنگ میں، میں حضرت رسول خدا(ص) کے ساتھ تھا آپ دونوں اسطرح اکٹھے بیٹھے ھوئے تھے حضرت رسول خدا(ص) نے گھری نظروں کے ساتھ آپ

کو دیکھا اور پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی اسی طرح دیکھا اور نظریں جما کر تمھیں دیکھنے لگے اورارشاد فرمایا کہ جب تم معاویہ اور عمرو ابن عاص کو کبھی اسطرح اکٹھا بیٹھے ہوئے دیکھو تو فورا انھیں جدا کر دینا کیوں کہ یہ دونوں کبھی بھی خیر پر(اس طرح) اکٹھا نھیں بیٹھ سکتے۔[52]

عبداللہ بن عمر کھتے ھیں معاویہ جھنم کے نچلے درجے میں دردناک عذاب میں ھوگا اگر فرعون یہ کلمہ نہ کھتا کہ أناربکم الأعلیٰ (میں تمہارا سب سے بڑا پروردگار ھوں) تو جھنم میں معاویہ سے پست درجہ کسی اور کو نہ ملتا۔[53]

اس طرح عبداللہ بن عمر کھتے ھیں کہ ایک مرتبہ حضرت رسول(ص)نے ابو سفیان کو دیکھا کہ وہ مرکب پر سوار ھے اور معاویہ اور اس کا ایک بھا ئی ساتھ ھے ان میں سے ایک لگام پکڑے کھڑا ھے اور دوسرا اس کے پیچھے کھڑا ھے۔ جب حضرت کی ان پر نگا ہ پڑی تو حضرت نے ارشاد فرمایا :

اللّھم اللعن القائِد والسائق والراکب۔

پروردگاراکھڑے ھونے والے، لگام پکڑنے والے اور سوار' تینوں پر لعنت فرما۔[54]

اورحضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام لوگوں کے ساتھ آھستہ آھستہ اھل شام کی طرف روانہ ھوئے تو انھوں (اھل شام)نے تیر پھینک کر جنگ کا آغازکیا اس وقت آپ نے ہاتھ اٹھاکر بارگاہ خدا وندی میں عرض کی: پروردگارا ! ھمیں اپنے دشمن پر نصرت فرما، ھمینان باغیوں سے نجات دے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور حق کی نصرت فرما،اور اگر انھیں کامیابی مل جاتی ھے تو ھمیں شہادت کے درجے پر فائز کردے اور میرے اصحاب کو اس فتنہ سے نجات دے۔[55]

نصر،زید بن وھب سے روایت کرتے ھیں کہ جنگ صفین میں مینے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنے بیٹوں کے ساتھ میسرہ کی طرف جارھے تھے میں نے دیکھا کہ تیر آپ کے کاندھوں اور شانوں سے گذر رھے تھے ،جن کو دیکھ کر آپ کے فرزند ان تیروں کو روکتے تھے، آپ نے ان کو منع فرمایا اس وقت بنی امیہ کا ایک بھادر غلام احمر نکل کر آیا اور کھنے لگا : یا علی اگر میں تم کو قتل کروں تو خدا مجھے قتل کردے،یا آپ مجھے قتل کردیں ۔ یہ سن کر امام علیہ السلام کے خادم کیسان نے اس پر حملہ کیا لیکن اس کو احمر نے قتل کر دیا اس کے بعد علی علیہ السلام احمر کے نزدیک گئے تاکہ اس پر تلوار سے وار کریں،لیکن احمر نے آپ کی ھیبت کو دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ ذرہ میں رکھ لئے، اس وقت حضرت امیر (ع)نے اس کو پکڑ کر اوپر اٹھالیا۔

راوی کھتا کہ میں نے دیکھا کہ احمر کے دونوں پیر حضرت کے شانوں کے قریب ھو ا میں لٹکے ھوئے تھے،حضرت نے کچھ دیر اس کواسی طرح لٹکائے رکھا اور پھر زمین پر دے مارا،جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ پیر ٹوٹ گئے اس کے بعد امام حسین (ع) اور محمد بن حنفیہ اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کو قتل کر ڈالا ۔اس کے بعد اھل شام حضرت کے قریب ھونے لگے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لیکن حضرت آرام سے چلتے رهے اور موقع پر حضرت امام حسن علیہ السلام نے کہا: بابا آپ نہیں دیکھ رهے هیں کہ دشمن آپ کی طرف حملہ کے لئے بڑھ رهے هیں۔

تب آپ نے فرمایا:اے بیٹا تمہارے باپ کے لئے ایک دن معین هے جس پر جلدی کرنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا اے بیٹا تمہارے باپ کو اس کا غم نہیں کہ موت ان پر آن پڑے یا وہ موت پر جا گریں۔ [56]

جنگ صفین میں حضرت علی (ع)نے اپنے ہاتھ مینعصا لے رکھا تھااور آپ کا گزر سعیدبن قیس همدانی کی طرف هوا وہ عرض کرنے لگا یا امیرالمومنین (ع) کهیں کوئی آپ کو دهوکا دے کر نقصان نہ پهنچادے جبکہ آپ دشمن کے قریب هوتے جا رهے هینتو اس وقت حضرت علی(ع) نے ارشاد فرمایا:

جب تک خدا کی مرضی نہ هو تو کسی کی جرأت نہیں کہ میرا بال بهی بیکا کر سکے جب تک میں اللہ کی حفاظت میں هوں کوئی اس وقت تک مجھ پر پس پشت سے حملہ نہیں کر سکتا اور مجھ پر دیوارنہیں گرا سکتا یا مجھ پر آفت و مصیبت کا پہاڑ نہیں توڑ سکتا۔ ہاں شب قدر میں ایسا هوگا -[57]

جابر جعفی روایت بیان کرتے هیں کہ جب حضرت علی علیہ السلام میدان جنگ کی طرف نکلنے لگے تو آپ نے سوار هونے سے پهلے ذکر خدا کیا اور ارشاد فرمایا:

الحمدُ اللهعلیٰ نعمہ علینا وفضلہِ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمام حمد و ثناء خدا وند متعال کے لئے سزاوار ھے جس نے ھمیننعمت اور فضیلت عطا کی ھے ۔ اور وہ ایسی پاک و پاکیزہ ذات ھے جس نے اس کائنات کو ھمارے لیے مسخر فرمایا اور کوئی بھی اس کا مقابلہ کرنے والا نہیں ھے اور ھمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ھے ۔

پھر آپ نے قبلہ رخ ھو کر اپنے ہاتھوں کو دعا کے لیے بلند کر کے فرمایا:

اللُّهم اِلیک نقلت الأَ قدام وأتعبتُ الأبدان وأفضتُ القلوب ورفعتُ الایدي وشَخَصتُ الابصارُ < ربنا افتح بيننا وبين قومِنا بالحقِّ و أنتَ خيرُالفاتحين۔>

پروردگار ھمارے قدم تیری جانب رواں دواں ھیں اور بدن تیرے حکم کے تابع ھیں۔ دل تیری طرف راغب ھیں اور ہاتھ تیری بارگاہ میں بلند ھیں اور آنکھیں تیری جستجو میں ھیں، پروردگار! ھمیں اس قوم پر حق کے ساتھ فتح نصیب فرما بے شک تیری ذات ھی بھترین فتح عطا کرنے والی ھے۔

پھر ارشاد فرمایا: اللہ کی برکت سے قدم بڑھا،اور چلتے ھوئے آپ یہ ورد کر رھے تھے:

اللهُأكبر اللهأكبر لاالٰہ اِلاّالله الله أكبرُ يا الله ياأحد يا صَمد يا رب محمدّ أكفف عنا بأس الظالمين ۔

اللہ تو سب سے بڑا ھے ۔وھی اکبر ھے۔ اے اللہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ھے۔ اے اللہ، اے احد، اے بے نیاز ذات، اے محمدکے رب، ظالموں کے ظلم و اذیت کو ھم سے دور فرما۔

اورپھر فرمایا: بسم الله الرحمن الرحيم ولا حولَ ولا قوّة اِلاباالله العليّ العظيم۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ھیں جو عالمین کا رب، رحمن اور رحیم ھے نیز آخرت کا مالک ھے ھم صرف اس کی عبادت کرتے ھیں اسی سے مدد طلب کرتے ھیں اللہ کے نام سے شروع کرتے ھیں تمام طاقت و قوت اسی علی اور عظیم ذات کے لیے ھے ،راوی کھتا ھے صفین میں یھی کلمات حضرت کا شعار اور نعرہ تھے-[58]

جب جنگ صفین میں دونوں طرف سے کافی لوگ قتل ھو گئے تو حضرت علی(ع) نے میدان صفین میں کھڑے ھو کر باآواز بلند پکارا :معاویہ معاویہ، آپ نے کئی بار اس کو تکرار کیا، معاویہ نے کھاکیا کھنا چاھتے ھو حضرت نے فرمایا: توخود میرے ساتھ جنگ کے لیے آجا تاکہ معاملہ تمام ھو جائے ۔ چنانچہ جب آپ نے معاویہ کو جنگ کے لئے طلب کیا۔ اس کے ساتھ عمرو بن عاص بھی تھاجب وہ دونوں حضرت کے قریب آئے تو حضرت نے عمرو کی طرف توجہ کئے بغیرمعاویہ سے کھاتیرے لیے ھلاکت ھو تو دیکھ نھیں رھاکہ کتنے لوگ مارے جا چکے ھینبھتر ھے تاکہ میرے اور تیرے درمیان جنگ ھو جائے جو دوسرے کو قتل کر دے وہ خلافت کا مالک بن جائے، معاویہ نے عمر وسے پوچھا اس بارے تیراکیا مشورہ ھے؟ عمرو نے کہاعلی (ع)نے انصاف سے کام لیا ھے، بھر حال اگر تو میدان میننکلے تو تجھے کوئی نھیں مار سکتا اس زمین پر رھنے والے سب عرب تیری پشت پر ھیں (یعنی تم حضرت علی (ع)کا مشورہ مان لو)معاویہ نے کھااے ابن عاص مجھ جیسا شخص اپنے آپ کو دھوکا نھیں دے سکتا۔ خدا کی

قسم علی ابن ابی طالب(ع) جیسے شجاع شخص کے ساتھ مقابلہ کرنے کبھی نہ نکلوں گا یہ تو میرے خون سے زمین کو سیراب کر دے گا۔ اس کے بعد معاویہ عمرو عاص کے ساتھ وہاں سے بھاگ گیا اور لشکر کی آخری صفوں میں پہنچ گیا۔جب حضرت نے اسے آخری صفوں میں جاتے دیکھا تو آپ مسکرا دئیے اور اپنی جگہ واپس آگئے۔[59]
اصبغ بن نباتہ روایت کرتے ھیں کہ ایک شخص حضرت علی ابن ابی طالب(ع) کی خدمت میں حاضر ھوا اور عرض کرنے لگا یاامیرالمومنین جس قوم کے ساتھ ھم جنگ کر رھے ھیںان کا اور ھمارا دین ایک ھے رسول ایک، نماز ایک اور حج ایک ھے تو پھر ھمارا جھگڑا کس چیز میں ھے؟ لہٰذا ھم انھیں کس نام سے پکاریں؟تب حضرت نے فرمایا: ھم انھیں وھی کچھ کھیں گے جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ھے اور جو کچھ اللہ کی کتاب میں موجودھے میں سب کو جاننے والا ھوں،پھر اے نوجوان کیا تم نے اللہ کے اس فرمان کو ملاخطہ نھیں کیا جس میں اللہ ارشاد فرماتا ھے:
”تلکَ الرُسُل فضّلنا بَعضَہم علیٰ بعضِ۔۔“ سے لے کر ”ولو شاءَ اللهُ ما آقتتل الذین من بعد ھم مِن بعد ما جاء تھُم ۔البیناتُ ولکن اِختلفوا فمنھم من آمن و منھم من کفر۔“[60]
یہ سب رسول جو ھم نے بھیجے ھیں ،ان میں بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ھے۔۔ ۔ اگر خدا چا ھتا تو جو لوگ ان پیغمبروں کے بعد واضح اور روشن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معجزے آ چکنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے مگر ان میں اختلاف پیدا ہو گئے۔ ان میں بعض تو صاحب ایمان رہے اور بعض کافر ہو گئے اور جب یہ اختلاف پیدا ہو گیا تو ہم اللہ اسکی کتاب اور اس کے نبی کے زیادہ قریب ہیں۔ہم ایمان والے ہیں اور وہ کفر کرنے والے ہیناور اللہ نے چونکہ یہی چاہاہے کہ ہم ان(کافروں) سے لڑیں لہٰذا ہماری یہ جنگ کرنا مشیت ایزدی اوراللہ کے ارادے کے عین مطابق ہے -[61]

محمد ابن اسحاق اپنی سند سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عمرو ابن عاص کو حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب(ع) کے ایک صحابی حارث بن نضر جثعمی سے بڑی عداوت تھی حضرت علی (ع)نے اپنے اس صحابی کو شام کے بڑے لوگوں سے متعارف کروایا تھا اور ان کے دلوں میں اس کی شجاعت کا رعب و دبدبہ تھا ہر شخص اس کے سامنے آنے سے بچتا تھا اور عمرو جس جگہ بھی جاتا تھا وہاں حارث بن نضر کے چرچے سنتا تھا۔ حارث نے اس سلسلے میں کچھ اشعار کہے اور یہ اشعار زبان زد عام ہو گئے جب ان کی خبر عمرو کو ہوئی تو وہ خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا اسے یہ اشعار علی ابن ابی طالب(ع) نے سکھائے ہیں۔بہرحال خدا مجھے ہزار مرتبہ بھی موت دے تب بھی تلواریں آپس میں ضرور ٹکرائیں گی لہٰذا اس نے اپنے نیزے سے اس پر حملہ کر دیا،اس جانب حضرت علی (ع)آ نکلے انہوں نے تلوار اور صقیل شدہ و نیزہ اٹھا رکھا تھا جب اس نے دیکھا تو اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی تاکہ آگے بڑھ جائے اور (خوف کی وجہ سے) عمر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وگھوڑے سے زمین پر آ گرا اور دونوں پاؤں پھیلادئیے اور ننگا ہو گیا۔ حضرت اپنا چھرہ چھپاتے ہوئے اس سے آگے نکل گئے۔ اس دن سے لوگوں کے درمیان اس کی یہ حالت ضرب المثل بن گئی اس واقعہ پرحارث بن نضر خثعمی نے یہ اشعار کہے:

أفيِ کل یومٍ فارس لکَ ینتهي
وعورتُہ وسط العجاجة بادیہ

یکف لها عنہ عليٌ سِنانہ
ویضحک منها في الخلاءِ معاویہ

بدت أمس مِن عمرو فقنّع رأسہ
وعورةُ بُسرٍ مَثلها حذو حاذیہ

فقولا لعمروٍ ثم بُسرٍ ألاانِظُرا
لنفسکما لا تلقیا اللیث ثانیہ

ولاتحمدا اِلاّ الحیا وخصاکما
هما کانتا واللہ للنفسِ واقیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کیا ھر روز تیرے لیئے کوئی گھوڑ سوار آئے اور صحرا کے درمیان غبار بلند ھو اور تم ننگے ھو جاؤ تیرے لیے تو صرف علی علیہ السلام کے نیزے کی انی ھی کافی ھے تجھ پر تنہائی میں معاویہ بھی مسکر ادیا کل عمرو کو یہ معاملہ پیش آیا اور اس نے اپنا سر ڈھانپ لیا اور بسر کا انجام بھی وےسا ھی رہاپس ان دونوں نے عمر و اور پھر بسر سے کہا۔ اپنے نفوس کو نھیں دیکھتے کھیں تم پر دوبارہ شیر حملہ نہ کر دے تو شرم و حیاء کیوں نھیں کرتے خدا کی قسم اپنے نفس کی حفاظت کرو۔ حارث کہتے ھیں کہ اس کے بعد بسر بن ارطاۃکے ساتھ بھی وھی کچھ کیا جو عمرو بن عاص کے ساتھ ھوا تھا[62]

نصر بن مزاحم عمر بن سعد سے روایت بیان کرتے ھیں وہ کھتے ھیں ھمارے درمیان حضرت علی (ع)موجود تھے۔ آپ حمدان، حمیر اور دوسرے مختلف لوگ جہاں موجود تھے ان کے درمیاں کھڑے تھے اس وقت اھل شام کے کسی شخص نے آواز دی کسی نے ابی نوح حمیری کو دیکھا ھے؟ کسی نے جواب دیا جی ہاں تمھیں اس سے کیا کام ھے؟ اس نے چھرے سے خود اتارا وہ ذوالکلاع حمیری تھا۔

نوح نے کہا: ھمارے ساتھ چلو۔

اس نے کہا: کہاں؟

کھابھرحال ھمیں اس صف سے نکل جانا چاھیے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابو حمیری نے کہا: کیوں؟
اس نے کہا: مجھے تم سے کام ھے۔
اس نے جواب دیا: معاذاللھمیں کیوں جاؤں میں تو یہاں جنگ کرنے کے لیے آیا ھوں۔
ذوالکلاع نے کہا: ھمیں بتا کہ تیری گردن پر اللہ، رسول(ص) اور ذوالکلاع قبیلہ کی کوئی ذمہ داری ھے؟ اگر ھے تو تم اپنے قبیلے کی طرف چلو،بھرحال میں تم سے اس معاملے کے متعلق پوچھنا چاھتا ھوں جس کی طرف تم نکلے ھو ۔ابو نوح ، ذوالکلاع کے ساتھ وہاں سے چل پڑا۔
اس نے کہا۔میں نے تمھیں اس لیے بلایا ھے تاکہ تم مجھے وہ بات بتاؤ جو عمرو بن عاص نے عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانہ میں کھی تھی بھر حال تم ھمیں وہ حدیث ابھی سناؤ۔
اس نے کھامیرا خیال ھے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا۔
آپ نے فرمایا :
یلتقي اُھل الشام وأھل العراق و فی اِحدیٰ الکتیبتین الحقُ واِمام الھدیٰ ومعہُ عمار بن یاسر .
اھل شام اور اھل عراق ایک مقام پر جنگ کے لیے جمع ھونگے اور ان دونوں لشکروں میں سے ایک حق پر ھوگا اور وھی امام ھدیٰ بھی ھوگا اور اس لشکر کے ھمراہ عمار بن یاسر بھی ھونگے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابو نوح نے کھاجی ہاں خدا کی قسم ہم اسی گروہ میں سے ہیں ۔
اس نے کھااللہ تجھے سمجھائے تم ہمیں جنگ میں کھری کھری سنانا چاہتے ہو (یا قتل کرنا چاہتے ہو)۔
ابو نوح نے کھاجی ہاں رب کعبہ کی قسم! یہ تمہارے ساتھ رہنا جنگ کرنے کی با نسبت زیادہ سخت ہے اگر تم اکیلے ہوتے تو میں جنگ کرنے سے پہلے تمھیں ذبح کر دیتاجبکہ تم تو میرے چچازاد ہو۔
ذوالکلاع نے کھاتو ہلاک ہو جا اس چیز کی تو مجھ سے تمنا رکھتے ہو خدا کی قسم اگرچہ تم میرے رشتہ دار ہو لیکن میں تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا لہٰذا مجھے اپنے قتل پر مجبور نہ کر۔
ابو نوح نے کھایہ تو اللہ تعالی نے اسلام کے ساتھ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ قطع رحم کر دیا ہے اور جو رشتہ دار نہیں تھے انہیں اسلام کی لڑی میں پرو دیا ہے میں تمھیں بھی قتل کروں گا اور تیرے ساتھیوں کو بھی فی النار کروں گا کیونکہ ہم حق پر ہیں اور تم باطل پر ۔
ذوالکلاع نے کھاکہ میرے ساتھ اھل شام کی صفوں میں شامل ہو جاؤ کیونکہ میری نظر میں تو اس کے ھمسایہ ہو،یہاں تک عمرو بن عاص سے ملے اور اسے عمار کے متعلق خبر دی اور جنگ میں ھمیں قتل کرنے کی بات ختم ہو جائے شاید اس سے دونوں لشکروں کے درمیان صلح ہو جائے۔
ابو نوح نے اسے جواب دیا عمرو ایک مکار آدمی ہے اور تم بھی مکار اور دھوکہ باز لوگوں میں پھنسے ہوئے ہو، معاویہ کا ساتھ دینے سے بھتر ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہ خدا مجھے موت دے دے اور میں مر جاؤں۔

ذوالکلاع نے کھااس بات میں میں بھی تمہارا ساتھی ہوں مگر یہ کہ قتل نہ کر دیا جاؤں اور بیعت پر مجبور نہ ھو جاؤں اور نہ ھی تیرے لشکر میں محبوس نہ ھو جاؤں۔

بھرحال ابو نوح نے کھاپروردگارا تو جانتا ھے کہ ذوالکلاع کیا کہہ رھاھے اور تو اسے بھی جانتا ھے جو میرے دل میں ھے مجھے اس سے پناہ دے، پس یہ کہہ کر وہ ذوالکلاع کے ساتھ چل دیا یہاں تک کہ عمر وبن عاص تک پھنچے اس وقت وہ معاویہ کے پاس موجود تھا اور اس کے ارد گرد کچھ لوگ موجود تھے۔

ذوالکلاع نے عمرو سے کہا،اے ابو عبداللہ کیا اگرتجھے ایک ناصح، عقلمند اور شفیق انسان، عمار بن یاسر کے متعلق خبر دے تو تم اس کو جھٹلاؤ گے تو نہیں؟

عمرو نے کھا۔وہ کون ھے؟

ذوالکلاع نے کھاوہ میرا چچازاد بھائی کوفہ کا رھنے والا ھے ۔

عمرو نے کھاکیا تو مجھے ابو تراب کا ھم شکل دکھانا چاھتا ھے۔

ابو نوح نے کھاعلی (ع)تو محمد(ص) اور اس کے اصحاب کی ھیئت و شکل کے مالک ھیں جبکہ تم ابو جھل اور فرعون کی عادات و اطوار اور ھیئت و شکل والے معلوم ھوتے ھو۔

یہ سننا تھا ابو الاعور ننگی تلوار لے کر کھڑا ھوکر کھنے لگا کہ جھوٹااور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئےم شخص ھمارے درمیان کھڑے ھو کر ھمیں گالیاں دے رھاھے۔ ذوالکلاع نے کھامیں خدا کی قسم کھا کر کھتا ھوں اگر تمہارا ہاتھ اس کی جانب بڑھا تو میں تلوار سے تمہاری گردن اتار دوں گا یہ میرا چچازاد بھائی اور ھمسایہ ھے اور میں نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ھے میں اس کو تمہارے پاس اس لیے لایا ھوں تاکہ تمھیں تمہاری حقیقت سے آشنا کردوں۔ اس سے عمرو ابن عاص نے کھاتجھے اللہ کی قسم تم جھوٹ نہ بولنا اور ھمیں صحیح صحیح بتاؤ کہ کیا عمار بن یاسر تمہارے ساتھ ھے؟ ۔ابو نوح نے کھامیں اس وقت تک تجھے اس کی اطلاع نھیں دوں گا جب تک تم مجھے یہ نہ بتاؤ کہ تم نے یہ سوال کیوں کیا ھے؟ جبکہ ھمارے ساتھ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھی کافی اصحاب موجود ھیں اور سب کے سب اس جنگ میں تمھیں قتل کر دینا چاھتے ھیں۔عمرو نے کھامیں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے۔

اِنّ عماراً تقتلہُ الفئةُالباغیة واِنہ لیس لعمّار أن یفارق الحق ولن تأکل النار مِن عمار شیئا۔

بے شک عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا،جبکہ حق عمار سے جدا نھیں ھو گا اور عمار بھشت میں جائے گا۔

ابو نوح نے کہا:

لاالہ اِلاّاللہ واللہ اُکبر اِنہ یقیناً جادَ علیٰ قتالِکم ۔

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نھیں ھے اللہ ھی اکبر ھے بے شک وہ ھمارے

ساتھ ملکر تم سے جنگ کرے گا۔
عمرو نے بھی کھامجھے اس ذات کی قسم جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں ھے۔
یقناً(وہ کل)ھمارے ساتھ ھی جنگ کرے گا ۔
ابو نوح کھتا ھے جی ہاں جنگ جمل میں جب ھم اھل بصرہ پر چڑھائی کر رھے تھے تو اس نے مجھ سے کھاتھا گویا کل کی ھی بات ھے اور تم نے ھمیں مارا تھا یہاں تک کہ ھم کھجور کے درختوں تک جا پھنچے تھے اس وقت بھی ھمیں علم ھو گیا تھا کہ ھم حق پر ھیں اور تم باطل پر ھو۔
اس کے بعد ابن عاص، ذوالکلاع اور ایک جماعت کے ساتھ وہاں سے نکلا یہ سب لوگ عمار بن یاسر کے پاس جمع ھو گئے ۔عمر وبن عاص نے کھاھمارے سا تھ جنگ کرنے کی وضاحت کرو۔ کیا ھم ایک خدا کی عبادت نھیں کرتے ؟اور کیا جس قبلہ کی طرف تم منہ کر کے نماز پڑھتے ھو ھم اس کی طرف منہ کر کے نماز نھیں پڑھتے؟ اور تمہاری دعوت کو ھم نے قبول نھیں کیا؟ کیاھم قرآن نھیں پڑھتے؟ اور تمھارے نبی پر ایمان نھیں رکھتے؟۔
عمار نے جواب دیا اس اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و حمد ھے جس نے مجھے تم لوگوں سے جدا کیا ھے قبلہ اور دین تو میرے اور میرے ساتھیوں کے لیے ھے اس طرح رحمان کی عبادت‘ نبی اورکتاب بھی میرے اور میرے ساتھیوں کے لیے ھے تیرا اور تیرے ساتھیوں کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نھیں ھے اس پروردگار عالم کا لاکھ لاکھ شکر ھے جس نے تمھیں اس طرح بنایا ھے

اور تمھیں گمراہ اور اندھا بنایا ھے۔میں عنقریب تمھیں بتاؤں گا کہ میں تجھ سے اور تیرے ساتھیوں سے جنگ کروں گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ھے:

تیرے ساتھ جنگ کرنے والے ناکثین ھیں اور ایسا ھو چکا ھے (ناکثین نے مجھ سے جنگ کی ھے) اور تجھے قتل کرنے والے قاسطین ھونگے اور وہ تم لوگ ھو جہاں تک مارقین کا تعلق ھے مجھے نھیں معلوم میرا ان سے واسطہ پڑے گا یا نھیں۔

اے بد بخت و بے اولاد کیا تو نھیں جانتا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ و علیہ وآلہ وسلم نے (مولا کائنات کے لیے) ارشاد نھیں فرمایا۔

من کنت مولاہ فعلي مولاہُ اللھم والِ مَن والاہُ و عادِ مَن عاداہ ! فأنا مولیٰ اللہ و رسولَہُ وعلي مولاي بعد ھما .

جس کا میں مولا ھوں اسکے علی (ع) مولاھیں خدایا اس سے محبت رکھ جو علی (ع) کو ولی جانے، اس سے بغض و عداوت رکھ جو علی (ع)سے دشمنی و عداوت رکھتا ھو، پس میں وہ ھوں جس کے مولا و آقااللہ اور رسول ھیں اور ان کے بعد علی (ع)میرا مولا و آقا ھے۔[63]

جناب ابن ابی الحدید مندرجہ بالا روایت کے متعلق ارشاد فرماتے ھیں کہ مجھے اس قوم پر بھت تعجب ھے جنھیں حضرت عمار کی اس جنگ میں موجودگی سے تو شک ھو رھاھے کہ اگر عمار اس جنگ میں موجود ھوئے تو ھم ناحق ھونگے اور انھیں حضرت علی (ع)کی موجودگی کا خیال نھیں کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ان کے ساتھ جنگ درست نہیں ھے ۔
عمار کے حوالہ سے استدال پیش کر رھے ھیں ۔کہ حق اس قوم عراق کے ساتھ ھے کیونکہ ان میں حضرت عمار موجود ھیں لیکن حضرت علی (ع) سے جنگ کرتے ھوئے ان کو پرواہ تک نہیں یہ لوگ رسول خدا کے اس فرمان سے تو ڈر رھے ھیں اورپریشان ھینکہ(عمار) تجھے باغی گروہ قتل کرے گا لیکن انھیں حضرت رسول خداصلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم کے اس فرمان سے خوف نھیں آتا جوانھوں نے حضرت علی علیہ السلام کے شان میں کھاھے۔

اللھم وال من ولاہ و عاد من عاداہ

خدا اسے دوست رکھ جو علی علیہ السلام سے محبت کرتا ھو اور اسے دشمن رکھ جو علی (ع)سے عداوت رکھے۔

اور انھیں رسول خدا کا یہ فرمان بھی سوچنے پر مجبور نھیں کرتا۔

لا یحبک الا مؤمن و لا یبغضک الا منافق۔

اے علی تجھ سے صرف مومن ھی محبت رکھ سکتا ھے اور تجھ سے بغض رکھنے والا (تو)منافق ھے۔

ابن ابی الحدید مزید فرماتے ھیں یہ اس بات کی بین اور واضح دلیل ھے کہ تمام قریشیوں کی یہ پوری سعی و کوشش تھی کہ ابتدا ھی سے علی(ع) کے ذکر کو چھپایا جائے اور ان کے فضائل پر پردہ ڈالا جائے ۔[64]

نصر بن مزاحم عمر بن سعد سے روایت بیان کرتے ھیں کہ جنگ صفین میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایک دن اتنی شدےد لڑائی ھوئی کہ تکبیر کے علاوہ نماز تک نہ ھو سکی اس دن حضرت عمار بن یاسر قتل کر دے گئے جب ان کی نگاہ عمرو بن عاص کے پرچم کی طرف اٹھی تھی تو فرمایا تھا خدا کی قسم یہ جھنڈے والا تین اھم چیزوں کا قاتل ھے اسے کوئی ھدایت نھیں دے سکتا پھر یہ شعر کھے:

نحنُ ضربنا کم علیٰ تأویلہِ
کما ضربناکم علیٰ تنزیلہِ

ضرباً یزیل الھامُ عن مقیلہ
ویذھل الخلیلُ عن خلیلہِ

او یرجع الحق الی سبیلہ

ھم نے تم کو تاویل کے ساتھ اس طرح شکست دی جس طرح ھم نے تمھیں تنزےل قرآن کے ساتھ شکست دی تھی ھماری ضرب نے بات کرنے والے کو ھلاک کر دیا اور دوست سے دوست جدا ھو گیا یا حق اپنے اصل ٹھکانے کی طرف پلٹ آیا ۔

پھر عمارکو پیاس لگی پیاس کی شدت نے نڈھال کر دیا ایک سخی خاتون آئی۔نھیں جانتا تھا کہ یہ اس کی والدہ تھی جس نے دودھ کا پیالہ اٹھا رکھا تھا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عمارنے اسے پیتے ہوئے کھاکہ جنت میری مشتاق ھے آج میری اپنے محبوب (رسول خدا صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم) سے ملاقات ہونے والی ھے۔

ذولکلاع نے عمرو بن عاص کو یہ کھتے ہوے سنا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم نے عمار سے فرمایاکہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا اور مرتے وقت تو دودھ پیئے گا۔

ذوالکلاع نے عمرو بن عاص سے کھایہ سب کچھ کیا ھے کیا یہ تیرے لیئے افسوس کا مقام نہیں ھے؟

عمرو نے کھابھی عنقریب یہ ابو تراب کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ شامل ہو جائے گا یہ سب کچھ عمار کی شہادت سے پہلے کی باتیں تھیں جس دن عمار قتل ہوے اس دن ذولکلاع بھی قتل ھوا۔عمرو نے معاویہ سے کھاخدا کی قسم تم جانتے ہو ان دونوں کے قتل ہونے سے مجھے کتنی خوشی ہوئی ھے ۔خدا کی قسم ذولکلاع باقی نہیں رھااور عمار بھی قتل ہو گیا جس کی وجہ سے لوگ علی(ع) کی طرف مائل ہو رہے تھے اور معاملہ یہ ھم مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رھاتھا۔[65]

اھل شام میں سے ابن جونی کھتا ھے کہ میں نے عمار کو قتل کیا ھے عمر بن عاص نے پوچھا جب تم نے اسے قتل کیا تھا اس وقت اس کے منہ سے کیا الفاظ نکلے تھے وہ کھتا ھے اس وقت عمار کہہ رہے تھے۔

اليوم ألقىٰ الأحبة محمداً و حزبہ

آج میں اپنے احباء سے ملوں گا ۔یعنی میری حضرت محمد مصطفی صلی اللہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و علیہ وآلہ و سلم اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات ھو گی۔ عمرو نے کھاتو نے سچ کھاھے تو نے ھی اسے قتل کیا ھے اللہ نے تجھے کامیابی نھیں دی بلکہ تیرا رب غضبناک ھوا ھے۔[66]

روایت میں ھے کہ حضرت علی علیہ السلام نے عمرو بن عاص پر اپنی تلوار سے حملہ کر دیا اور فرمایا اے ابن نابغہ اسے سنبھالو وہ خوف زدہ ھو کر گھوڑے سے نیچے گر گیا اور اس نے اپنی شرم گاہ کھول دی ۔ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا اے ابن نابغہ تو اپنی شرم گاہ کا آزاد شدہ ھے معاویہ یہ سن کر مسکرایا اور اس نے کھااے عمر تو نے اپنے نفس کو کتنا رسوا کرلیاھے۔ عمر نے معاویہ سے کھااے ابو عبدالرحمن کون اس بڑی مصیبت میں پھنسنا چاھتا ھے علی(ع) کے مقابلے میں نہ تو میری جرأت و طاقت ھے اور نہ تجھ میں ھمت ھے نہ ولید میں اتنا زور ھے حتی کہ ھم جتنے لوگ بھی یہاں جمع ھیں کسی میں اتنی قدرت نھیں ھے کہ علی (ع)کا مقابلہ کر سکے اگر تجھے میری بات پر یقین نھیں آتا تو آزمالے جبکہ علی (ع)نے تو تجھے کئی بار مقابلے کے لیے بلایا ھے لیکن تجھ میں ھمت نہ ھوئی۔[67]

ولید نے ایک ہزار گھوڑا سواروں کے ساتھ حضرت علی (ع)پر حملہ کر دیا تو حضرت نے بھی اتنے ھی گھوڑے سواروں کے ساتھ اس پر جوابی حملہ کیا تو ولید اور اس کے ساتھی میدان سے بھاگ گئے لیکن حضرت امیرالمومنین علی (ع)نے ان کا پیچھا نہ کیا آپ ھر بھاگنے والے کے ساتھ اس

طرح پیش آتے رھے۔اصبغ بن نباتہ اور صعصعہ بن صوحان نے عرض کی یا امیرالمومنین اگر ھم بھاگنے والوں کے پیچھے نہ جائیں گے اور انھیں قتل نہ کریں گے تو پھر ھمیں کس طرح فتح نصیب ھو گی جبکہ ھمارے کچھ لوگ بھاگتے ھیں تو یہ لوگ پیچھا کر کے انھیں قتل کر دیتے ھیں۔
حضرت امیرالمومنین نے ارشاد فرمایا:
اِنّ معاویہ لا یَعملُ بکتابِ اللہ، و سنة رسولہ ولستُ أنا کمعاویہ ولو کان عندہ عِلم و عمل لما حاربني واللہ بیني و بینہ۔
معاویہ نہ تو اللہ کی کتاب پر عمل کرتا ھے اور نہ ھی سنت رسول پر چلتا ھے جبکہ میں معاویہ کی طرح نھیں ھوں اگر اسے(دین اسلام) کا علم ھوتا اور اس پر عمل کرتا تو خدا کی قسم میرے ساتھ جنگ نہ کرتا اور ھمارے درمیان لڑائی نہ ھوتی۔[68]
نصر بن مزاحم کھتے ھیں جب حضرت علی علیہ السلام نے جوابی حملہ کیا اورتھلیل و تکبیر بلند کرتے ھوئے یہ اشعار کھے:
من أي یومیَّ من الموت أفرّ أیوم لم ےقدر أو یوم قدر
میں اپنی موت کے دن کب بھاگا ھوں کیا جب میں قادر نھیں تھا اس دن یا جس دن میں قادر تھا (یعنی میں کبھی موت سے نھیں بھاگا) [69]
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ و علیہ وآلہ وسلم کا گھوڑا منگوایا اس گھوڑے کو(مرتجز) کے نام سے یاد کیا جاتا تھا آپ اس پر سوار ھو کر صفوں کی طرف بڑھنے لگے پھر آپ نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرمایا بغلہ(خچر) لایا جائے آپ کی خدمت میں حضرت رسول خدا کا خچر لایا گیا اس کا نام شہباء تھا آپ اس پر سوار ہوئے اور پھر آپ نے حضرت رسول خدا کا عمامہ باندھا اور یہ سیاہ رنگ کا عمامہ تھا پھر آپ نے آواز دی۔

یا ایھاالناس من یشر نفسہ للہ یربح۔

اے لوگو تم میں کون ھے جو اپنے نفس کو اللہ کے پاس بیچ کر نفع کمائے ۔ یہ سلسلہ آج کے دن ھے اور اس کا نفع بعد میں ہوگا تمہارے دشمن نے تم پر حملہ کرنے میں پھل کی ھے تم اپنے خدا کی نصرت کے لیے آگے بڑھو وہ تم دس ہزار کو بارہ ہزار پر فتح دے گا۔ ان کی تلواروں کو ان کی گردنوں پر دے مارو اور اھل شام کے لیے یہ اشعار کھے :

دَبّوادبيب النمل لا تَفوتوا
وأصبحوافي حربكم وبيتوا

حتى تنالوا الثارأو تموتوا
أولا فاِنّي طالما عُصيتَ

قد قلتموا لو جئتنا فجےت
ليس لكم ما شئتموا و شيتُ

بل ما یریدالمحي الممیت

تم چیونٹی کی چال چل رہے ھو اور ھلاک نھیں ھوتے۔انھوں نے تم سے جنگ کرتے ھوئے(کئی) دن اور رات گزار دیئے ھیں بھر حال یہاں تک کہ تم لڑومقصد حاصل کرو یا مرجاؤاور میں تمہاری نافرمانی کو نہ دےکھوں اگر تمہارے پاس (جنگ کرنے)آئیں تو ان سے لڑنااور اگر نہ آئیں تو پھر ھم بھی یھی چاھتے ھیں کہ انھیں کچھ نہ ھو بلکہ مرنے والا زندہ رھنے کا ارادہ نھیں رکھا کرتا ۔

جب شام والوں نے حملہ کر دیا تو عراق والوں کی طرف سے بھی مالک اشتر نے بھت بڑا اور کامل حملہ کیا جس سے اھل شام کے پا ؤں اکھڑ گئے جو بھی ان کی طرف آگے بڑھتا ھوا نظر آتا اھل اعراق اسے پچھاڑ دیتے یہاں تک کہ معاویہ کی موت کا معاملہ قریب آن پھنچا حضرت علی (ع)اپنی تلوار سے لوگوں کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کرتے جاتے اور فرماتے جاتے ۔

أضر بھم ولا أریٰ معاویہ

الاخزر العین العظیم الحاویة

ھوت بہ في النارِ أمٌ ھاویة۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انهیں مارو اور معاویہ تک کی پرواہ نہ کرو یہ سبز آنکھوں والا بڑا جهنمی ھے اسے پا کر (جهنم) کی آگ بھی چیخ و پکار کرے گی۔ معاویہ نے گھوڑے پر بیٹھ کر آواز بلند کی ھے بچاؤ ۔اس نے اپنے دونوں پیر رکاب میں رکھے اور بلند ھو کر کچھ توقف کیا پھر کہا۔ اے عمر ابن عاص آج صبر کا دن ھے اور کل فخر کا دن ھوگا اس نے کھاکہ تو نے سچ کھاھے پھر معاویہ رکاب میں پاؤں رکھے اور نیچے اتر آیا اور یوں اشعری وہاں رک گئے[70]

شعبی کھتے ھیں کہ اهل شام کا ایک شخص جس کا نام اصبغ بن خزار ازدی تھا یہ معاویہ کی جماعت میں شامل تھا اور جاسوسی کر تا تھا حضرت علی علیہ السلام نے اسے مالک اشتر کے حوالے کر دیا انھوں نے اسے قتل کرنے کے بجائے اسیر بنا لیا اور رات کے وقت اسے باندھ دیا گیا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ بٹھا دیا اور صبح کا انتظار کیا جانے لگا۔ اصبغ بھت بڑا شاعر تھا اسے قتل کئے جانے کا یقین سا ھو گیا تھا اس وقت اصحاب سو چکے تھے اور اس نے بلند آواز سے قصیدہ پڑھا جس میں رحم کی اپیل کی گئی تھی چنا نچہ مالک اشتر نے اس کے اشعار سن لئے۔ وہ کھتا ھے کہ صبح اشتر مجھے حضرت علی(ع) کے پاس لے گئے اور وہاں عرض کی امیرالمومنین یہ معاویہ کا ساتھی ھے ھم نے اسے کل گرفتار کیا تھا اور گزشتہ رات یہ ھمارے پاس رھااس نے رحم کی اپیل پر مشتمل اشعار کھے اس نے مجھے متاثر کیا بھرحال اگر اسے قتل کرنا ھے تو میں اسے قتل

کرنے پر آمادہ ھوں اور اگر اس کے لیے عفو اور معافی کی کوئی سبیل موجود ھے تو مجھے ھبہ کر دیجئے۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے مالک یہ تیرا ھے بھرحال جب بھی مسلمانوں کا کوئی شخص گرفتار ھو تو اسے قتل نہ کیا جائے -[71]

حضرت علی علیہ السلام کے ساتھیوں نے معاویہ کے سپاھیوں پر بھر پور اور شدید حملہ کر دیا اور ان کی شکست قریب تھی معاویہ نے اپنے گھوڑے پر بلند ھو کر کھاھمیں ان سے نجات دلاؤ۔

عمر بن عاص نے کھاتم کہاں ھو اس نے کھاکیا دیکھ نھیں رھے ھو میں تیرے سامنے ھی تو کھڑا ھوں۔

عمر بن عاص نے کھاھمارے پاس اس کے علاوہ کوئی حیلہ و بہانہ نھیں ھے کہ ھم قرآن مجید کو (نیزوں پر) بلند کریناور انھیں اس پر فیصلہ کرنے پر آمادہ کریں اس طرح انھیں ان حملوں سے روکا جا سکتا ھے۔

معاویہ نے کھافورا قرآن نیزوں پر بلند کرو اور زور زور سے آواز دو (ندعو کم الی کتاب اللہ) ھم تمھیں قرآن کی طرف بلاتے ھیں ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا یہ دھوکہ ھے ان لوگوں کا قرآن کے ساتھ کوئی تعلق نھیں ھے یہ اصحاب قرآن نھیں ھیں۔ اشعث نے اس پر اعتراض کیا اور معاویہ نے اس کی آواز کو سن لیا اور کھنے لگا لوگ حق کا مطالبہ کر رھے ھیں ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا عنقریب یہ تیرے دھوکہ کو بھانپ لیں گے

اور تجھ پر حملہ آور ھونگے اشعث نے کھاخدا کی قسم اب ھم انھیں جواب نہ دیں گے بلکہ آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اور یمانیہ بھی اشعث کے ساتھ مل گئے پھر اشعث نے کھاجس کا انھوں نے مطالبہ کیا ھے ھم ان پر جوابی حملہ نہ کریں گے اور ان کے بجائے آپ پر ٹوٹ پڑیں گے اس سے اشعث اور اشتر کے درمیان جھگڑا ھو گیا قریب تھا کہ ان کے درمیان جنگ چھڑ جائے۔چنا نچہ حضرت علی علیہ السلام نے سوچا کہ اس طرح میرے ساتھیوں میں تفرقہ پڑ جائے گا جب انھوں نے یہ صورت حال دیکھی تو فیصلہ کرنے پر مجبور ھو گئے۔[72]

۳۔جنگ نہروان

ابو سعید کی سند کے حوالہ سے خوارزمی کھتے ھیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تکون فرقة بينَ طائفتين مِن اُمتي تمرق بينهما مارقة يقتلها أولىٰ الطائفتين بالحق۔

میری امت دو گروھوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک گروہ گمراھی کی وجہ سے دین سے خارج ھو جائے گا اور حق پر موجود گروہ سے جنگ کرے گا۔[73]

ابی سعید خدری روایت بیان کرتے ھیں کہ ھم حضرت رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے آپ کچھ تقسیم فرما رھے تھے۔ آپ کے پا س بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ آیا۔ اس نے کھایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف کیجیے۔
حضرت نے ارشاد فرمایا۔ بدبخت اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون کرے گا ؟اگر ھم عدل و انصاف سے کام نہ لیں تو تم گھاٹے اور نقصان میں رھو گے۔
اس وقت عمر ابن خطاب نے کہا:
یا رسول اللہ مجھے حکم دیں میں ابھی اس کی گردن اتار پھینکوں ۔حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑدو۔ اس کے ایسے ساتھی ھیں جو تم میں سے ھیں اور وہ ایک دوسرے کی نماز کو حقیر سمجھیں گے اورایک دوسرے کے روزے کو غلط سمجھیں گے ۔وہ قرآن پڑھیں گے لیکن عمل نہیں کرےں گے وہ گمراھی کی بناء پر دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر چلہ کمان سے نکل جاتا ھے۔ وہ تیر چلانے کے بعد کمان کو دےکھتا ھے اسے مطلب کی کوئی چیزنظر نہیں آتی پھر وہ اس کے استحکام کو دیکھتا ھے۔ وہاں بھی اسے کچھ دکھائی نہیندیتا پھر وہ اس کے رستے کو دےکھتا ھے اور وہاں بھی اسے کچھ حاصل نہیں ھوتا، وہ خون بہانے میں پھل کریں گے ان کی نشانی سیاہ رنگ والا شخص ھے اس کی ایک چھاتی عورت کے پستان کی طرح ھے اور وہ مضطرب رھتا ھے کبھی آگے جاتا ھے اور کبھی پیچھے آتا ھے اور یہ لوگ کائنات کے بھترین فرقے سے جنگ کریں گے۔[74]
اکثر محدثین نے یہ روایت بیان کی ھے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اللہ و علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا:
اِنَّ منکم مَن یُقاتل علیٰ تأویل القرآن کما قاتلتُ علیٰ تنزیلہ۔
تم میں سے کون ھے جو قرآن کی تاویل پر جنگ کر کے اس طرح حفاظت کرے جس طرح میں نے تنزیل کے موقع پر جنگ کر کے اس کی حفاظت کی
۔

حضرت ابو بکر نے کھایا رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ایسا کروں گا۔ حضرت نے فرمایا نھیں۔ حضرت عمر نے کھایا رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ شخص میں ھوں، حضرت نے فرمایا نھیں بلکہ وہ شخص وہ ھے جو اپنا جوتا سی رھاھے ۔اور حضرت نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ذات ھے۔[75]
حضرت علی علیہ السلام جب خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے آمادہ ھوئے تو ارشاد فرمایا :
لولا أننی اخاف أن تتکلوا و تترکوا العمل لاخبرتکم بما قضاہ اللہ علیٰ لسان نبیہ صلیٰ اللہُ علیہ و آلہِ وسلم ۔
اگر مجھے یہ خوف نہ ھوتا کہ تم لوگ عمل کرنا چھوڑ دو گے تو میں تمھیں اللہ تعالی کے ان فیصلوں سے با خبر کرتا جو اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ و علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے جاری فرمائے ھیں کہ کون کون سے لوگ گمراھوں کی گمراھی کو دیکھتے ھوئے ان کی حماےت میں لڑےں گے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خوارج میں ایک شخص اےسابھی ھے جسکے ہاتھ ناقص ھیں اور اس کے پستان عورت کے پستانوں کی طرح ھیں وہ کائنات کابد ترین شخص ھے اور ان کے قاتل تو اللہ کے وسیلہ کے ساتھ حق کے قریب تر ھیں۔ یہ مخدج اور ناقص الخلقت اپنی قوم میں معروف نہیں تھا یعنی کسی کو اس کے باری میں معلوم نہ تھاجب وہ شخص مارا گیا تو حضرت علی علیہ السلام نے اسے مقتل سے منگوایا اور ارشاد فرمایا:

واللہ ما کذبت ولا کذبت

خدا کی قسم نہ میں نے کبھی جھوٹ بولا ھے اور نہ مجھے جھٹلایا گیا ھے۔ بھرحال یہ شخص خوارج میں موجود تھا اور جب اس کی قمیض کو پھاڑا گیا تو اس کے سینے پر عورت کے پستان کی طرح دو ابھار موجود تھے اور ان پر بال اگے ھوئے تھے جب ان بالوں کو کھینچا جاتا تو وہ دونوں سکڑ جاتے اور جب چھوڑا جاتا تو اپنی اصلی حالت پر پلٹ جاتے جب حضرت علی علیہ السلام نے اسے دیکھا تو نعرہ تکبیر بلند کرتے ھوئے فرمایا:

اِنّ في هذا لعبرةً لمن استبصر

صاحبان بصارت کے لیے یہ بھت بڑی عبرت ھے۔[76]

احمد بن حنبل اپنی مسند میں مسروق سے روایت بیان کرتے ھیں کہ مسروق کھتا ھے کہ مجھ سے حضرت عائشہ نے فرمایا بے شک تو میرا بیٹا ھے اور مجھے سب لوگوں میں زیادہ عزیز ھے یہ بتا کہ تجھے مخدج کے متعلق علم ھے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، اسے حضرت علی ابن ابی طالب نے جنگ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نھروان میں قتل کیا تھا اور اس دن نھروان کے تمام(بڑے بڑے)لوگوں نے اس کو دےکھا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: گویا اس پر بینہ بھی قائم ھے اور وہ لوگ اس وقت اس کے گواہ تھے مسروق نے حضرت عائشہ سے کھاجو کچھ میں نے اس مخدج کے متعلق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے حوالہ سے سن رکھا تھا تم صاحب قبر سے اس کی تصدیق کرلو، حضرت عائشہ نے کھاجی ہاں میں نے بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے:

”اِنھم شرالخلق وا لخلیقة یقتلھم خیرالخلق والخلیقة وأقربھم عنداللہ وسیلة۔“

وہ اس کائنات کا بد ترےن فر د ھے اور اس کے قاتل کائنات کے بھترین لوگ ھیں اور وہ اللہ کے نزدیک تر ھیں۔[77]

طبری اپنی تاریخ میں بیان کرتے ھیں کہ(جنگ صفین سے واپسی کے بعد)جب حضرت علی علیہ السلام کوفہ میں داخل ھوئے تو ان کے ساتھ بھت سے خوارج بھی کوفہ میں داخل ھو گئے۔ بھت سے لوگ کھجوروں کے درختوں اور دوسرے باغات کی آڑ میں کوفہ پھنچ گئے۔ البتہ کافی لوگوں کو داخل ھونے سے روک دیا گیا۔ لیکن حرقوص بن زھیرالسعدی اور زرعہ بن البرج الطائی داخل ھو گئے۔یہ دونوں حضرت علی علیہ السلام کے مقابلہ میں خوارج کے سردار تھے ۔ان میں حرقوص حضرت سے کھنے لگا: آپ اپنی غلطی کی ھے،لہٰذا اللہ سے توبہ و استغفار طلب کریں ھمارے ساتھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آئیں اور معاویہ سے جنگ کریں۔
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب میں تم لوگوں کو ظلم سے روک رھاتھا تو تم سب نے انکار کر دیا تھا اور اب مجھے قصور وار ٹھھرا رھے ھو، خبردار میں نے جو کچھ کھاھے یہ معصیت نھیں یہ تمہاری تدبیر اور رائے کی کمزوری اور عاجزی ھے میں نے تو تمھیں اس سے بھت روکا تھا لیکن تم لوگوں نے میری بات نھیں مانی تھی۔
اسی کے بعدزرعہ کھتا ھے: خدا کی قسم اگر آپ نے تحکم الرجال(حکمیت) کے حوالہ سے توبہ نہ کی تو میں آپ کو قتل کر کے خدا کی خشنودی حاصل کر وں گا حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تجھ پر افسوس ھے، تو کتنا شقی القلب ھے کیا تو مجھے قتل کرنا چاھتا ھے۔ خدا تجھے نابود کرے زرعہ نے کہا: میں اسی کو دوست رکھتا ھوں -[78]
جب خوارج حضرت علی علیہ السلام کے پس پشت، دریا کے کنارے جمع ھو گئے توعبداللہ بن عباس نے انھیں خطاب کرتے ھوے ارشاد فرمایا: تم نے حضرت امیرالمومنین کے خلاف کیونقیام کررکھا ھے؟۔
وہ کھنے لگے یہ پھلے ھمارے امیر تھے اب نھیں ھیں جب سے انھوں نے دین خدا میں تحکیم(حکمیت) کو قبول کیا ھے اس وقت سے وہ ایمان سے خارج ھو گئے ھیں اور جب وہ اس فیصلے پر ڈٹ گئے ھیناس وقت سے وہ کفر پرھیں ،ابن عباس نے کھاکہ کسی مومن کے لئے سزاوارنھیں ھے کہ وہ کسی کے ایمان کے متعلق اس طرح کھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خوارج نے کھاانھوں نے حکمیت کو قبول کیا ھے، تب ابن عباس نے کہا: کہ خداوند عالم نے ایک شکار کے بارے میں ارشاد فرماتا ھے:

”یَحکم به ذوا عدلٍ منکم“

تحکیم تو صرف تم میں سے صاحبان عدل کے لیے ھے، لہٰذا تم کس طرح مسلمانوں پر ان کی امامت کے حوالہ سے انکار کر سکتے هو، انھوں نے کہا: انھوں نے حکمیت کوقبول کیادر حالیکہ وہ دل سے راضی نھیں تھے۔ ابن عباس نے کھاکہ حکومت بھی امامت کی طرح ھے جب امام فاسق هو جائے تو اس کی نا فرمانی واجب هوتی ھے۔ اسی طرح یہ دونوں حکم هیں ۔جب یہ دونوں اختلاف کریں ۔تو ان کے اقوال پر عمل کیا جائے گا پھرکھابعض بعض کے لیئے هیں تم قریش کے احتجاج کو ان پر حجة قرار دو اوریہ تو ان لوگوں میں سے هیں جن کا اللہ تعالیٰ نے فرمایاھے۔

ویلٌ هم قوم خصمون

اس جھگڑا کرنے والی قوم کے لیئے ھلاکت ھے[79]

ابو جعفر طبری کھتے هیں:حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو خطبہ دینے کے لیئے تشریف لائے مسجد کے ارد گرد لوگوں نے آپ کوگھیر لیا اور کھنے لگے۔

لاحکم اِلاالله

حکم صرف اللہ کے لیئے ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ان میں سے ایک شخص چےخااور اس نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور قرآن کی یہ آیت پڑھی۔
[80]
اے رسول تمہاری اور تم سے پهلے بهےجے گئے پیغمبروں کی طرف ےقےنا وحی بهیجی جا چکی هے اگر کهیں شرک کیا تو تمہارے سارے عمل خراب هو جائیں گے اور تم ضرور گھاٹے میں هو گے۔
حضرت علی علیہ السلام نے اس کے جواب میں اس آیت کی تلاوت فرمائی:
[81]
اے رسول تم صبر کرو بے شک خدا کا وعده سچا هے اور جو لوگ تیری تصدیق نهیں کرتے وه تجهے خفیف نهیں کر سکتے۔[82]
حضرت امیرلمومنین علیہ السلام کی خوارج کے ساتھ مهربانی کو ملاخطہ فرمائیں حالانکہ انهوں نے حضرت کو بهت کچھ نا سزا کهاتها اس کے باوجود حضرت نے انهیں کهاکیا تم لوگ یہ نهیں جانتے هو کہ جب اس قوم نے قرآن مجید کو نیزوں پر بلند کیا تو میں نے تمهیں کهاتها کہ یہ سب کچھ دهوکے بازی هے اور تمهیں کمزور کرنا مقصود هے۔ ان لوگوں کا مقصد قرآن کو حکم بنانا هوتا تو یہ میرے پاس آتے اور مجهے آ کر حکم بنانے کے متعلق کهتے ۔کیا تم اسے نهیں جانتے کہ جس قدر میں تحکیم کا مخالف تها اتنا تم میں سے کوئی بهی نهیں تها!
انهوں نے کهاآپ سچ کهتے هیں ۔پهر فرمایا ۔آپ اسے بهی جانتے هیں کہ تم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھی لوگ تھے جنھوں نے مجھے اس پر مجبور کر دیا تھا یہاں تک کہ میں نے انھیں جواب دیا اور شرط لگائی کہ ان دونوں کا فیصلہ تب قبول ھوگا ۔جب وہ اللہ کے فیصلے کے مخالف نہ ھو لیکن جب ان دونوں نے مخالفت کی، تو میں اور تم ان سے بری ھو گئے اور تم یہ بھی جانتے ھو کہ میں اللہ کے حکم سے عدول نھیں کر سکتاتب انھوں نے کھا: اللہ کی قسم ایسا ھی ھے۔ راوی کھتا ھے کہ گویا ان کے ساتھ اس وقت ابن کواء بھی تھا اور اس نے اس سے پھلے عبداللہ بن خباب کو ذبح کیا تھا، انھوں نے کھاکہ آپ نے ھماری رائے سے اللہ کے دین میں حکم بنااور ھم اس سلسلے ھم اقرار کرتے ھیں کہ یقین اھم نے بھی کفر کیا تھا لیکن اس وقت توبہ کرتے ھیں۔ اب آپ بھی توبہ کریں اور ھمارے ساتھ شام کی طرف نکلیں ۔حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نھیں جانتے اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت اور مرد کے مابین اختلاف کی صورت میں تحکیم کا حکم دیا ھے اور اللہ نے فرمایا ھے: [83]

ایک حکم مرد کے خاندان سے اور ایک حکم عورت کے خاندان سے فےصلے کے لئے بلاؤ۔

اور شکار کی صورت میں بھی برابر برابر(نصف درھم) تقسیم ھو اور فرمایا۔

”یحکم بہ ذو اعدل منکم “

تم میں جو صاحبان عدل ھیں انھیں حکم بناؤ

انھوں نے حضرت سے کھاجب آپ نے یہ لکھا تھا :

هذا ما كتبهُ عبدالله علي أميرالمومنين۔

یہ معاھدہ اللہ کے بندے علی امیرالمومنین نے لکھا ھے۔

اسوقت عمرو عاص نے اسکا انکار کیا اور آپ کا نام خلافت سے کاٹ دیا اورصرف علی ابن ابی طالب لکھا، لہٰذاآپ خلافت سے دستبردار ھو گئے تو حضرت نے فرمایا:

میرے لیے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اسوہ حسنہ موجودھے کہ جب سھیل بن عمر نے آپ کی اس عبارت پر اعتراض کیا :

ھذا کتاب کتبہُ محمد رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یہ خط اللہ کے رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھاھے۔

سھیل بن عمر نے کھاکہ اگر ھم یہ مانتے ھوتے کہ آپ اللہ کے رسول ھیں تو پھر ھمارا جھگڑا نہ ھوتا اور ھم آپ کے فضل وکرم اور فضیلت کو تسلیم کر لیتے لہٰذا جب ھم آپ کو رسول اللہ نھیںمانتے لہٰذا محمد(ص) ابن عبداللہ لکھیںاس وقت حضرت نے مجھ سے فرمایا تھا کہ یاعلی میرے نام سے لفظ رسول اللہ مٹا دو۔ اس وقت میں نے عرض کی تھی ۔یا رسول اللہ میرے اندر اتنی جرات نھیں ھے کہ میں نبوت سے آپ کے نام کو مٹا سکوں (تنھاآپ کا نام لکھوں اور رسول اللہ نہ لکھوں) اس وقت حضرت نے اپنے دست مبارک سے ھی لفظ رسول اللہ کومٹایا تھا اور پھر فرمایا:

اکتب محمد بن عبد اللہ

محمد بن عبداللہ لکھو اور پھر میری طرف دیکھ کر مسکرائے اورفرمایا ۔اے علی تیرے ساتھ بھی یہ سب کچھ ہونے والا ہے۔[84]

ایک اور روایت کے مطابق حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ان لوگوں سے کہامجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ مجھ سے کیوں جنگ کرنا چاھتے ھو تو انھوں نے جواب دیا۔

جب ھم نے آپ کے زیر سایہ اھل بصرہ کے ساتھ جنگ کی تھی اور اللہ تبارک وتعالی نے ھمیں کامیابی سے ھمکنار فرمایا دیا تھا تو آپ نے اس لشکر کے سازو سامان توھمارے درمیان تقسیم فرما دیا تھا لیکن ان کی عورتوں اور بچوں کو کنیز اور غلام بنانے سے منع فر مایا تھا،لیکن ھمارا سوال یہ ھے کہ لشکر کا مال و متاع تو ھمارے لیے حلال ھو اور ان کی عورتیں ھمارے لیے حلال نہ ھوں۔ کیوں؟

حضرت علی علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

اے لوگو اھل بصرہ نے ھم سے جنگ کی اورآغاز بھی انھوں نے کیا تھا اور جب ھمیں کامیابی مل گئی تو میں نے مردوں کے متعلق تمھیں اجازت دی اور خواتین اور بچوں کے متعلق تمھیں روکا۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ عورتوں نے تو تمہارے ساتھ جنگ نہ کی تھی کہ تم ان سے زیادتی کرتے اور بچے تو فطرت اسلام پر پیدا ھوتے ھیں انھوں نے تمھیں کچھ نھیں کھااور ان کا کوئی گناہ نھیں ھے یقیناآپ نے دیکھا ھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہعلیہ و آلہ وسلم کس طرح مشرکوں کے ساتھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

احسان فرماتے تھے لہٰذا میں اگر مسلمانوں کے ساتھ احسان کرنے کو کہہ رھاھوں اس پر بھی تعجب نہیں کرنا چاھیے اور خواتین اور بچوں کو کچھ نہ کھنا چاھیے۔

پھر انھوں نے کھاکہ ھم آپ سے اس لیے جنگ کرنا چاھتے ھیں کہ آپ نے جنگ صفین میں اپنے نام کے ساتھ سے لفظ امیرالمومنین مٹا دیا تھا (اس کا مطلب یہ ھے کہ) آپ ھمارے امیر نہیں ھیں تو ھم پر آپ کی اطاعت بھی ضروری نہیں ھے اور آپ کو امیر ماننا بھی ضروری نہیں ھے تب حضرت نے فرمایا: اے قوم میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اقتداء کی ھے جب آپ نے صلح کی تو سھیل بن عمر نے اعترا ض کیا تھاجس کاتذکرہ گزشتہ صفحہ پر ھو چکا ھے تکرار کی ضرورت نہیں ھے ۔اس کے بعد انھوں نے مزید کہاھم اس لئے آپ سے جنگ کرنا چاھتے ھیں کہ آپ نے حکمین کے موقع پر انھیں کھاتھا:

اُنظرا کتاب اللہ

تم دونوں کتاب خدا کو ضرور مد نظر رکھنا۔

اگر آپ معاویہ سے افضل ھیں تو اسے کھتے کہ وہ خلافت کے معاملہ میں آپ کی پیروی کرے اور اگر آپ کو شک تھا تو پھر ھمیں بھی آپ کے سلسلہ میں بڑا شک ھے، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے یہ کلمہ (تم دونوں کتاب خدا کا لحاظ رکھنا) اس لئیے کھاتھا کہ انصاف قائم رہ سکے اگر میں انھیں کھتا کہ آپ میرے حق میں فیصلہ کرنا اور معاویہ کو چھوڑ دینا تو

وہ میری بات پر راضی نہ ہوتے اور اسے تسلیم نہ کرتے ۔ اسی طرح اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجران کے عیسائیوں سے یہ کھتے:

تعالوا حتیٰ نبتھل واجعل لعنة اللہ علیکم

تم لوگ آؤ اور ہم لوگ مباہلہ کرتے ھیں اور پھر ھم تم پر لعنت کریں گے تو وہ مباھلہ کے لیے آمادہ ھی نہ ھو تے لیکن انصاف یہ تھا جیسا کہ خداوندمتعال نے فرمایا:

ہم میں سے جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ھو۔ انھوں نے اس جملہ کو انصاف پر حمل کیا بالکل اسی طرح میں نے بھی کیا ھے، اور عمرو ابن عاص نے موسیٰ اشعری کو دھوکا دینے کا پھلے سے جو ارادہ کر رکھا تھا اسکا تمھیں علم نہ تھا ۔ انھوں نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ھم آپ سے اس لیے جنگ کرنا چاھتے ھیں ۔کہ ایک چیز آپ کا واضح حق تھا اس کے باوجود آپ نے حاکم بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ (جب حق آپ کا تھا تو پھر اس کا فیصلہ کروانے کی ضرورت ھی نہ تھی) حضرت نے ارشاد فرمایا: حضرت رسول(خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے بھی تو سعدبن معاذ کو بنی قریضہ کے معاملے میں حاکم بنایا تھا۔ اگر وہ چاھتے تو حاکم نہ بناتے۔ بھرحال میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء و پیروی کی

ھے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا اس کے علاوہ بھی آپ کا کوئی اعتراض باقی ھے وہ خاموش ھو گئے اور اس وقت پو رے لشکر کی ھر طرف سے توبہ توبہ یا امیرالمومنین کی صدائیں بلند ھونے لگیں اور آٹھ ہزار آدمی آپ کے لشکر میں آگئے اور چار ہزار باقی بچ گئے-[85]

جب حضرت علی علیہ السلام کے پاس یہ خبر پھنچی کہ انھوں نے جناب خباب اور اسکی بیوی کیساتھ کیا کیا زیادتی کی اور زمین میں فساد پھلانے کی کوشش کی تو آپ نے اپنے ایک ایسے صحابی کو ان کے پاس بھیجاجنھوں نے اھل شام کے ساتھ جنگ میں بڑی بہادری کا مظاھرہ کیا تھا جب وہ ان کے پاس پھونچے تو انھیں پیغام دیا کہ ابن خباب اور جو مسلمان تم نے نھروان کے راستہ میں قتل کئے ھیں ان کے قاتل ھمارے سپرد کر دو، انھوں نے اس پیغام لانے والے شخص سے کھاھم سب نے مل کر ابن خباب کو قتل کیا ھے اور اگر ھم علی کے قتل پر بھی قادر ھوتے تو ھم علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بھی اس کے ساتھ ھی قتل کر د یتے - [86]

ابوالعباس کھتے ھیناس لشکر کے کچھ لوگ نھروان کی طرف چلے گئے اور کچھ لوگوں نے مدائن جا نے کا منصوبہ بنا لیا اور جب راستے میں ان کی کسی مسلمان اور عےسائی سے ملاقات ھوتی تو وہ مسلمان کوقتل کر دیتے کیونکہ ان کی نظر میں وہ کافر تھا اس لئے کہ وہ ان کے اعتقادات کے مخالف تھا اور عےسائی کو نصیحت و وصیت کر کے زندہ چھوڑ دیتے اور کھتے کہ اپنے نبی کے ذمیوں کی حفاظت کرو-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابوالعباس مزید کھتے ھیں کہ ایک عیسائی کا ایک کجھور کا باغ تھا۔ اس سے کھاگیا کہ ھمیں کچھ کھجور دے دو۔

اس نے کھاکہ یہ آپ کی چیز ھے انھوں نے کھاکہ ھم اس کی قیمت ادا کئے بغیر نھیں لیں گے، تو اس عیسائی نے تعجب سے کھاکہ تم لوگ عبداللہ بن خباب جیسے لوگوں کوتو قتل کر دیتے ھو اور اس خرمہ کی قیمت ادا کیے بغیر قبول کرنے پر راضی نھیں ھو۔[87]

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے مصیر اسود (اھل نھروان) کو ان کے انجام سے ڈراتے ھوئے فرمایا :

میں تمھیں آگاہ کر تا ھوں کہ تم لوگ اس نھر کے نشیب وفرازمیں بری طرح قتل کئے جاؤ گے۔ اور اس وقت نہ تمہارے پاس اللہ کے سامنے پیش کرنے کے لیے کوئی واضح دلیل ھوگی، اور نہ کوئی ثبوت، اس طرح کہ تم اپنے گھروں سے بے گھر ھو جاؤگئے اور پھر قضائے الٰھی میں پھنس کر رہ جاؤ گے۔

میں نے تو تمھیں پھلے ھی اس تحکیم سے روکا تھا لیکن تم نے میرا حکم ماننے سے اس طرح انکار کر دیا جس طرح عھدو پیمان توڑنے والوں نے کیا تھا۔

یہاں تک کہ مجھے بھی مجبورا وھی کرنا پڑا جو تم چاھتے تھے تم لوگ بیوقوف اور نادان ھو، خدا تمھیں تباہ کرے ،میں نے تمھیں نہ کسی مصیبت میں پھنسایا ھے اور نہ تمہارے بارے میں برا سو چا ھے۔[88]

طبری کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ابو ایوب کے ساتھ ملکر امان کے جھنڈے کوبلند کیا اور انھیں بلند آواز سے پکار کر کھاکہ تم میں سے جو لوگ قتل نھیں ھونا چاھتے وہ اس علم کے نیچے آ جائیں تو انھیں امان ھے ۔اسی طرح جو لوگ کوفہ اور مدائن کی طرف لوٹ جائیں انھیں بھی امان ھے ان افراد میں سے پانچ سو گھوڑے سوار بند نیجین کی طرف چلے گئے، ایک گروہ کوفہ کی طرف چلا گیا اور سو کے لگ بھگ مدائن کی طرف چلے گئے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی اور باقی دو ہزار آٹھ سو افراد بچ گئے[89]

ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ روایت بیان کرتے ھیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے عبداللہ بن خباب کے قتل کے بارے میں لوگوں کو مختلف گروھوں میں تقسیم کیا اور سب سے اقرار لیا ،چنانچہ سب لو گوں نے اقرار کیا اور کھاکہ جس طرح ھم نے عبدا للہ بن خباب کو قتل کیا ھے اسی طرح آپ کو بھی قتل کریں گے،اس موقع پر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:کہ اگر اس طرح پوری دنیا بھی عبداللہ بن خباب کے قتل کا اقرار کر لے اور میں ان سے جنگ کرنے کی قدرت رکھتا ھوں تو ان سب سے جنگ کروں گا -[90]

ابو العباس محمد بن یزید المبرد اپنی کتاب کامل میں ذکر کرتے ھیں کہ جب ان لوگوں کے مقابلے میں حضرت علی علیہ السلام نے نھروان میں قیام کیا تو ارشاد فرمایا جب تک وہ پھل نہ کریں ان کے ساتھ جنگ نہ کی جائے جب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مخالفےن کے ایک شخص نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی صفوں پر حملہ کیا اور تےن افراد ماردئےے اور کہا:

أقتلهم ولا ارىٰ علياً ولو بدا أو جَرتُہ الخطِّيا

انہیں قتل کر دو اور علی کی پرواہ نہ کرو اگروہ جنگ کا آغاز نہ کرےں تو انہیں نیزوں سے جواب دو۔

حضرت علی علیہ السلام ان کی طرف نکلے اور ان کے ساتھ جنگ کی جب تلوارےں آپس میں ٹکرائےں توحضرت نے فرمایا کہ جنت کی کتنی عمدہ خوشبو ھے۔عبداللہ بن وھب نے کہاخدا کی قسم نہیں معلوم کہ جنت کی طرف جارھے ھیں یا،جہنم کی طرف؟ اس پر بنی سعد قبیلے کے شخص نے کہا: ھمیں عبداللہ بن وھب دھوکا دے کر جنگ میں لایا ھے اب ھم مشکوک ھیں اور اب ھم جنگ نہیں کرناچاھتے ۔چنا نچہ ان میں سے ایک ہزار کا لشکر ابوایوب انصاری کی طرف چلا گیا۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اس وقت میمنہ کی طرف تھے ۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے ارشاد فرمایا: ان خوارج پر حملہ کردو خدا کی قسم ھمارے دس آدمی بھی نہ مارے جائیں گے اور ان کے دس افراد بھی نہ بچےں گے پس انھوں نے حملہ کیا تلوارےں ٹکرائےں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے نو افراد جاں بحق ھوئے اور خوارج کے آٹھ آدمی زندہ بچے۔[91]

علی ابن عیسی ارملی کہتے ھیں حضرت نے اپنے ساتھیوں کو آگے جانے کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حکم دیا یہاں تک کہ وہ لوگ نظر آنے لگے اس وقت ان کے مقابلہ میں عبداللہ بن وھب ذوالثےد یہ، حرقوص بن زھےر سعدی آگے بڑھے اور کھاھم آپ سے صرف اور صرف خدا کی خوشنودی اورآخرت کے لئے جنگ کرنے آئے ھیں حضرت علی علیہ السلام علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

< قُلْ ہَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْأَخْسَرِینَ أَعْمَالًا۔ الَّذِینَ ضَلَّ سَعْیُہُمْ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَہُمْ یَحْسَبُونَ أَنَّہُمْ یُحْسِنُونَ صُنْعًا > [92]

کیا ھم آپ کو ان لوگوں کے بارے میں بتائےں جو اپنے اعمال سے سخت خسارے میں ھیں یہ وہ لوگ ھیں جن کی سعی و کوشش دنیاوی زندگی میں بھک گئی ھے اوروہ خیال کرتے ھیں کہ وہ اچھے اعمال انجام دے رھے ھیں ۔

اس کے بعد دونوں گروھوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی خوارج کی طرف سے فارس نے حملہ کر دیا اسے اخنس طائی کہہ کر پکارا جاتا تھا ،یہ جنگ صفین میں حضرت علی علیہ السلام کے ھمراہ تھا اس نے بھر پور حملہ کیا اور صفےں چےرتا ھوا حضرت علی علیہ السلام کے مقابلے کا مطالبہ کرنے لگا۔

حضرت علی علیہ السلام نے ایک ضرب میں اس کا کام تمام کر دیا پھر ذوالثدیہ نے حضرت علی علیہ السلام پر وار کرنا چاہا، لیکن حضرت علی علیہ السلام نے اس پر سبقت کی اور ایک ھی وار میناس کاسر دو ٹکڑے کر دئے ۔اس کا گھوڑا بھی مارا گیا جسے نھروان میں پھےنک دیا گیا۔

اس کے بعد اس کے چچا زاد مالک بن وضاح نے حضرت علی علیہ السلام پر حملہ کر دیا حضرت نے اسے بھی ایک ضرب مینفی النار کیا اس کے بعد عبداللہ بن وھب راسبی نے یہ کھتے ھوئے حملہ کیا،اے ابن ابی طالب میں اس جنگ میں آپ کو صحیح و سلامت جانے نہ دوں گا ،یا توتم مجھ پر غالب آجاؤ یا میں تم پر غالب آجاؤلہٰذا میں صرف اور صرف آپ کے ساتھ جنگ کرنا چاھتا ھوں لہٰذا بقیہ لوگوں کو دور ہٹا دو ۔

آپ لوگوں کو ایک طرف کر دیں ھم آپس میں جنگ کرتے ھیں حضرت علی علیہ السلام اس کی بات سن کر مسکرا دئےے اور فرمایا :

اللہ تعالیٰ اس شخص کو قتل کرے ،جس میں شرم وحیاء بھی نھیں ھے اور فرمایا:یہ بھتر جانتا ھے کہ میں تیر وتلوار کا شےدائی ھوں لیکن یہ اپنی زندگی سے مایوس ھوچکا ھے۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے ایک ضربت سے اس کا کام بھی تمام کر دیا اور اسے مقتولین کے ساتھ پھےنک دیا ۔

جنگ میں ایک گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا کہ سب کے سب قتل ھوگئے حالانکہ چار ہزار تھے ان میں سے فقط نو کے قریب لوگ بچے ان میں سے دو خراسان کی طرف بھاگ گئے اور وہاں گرفتار کرلئے گئے دو عمان کے شھروں کی طرف بھاگ گئے اور یہ دو وہاں گرفتار کر لئے گئے اور دو یمن کی طرف بھاگ گئے اور وہ وہاں گرفتار ھوگئے اور دو جزےرہ کے شھروں کی طرف بھاگ نکلے۔[93]

جب خوارج کا قتل عام ھوا تو حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مخدج کو تلا ش کرو۔ (مخدج کا معنی ھے ناقص الخلقت ھے اور مخدج حر قوص بن زھیر کا لقب تھا اور اس کا ہاتھ ناقص تھا)لوگ اس کی تلاش میں نکلے لیکن کسی نے اسے نہ پایا، حضرت علی علیہ السلام خوداسے تلاش کرنے نکلے اسی اثنا مینایک شخص نے کھامیں نے اسے دیکھاھے،یہ سن کر کے حضرت علی علیہ السلام نے تکبیر بلند کی اس سے اللہ تبارک تعالیٰ کے اس قول کی تصدیق ھوگئی جسے اس کے نبی نے بیان کیا تھا۔

ابو راضی کھتے ھیں(آپ کا نام عباد بن نسیب القیس تابعی تھا یہ روایت ابو داؤد نے اپنی سنن میں اسی کی سند سے بیان کی ھے) ھم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جب اس سے چادر ہٹائی گئی تو اس کے سینے پر عورتوں کے پستانوں کی طرح ایک پستان تھا اور اس پر بھیڑیئے جیسے بال تھے۔[94]

اصحاب سیرت نے جندب بن عبداللہ الا زدی سے روایت بیان کی ھے کہ جندب کھتے ھیں کہ میں جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تھا آپ نے جس شخص کو بھی قتل کیا مجھے اس کے قتل میں شک وشبہ نھیں ھوا لیکن جب ھم نھروان میں جمع ھوئے تو مجھے شک ھونے لگا میں نے خود سے کھاھم قاری قرآن ھیں اور نیک لوگ ھیں اور انھیں قتل کر رھے ھیں یہ بھت بڑی اور عجیب بات ھے۔

شام کے وقت میں باھر نکلا میرے پاس پانی کا ایک مشکیزہ بھی تھا میں ٹھلتا ھوا آگے نکل گیا یہاں تک کہ مجھے صفین نظر آنے لگی اس وقت مجھے اپنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نیزہ یاد آیا میں نے اس کو ایک طرف رکھا اور سورج کی شعاعونسے چھپا لیا اور بیٹھ گیا انھی لمحات میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے کہا:
اے بھائی ازد کیا تیرے پاس پانی ھے میں نے عرض کی جی ہاں اور مشکیزہ ان کے سپرد کر دیا اور وہاں سے چلا گیا اور انھیں نہ دےکھا پھر واپس آیا منہ ہاتھ دھویا اور خیمے کے سائے میں بیٹھ گیا اس وقت فارس آیا اس نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق سوال کیا۔ میں نے حضرت سے عرض کی کہ فارس آپ سے ملنا چاھتا ھے حضرت نے فرمایا اسے بلالاؤ میں نے اس کو اشارہ کیا اور وہ آگیا اور کھنے لگا ائے امیر المومنین علیہ السلام آپ کے مخالفین نہر عبور کر رھے ھیں اور انھوں نے پانی بھی روک لیا ھے حضرت نے فرمایا وہ ھرگز عبور نھیں کر سکتے ا س نے کھاخدا کی قسم وہ اےسا کر رھے ھینحضرت نے فرمایا۔ وہ ھرگز اےسا نھیں کر سکتے فارس نے کھابھرحال معاملہ اسی طرح ھے کہ وہ عبور کر رھے ھیں۔ اسی وقت ایک اور شخص آیا اس نے بھی کھاکہ وہ عبور کر رھے ھیں حضرت نے فرمایا وہ ھرگز عبور نہ کر سکیں گے۔ حضرت نے مزیدفرمایا خدا کی قسم تیرے پاس کوئی بھی نھیں آسکتا یہاں تک کہ وہ ساز وسامان اورجھنڈوں کے ساتھ نظر نہ آجائیں ۔
اس کے بعدحضرت نے مزید فرمایا خدا کی قسم وہ کچھ بھی نھیں کرےں گے بلکہ ھم انھیں پچھاڑ دیں گے اور ان کا خون بہائےں گے پھر حضرت اپنی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جگہ سے اٹھے تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ھوگیا اور میں نے اپنے دل میں کہا:

پروردگارا تیرا لاکھ لاکھ شکر ھے کہ تونے مجھے ایسا ہادی اور رھنماعطا فرمایا ھے اور اس کے ذریعہ مجھے اپنے امر کی معرفت کروائی ھے لوگ دو طرح کے ھیں ایک وہ جوجھوٹے ھیں اور دوسرے وہ جو پروردگار کی واضح دلیل اور اس کے نبی کے عھد پر قائم ھیں پروردگارا اگر میں نے تیرا عھد پورا کر دیا تو قیامت کے دن تو اس کے بارے میں مجھ سے سوال کرنا۔

اگر میں نے اس قوم کو عبور کرتے ھوئے دیکھا تو میں سب سے پھلے علی (ع) کے ساتھ جنگ کرنے ولا ھوں گا اور اپنے نیزے کی انی ان کے سینے میں اتار دوں گااور اگرانھوں نے عبور نہ کیا تو بھی میں حضرت علی (ع)کے ساتھ رھوں گا اور ان کے مخالفین کے ساتھ جنگ کرو نگا ھم ان کی صفوں کی جانب بڑھے تو ھم نے ان کے جھنڈوں اور ساز وسامان کو پھلے کی طرح دیکھا۔

راوی کھتا ھے کہ حضرت نے میرا شانہ پکڑتے ھوئے مجھ سے فرمایا اے ازد بھائی تجھ پر معاملہ واضح ھوا یا نھیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں،امیر المومنین معاملہ واضح ھوگیا آپ نے فرمایا وہ تیرا دشمن ھے میں نے اس شخص کو قتل کیا پھر دوسرے شخص کو قتل کیا پھر ایک اور شخص اور میری تلواریں ٹکرائیں میں نے اس پر حملہ کیا اس نے مجھ پر حملہ کیا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

،اوراسی طرح جنگ ہوتی رہی یہاں تک کہ مخالفےن کا کام تمام کر دیا۔ شےخ مفےد فرماتے ہیں یہ مشہور و معروف حدیث ہے اور اسے مختلف کتب میں بیان کیا گیاھے۔ایک شخص حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے زمانہ میں اپنے دل کی حکاےت بیان کر رھاھے اور کسی بھی معتر ض نے اس پر اعتراض نہ کیا اور کوئی مفکر اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اس میں غیب کی خبرےں بھی ہیں۔ ضمیر کا علم بھی ظاہر ہے ۔نفوس کی معرفت بھی ہے اور واضح دلائل بھی ہیں ان میں جلیل بر ہان اور عظیم معجزے بھی ہیں اور حضرت ان سے آگاہ اور با خبر بھی ہیں۔[95]
ابن دےزےل کتاب صفین میں روایت بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ سے حروریہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو آپ کے علم نجوم سے آشنابعض اصحاب نے کہا:
یا امیر المومنین آپ کو اس وقت میں سفرنہیں کرنا چاھیے بلکہ جب دن کی تےن ساعتےں باقی رہ جائیں اس وقت چلنا بھتر ہے کیونکہ اگر آپ اس وقت مینجنگ کے لئے روانہ ہونگے تو آپ اور آپ کے اصحاب کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اگر ان آخری تےن ساعتوں میں حرکت کرےں گے تو خدا کامیابی عطا کرے گا اور آپ کی خواھشات پوری ہوں گی حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:
کیا تم جانتے ہو کہ میری اس گھوڑی کے پیٹ میں کیا ہے؟نر ہے یامادہ۔ اس نے کھابھر حال میننے علم نجوم کی روشنی میں اپنے گمان کوبیان کیاھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا : جو شخص بھی اس کی تصدیق کرے گا تو گویا وہ قرآن کی تکذےب کررھاھے کیو نکہ اللہ تبارک تعالی ارشاد فرماتا ھے:

< إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِی الْأَرْحَامِ۔>[96]

اللہ تبارک وتعالی کے پاس ھی ساعتوں کا علم ھے اور وھی بارش نازل کرتا ھے اورجانتا ھے کہ ارحام میں کیا ھے ؟

اس کے بعد ارشاد فرمایا جس علم کا تو دعوےدار ھے اس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے بھی دعویٰ نہ کیا تھا۔کیا تو یہ گمان کرتا ھے کہ تجھے ان تمام ساعتوں کاپتہ ھے جن میں چلنے یا نہ چلنے سے فائدہ یا نقصان ھوتا ھے۔ جس شخص نے بھی ان باتوں پر ےقےن کیا اور ان کی تصدیق کی وہ اللہ تعالی کی مددواستعانت سے محروم ھوجائے گا جب کہ وہ صاحب جلال و اکرام ھے اور وھی ان غلط چیزوں کو دور کرتا ھے۔جو شخص تیری ان باتوں پر ےقےن کر لے گا تو وہ اللہ جل جلالہ کے بجائے تیری حمد کرے گا کیونکہ کہ تیرے گمان کے مطابق تجھے ان ساعتوں کا علم ھے جن میں کام کرنے سے انسان کو نفع یا نقصان پھنچتا ھے ،بھر حال جس نے تیری ان باتوں پر ےقےن کیا گویا وہ اللہ پر ایمان نھینلایاکیونکہ اس نے اللہ تبارک وتعالی کے علاوہ دوسروں سے امیدیں وابستہ کر لیں۔پروردگارا نفع اور نقصان صرف تیرے ہاتھ میں ھے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نھیں ھے پھر آپ نے نجومی سے فرمایا :

ہم تیری مخالفت کرتے ہیں اور اسی میں ساعت حرکت کرتے ہیں جس میں چلنے سے تو نے روکا ہے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا:

أیهاالناس اِیاّکم والتعلم للنجوم اِلاّ ما یُهتدیٰ بہ في ظلمات البروالبحر اِنما المنجم کالکاهن وا لکاهن کالکافر والکافر في النار۔

اے لوگو ! علم نجوم سےکھنے سے پر ہیز کرو آگاہ ہو جاؤ اےسا کرنے والا ہدایت سے ہمکنار نہیں ہو سکتاکیونکہ منجم کاہن کی طرح ہے اور کاہن کافر کی مانند ہے اور کافر جہنمی ہے۔خبردار اگر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے نجوم پر عمل کیا تو میں تمہیں ہمیشہ کے لئے زندان میں ڈال دوں گا اور تمام عطاو بخشش منقطع کر دوں گا۔پھر آپ نے اس ساعت میں حرکت کی جس سے منجم نے روکا تھااور آپ کو نہروان والوں پر فتح وکامیابی نصےب ہوئی۔[97]

---

[1] ارشاد ج۱ص۲۴۴۔۲۴۵۔

[2] ارشاد ج۱ ص ۲۴۶۔۲۴۷۔

[3] ابن اثیر کی کامل فی التاریخ ج۲ ص ۳۲۵۔

[4] شرح نہج البلاغہ ،ابن حدید ج۱ ص۲۳۱۔

[5] کشف الغمہ ج۱ ص۲۳۹۔

[6] کشف الغمہ ج۱ ص۲۴۰۔

[7] کشف الغمہ ج۱ ص ۲۴۰۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[8] تذکرةالخواص ص۶۸.

[9] تذکرة الخواص ص۶۸.

[10] تذکرة الخواص ص ۶۸.

[11] تذکرة الخواص ص۶۹.

[12] تذکرة الخواص ص ۶۹.

[13] ارشاد ج۱ ص۲۵۲.

[14] تذکرة الخواص ص۷۳.

[15] شرح نهج البلاغہ ج۱ ص۲۳۴.

[16] اعیان الشیعہ ج۱ ص۴۶۱.

[17] شرح نهج البلاغہ ج۱ ص۲۴۷.

[18] شرح نهج البلاغہ ج۱ ص۲۴۹.

[19] شرح نهج البلاغہ ج۱ ص۲۵۰.

[20] شرح نهج البلاغہ ج۱ ص۲۵۰.

[21] اعیان الشیعہ ج۱ ص۴۶۳.

[22] تذکرة الخواص ص ۷۹.

[23] کشف الغمہ ج۱ ص۲۴۴۔۲۴۵.

[24] کشف الغمہ ج۱ ص۲۴۴.

[25] المناقب حوارزمی ص۱۹۰.

[26] مناقب خوارز می ص۱۹۰.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[27] مناقب خوارزمی ص۱۹۲۔،صحیح بخاری ج۱ ص ۳ باب تعاون فی بناء المسجد ،اور ابن سعد کی طبقات الکبری ج۳ ص۲۵۱۔۲۵۲۔

[28] مناقب خوارزمی ص۱۹۳۔۱۹۴۔

[29] شرح نهج البلاغہ ج۳ ص ۷۵۔۷۶۔

[30] واقعہ صفین ص۳۴۔

[31] واقعہ اصفین ،نصر بن مزاحم ص۴۴ ۔

[32] واقعہ صفین نصربن مزاحم ۔ج۱ص۴۴۔۴۷۔

[33] واقعہ صفین ص۵۰۔

[34] تذکرة الخواص ص۸۲۔

[35] تذکرة الخواص ص ۸۲ ۔۸۳۔

[36] تذکرة الخواص ص ۸۳،۸۴۔

[37] شرح نهج البلاغہ ج۳ ص۸۴۔

[38] تذکرة الخواص ج۱ ص۸۶۔

[39] تذکرة الخواص ص۸۶۔

[40] مناقب خوارزمی ص۲۰۶۔

[41] مناقب خوارزمی ص۲۰۸۔

[42] مناقب خوارزمی ص۲۱۵،۲۱۰۔

[43] مناقب خوارزمی، ص۲۱۵ تا ۲۱۹۔

[44] مناقب خوارزمی، ص۲۲۲

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[45] شرح نهج البلاغہ ج۴ ،ص ۱۳
[46] واقعہ صفین نصر بن مزاحم ص ۱۹۳۔۱۹۹
[47] واقعہ صفین ص۲۰۲۔۲۰۳
[48] واقعہ صفین ص۲۰۲۔۲۰۳۔
[49] واقعہ صفین ص۲۰۴۔
[50] شرح نهج البلاغہ جلد۵ص۱۹۶۔
[51] شرح نهج البلاغہ جلد ۴ ص۳۰۔۳۱۔
[52] واقعہ صفین ص۲۱۸۔
[53] واقعہ صفین ص۲۱۷۔
[54] واقعہ صفین ص ۲۲۰۔
[55] اعیان شیعہ جلد ۱ ص ۴۸۶۔
[56] اعیان الشیعہ جلد ۱ ص ۴۸۷ ۔
[57] اعیان الشیعہ ج۱ ص۴۸۷
[58] شرح نهج البلاغہ ج۵ ص۱۷۶۔
[59] شرح نهج البلاغہ ج۵ص۲۱۷۔
[60] سورہ بقرہ آیت۲۵۳۔
[61] شرح نهج البلاغہ ج۵ ص۲۵۸ ۔
[62] شرح نهج البلاغہ ج۶ ص۳۱۳ تا ۳۱۷۔
[63] شرح نهج البلاغہ ج۶ ص۱۶ تا ۲۱۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[64] شرح نهج البلاغہ ج ۶ ص ۱۷تا ۱۸

[65] نهج البلاغہ ج۶ص۲۴۔

[66] مناقب خوارزمی ص۲۳۴۔

[67] مناقب خوارزمی ص۲۳۶۔

[68] منا قب خوارزمی ص۲۴۹۔

[69] شرح نهج البلاغہ ج۶ ص۵۵۔

[70] شرح نهج البلاغہ ج۶ ص ۵۸۔۵۹

[71] شرح نهج البلاغہ ج۶ص ۱۰۱تا۱۰۲ ۔

[72] تاریخ یعقوبی ج۲ ص۱۸۸۔۱۸۹۔

[73] صحیح مسلم ج۳ کتاب الزکوة ص۱۱۳، مناقب خوارزمی ص۲۵۹۔

[74] مناقب خوارزمی ص۲۵۹۔

[75] شرح نهج البلاغہ ج۲ ص۲۷۷ ۔

[76] ارشاد ج۱ ص ۳۱۷۔

[77] شرح نهج البلاغہ ج۲ ص ۲۶۷۔

[78] تاریخ طبری ج۵ ص ۷۲۔

[79] شرح نهج البلاغہ ج۲ ص۲۷۳۔

[80] سوره زمر: ۶۵۔

[81] سوره روم ۶۰:

[82] تاریخ طبری ج۵ ص۷۲۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[83] سورہ نساء آیت ۳۵۔

[84] شرح نہج البلاغہ ج ۷ ص ۲۷۵۔

[85] کشف الغمہ فی معرفة الا ئمہ ج ۱ ص ۲۶۵۔۲۶۶۔

[86] سیرت الائمہ اثنی عشر ج۱ ص ۴۴۴۔

[87] شرح نہج البلاغہ نے ج۲ ص۲۸۰۔۲۸۲۔ نقل از کتاب کامل مبرد ج۳ ص ۲۱۲۔۲۱۳۔

[88] شرح نہج البلاغہ ج۲ ص۲۶۵۔

[89] اعیان شیعہ ج۱ ص ۵۲۴۔

[90] شرح نہج البلاغہ ج۲ص۲۸۲ ۔

[91] شرنہج البلاغہ ج ۲ص۲۷۳پر ابن حدید نے کامل مبرد جلد ۳ص۱۸۷سے نقل کیا ھے ۔

[92] سورہ کہف۱۰۴،۱۰۳

[93] کشف الغمہ فی معرفتہ الائمہ ج۱ص۲۶۶ ،۲۶۷

[94] کشف الغمہ فی معرفتہ الائمہ ج ۱ ص۲۶۷

[95] ارشاد ج ۱ ص ۳۱۷ تا ص ۳۱۹

[96] سورہ لقمان آیت۳۴۔

[97] اس روایت کو ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ ج ۲ ص ۲۶۹ تا ۲۷۰پر ابن دےزل کی کتاب صفےن سے نقل کیا ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پندرھویں فصل

حضرت علی کے متعلق دانشمندوں کے اقوال

پوری کائنات میں ایسی کوئی شخصیت نہینجو ادبا ء کے قلم اورشعراء کے افکار کا مرکز بنی رھی ھو،صرف حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ذات ایسی ھے جن کی شخصیت اور سیرت کو بیان کرتے ھوئے صاحبان قلم نے اپنے قلم توڑ دئیے ھیں ۔اس زمانے کے شعراء، مفکرین اور دانشمندوننے آپ کی منقبت اور فضیلت میں ایسی تحریر ینپیش کی ھیں جن سے دل ودماغ کو ناقابل بیان لذت اور سرور حاصل ھوتا ھے ۔

البتہ یہ کوئی عجیب بات نہیں ھے بلکہ حضرت امیر علیہ السلام کی پاک و پاکیزہ زندگی میں ھمیشہ عدل وانصاف کے جلوے نظر آتے ھیں۔جنگوں میں جن فاسق اور فاجر لوگوں سے آپ کا سامنا ھوتا تھا وہ بھی آپ کے خلوص ،انصاف اور انسان دوستی کو بیان کرتے ھوئے نظر آتے ھیں۔ بھر حال آپ کے فضائل اور کمالات اتنے بلند وبالا ھیں کہ پہاڑوں کی چوٹیاں ان کے مقابلے میننیچا دکھائی دیتےں ھیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی شان میں ارشاد فرمایا :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یاعلی ماعرف الله حق معرفتہ غیري وغیرک وما عرفک حق معرفتک غیرالله وغیري۔

یاعلی ابن ابی طالب الله تبارک وتعالی کے حق کو میرے اور تیرے سوا کسی نے نہیں پہچانا اور تیرے حق کو میرے اور الله کے علاوہ کوئی نہیں پہچان سکتا۔ [1]

حضرت رسول اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم ایک اور موقع پر حضرت علی علیہ السلام کی شان میں ارشاد فرماتے هیں :

یاعلی انا وانت ابوا هذه الامة۔

یاعلی آپ اور میں امت کے باپ هیں۔

حضرت رسول اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب هو کر ارشاد فرماتے هیں:

والَذي نفسي بےده لولا أن تقولُ طوائفٌ مِن اُمتي فیک ماقاَلتْ النصاریٰ في اِبن مریم لقلت الیوم فیک مقالاً لا تمرَّ بملاء من المسلمین اِلاّ أخذوا التراب مِن تحتِ قدَمیکَ للبرکہ۔

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان هے اگر مجھے یہ خطره نہ هوتا کہ میری امت کے بعض لوگ آپ کے متعلق وهی کچھ کهنا شروع کردیں گے ۔جو عیسائی ابن مریم کے متعلق کهتے هیں تو آج میں آپ کی شان میں وه بات کهتا جس کی وجہ سے تمام لوگ آپ کے قدموں کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بناتے -[2]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہاکے پاس مہاجرین و انصار کی عورتیں عیادت کے لئے آئیں تو آپ نے فرمایا:

خدا کی قسم ان سے دوری کی وجہ ان کی تلوار سے خوف و وحشت تھی کیونکہ جانتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام قوانین اسلام کو جاری کرنے اور حق و حقیقت کے فیصلہ کرنے میںذرہ برابر بھی رعایت نہیں کرتے اور تمام تر شدت اور کما لِ شجاعت و استقامت سے خدا وند عالم کے احکام کو تمام چیزوں میں جاری کرتے ھیں۔

اگر یہ لوگ حضرت کی پیروی کرتے تو وہ راہ مستقیم و ھمیشگی سعادت اور دائمی خوشبختی کی طرف ھدایت کرتے اور دیکھتے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ان کو بہترین طریقہ سے سیراب کرتے اور ان کو بھوک سے نجات دیتے اور ان کی مشکلات کو دور کرتے ،اس طریقہ سے لوگوں کے ساتھ بر تاؤ کرتے کہ صادق اور کاذب میں تمیز ھو جاتی -[3]

حضرت امام حسن علیہ السلام اپنے والد بزرگوار حضرت علی ابن ابی طالب (ع)کی شہادت کے بعد ارشاد فرماتے ھیں: آج رات ایسے شخص کی روح قبض کی گئی ھے جس کا عمل کے میدان میں کوئی مثل ونظیر نہیں تھا، عمل میں ان کو اولین پر سبقت حاصل تھی اور آخرین میں کوئی بھی ان کے عمل تک نہیں پہنچ سکتا۔انھوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا حضرت نے اسے علمدار بنایا جبرئیل (ع) ان کے دائیں جانب اور میکائیل بائیں جانب ھوتے جب تک اللہ انھیں فتح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وکامیابی نصےب نہ فرماتا وہ واپس نہ لوٹتے تھے[4]
حضرت ابوبکر کھتے ھیں کہ جو اس راز کو جاننا چاھتے ھیں اور یہ دیکھنا چاھتے ھیں کہ کون سی ھستی ھے جو پوری کائنات میں حضرت رسول خدا (ص)کے سب سے زیادہ قریب اور سب سے افضل اور سب سے زیادہ عظیم ھے اسے چاھیے کہ وہ اس شخصےت کو دےکھے اور یہ کہہ کر انھوں نے حضرت علی (ع) کی طرف اشارہ فرمایا۔[5]
جب حضرت رسول خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے غدیرخم میں اس طرح ارشاد فرمایا:
مَن کنتُ مولاہ فھذا عليٌّ مولاہ۔
جس جس کا میں مولا ھوں اس علی مولاھے۔
اس وقت حضرت ابوبکر کھتے ھیں:
بخٍ بخٍ لکَ یابن أبی طالب أصبحت وأمسےت مولاي ومولیٰ کل مؤمن ومؤمنة۔
مبارک ھو مبارک ھو اے ابن ابی طالب آپ ھی ھر زمانہ اورھر وقت میں میرے اور تمام مومنین اور مومنات کے مولاھیں۔[6]
حضرت ابن عباس روایت کرتے ھیں کہ حضرت عمر نے کھاکہ حضرت علی علیہ السلام کی عظمت و فضیلت میں ےھی بات کافی ھے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے متعلق یہ فرماتے ھوئے سناھے کہ حضرت علی ابن ابی طالب (ع)میں تےن ایسی خصوصیات ھیں ۔اگر وہ میرے پاس ھوتےں، تو مجھے کائنات کی ھر چیز سے محبوب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تر هوتےں۔ میں اور حضرت ابو بکر، ابو عبےدہ بن جراح اور دوسرے اصحاب رسول خدا وہاں موجود تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب (ع)کے شانہ پرہاتھ مار کر فرمایا:

أنت یاعلي أوّل المؤمنین اِیماناً ،وأوّلھم اِسلاماً۔

ائے علی فقط آپ ھی وہ ھیں جو سب سے پھلے ایمان لائے اوراسلام قبول کیا۔

اور پھر ارشاد فرمایا:

أنتَ منّي بمنزلۃِ ھارونَ مِن موسیٰ وکذب عليَّ مَن زَعِم أنہ یحبني و ےُبغضُک۔

آپ کی قدرو منزلت میرے نزدیک وھی ھے جوہارون کی موسیٰ سے تھی اور جو شخص یہ کھے کہ وہ مجھ محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت رکھتا ھے اور آپ سے بغض وعدوت رکھتا ھو (وہ پوری دنیا میں) سب سے بڑاجھوٹا ھے۔[7]

حضرت عمر ابن خطاب کھتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلام کی تےن ایسی فضیلتےں ھیں اگر ان میں سے ایک فضیلت بھی مجھ میں پائی جاتی تو وہ پوری کائنات کی نعمتوں سے اھم اور افضل قرار پاتی۔سائل نے پوچھا ائے مومنوں کے امیر تےن فضائل کون سے ھیں؟۔حضرت عمر نے کھاوہ یہ ھیں کہ ان کی حضرت فاطمہ الزھرا سلام اللہ علیھابنت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شادی ھوئی،حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی رہائش رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ھی مسجد میں تھی اور ان پر بھت سی ایسی چیزےں جائز اور حلال ھیں جو ھم پر نھیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھیں اور تےسری فضیلت یہ ھے کہ جنگ خےبر میں انھیں پرچم اسلام سپرد کیا گیا۔[8]

حضرت عمر بن خطاب کے مشھور اقوال میں سے ایک یہ ھے کہ لولا علی لھلک عمراگر حضرت علی(علیہ السلام) نہ ھوتے تو عمر ھلاک ھوجاتا۔[9]

حضرت عمر کا یہ بھی ایک مشھور قول ھے :

أعوذُ باللّٰہ مِن مُعضِلة لیس لھا أبو الحسن علیبن أبی طالب ۔

میں اللہ تعالی سے ھراس مشکل کی پناہ مانگتا ھوں جس مشکل کو حل کرنے کے لئے حضرت ابو الحسن علی ابن ابی طالب علیہ السلام موجودنہ ھوں۔[10]

حضرت عبداللہ بن عباس حضرت علی علیہ السلام کی شان میں ارشاد فرماتے ھیں کہ حضرت علی علیہ السلا م کی ذات:

علمُ الھَدیٰ وکھفِ التُقیٰ و طود النُھیٰ و محل الحجا ، غیث الندیٰ ومنتھیٰ العلم للوری و نوراًأسفر في الدّجٰی وداعیاًاِلیٰ المحجة العظمیٰ ، اتقیٰ مَن تقمصَ وارتدیٰ وأکرم من شَھَد النجوی، ھیں[11]

حضرت عائشہ کھتی ھیں کہ میں نے ان(حضرت علی علیہ السلام) جیسا کوئی شخص بھی نھیں دیکھا جس کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس قدر محبت کرتے ھوں۔[12]

حضرت عائشہ ایک اور موقع پر حضرت علی علیہ السلام کی شان میں ارشادفرماتی ھیں:بے شک آپ ھی پوری انسانےت سے زیادہ سنت کو جاننے

والے تھے۔[13]

ابو سعید خدری کھتے ھیں کہ ھم لوگ منافقےن کو حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ پہچانتے تھے۔[14]

سعید بن مسےب کھتے ھیں تمام بنی نوع انسان میں فقط حضرت علی علیہ السلام ھی ایسی شخصےت ھیں جنھوں نے سلونی کا دعویٰ کیا۔[15]

جب معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کھاکہ تم حضرت علی علیہ السلام کو سب شتم کیوں نھیں کرتے تو سعد ابن ابی وقاص نے کھاکیا تجھے وہ تےن فضائل یاد نھیں ھیں جوحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی شان میں بیان فرمائے ھینمیں تو ھرگز انھیں گالی نہ دوں گا۔کاش ان تےن صفات میں سے مینایک کا مالک ھوتا تو وہ صفت مجھے کائنات کی پوری نعمتوں سے محبوب تر ھوتی میں، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں یہ فرماتے ھوئے سنا جب آپ جنگ تبوک کے لئے جا رھے تھے آپ نے اپنے بعد حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں خلیفہ مقرر فرمایا تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی :

یا رسولَ اللہ تخلّفني مع النساء والصبیان ؟

کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں پر خلیفہ بنا کے جارھے ھیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

أما ترضیٰ أن تکون منّي بمنزلةِ ھارونَ مِن موسیٰ اِلاّ أنہ لانبي بعد ي۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ھیں کہ آپ میرے نزدیک وھی رتبہ اور منزلت رکھتے ھیں جو ہارون کی موسیٰ کے نزدیک تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں -

اور میں نے جنگ خےبر کے دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں یہ فرماتے ہوئے سنا، لأُعطےنَّ الرایة رجلاً یحبُ اللّٰہَ ورسولَہ ویحبہ اللہُ رسولُہُ۔ میں یہ علم اس مرد کودوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (ص)کے ساتھ محبت رکھتا ھو اور اللہ اور اس کے رسول (ص)اس سے محبت رکھتے ھونگے ۔ اس وقت ھم سب لوگ اس کی خواھش کررھے تھے کہ کل ھمیں علم ملے لیکن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی(ع) کو میرے پاس بلایا جائے،جب آپ تشریف لائے تو آپ آشوب چشم میں مبتلا تھے لیکن حضرت رسول اکرم(ص) نے انپا لعاب دھن لگایا تو آنکھیں ٹھیک ھو گئیں۔آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو علم دے کر علمبردار بنایا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو نصرت اور فتح سے ھمکنار کیا۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالی نے ان کی شان میں اس آیت کرےمہ کو نازل فرمایا:

[16]

اے رسول ان سے کہ دیجیے کہ ھم اپنے بےٹوں کو لاتے ھیں تم اپنے بےٹوں کو لاؤ ھم اپنی خواتےن کو بلاتے ھیں تم اپنی خواتےن کو بلاؤ اور ھم اپنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نفس کو لاتے هیں اور تم اپنے نفسوں کولاؤ ، اور اس کے بعد جهوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔

اس وقت حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت (علی علیہ السلام)حضرت فاطمة الزهرا سلام اللہ علیهااور حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کو بلا کر ارشاد فرمایا اللّٰهم هٰؤلاء اهلی پروردگار ایهی میرے اهلبیت هیں۔[17]

حضرت عبداللہ ابن مسعود کهتے هیں هم سب لوگوں کا یهی خیال هے کہ سب سے بڑے قاضی حضرت علی علیہ السلام هی هیں۔[18]

جناب حافظ عاصمی اپنی کتاب زےن الفتیٰ فی شرح سوره هل اتیٰ میں اس مشهور واقعہ کو بیان کرتے هیں۔ جس میں حضرت علی علیہ السلام نے سائل کے سوالوں کا جواب دے کر حضرت عثمان بن عفان کی جان چهڑائی اور اس وقت عثمان بن عفان نے کها: لو لاعلی لهلک عثمان اگر آج علی نہ هوتے تو عثمان هلاک هوجاتا۔[19]

زید بن ارقم کهتے هیں حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے پهلے نماز پڑهنے والے حضرت علی علیہ السلام هیں۔[20]

جب نافع بن ارزق نے کهاکہ میں حضرت علی علیہ السلام سے بغض رکهتا هوں تو اسے عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا: أبغضَکَ اللّٰہُ أ تبغضُ رجلاً سابقةٌ مِن سوابقہِ خیرُ من الدنیا وما فیها۔ اللہ تجه سے بغض رکهے(اللہ تیرا برا کرے) کیا تو اس شخص سے بغض

رکھتا ھے جو سابق الاسلام ھے وہ دنیا اور جو کچھ اس میں ھے سب سے افضل و بھتر ھے۔[21]

حضرت عبداللہ بن عمر ایک دوسرے موقع پر کھتے ھیں کہ مجھے بھت افسوس ھے کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ مل کر باغی گروہ سے جنگ نہ کی۔(۲)

معاویہ نے مختلف لوگوں کے پاس خط لکھاتاکہ اپنے مسائل حل کر سکے جب اس کے پاس یہ خبر پھنچی کہ آپ کو شھید کر دیا گیا ھے تو اس وقت معاویہ جیسا دشمن کھتاھے :

ذهبَ الفقهُ والعلم بموتِ علي بن أبي طالب (علیہ السلام)۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت سے فقہ اور علم کا باب بند ھوگیا اس کے بھائی عتبہ نے اس سے کھاکھیں تیری یہ بات اھل شام نہ سن لیں معاویہ نے کھامجھے تنھاچھوڑدو۔[22]

حضرت امام سجاد علیہ السلام ارشاد فرماتے ھیں کہ میں مروان بن حکم کے پاس گیا تو اس نے کہا:میں نے آپ کے دادا کے علاوہ کسی شخص کو اےسا نھیں پایا جو اپنے دشمن پر کرم کرتا ھو جنگ جمل میں ھم نے ان کی یہ آواز سنی کہ بھاگنے والے کو قتل نہ کرنا اور زخمی کو کچھ نہ کھنا۔[23]

ایک دن معاویہ ابن سفیان ضرار بن ضمرہ الکنانی سے کھتا ھے مجھے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل سناؤ ضرار نے کھاتم مجھ پر غصہ کرو گے معاویہ نے کھاکہ میں تم پر غضبناک نھیں ھوں گا ،چنا نچہ ضرار کھتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھیں،

خدا کی قسم حضرت علی علیہ السلام بعےد المدیٰ اور شدےد القویٰ تھے وہ ھمیشہ درست اور مناسب بات کھتے تھے اور عدل وانصاف سے فےصلہ کرتے ان کے اطراف سے علم کے چشمے پھوٹتے اور ان گرد حکمت ھی حکمت نظر آتی۔ دنیا ومافیھا سے وحشتناک ھوجاتے رات سے وہ محبت کرتے تھے۔

خدا کی قسم وہ بڑی بصارت والے اور عظےم مفکر تھے اپنے بازو چڑھالیتے اور خود سے مخاطب ھوتے۔ کھردرا لباس پسند فرماتے اور ان کاکھانا جو کی روٹی تھا۔

خدا کی قسم ! اگر وہ ھمیں کچھ نہ سمجھاتے تو ھم میں سے کسی کے پاس دین کی دولت نہ ھوتی جب ھم ان سے سوال کرتے تو وہ ھمیں جواب عنایت فرماتے وہ ھمیں تقرب بخشتے اور ھمارے قریب تر ھوجاتے۔ھم ان کی ھیبت کی وجہ ان سے بات تک نہ کر سکتے جب وہ مسکراتے تو معلوم ھوتا کہ لوء لوء کے موتی نکھررھے ھیںدیندارونکی تعظیم فرماتے۔ مسکینوں سے محبت کرتے ۔ طاقتور اور دولتمند انھیں اپنے مال ودولت کی لالچ نھیں دے سکتے تھے۔اور کمزور آپ کے عدل سے مایوس نہ تھے۔

میں خدا وند متعال کو گواہ بنا کر کھتا ھوں میں نے بعض مواقع پر آپ کو رات کے اندھیرے مینمحراب عبادت میں رےش مبارک کو ہاتھوں میں پکڑے ھوئے مار گزیدہ کی طرح تڑپ رھے تھے اور غمزدہ کی طرح رو رھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھے اور فرما رہے تھے پروردگارا پروردگارا پھر تضرع وزاری فرمانے لگے اور پھر دنیا کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

اِليَّ تغررت اِليَّ تشوقتِ هيهات هيهات غرّي غيری قد بنتک ثلاثاً فَعمرک قصير ومجلسک حقير (وعيشُک حقير) وخطرُک يسر (کبير)۔

کیا تومجھے دھوکہ دینا چاھتی ھے اور مجھے اپنا فریفتہ بنانا چاھتی ھے تو مجھے ھرگز فریب نھیں دے سکتی،جا کسی اور کو دھوکہ دے میں تو تجھے تین بار طلاق دے چکا ھوں کہ جس کے بعد رجوع کی گنجائش نھیں ھے تیری زندگی تھوڑی ھے تیری محفل ومجلس بھت کم مدت والی ھے اور تیری زندگی بھت ھی کم ھے اور تیری اھمیت بھی بھت کم ھے۔ اور پھر ارشاد فرمایا تے:

آہ آہ مِن قلّۃ الزاد وبُعد السفر و وحشۃ الطريق

افسوس زاد راہ بھت کم ھے اور سفر طولانی ھے اور راستہ وحشت ناک ھے۔

یہ سن کر معاویہ کے آنسو نکل آئے جو اس کی داڑھی تک جاپھنچے اور وہ آنسو صاف کرنے لگا اور لوگوں کو اس کے رونے کا پتہ چل گیا تو اس نے کھاخدا ابو الحسن پر رحم کرے وہ واقعا ایسے ھی تھے پھر ضرار سے مخاطب ہو کر کھا:

اے ضرار ان کی مفارقت میں تمھارے رنج واندوہ کی کیا حالت ھے۔ضرار نے کھا:

بس یہ سمجھ لو کہ میرا غم اتنا ھے جتنا اس ماں کو ھوتا ھے جس کی گود

میں اس کا اکلوتا بچہ ذبح کر دیا جائے۔ اور اسے اپنے حزن ملال سے کبھی بھی سکون نصےب نہیں ہوتا[24]
شعبی کہتے ھیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اس وقت وھی مثال اور منزلت ھے جو بنی اسرائےل میں حضرت عیسیٰ ابن مریم کی تھی ۔ ایک قوم نے اس قدر محبت کی کہ کفر کی حد تک پہنچ گئی اور دوسری قوم نے آپ کے ساتھ اس قدر بغض کیا کہ وہ کفر کی حد ھی پار کر گئے۔[25]
حضرت عمر بن عبد العزےز کھتے ھیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد اس پوری امت میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے علاوہ ھم کسی کو سب سے زیادہ زاھد نہیں جانتے ۔[26]
اخنف بن قےس معاویہ سے کھتا ھے خدا کی قسم علی ابن ابی طالب کی خوبیاں خدا وند عالم کی جانب سے ھیں اور علی (ع) خدا کی راہ میں اپنے نفس پر ھر شئی کو مقدم رکھا جو نہ تیرے اور نہ تیرے علاوہ کسی کے بس میں ھیں ۔[27]
محمد ابن ابو بکر بن ابو قحافہ، معاویہ ابن سفیان کو مخاطب کر کے کھتا ھے کہ وہ تو (حضرت علی علیہ السلام)سب سے پھلے حضرت رسول خدا کی بےعت کرنے والے،سب سے پھلے ایمان لانے والے ،سب سے پھلے حضرت کی تصدیق کرنے والے اور سب سے پھلے اسلام لانے والے اور پیغمبر(ص) کا اتباع کرنے والے اور ان کے چچازاد بھائی ھیں۔ انھوں نے آپ کی تصدیق کی، ھر مصیبت میں سےنہ سپر رھے اورآپ کی

حمایت مینلڑتے رھے اور آپ کی ھمیشہ حفاظت کرتے رھے،دن رات کی گھڑیوں،خوف وخطر کے ماحول اور ھر مصیبت میں انھوں نے آنحضرت کا ساتھ دیا، حضرت کا اتباع کرنے والوں میں کوئی بھی ان کا مثل ونظیر نھیں ھے وہ قول وعمل میں حضرت کے قریب تر تھے اور میں نے تجھے بھی دیکھا ھے تو، تو ھے اور وہ ، وہ ھیں ،جب کہ وہ کائنات کے تمام لوگوں میں سب سے سچے ھیں ان کی اولاد تمام لوگوں سے افضل ھیں۔ ان کی زوجہ خیرالناس ھیں ان کے چچا افضل الناس ھیں ان کے بھائی جعفر طیار ھیں۔ ان کے چچاکو جنگ احد میں سید الشھداء کی سند ملی تھی اور ان کے والد نے حضرت رسول خدا کی پرورش کی ھے ۔ اے معاویہ ایسے باکمال انسان کے ساتھ تجھ جیسا بد بخت کیا مقابلہ کرے گا ۔تیرا سانس لینا علی (ع) کا احسان ھے۔ اور وہ وارث رسول اور ان کے وصی ھیں اور اس کے بچوں کا باپ ھے۔ سب سے پھلے حضرت کا اتباع کرنے والاھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عھد کو سب سے پھلے پورا کرنے والے ھیں حضرت نے صرف آپ کو ھی اپنے رازوں سے باخبر کیا اور اپنے امر سے مطلع کیا۔[28]

انس بن مالک سے سوال کیا گیا کہ آپ کے خیال مینحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگوں میں سب سے زیادہ قدر ومنزلت والا کون تھا ؟انس بن مالک نے کھاھم نے حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کسی کو اس شان کا مالک نھیں پایا اگرحضرت آدھی رات کو انھیں بلوا بھیجتے تو

وہ آپ کے پاس حا ضر ھوجاتے تھے اور پوری دنیا کو چھوڑ دیتے۔ انس مزید کھتے ھیں میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سناکہ آپ نے فرمایا:

”یا أنس تُحِبُّ علیاً۔“

اے انس کیا تجھے علی سے محبت ھے ؟

میں نے عرض کی یا رسول خدا کی قسم جس طرح آپ علی سے محبت کرتے ھیں میں بھی علی سے اسی طرح محبت کرتا ھوں۔چنا نچہ حضرت نے ارشاد فرمایا :

بے شک اگر تو اس سے محبت کرے گا تو اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور اگر تو اس سے بغض وعدوات رکھے گا تو اللہ تجھ سے بغض عداوت رکھے گا اور اللہ کا تجھ پر غضب ھوگااور وہ تجھے جھنم میں ڈالے گا۔[29]

حسن بصری حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق کھتے ھیں :

خدا کی قسم حضرت علی علیہ السلام کے دشمن خدا کے لئے چمکتی ھوئی تلوار تھے۔ آپ اس امت کے مربی اوراس میں صاحب فضل وکمال تھے ۔اور آپ سابق الاسلام ھیناور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے نزدیک قرابت دار تھے۔

اور حکم خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ھیں۔ اور آپ نے کبھی بھی حکم خدا کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نھیں کی۔اللہ تعالیٰ کے مال کا ناجائز تصرف نھیں کیا آپ کے عمل پر قرآنی آیات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نازل ھوئیں اورآپ جنت کے کامیاب ترےن شخص ھیں یہ تمام خصوصیات وصفات وفضائل صرف اور صرف حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام میں ھیں۔[30]

جناب سفیان ثوری کھتے ھیں حب علی من العبادہ و افضل العبادہ ماکتم حضرت علی علیہ السلام کی محبت عبادت ھے اوروہ افضل ترےن عبادت ھے جسے مخفی رکھا جا سکتا ھے۔[31]

حضرت امام سجاد علیہ السلام ارشاد فرماتے ھیں کہ مروان بن حکم نے کھااس قوم میں ایک شخص بھی تمھارے سردار کے علاوہ نھیں ھے جسے ھمارے سردارنے دور کرنے کی کوشش نہ کی ھو (ےعنی عثمان نے حضرت علی علیہ السلام کو ھر وقت دور رکھنے کی کوشش کی ھے)۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ھیں کہ میں نے مروان سے کھااتنی بڑی اور بزرگ ھستی کو تم لوگ منبروں سے کیوں گالیاں دیتے ھو مروان نے جواب دیا اس کے بغیر ھماری حکومت مستحکم نھیں ھو سکتی۔[32]

حضرت ابوذر کے غلام ابو ثابت روایت بیان کرتے ھیں: ایک دن میں ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ھوا میں نے دےکھا کہ آپ حضرت علی علیہ السلام کا نام لے کر خوب گریہ کر رھی ھیں اور کھتی ھیں میں نے حضرت رسول(ص) کو یہ فرماتے ھوئے سنا ھے۔ عليٌّ مع الحقِ والحقُ مع علي ولن ےفترقا حتیٰ ےرِدا عليَّ الحوض یوم القیامۃ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علی حق کے ساتھ ھے اور حق علی کے ساتھ یہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے سے جدا نہ ھوں گے اور روز قیامت دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے -[33]

احمد بن حنبل کھتے ھیں: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے فضائل میں کسی کے متعلق اتنی روایات اور آیات بیان نھیں ھوئیں جتنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق بیان ھوئیں-[34]

جورج جرادق کھتے ھیں اے دنیا تجھے کیا ھوگیا ھے اگر چاھتی ھے کہ تیری طاقت اور قوت کو بیان کیا جائے تو ھر زمانے میں ایک علی (ع) کی ضرورت ھے جو اپنے دل عقل ،زبان اور فتانت سے طاقت عطا کرے-[35]

لؤماس کارلیل کھتے ھیں جہاں تک حضرت علی علیہ السلام کی شخصےت کا تعلق ھے ان کی خصوصیات ھی ایسی ھیں کہ ھم ان سے محبت اور عشق کرنے پر مجبور ھیں ۔حضرت علی علیہ السلام بڑے دل والے جوان تھے اور بڑی عظمت کے مالک تھے اور ان کا وجودرحمت اور نیکیوں کافیض تھا ان کا دل وحی کے رازوں سے لبرےز تھا آپ شےر سے زیادہ شجاع تھے-اور آپ کی شجاعت لطف، مھربانی اوراحسان کا مرقع تھی-[36]

----

[1] بحار ج ۳۹ ص ۸۴ .

[2] شےروانی کی کتاب ،مارونہ العامہ فی مناقب اھل بیت(اسی روایت کو اھل سنت نے مناقب اھل بیت کے عنوان کے تحت بیان کیا ھے)ص۱۷۹۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[3] احتجاج طبرسی ج۱ص۱۰۸--۱۰۹، .

[4] مقاتل الطالبین ص ۳۵.

[5] مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر ج ۱۷ ص ۳۲۰.

[6] الغدیر علامہ امینی ج ۱ ص ۱۱ ،الھیات شیخ سبحانی ج ۲ ص ۵۸۶.

[7] کنزالاعمال ج ۶ ص ۳۹۵.

[8] مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر ج ۱۷ ص ۳۳۵.

[9] ذخائر عقبی ص ۸۲ .

[10] مختصر تاریخ دمشق:ج۱۸،ص۲۵ .

[11] ذخائر عقبی محب طبری ص ۷۸ .

[12] عقد الفرید ج ۲ ص ۲۱۶.

[13] استعاب فی معرفة الاصحاب ابن عبد البرج ۳ ص ۴۰.

[14] الائمہ اثنیٰ عشر ابن طولون ص ۵۶.

[15] الائمہ اثنا عشر ابن طولون ص ۵۱ .

[16] آل عمران آیت ۶۱.

[17] اسد الغابہ ابن اثیر ج ۶ ص ۲۶ .

[18] اسد الغابہ ج ۴ ص ۲۲.

[19] الغدیر ج۸ ص۲۱۴ .

[20] استعاب ج ۳ ص ۳۲.

[21] آئمتنا، علی محمد علی دخیل ج ۱ ص۹۰ .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[22] استعاب فی ھامش الاصابہ ج ۳ ص ۴۵۔
[23] سنن بهیقی ج۸ ص ۱۸۱ ۔
[24] حلية الاولياء ج ۱ ص ۸۴ تا ۸۵ ۔
[25] عقد الفريد ج ۲ ص ۲۱۶ ۔
[26] اسد الغابہ ج۴ ص۲۴۔
[27] آئمتنا ،علی محمد علی دخیل ص ۹۵۔
[28] مروج الذهب المسعودی ج ۲ ص ۴۳ ۔
[29] کشف الغمہ فی معرفت آئمہ، علی ابن عیسیٰ الاربلی ج۱ ص ۱۱۸۔
[30] عقد الفریدج۲ ص ۲۷۱۔
[31] مختصر تاریخ دمشق ج۱۸ ص ۸۰ ۔
[32] مختصر تاریخ دمشق ج۱۸ ص ۴۰۔
[33] مختصر تاریخ دمشق ج۸ ص ۴۵۔
[34] مختصر تاریخ دمشق ج ۸ص۳۱۔
[35] امام علی صوت العدالة الانسا نیہ ۔ج۱ص۴۹۔
[36] امام علی ،روکسن بن زائدالغدیزی ص ۱۰۔

سولھویں فصل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علی علیہ السلام کے اشعار

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے اشعار کے متعلق علماء اسلام کی رائے درج ذیل ھے :

جاحظ اپنی کتاب البیان والتبین اور فضائل بنی ہاشم میں اور بلاذری اپنی کتاب انساب الاشراف میں کھتے ھیں -

اِن علیاً أشعر الصحابہ وأ فصحھم وأخطبھم وأکتبھم

حضرت علی علیہ السلام کو اشعار ،فصاحت ،خطابت ،اور کتابت میں تمام صحابہ پر برتری حاصل تھی-

صاحب تاریخ بلاذری کھتے ھیں:

کان أبوبکر ےقول الشعر وعُمر یقول الشعر وعثمانُ یقولُ الشعر وکان علي أشعر الثلاثة-

حضرت ابو بکر ،حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی اشعار کھاکرتے تھے لیکن حضرت علی علیہ السلام ان تےنوں سے زیادہ (فصےح اور بلیغ)شعر کھتے تھے-

بن مسیب کھتے ھیں حضرت ابو بکر ،حضرت عمر اور حضرت علی علیہ السلام اشعار کھاکرتے تھے لیکن ان تینوں میں حضرت علی علیہ السلام کے اشعار بھت بلند اور فصیح وبلیغ ھوتے تھے-[1]

مختلف کتابوں میں آپ سے منسوب بھت سے اشعار موجود ھیں اور ان اشعار کے متعلق یھی شھرت ھے کہ انھیں آ پ نے بیان فرمایا ھے اور ان اشعار کو

ثقہ راویوں نے ذکر کیا ہے۔

جب ہم ان اشعار کی فصاحت اور بلاغت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ہمیں ان اشعار کی آپ کی طرف نسبت دینا صحیح معلوم ہوتی ہے۔بہر حال ہم یہاں پر چند اشعار ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ۔حضرت سختی کے بعد آسانی اور اللہ تبارک تعالی سے امیدیں وابستہ کرنے کے متعلق ارشاد فرما تے ہیں۔

اِذا اشتملت علیٰ الیأس القلوب
وضاق لمابہ اِلصدرُ الرحیبُ

وأوطنت المکارہ واستقرت
وأرست في أماکنھا الخطوبُ

ولم تر لانکشاف الضرّ وجھاً
ولاأغنیٰ بحیلتہ الأریبُ

أتا کَ علیٰ قنوطٍ منک غوث
یَمُنُّ بہ اللطیف المستجیبُ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وکل الحادثات اِذ تناهت

فموصول بها فرج قریب [2]

جب تمہارے دل ناامیدی پر مشتمل هوں اور سےنہ تنگی محسوس کررهاهو اور مصائب ومشکلات کے بهنور میں پهنس گئے هو اور رنج وغم سے نجات پانے کی کوئی صورت نظر نہ آتی هوتو اس وقت تم خداوند عالم کی بارگاہ میں رجوع کرو، لطیف وخبیر دعا قبول کرنے والا اور احسان کرنے والا هے اور جب مشکل کے وقت تم اسے پکارو گے تو وہ مشکل اس کی طرف سے حل هو جائے گی۔

حضرت علی علیہ السلام نے جب عمر وبن عبدو د عامری کو جنگ خندق میں فی النار کیا تو یہ اشعار کهے :

نَصرَ الحجارة من سفاهة رأیہ

و نصرت دین محمدٍبصوابِ

ضربتہ فترکتہ متجدلاً

کالجذع بین دکادک و روابي

وعففت عن اثوابہ ولو انني

كنت المقطر بزّني أثوابي

لا تحسبنّ اللّٰہ خاذل دينہ
ونبيّہ يا معشر الأحزاب

پتھروں کی مدد کرناتیری بے وقوفی ھے اور میں نے بھترین انداز میں حضرت احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی نصرت کی۔ پس میں نے اسے کاری ضرب لگائی اور اسے اس جنگ میں اس طرح چھوڑ آیا ہ اس کے لباس کو میں نے جسم پر ڈال دیا۔اے گروہ احزاب ! اللہ کے دین اور اس کے نبی سے دھوکا کرنے والا اللہ کے نزدیک کسی مقام کے لائق نھیں[3]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جب اپنا یہ مشھور جملہ ارشاد فرمایا:
واعجبا أتکون الخلا فة بالصحابة ولا تکون بالصحابة والقرابة۔
بڑے تعجب کی بات ھے کہ خلافت پر صحابہ نے قبضہ جما لیا ھے لیکن کیا یہ خلافت اس کا حق نھیں ھے جو صحابی بھی ھے اور قرابت دار بھی۔ اس موقع پر یہ اشعار کھے !

فاِن کُنت َبالشوریٰ ملکت اُمورھم
فکیف بھذا والمشےرون غیب

وانِ کنتَ بالقربیٰ حججت خصےمَهم
فغیرک أولیٰ بالنبي وأقربُ

اگر تم شوریٰ کے ذرےعے لوگوں کے امور کے مالک بن گئے تو یہ کس طرح هوا ؟جبکہ مشورہ دینے والے غائب تھے اگر تم یہ قرابتداری کے ذرےعے اپنے مخالف پر دلےل قائم کرو تو تمہارا حرےف (ےعنی میں) حضرت نبی اکرم سے زیادہ نزدیک تر اور قریب تر هے لہٰذا وہ خلافت کا تم سے زیادہ حق دار اور سزاوار هے-[4]
حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں کو سخاوت کی طرف رغبت دلاتے هوئے ارشا د فرمایا :

اِذا جادت الدنیا علیکَ فجُد بها
علیٰ الناسِ طُرّاً اِنها تتقلبُ

فلا الجود یفنیها اِذا هي أقبلت
ولا البُخل یبقیها اِذا هي تذهبُ

جب دنیا تم سے جود سخا چاهے تو تم لوگوں میں اسے زیادہ کرو، تمہاری یہ

سخاوت تمہارے پاس پلٹ کر آئے گی کیونکہ یہ پسندیدہ خصلت ھے جو کبھی مٹنے والی نھیں،جب کوئی چیز مٹنے والی ھو تو اسے بخل کے ذریعے باقی نھیں رکھا جاسکتا۔[5]

معاویہ بن ابو سفیان نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو خط لکھا جس میں اس نے یہ افتخار کیا تھا کہ میں اسلام کا بادشاہ ھوں اورحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھمارے داماد ھیں اور میں مومنین کا ما مونھوں اور کاتب وحی ھوں۔ توجب حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس خط کو پڑھا تو ارشاد فرمایا :

أ عليَّ يَفخرُ اِبن آكلة الأ كباد ۔

کلیجہ چبانے والی کافرزند کیا تو مجھ پر فخر مباہات کرتا ھے۔ پھرآپ نے اس کے جواب میں چند اشعار کھے :

محمدٌ النبي أخي وصهري
وحمزة سيد الشهداء عميّ

جعفر الذي يُمسي و يضحىٰ
يطيرُ مع الملائكة اِبن أُمي

و بنت محمد سكني و عُرسی
مسوط لحمها بدمی ولحمی

وسبطا أُحمد ولداي منها
فمن منكم لہ سهم كسهمی

سبقتكُم اِلی الاِسلام طُرّاً
صغيرا مابلغتُ أوان حلمي

فأوصانيالنبي لدیٰ اِختيار
رضیً منہ لأمتہ بحكمي

وأوجب في الولا ء معاً عليكم
خليلي يوم دوح(غدير خم)

فویلٌ ،ثم ویلٌ، ثم ویلٌ
لمن يرد القيامہ وهو خصمي

الله تبارک تعالی کے نبی حضرت محمد(ص)میرے بھائی اور سسر ھیں۔ سید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الشهداء حضرت حمزه میرے چچا هیں اور صبح شام ملائکہ کے ساتھ پرواز کرنے والے جعفر میرے هی بھائی هیں،حضرت محمد(ص) کی بیٹی میری همسر هے اس کا گوشت وپوست میرے گوشت وپوست سے مخلوط هے اور احمد مصطفی کے نواسے میرے فرزند هینپس تم مینکون هے جس کا(خاندان رسالت)کے ساتھ اتنا تعلق هے جتنا میرا هے؟۔
جب میں تم میں سابق الاسلام هوں۔میں نے بچپن میں اسلام کا اظہار کیا۔ نبی اکرم(ص) نے مجھے وصیت کی اور مجھے اختیار دیا اورمیری وجہ سے وہ اپنی امت سے راضی هیں، غدیر خم میں میرے خلیل نے تم سب پر میری محبت کو واجب قرار دیا تھا۔ جو شخص بھی قیامت کے دن اس مشکل میں حاضر هو کہ وہ میرا دشمن هے اس کے لئے هلاکت هے۔[6]
حضرت علی علیہ السلام علم کی فضیلت بیان کرتے هوئے فرماتے هیں :

النّاسُ مِن جهة اِلتمثیل أکفاء أبوهم آدمٌ والأمُ حواءُ
واِن یکن لهم مِن أصلهم شرفٌ یفاخرون بہ فالطین و الما ئ

ماالفخر الا لاهل العلم انهم الی الهدیٰ لمن استهدیٰ ادلاء
وقیمة المرء ماقد کان یحسنہ والجاهلون لأهل العلم أعداءُ

فقم بعلم ولا تبغي لہ بدلاً فالناس موتیٰ وأهل العلم أحیاءُ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لوگوں کی تمثےل کے عنوان سے یھی بات کافی ھے کہ ان کے باپ حضرت آدم اور ان کی ماں حضرت حوا ھیں اور ان کی حقےقت کے لئے یھی شرف کافی ھے کہ وہ مٹی اور پانی سے بنے ھیں،البتہ اھل علم کے علاوہ فخر ومباہات کرنے کاکسی کو حق نھیں ھے کیونکہ اھل علم ھی کو یہ شرف حاصل ھے کہ ان میں جو ھدایت کے طالب ھوتے ھینوہ ھدایت پا جاتے ھینکسی شخص کی قدر وقےمت اس کے علم کے حساب سے ھے کیونکہ جاھل اھل علم کادشمن اٹھو اور علم حاصل کرو، علم کے علاوہ کسی چیز کی طلب نہ رکھو کیونکہ (علم سے خالی)لوگ مردہ ھیں اور اھل علم زندہ ھیں [7]

موت کا ذکر کرتے ھوئے مولائے متقیان حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اس طرح ارشاد فرماتے ھیں :

الموت لا والد أ ےبقي ولا ولدا
هذا السبےل اِلیٰ أن لِا تریٰ أحداً

كان النبي ولم يخلُدلأُمتہ
لو خلّد الله قوماًقبلہ خَلْدا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

للموت فےنا سهامٌ غير خاطئةٍ
مَن فاتَہُ اليومَ سهمٌ لم يفتُہ غداً

موت نے نہ تو باپ کو باقی رکھا ھے اور نہ بےٹے کو، یہ سلسلہ جاری وساری ھے اور کسی کو اس کے انتھاکی خبر نھیناور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی ھستی بھی اپنی امت مینھمیشہ باقی نہ رھی۔ اگر خداوند متعال کسی قوم کو ھمیشہ کے لئے باقی رکھتا تو پھلی والی کوئی قوم بھی ھمیشہ کے لئے باقی رھتی۔ ھماری ذات میں موت کے حقوق اورحصے موجود ھیں جو ھمیں ضرور ملےں گے کسی کو اگر وہ حصہ آج نہ ملا تو کل ضرور ملے گا۔[8]
حضرت علی علیہ السلام کی طرف منسوب آخرت یاد دلا نے والے اشعار :

ولو أناّ اِذا متنا ترکْنا
لکان الموت راحة کل حيّ

ولکنا اذا متنا بُعِثنا
ونُسئَلُ بعده عن کلُ شیءٍ

اگر ھم یہ جانتے کہ کب ھم مرےں گے اور تمام چیزوں کو چھوڑ جائیں گے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

توموت ہر زندہ انسان کےلئے آسان ہوجاتی لیکن یاد رکھو جب ہم مرےں گے تو اس کے بعد ہمیں اٹھایا جائے گا اور ہر چیز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ [9]

ادب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں :

كُن اِبن مَن شئت واكتسب أدباً
يغنيكَ محموده عن النَّسبِ

فليسَ يُغني الحسيب نسبتہ
بلا لسان لہ ولا أدب

اِن الفتیٰ مَن يقول ها أنا ذا
ليس الفتیٰ مَن يقول كان أبي-[10]

اے انسان توکسی کا بھی فرزندھے اپنے آپ کو زیور علم سے آراستہ بنا کیونکہ یہ تجھے اچھے نسب سے بے نیاز بنا دے گا۔ وہ شخص جس کے پاس ادب نہیں اس کا حسب ونسب اس کو اچھا نہیں بنا سکتا اور نہ وہ صاحب ادب بن سکتا ہے ،جوان وہی ہے جو یہ کہے کہ میرے اندر یہ خوبیاں ہیں اور میں اےسا ہوں

نہ یہ کہ کھے میرا باپ اےسا ھے اور وےسا ھے۔
جب حضرت علی علیہ السلام نے مکہ سے مدینہ کی طرف ھجرت فرمائی تو راستے میں قریش آپ کو تلا ش کرتے ہوئے وہاں آنکلے، یہ لوگ آٹھ گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ نے سواری پر بےٹھے ہوئے یہ شعر کہا:

خلوا سبیل الجاھد المجاھد
آلیت لا أعبد غیرَ الواحد

اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاھدکا راستہ چھوڑ دو۔ تمہاری خواھش کبھی بھی پوری نہ ھوگی اور میں اس ذات واحد کے علاوہ کسی عبادت نہیں کروں گا ،
حضرت علی (ع)کو جب یہ اطلاع دی گئی کہ کچھ لوگ کوفہ میں داخل ھوچکے ھیں اورفتنہ و فساد پھیلانا چاھتے ھیں تو حضرت نے ان سے دور رھنے اور بچنے کا حکم دیا ۔
اور پھر درج ذیل اشعار کھے :

من أي یوميَّ من الموتِ أفِرُّ یومَ لمُ یقدَّر أم یومُ قُدِرْ
یومَ لم ےُقدر لا أرھبہ ومن المقدور لاینجو الحَذَرِ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کس دن موت سے فرار کیا جاسکتا ھے،آیا اس دن جب ان سے بھاگنے کی قدرت نہ ھو یا اس دن جب اس پر قادر ھوں۔ جس دن قادر نہیں ھونگے اس دن انھیں اونٹ پر سوار ھو کر کامیاب نہ ھونے دوں گا اور انھیں کوئی بھی نجات نہ دے سکے گا۔[11]

حضرت علی علیہ السلام قدرکے متعلق مزید ارشاد فرماتے ھیں:

للناس حرصٌ علیٰ الدنیا بتدبیر وصفوھا لک ممزوج بتکدیر

لم یُرزَقوھا بعقل حینما رُزقوا لکنما رُزقوھا بالمقادیر

لو کان عن قوةٍ أوعن مغالبةٍ طار البزاة بارزاق العصا فیر

لوگ دنیا پر اس قدر حریص ھیں کہ اس کو حاصل کرنے میں زحمتیں برداشت کرتے ھیں، جبکہ ان کا رزق اور روزی ابتدا ھی سے مقرر ھے اور جو ان کی قسمت ھے وھی ان کو ملے گا اگر یہ چیز زور اور قوت کے بل بوتے پر ھوتی تو چڑیوں کا رزق دوسرے پرندے ھوا میں لے کر اڑ جاتے۔[12]

حضرت علی علیہ السلام انسان کی عظمت بیان کرتے ھوئے ارشاد فرماتے ھیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دواؤک فیک وماتشعر وداؤک مِنک وما تُبصر

وتحسبُ أنّک جرمٌ صغیر و فیک اِنطویٰ العالم الأکبر

تیری دوا تجھ میں پوشےدہ ھے اسے ادھار نہ لے تیرا علاج تجھ میں ھے، گھبرانھیں۔ تو صرف یھی گمان کر کہ تو ایک چھوٹا سا جسم ھے جس کے اندراتنی بڑی کائنات پوشےدہ ھے۔[13]

حضرت فاطمہ الزھرا سلام اللہ علیھا کی وفات پر ماتم کرتے ھوئے ارشاد فرمایا:

اے بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کسے تعزےت پیش کروں۔ میں تو تیرے ساتھ بےٹھ کر مصائب برداشت کیا کرتا تھا اب مجھے بتا کہ میں تیرے جانے کے مصائب اور عزا ء کو کس کے سامنے بیان کروں اورپھر یہ اشعار کھے:

لکل اِجتماعٍ من خلیلینِ فرقة وکل الذي دون الفراق قلیلُ

واِن اِفتقادي فاطماً بعد أحمدٍ دلیل علیٰ أن لا ےَدومُ خلیلُ

دوستوں کے مابین جدائی ایک حتمی چیز ھے اگرچہ کم مدت کے لئے ھی ھو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میرا سب کچھ فاطمہ تھی۔ حضرت فاطمہ کا چلا جانا اس بات کی دلیل ھے کہ پوری کائنات میں

کسی کا کوئی دوست همیشہ رهنے والا نهیں هے۔[14]

اپنے امام ،سردار ،مولا وآقا حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی سیرت نوےسی کا سلسلہ ، حضرت سید ۃ نساء العالمین فاطمہ الزهرا سلام الله علیهاکی ولادت باسعادت والے دن ےعنی ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۸ هجری بروز جمعرات اختتام کو پهنچا۔میں بارگاه خدا وندی میں سائل بن کر عرض کرتا هوں کہ پروردگاراپنے اس حقےر بندے کی یہ ناچیز کوشش اپنی بارگاه میں قبول ومقبول فرما ۔ اور تو هی بهترین مولا اور مدد گار هے۔

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ

مؤلف: شیخ جواهری

---

[1] اعیان الشیعہ سید محسن امین ج ۱ص ۵۴۹۔

[2] اعیان ا لشیعہ ج۱ ص ۵۵۰۔

[3] ارشاد ج ۱ ص ۹۹۔

[4] اعیان الشیعہ ج۱ ص۵۵۱۔

[5] آئمتنا ۔علی دخیل ج ۱ ص ۸۳۔

[6] تذکره ابن جوزی، ص 102. 103.

[7] تذکرة الخواص ص ۱۵۲ ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[8] آئمتنا، ج١ ص ٨٣ .

[9] تذکره خواص :ص١٥١.

[10] آئمتنا ج ١ ص ٨٣ .

[11] نهج البلاغه ج ۶ ص ۵۵.

[12] تذکره الخواص ،ص١۵٢.

[13] اعیان الشیعه :ج١ص۵۵٢.

[14] کشف الغمه فی معرفته الائمه ج ١ ص ۵٠١ .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com